

پیشکش سید احمد شہید اکادمی

مکاتیب

سید احمد شہید

قدس سرہ الغزنی

مکتبہ رشیدیہ بلبل لاہور

مذہب سید احمد شہید
دوست احمد علی خاں
دست برائے

خطی نسخے کا عکسی ایڈیشن

کی نذر

مرکاتیب سید احمد شہید

نفس الحسنی
احقر

۱۹ شبنم الحکم

۱۳۹۸

۴

قلوب عالم تجریداً تریبہ جمہور الفاضلین ام الشہداء حضرت سید احمد شہید کے کتاب گہنی کا مجموعہ
دعوت و عزیمت اسلامی اور جدوجہد آزادی ہند کی سند تاریخی دستاویز
فرہنگی اقتدار اور حکومت کے خلاف جہاد یا تیف کی دوا نگہر گزشت

پیشکش

سید احمد شہید اکادمی

ناشر

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ

۳۲۔ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور

نام کتاب _____ مکاتیب سید احمد شہید
 پیشکش _____ سید احمد شہید اکادمی
 ناشر _____ مکتبہ رشیدیہ لعینہ لاہور
 مطبع _____ نفیس پرنٹرز لاہور
 صفحات _____ ۳۸۰
 تعداد _____ ایک ہزار
 قیمت _____ ۳۰/- روپے
 نومبر ۱۹۶۵ء ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ



تعارفِ نسخہ خطی

”مکاتیب سید احمد شہید کا پیش نظر نسخہ ایک خطی نسخے کا عکسی امیرین ہے جسے مولانا عبید اللہ غلام حسین مرحوم نے ۱۳۰۱ھ میں تحریر کیا۔ مکاتیب کے آخر میں ترقیہ حسب ذیل ہے۔

۱۰ النسخہ کہ مکتوبات مولانا و الفضل اولنا جناب خلیفہ صاحب
سید احمد معہ بعض انجیر آہنا از بعض علماء و اُمراء و خلفاء و دیگر تحریرات
از قسم غلام نامہات و خطبہ اجازت نامہات کہ انشائش از
مولوی محمد اسماعیل شہید است بتاریخ سیدوم ماہ جمادی الثانی روز یکشنبہ
۱۳۰۱ھ یکہزار و سہ صد و یک علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
بقلم شکستہ رقم امیر عباد اللہ القوی و الفکر عبید الغنی ابو القلندر
عبید اللہ غلام حسین

مولانا غلام حسین صاحبہ و الاصلع سیالکوٹ کے ایک ممتاز علمی خاندان کے
فرد تھے۔ نسبتاً قریشی اسعدی تھے۔ شجرہ نسب اس طرح ہے:

مولانا عبید اللہ غلام حسین بن مولانا نور احمد بن حکیم محمد رمضان بن حافظ
غلام محمد بن شیخ احمد بن محمد مسلم بن عبد الغنی بن محمد بن رحیم الدین قریشی

اسعدی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

قاضی رحیم الدین شاہ عالم بہادر شاہ کے زمانے میں افغانستان سے بڑے بڑے پاک و ہند میں تشریف لائے۔ موضع مرویکے (من مصافات وزیر آباد) میں قاسم گزین ہوئے۔ قاضی صاحب کی اولاد واسحاق کا ایک اجمالی تذکرہ بھی موجود ہے، جسے اسی خاندان کے دو بزرگوں مولانا محمد شہناز الدین احمد اور مولانا محمد شہسوار الدین احمد نے مرتب کیا تھا۔ بعد ازاں مولانا عبید اللہ غلام حسین نے ۱۳۲۲ھ میں اسی تذکرے کو از سر نو اپنی انشا پردازی سے مرتب کیا اور اس کا تاریخی نام "ثمرہ شجرہ طین" تجویز کیا۔ یہ تذکرہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

مولانا غلام حسین عالم و فاضل ہونے کے علاوہ عربی، فارسی اور اردو کے بہت اچھے شاعر و انشا پرداز تھے۔ غلام تخلص کرتے تھے۔ تاریخ گئی میں بھی انھیں بہت حاصل تھی۔

"ثمرہ شجرہ طین میں مولانا غلام حسین کا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے۔

"فرزند دوستی مولانا مولوی نور احمد مولوی غلام حسین است۔

علم ادب و طب از والد ماجد خویش خواندہ و حدیث از مولانا مولوی

غلام محمد گوبی و شیخ الشیخ عبد اللہ غزنوی و منطق از مولوی فیروز الدین

و حکمت از استاد صاحب مولانا حیات گل و از استاد ایٹان مولانا

مولوی محمد عبد اللہ سکندر پوری تحصیل نمود۔ بچلے زندہ کن نام ہوگان

خویش است۔ در شعر ہم میلے دار و قمار سیمائی عربی و فارسی کہ منہج

ابن جزو (ثمرہ شجرہ طین) شد، طبع از وی است۔ بتدیس طلبار

و علاج غبار و امرار اوقات عزیز خود بسر می برد، مری متواضع، عزیز

متعلق و میاں رواست۔ سہ فرزدان دارو یکے محمد شریف
 دویم ظہور الدین سید محمد الحکیم

نسخہ قلمی ص ۱۸

مولانا غلام حسین نے خرسنوسی بھی ورثے میں پائی تھی۔ انھوں نے متعدد نادر کتب میں اپنے قلم خوش رقم سے نقل کیں۔ اس طرح ان کے پاس ایک نہایت قیمتی خیرہ کتب مہیا ہو گیا تھا۔ مسکاتیب سید احمد شہید کا زیر نظر نسخہ بھی اسی خزانے کا ایک گوہر ہے۔ افسوس مولانا کے بعد ان کے اخلاف اس گنج گرانایہ کی حفاظت نہ کر سکے۔ ویک نے بڑے بڑے قیمتی نسخوں کو سخت نقصان پہنچایا پھر ایک وقت ایسا آیا کہ کتب خانے کا ایک بڑا حصہ فروخت کر دیا گیا۔ محرمی قاری عبدالرشید صاحب تاجر کتب نادرہ حال مقیم شاہدہ نے یہ کتب خانہ خریدا۔ یہ متابع علم و فان لاہور کے تاجران کتب اور دیگر مشائخ تاجران فواد کے لیے نعمت غیر مترقبہ بن کر آئی۔ نسخہ ”مسکاتیب سید احمد شہید“ کے خریداروں کی بھی کمی نہ تھی۔ کسی ایک ہاتھوں میں نہ نکل گیا، لیکن واپس آگیا۔ شاید قدرت اسے ایک نادر خریدار کے حوالے کرنا چاہتی تھی۔ احمد شہد ثم احمد شہد!

قرۃ فال بنم من دیوانہ زوند

قاری صاحب ممدوح نے ازراہ عنایت و رعایت قیمت غالباً دو قسطوں میں وصول کی۔ فخرناہ اللہ

جمادے چند دایم جاں خریدیم
 بھلا شہد عجب۔ انزال خریدیم

”مکاتیب سید احمد شہید کے خطی نسخے بڑے صغیر پاک و ہند کی مختلف لائبریریوں اور بعض شخصی کتب خانوں میں بھی موجود ہیں۔ انڈیا آفس لائبریری میں بھی ایک نسخہ چھپے لیکن اہل علم و تحقیق کی اُن تک رسائی ناممکن شکل ہے۔

حضرت سید احمد شہید کے فاضل سوانح نگاروں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ اور جناب غلام رسول مہر مرحوم نے اپنی بلند پایہ تصانیف میں ان مکاتیب سے بہت کچھ اخذ و استفادہ کیا ہے۔ یہ مجموعہ مکاتیب فنگی اقتدار و استعمار کے خلاف جدوجہد آزادی نیز بکھ حکومت کے مقابلے میں جہاد اسلامی کی ایک مستند تاریخی و تصاویر ہے۔ صغیر پاک و ہند میں حکومت اسلامی و نظام شرعی کے قیام و نفاذ کے لیے حضرت سید صاحب اور ان کے سرفروش مجاہدین کے عظیم الشان کارناموں سے روشناس ہونے کے لیے ان مکاتیب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

مولانا غلام حسین نے مکاتیب کا یہ نسخہ حضرت سید احمد شہید کے واقعہ شہادت (۱۲۴۶ھ) کے ۵۵ برس بعد ۱۳۰۱ھ میں نقل کیا ہے چونکہ مولانا کا تعلق خاطر حضرت سید احمد شہید کے اہل علم و تقویٰ عقیدت مندوں سے تھا۔ اس لیے یقین ہے کہ انھوں نے کسی نہایت معتبر نسخے سے اپنا یہ نسخہ نقل کیا۔

اس خطی نسخے کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شاہزاد اور ہی کہیں سو قلم ہوا ہے۔ اس قدر صحیح نسخہ مشکل ہی سے کہیں ملے گا۔ اسی بنا پر اس نسخے کا عکسی ایڈیشن شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اب یہ مکاتیب پہلی مرتبہ مطبوعہ شکل میں منصفہ شہد پر آ رہے ہیں۔ ابتداء میں فہرست اور آخر میں اشاریہ بھی شامل کتاب ہے۔ حضرت سید احمد شہید کی تعلیمات اسلامی اور آزادی ہند کے لیے ان کے تاریخی جہاد کے معانی دین و ملت کی تحریفات صودی و صودی سے محفوظ رکھنے کے لیے

نید احمد شہید اکادمی قائم کر دی گئی ہے۔ مکاتیب نید احمد شہید اس کی پہلی پیش کش ہے
انشار اللہ آئندہ لائحہ عمل کے تحت مکاتیب کا اردو ترجمہ شائع کیا جائے گا جس کا آغاز
کر دیا گیا ہے۔

مکاتیب کی اشاعت کے لیے اپنے محنت منہل جناب حافظ عبدالرشید ارشد
صاحب ڈائریکٹر مکتبہ رشیدیہ لیبڈ لاہور کا بے وقشکر و ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے
محدود وسائل کے باوجود یہ کتاب چھاپ کر دور حاضر کے علمی و تحقیقی حلقوں کو ایک نادر
تحفہ پیش کیا ہے۔

مجتبان کرامی جناب پروفیسر محمد اہلم صاحب اُستاد شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور
اور جناب پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب اردو کالج کراچی کا بھی نہایت درجہ شکر گزار
ہوں کہ انہوں نے میری درخواست پر دیباچے تحریر فرما کر ترجمہ پاک و ہند کی سب سے
بڑی اسلامی و انقلابی تحریک کے مقاصد و عزائم پر روشنی ڈالی۔

فجراہم اللہ حسن الخیر

احقر نفیس

۲۵ شہان اعظم ۱۳۹۵ھ

۳ ستمبر ۱۹۷۵ء

تقریب

امیر المؤمنین حضرت سید احمد شہید کی تحریک احیائے دین اور احیائے خلافت راشدہ کی باوقار، منظم اور بھرپور تکمیل کو کشش تھی اور حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سب ساتھی اس آیت کریمہ کے صحیح معنوں میں مصداق تھے۔

الان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون ط

یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں، نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے
 دین جن کی حمایت میں اٹھنے، چلنے اور کام کرنے والوں کے لیے عزم اور قاعدین کے لیے حضورؐ ثابت قدم اور ڈاکر و شاغل ہونا ضروری ہے اور داعی کو تو بالکل برہرہ محلے اور ہر ہر آدمی میں کل ضرورت میں رفتار و گفتار میں نشست و برخاست میں اخلاق و اعمال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہونا چاہیے۔ اس کی نظر میں محبوب کی ہر ادا محبوب ہونا چاہیے اور اس کے اپنے گھر طو معاطات و حالات میں فی ہر کدگی، قناعت اور ڈبہ ہونا چاہیے، جزئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خاصہ تھا۔ خود ہر جگہ غربیت و استقامت پر عمل پیرا ہو۔ البتہ ساتھیوں کے لیے انہی سہولت اور تسکین دیتا رہے جس کی شریعتِ حقہ میں اجازت ہے یا جس کا تسخیر ہونا خود حضورؐ علیہ السلام سے ثابت ہے عام طور پر قیادت کے لیے ۳ چیزوں کا ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے، ذہانت، دیانت، شجاعت لیکن اسلامی قیادت کے لیے عبادت بھی اتنی ہی ضروری ہے، جتنی کہ پہلی تین۔ مسلمان قائد ظاہر ہے :-
 اسلام کا نام لے کر عوام کو ساتھ لیتا ہے، لیکن خود اس کا وجود اس کے اعضا و جوارح اس کے اعداء

اور زبان کی تغلیط، تمغیب اور تردید کرتے ہیں مسلم حکومت کا وظیفہ یہ بنایا گیا ہے۔
 الَّذِينَ اَنْ مَكْتَلَمُهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
 وَاَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ
 ”وہ لوگ کہ اگر تم انکو قدرت دیں، ملک میں، تو وہ فتنہ مچائیں نماز اور دین زکوٰۃ اور انھیں کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرائی سے۔“

وہ قائد اسلامی حکومت قائم کیے کر سکتا ہے کہ جو جدوجہد کرتے وقت خود ان اوصاف کا حامل نہیں جن کا آیت بالا میں ذکر ہوا ہے۔ تو قائدین اسلام اور ان کا ساتھ دینے والے حضرت کے دل و دماغ دونوں مسلمان ہونا ضروری ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ زبان سے جو کچھ کہتے ہوں یعنی اسلام لائیں گے، تو اعضا و جوارح نہ صرف اتباع سنت و شریعت کی گواہی دیتے ہوں، بلکہ انھیں مامور بہا افعال اعمال و جملہ احکام و ارکین اسلام کہنے میں طبعی رغبت اور ذوق و شوق اور ادا کرتے ہوئے نشاط و کیفیت اور تلذذ حاصل ہو۔ بیدار مغزی کے ساتھ ”دانا دل“ ہو جو صبح مسجد کے وقت اٹھ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو اور دن کو طاعتی طاقتوں کے سامنے صف آرا۔

بقیمتی سے ہم جس دوسرے گزر رہے ہیں مسلمانوں کے اکثر ہمیشہ تر قائد ان اوصاف سے عاری ہیں جب قائدین کا یہ حال ہوگا تو متبعین کا تو کیا ذکر ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے قائدین اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن اسلام کے اولین رکن اور علامت نماز سے اس طرح دور رہتے ہیں جس طرح منافق برج بولسے سے، قوانین شریعہ کے نفاذ سے پہلے ان کو خود ارکان اسلام پر عمل کرنے سے کوئی دیکتا ہے اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں ان کے ہاں بھی نماز اور دوسرے ارکان اسلام کا وہ اہتمام بھی نہیں جتنا کہ کھانے، لباس یا جماعتی پروپگنڈے کا۔ دراصل ایک اسلام نام ہی فرمانبرداری اور اطاعت شعار کی گاہ ہے۔

حضرت سید احمد شہید کی تحریک کا یہ طغرائے امتیاز تھا کہ یہ لوگ صحابہ کرامؓ کا عکس نظر لاتے تھے اور صحابہؓ کے دور کے بعد پوری اسلامی تاریخ میں کسی ایسے گروہ یا جماعت کا یہ نہیں چلتا جس کے

تمام کے تمام افراد ایسے حاملِ شریعت اور تہذیبِ شریعت ہوں جیسے کہ اس تحریر کیجئے۔ بقول مولانا غلام
مہرؒ: تاریخ ہند و پاک میں جس عہد کو مسلمانوں کا دورِ زوال کہا جاتا ہے۔ یہ اسی کا ایک باب
ہے، لیکن کیا کوئی حق پسند اور حقیقی شناسِ انسان اس اعتراف میں تامل کرے گا
کہ مسلمانوں کے عہدِ عروج و اقبالِ لاجبی کوئی حصہ نہ لے اس سے زیادہ شاذ و نادر یا زیادہ
قابلِ فخر نہیں ہو سکتا۔ حکم و فیصلہ کا انحصار نتائج پر نہیں بلکہ عزمِ جہاد، ہمت
عمل اور راہِ حق میں کمالِ استقامت پر ہوتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کمالِ تربیت
اور کمالِ ہمت و استقامت کی ایسی مثالیں ہمارے عہدِ عروج کی داستانوں میں مل
سکتی ہیں جن میں مقصود و نصب العین دین اور صرف دین رہا ہو؟

(سید احمد شہید مدظلہ العالی مطبوعہ رشیدیہ قلام علی انڈسٹریز لاہور)

ہمارے یہ پاکیزہ خواہش بھی کہ مکاتیب کے مرقع میں حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات
و سوانح کا خلاصہ پیش کر دے۔ پروفیسر محمد اسلم اور پروفیسر محمد اویس قادری کے مقالات کے بعد
اس کی ضرورت بھی کم ہو گئی ہے اور یہ بھی خدشہ ہے کہ ضخامت بڑھ جائے گی۔ اصل مقصود تو اس
گنج گرانمایہ کو نشانِ کر کے عام کرنا ہے۔

مکاتیب کے اس مجموعہ اور دوسرے مجموعوں کو سامنے رکھ کر ان پر کام کرنا اور ان کے علمی، ادبی
روحانی اور دیگر افادہ ی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے لیے حضرت سید
نفیس قاسمی کی سرپرستی میں سید احمد شہیدؒ کی اکادمی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ انشاء اللہ اس کے زیرِ اہتمام اس
سلسلے کے دوسرے کام بھی کئے جائیں گے۔ اور پیرپیش کش بھی اسی اکادمی کی جانب سے ہے جس کی
اشاعت کی سعادت محفۃ شیدائے ایشیہؒ کو حاصل ہو رہی ہے۔ ادارہ سید و صفیہ ٹاؤن لاہور ہے کہ انھوں نے
مکاتیب کا مسودہ برائے اشاعت و محنت فرمایا۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب اور پروفیسر محمد
ایوب قادری صاحب کا بھی شکر و واجب ہے کہ انھوں نے مکاتیب کے لیے اپنے رشحاتِ قلم عطا فرمائے

عبد الرشید اشید

پیش لفظ

اسلام کی داستان ہمیشہ ہی سے غریب و سادہ و زنگین رہی ہے۔ اور دینِ برحق کی یہ ایک نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ اس پر جب بھی کوئی آفت آئی تو اللہ کا کوئی نہ کوئی بندہ سسرہلی پر زکھ کر اس کی حفاظت کے لیے میدانِ عمل میں نکل آیا اور اگر وہ کوہن پر بازی لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو قہارِ عشق میں اپنا سر کھونے میں اسے کوئی تامل نہ ہوا۔ سودا کا شہر

سودا قہارِ عشق میں خسرو سے کوہن

بازی اگر چہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا

کسی اور پر منطبق ہو نہ ہو، لیکن حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مین

حسبِ حال ہے۔

حضرت سید احمد بریلویؒ کا شمار اُمتِ معلّمہ کے محبین، مصلحین اور مجددین کے زمرے میں ہوتا ہے اور یہ ان کی قربانی اور ان کے سرفروشِ رفا کے ایشار کا نتیجہ ہے کہ آج برصغیر پاک و ہند میں ایک ایسی قدسی صفاتِ جماعت موجود ہے

جس کا عقیدہ خیر القرون کے مسلمانوں کا سا ہے۔

سید صاحب کی تحریک کی غرض و غایت کو سمجھنے کے لیے ان کے سیاسی سماجی اور معاشرتی پس منظر کو جاننا بے حد ضروری ہے، جب سید صاحب نے اپنی تحریک کا ڈول ڈالا، تو اس وقت ”شاہ عالم“ دہلی تا پالم کا بھی مالک نہیں رہا تھا اور اس کی حکومت قلعہ علی کی تفصیل کے اندر سمٹ کر رہ گئی تھی، شہر میں ”ریڈیٹنٹ صاحب بہادر کا حکم چلتا تھا اور خلیج بنگال سے لے کر تلچ تک، نواب سرکار کمپنی بہادر دم اقبال ہاٹا کا سکہ چلتا تھا، تلچ کے اُس پار رنجیت سنگھ کی حکومت تھی اور وہ درہ خیبر تک بلا شرکت غیرے حکمران تھا، دہلی کے نواح میں انگریزوں کے قلعہ کے باوجود جاٹ اور رائگڑ و دنانا تے پھرتے تھے مسلمانوں کی، جان مال اور آبرو انگریزوں کے ماتحت علاقوں میں محفوظ تھے اور نہ رنجیت سنگھ کے زیر قلعہ علاقوں میں، پنجاب کی اکثر مساجد کو سکھوں نے مصلوبوں میں تبدیل کر دیا تھا اور مساجد کے مینارے موزنوں کی آواز سننے کو ترس گئے تھے، ان حالات میں شاہ عبدالعزیز نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے دیا اور دیندار لوگ برصغیر سے ہجرت کا ارادہ کرنے لگے۔

ملک تو ہاتھ سے گیا ہی تھا، دین بھی ہاتھ سے جانے والا تھا، فرائض کی جگہ رسومات نے لے لی تھی اور دین مجبورۃً تو تھا تو رسومات بن کر رہ گیا تھا۔ ان حالات میں حضرت سید صاحبؒ، اپنے سرفروش رفقاء کے ساتھ مسلمانوں کو قبضہ اغیار سے رہائی دلانے اور بدعات کو مٹا کر سنت نبویؐ کو زندہ کرنے پر نکل گئے، لیکن انگریز شاطروں نے اپنے ایجنٹوں اور مقبضوں کے ذریعے اس تحریک کا

استیصال کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اگر سید صاحب کی تحریک کامیاب ہو جاتی تو برصغیر انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہو جاتا اور ایشیا کے دوسرے ممالک بھی اہل یورپ کی غلامی سے بچ جاتے۔

سید صاحب کی تحریک کے بارے میں معاذین نے طرح طرح کے بہتان تراشے ہیں اور وہ ہمیشہ سے اسی فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ جیسے بھی بن آئے، ان کی اسلامی تحریک اور اس کے پاکیزہ عزائم و مقاصد کو مسخ کر کے لوگوں کے سامنے فلفل رنگ میں پیش کیا جاتے۔ سید صاحب نے خود اپنی تحریک کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان کی ہے :

”مقصود از برپا کردن تمام این معرکہ پیرائی و عہدہ آرائی غیر از اعلیٰ کلمہ رب العالمین و احیاء سنت سید المرسلین و استیصال کفر و متمرّدین و استخلاص بلاد مؤمنین از دست بغات مفیدین چیز بی دیگر مقصود نیست۔ علاوہ بریں آنکہ اینجانب از پرده غیب و مکن لاریب باشارات اقامت جہاد و ازالۃ کفر و فساد و امورست و بشارات فتح و ظفر مبشر چنانچہ بکرات و مرات بکلام روحانی و الہام ربانی بریں لطف رحمانی مطلع گردیدہ کہ ہرگز نہ شب و نہ شیطانی و شائبہ ہوا می نفسانی بآن مخلوط نہ و۔“

اس عبارت کو پڑھ کر ان کی تحریک کی غرض و غایت کے بارے میں کسی دیا ستدار اور سلیم الطین شخص کے دل میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

سید صاحب کے مخالفین نے یہ مشہور کر رکھا ہے اور وہ طبقہ جہلا کو یہ تاثر

میں نے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سید صاحب کو انگریزوں کی حمایت حاصل تھی۔
 ایسے لوگوں نے خاقی سے آنکھیں موند لی ہیں اور وہ سید صاحب کے خطوط
 پڑھتے وقت اس عبارت کو نظر انداز کر دیتے ہیں :

حال حکومت و سلطنت اس ممالک برہمنیزال گردیدہ کہ نصارے
 نکوہیدہ خصال و مشرکین بد مال براکشر بلاد ہندوستان از لب
 دریای اباسین تا ساحل شور کہ تخمیناً شش ماہہ راہ باشد تسلط یافتند و
 دم تکلیک و تیز ویر بنا برا خمال دین رب خیر بر یافتند و تمامے
 آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر گردانیدند و عزت و رسائی کبار را
 با انواع تکالیف رنجانیدند و بر مساجد و معابد اہل اسلام دست قہری
 رسانیدند و در مقدمات ریاست و سیاست و معاملات قضائت
 قوانین شرع را برباد دادہ و آئین کفر را بنیاد نہادہ :

سید صاحب انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لیے والیان کابل اور
 بخارا سے نصاریٰ نکوہیدہ خصال کے خلاف جہاد میں شرکت کی دعوت دے
 رہے ہیں سید صاحب غیور اور حریت پسند مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں
 ”سبحان اللہ! کسائیکہ تخریب شعار اسلام از دست کفار لیام می بینند
 و می شنود باز غیرت ایمانی در دل ایشان جوش نمی زد و حمیت اسلامی
 در سیہ ایشان فروغ نمی کنند، چگونہ ادعای ایمان می نمایند و جان خود
 را در زمرہ محمدیان می شمارند۔ آری محبت حق با محبت دنیا مخالفت
 میدارد و حق پرستی با ہوا پرستی منہادات۔“

سید صاحب انگریزوں کے وجود ناموسوسے برصغیر کو پاک کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے چنانچہ دوست محمد خان والی کابل کے نام اپنے ایک مکتوب مغرب میں تحریر فرماتے ہیں:

”برجماہیر سلام عونا و مشاہیر حکام خصوصاً واجب مومکہ میگود کہ سنی و کوشش و در مقابلہ آنها سجا آزند تا وہیکہ بلاد سلیم را از قبضہ ایشان بر آزند والا آثم و گنہگار میشوند“

سید صاحب برصغیر پر انگریزوں کا تسلط اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے ان کے سامنے شہاز اسلام ایک ایک کر کے مٹانے لگے تھے۔ برصغیر میں جلال محمدی کے جھنڈے کی جگہ پرچم تسلیمت نے لے لی۔ سید صاحب یہ سمجھ رہے تھے کہ برصغیر پر تسلط قائم کرنے کے بعد انگریز افغانستان اور وسط ایشیا کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے، اسی خدشے کے پیش نظر آپ والی کابل کو لکھتے ہیں:

”اگر فی الحال عسکری فیوزی اثر بر آندا تاخت، فرماید و جنود آندا را زیر و زبر نماید، البتہ از خیال تسلط بلاد سلیم دست بردارند و در کار و بار خود گرفتار، این مضمون را مثل مضامین شمریہ بالطائف نشریہ تصور نفرمائید بلکہ اگر فی الحال در سہ ابواب درآمد آن ملاہین بدیاد خراسان تغافل خواهند نمود آنچہ در عرصہ قریبہ از طرف ایشان در حق اہل خراسان بظہور خواهد رسید شاید خواهند فرمود کہ آن ملاہین ہم بس چست و خیالات نہایت دور دست میدارند“

حضرت سید علیہ الرحمۃ کی فراست ایمانی کی داد دیکھئے کہ آپ کی دور بین نگاہوں

انگریز کی استعماری ذہنیت کو بالکل ابتداء ہی میں بھانپ لیا تھا۔

انگریزوں نے بھی اپنے اس عظیم دشمن اور اس کی جماعت کے امتیصال میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ ان کے معتقدین کی ایک بڑی تعداد کو جھوٹے مقدمات میں چھسا کر تختہ دار پر لٹکا دیا، ان کے متعدد ساتھیوں کو عبور دہائے شور کی سزا دی اور ملائے صادق پور رحمۃ اللہ علیہم کے گھر صاف کر کے ہل چلا دیئے اور اس خاندان کے ایک ایک فرد کو چھانسی یا عرقید کی سزا دی اور آج ان کی مقدس دھیں زبانِ حال سے پکار رہی ہیں۔

کے کڑتہ نشہ از قبیلہ مانیت

حضرت سید احمد شہید اور ان کی تحریک کا سب سے بڑا مخالف ڈبیلو ڈبیلو ہنٹر چیچ چیچ کر رہا ہے کہ سید احمد بریلوی کا وجود برصغیر میں انگریزی حکومت کے لیے سب سے بڑا خطرہ تھا اور ان کے بقیۃ السیف ساتھی ہماری سرحدوں پر ایک قتلِ خطرہ بن گئے ہیں۔

اس مجبورِ مینِ شامِ اکثر و بیشتر کتب و کتابت کا مضمون جہاد ہے تاہم بعض خطوط میں اُمنوں نے سلوک و تصرف پر بھی قلم اٹھایا ہے اور اس عِز و ان کے تحت اُنھوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ اس کی حقیقت کو اہل طریقت ہی سمجھ سکتے ہیں سید صاحب کے سلوک کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ان کا سلوک سلوکِ محمدی ہے اور اس میں عرقِ قرآنی طلبہ، سارنگی، مجرہ، سہرا غل، قبور، چادر پوشی اور بھنگ نوشی کے لیے کوئی گنجائش نہیں یہی وجہ ہے کہ ان خرافات کے ساتھ اعراس کی رونق کو دوبالا کر نیوالے استخوانِ فروش مجادیرین، سید صاحب کے طریقِ تصرف کے منکر ہیں، حالانکہ زوہد صافی

دنیا میں سید صاحب علی رحمۃ کا جو مقام ہے، اس پر شاہ عبدالغفری محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ عادل ہیں۔ شاہ صاحب فشی نعیم کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ :
 ”اس اُمت میں چالیس ابدال ہر وقت رہتے ہیں جن کے صدقے میں اہل زمین پر بارش بستی ہے اور انہیں رزق ملتا ہے اور انہی کے صدقے میں نصرت حاصل ہوتی ہے، چہ عجب کہ سید احمد کو بھی ایسا ہی مرتبہ مل گیا ہو۔ اس لیے ان کے مقام کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔“

شاہ عبدالغفری کے اس ارشاد کے بعد بھی معاذین سید صاحب کی مخالفت کرتے رہے، انہوں نے ان کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی خاطر سے حد کے سادہ لفظ عوام میں یہ بات مشہور کر دی کہ سید صاحب غیر معتقد اور وہابی ہیں۔ سید صاحب نے اس الزام کی بر ملا تردید فرمائی :

”مذہب ایں فقیر ابا عن جد مذہب حنفی است وبالفضل ہم جمیع اقل وافعال ایں ضعیف بر قوانین اصول حنفیہ آئین وقواعد ایشان منطبق است۔“

جب معاذین کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا تو انہوں نے یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ سید صاحب کے سرحد میں قیام کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ موصوف وہابی قبضہ جالیں، سید صاحب نے ان کے اس حربے کو بھی ناکام بنانے کے لیے یہ اعلان کیا :

”حقیقۃ الحال ابن بندہ ذوالجلال برینزال است، نہ خود شارب۔“

نہ شہزادہ ام، نہ امیرم نہ امیرزادہ، نہ طالب سلطنت ام
 نہ جوی حکومت، نہ لشکر سلطانی میدارم نہ خزینہ بادشاہی
 بلکہ فقیر و فقیر زادہ ام، معاش فقیرانہ را سعادت خود می شمارم و از آئین
 سلاطین و خزانین مار میدارم، نہ بالفعل مایہ امارت میدارم نہ آئینہ
 آرزوی حصول در دل میدارم محض بنا بر ادائے فرض جہاد
 و خیر خواہی صحیح جہاد و اعلای کلمہ دین و خدمت شرع سید المرسلین
 کمر بستہ ام۔

سید صاحب نے اپنے مکتوبات میں اپنی ذات پر لگائے جانے والے تمام
 الزامات کی تردید کر دی ہے، اس کے باوجود اگر کسی کے دل میں شک و شبہ
 رہ جاتا ہے تو اسے شقاوت قلبی کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے؟

آخر میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ نو عمری میں راقم الحروف کے خام فہم
 میں تہذیب نو کے اثر سے یہ بات جاگزیں ہو گئی تھی کہ سید صاحب علیہ الرحمۃ نے
 "دانشندی" کا ثبوت نہیں دیا اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس جماعت کی بنیاد
 رکھی اور جس کی آبیاری اور تربیت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کی اُسے سید احمد
 شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سرحد کے پہاڑوں میں بے فائدہ کٹوا دیا۔ مدتوں کے بعد
 جب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی تصنیف "شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک" کے
 مطالعہ کا موقع ملا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ انقلاب کبھی پہلے مرحلے میں نہیں آ جاتا کچھ
 سر پھرے لوگ انقلاب لانا چاہتے ہیں، لیکن ان کی سکیم قبل از وقت افشا ہو جاتی ہے
 اور وہ پکڑے اور مارے جاتے ہیں، پہلی سکیم کی ناکامی کے بعد دوبارہ ایک

جماعت انقلاب برپا کرنے کے لیے اٹھتی ہے، لیکن وہ بھی ناکام ہو جاتی ہے اس کے بعد پھر ایک اور جماعت سرور مٹری لگا کر میدان میں نکلتی ہے اور کامیاب ہو جاتی ہے۔ مولانا سندھی اپنے تجربہ سے بتاتے ہیں کہ انقلاب ہمیشہ تیسرے یا چوتھے مرحلے میں کامیاب ہوتا ہے۔ بظاہر اُفلا اللہ کی تحریک معکوس بالاکوٹ میں ختم ہو گئی، لیکن چند سال بعد سرفروش مجاہدین عسکرۃ امبیلہ میں انگریزوں سے برسرِ پیکار نظر آتے ہیں، وہ سرفروش خون و خاک میں لوٹ کر خوش رہے کی ابتداء کر گئے تو ملّا دیوبند سڑوں پر کفن باندھ کر میدانِ جہاد میں اُتر آئے۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمد حسنؒ، مولانا عزیز گلؒ اور مولانا حسین احمد فیؒ نے مالٹا میں سنت یوسفی پر عمل کیا۔ ان ہی جانبازوں اور ان کے سرفروش ساتھیوں کے یقینِ محکم اور عملِ پیہم نے برصغیر سے انگریزوں کو بوریا بستر سمیٹ کر نکلنے پر مجبور کر دیا۔ ان حقائق کی روشنی میں کوئی کہتا ہے کہ سید صاحبؒ کی تحریک ناکام رہی؟۔ شہیدوں کا ہوتو قوموں کی زندگی میں نئی لہر دوڑاتا ہے۔ اور شہداء کبھی نہیں مرنے حضرت سید صاحبؒ زندگی میں بھی کامیاب رہے اور آخرت میں بھی شاکھ حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکتوبات کا مجموعہ ان کے سلسلۂ عالیہ کے ایک مرید اخلاص شریعت سید انور حسین صاحب نفیس رقم کی سعی و کاوش سے منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت سید صاحبؒ کے مکتوبات، نیابت نامے، اعلام نامے اور بعض دیگر مشاہیر کے خطوط بھی شامل ہیں، راقم الحروف کی ناقص رائے میں حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک اور سن کو سمجھنے کے لیے اس مجموعہ مکاتیب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ ناشرین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور

انہیں سید صاحب کے فیوض و برکات سے بہرہ یاب کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

نگہ اسلاف

محمد اسلم

(استاذ شعبہ تاریخ، جامعہ پنجاب)

ندوة المستنیرین لاہور

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء

مقدمہ

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حکومت کم و بیش ایک ہزار سال رہی انہوں نے اس ملک کو نہ صرف سیاسی وحدت بخشی، بلکہ تہذیب و تمدن سے بھی آشنا کیا۔ نئی نئی بستیاں قبضے، شہر اور تجارتی و علمی مراکز قائم کئے، صنعت و حرفت میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا، چاہ، باغات، مساجد، مقابر اور شاندار عمارتیں تعمیر کیں۔ مدیوں اور درگاہوں کا ایک جال بچھا دیا اور علما و مشائخ نے مستحکم معاشرے کی تعمیر میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ مسلمانوں کے ہزار سالہ دور حکومت سے اس ملک کو چار چاند لگ گئے۔ اگر مسلمانوں کا سیاسی اور فوجی نظام حکومت مستحکم نہ ہوتا تو وسط ایشیا کے وحشی منگول برصغیر کو تاخت و تاراج کر کے بکھ دیتے۔ یہ دہلی کے مستحکم مسلم مرکز کا احسان تھا کہ منگولوں کو ملتان ہی میں روک لیا جاتا تھا۔

منغلوں کے عہد حکومت میں اور بھی ترقی ہوئی، مگر ایک بنیادی پالیسی عہد اکبری میں ایسی وضع ہوئی کہ جس نے مسلم اقتدار کو ٹھیس پہنچائی۔ اکبر نے راجپوتوں کی سرپرستی کی ان سے عہد رفاقت باندھا، ان کو ملکی و سیاسی معاملات میں یاہ

زیادہ سے زیادہ حصہ دیا۔ اور اپنی لائڈ ہی پالیسی سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا۔ مغلوں کے آخری دو چھوٹے میں اورنگ زیب عالمگیر کے انتقال کے بعد اس پالیسی کے نقصانات خاص طور سے ظاہر ہوئے۔ مرہٹوں، سکھوں اور جاٹوں نے سیاسی قوت حاصل کر کے مغل حکومت کو کمزور سے کمزور کر دیا، صوبے خود سر اور آزاد ہونے لگے، بنگال میں علی وردی خاں اور اودھ میں برہان الملک نے آزاد حکومتیں قائم کر لیں۔ نظام الملک آصف جاہ نے دکن پر قبضہ کر لیا۔ دو آبدے میں روہیلے ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

بنگال اور اودھ میں ایرانی امرار نے حکومتیں قائم کر لیں۔ آخر میں دہلی کی حکومت پر بھی ان کا اثر ہو گیا۔ بادشاہ کا دیوان وزارت صف و جنگ اور شجاع الدولہ کو مل گیا، شاہ عالم بادشاہ انگریزوں کی مہربانی سے دہلی واپس آیا اور انگریزوں نے اپنے معتمد ایرانی نجف خاں کو اس کا سپر لار مقرر کیا۔ اس طرح ایرانیوں نے اپنے اثر و رسوخ کو خوب مستحکم کیا۔ اپنے افکار و نظریات کی خوب نشر و اشاعت کی اکثریت کو زبون و خوار کیا اور حسب موقع جمہوری و اکثریتی مزاج کے خلاف مرہٹوں اور انگریزوں سے ساز باز کی، لیکن یہ سازشیں بھی کام نہ آئیں اور انگریزوں نے ان کو بھی ختم کر دیا۔ اس قافلے کی آخری نشانی واجد علی شاہ ٹیپو برج (کلکتہ) میں فوت ہوا۔

جس زمانے میں مرہٹے اور سکھ ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ اسی زمانے میں یورپی طاقتوں نے بھی ہندوستان پہنچ کر حکومت کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ پرتگالی، ڈچے، فرانسیسی اور انگریزی طاقتوں نے تجارت کے بھیس

میں قسمت آزمائی شروع کر دی، اور آخر میں انگریز کامیاب ہوئے۔ وہ دیکھتے ہی بچتے تاجر سے تاجدار بن گئے۔ پہلے بمبئی اور مدراس پر ہاتھ صاف کیا اور اس کے بعد بنگال کو ٹرپ کر گئے۔ ۵۷ء میں پلاسی کی جنگ نے ان کو ملک کا مالک بنا دیا۔ ۱۷۶۵ء میں بادشاہ دہلی نے ان کو دیوانی کے حقوق بخش دیئے، جس سے ان کے اقتدار اعلیٰ کی قانونی حیثیت مضبوط ہو گئی۔ ۱۷۹۹ء میں پہلے خدنگب آخر میں سلطان ٹیپو کو جام شہادت پلا کر ریاست میسور کا خاتمہ کر دیا۔ اب انگریزوں کے لیے مابین صاف تھا۔ ۱۸۰۱ء میں نواب آودھ سے انھوں نے دو آبلے اور روہیل کھنڈ کے علاقے ہتھیا لیے۔ ۱۸۰۳ء میں دارالسلطنت دہلی کے مالک بن بیٹھے اور بادشاہ دہلی شاہ عالم ثانی "اُن کا پنشن خوار قرار پایا۔ ۱۸۱۸ء تک انھوں نے وسط ہند اور راجپوتانے کی ریاستوں پر اپنا اقتدار جمالیا۔ گویا پنجاب و سندھ کو چھوڑ کر سارا ملک انگریزوں کے زیرِ نگیں تھا۔ اب انگریز حاکم اور مسلمان محکوم تھے۔ انگریز نے مسلمانوں کو ہر طرح ذلیل و خوار کیا۔ اس زمانے میں ہندوؤں نے انگریزوں سے وفاداری دکھائی۔

نیز پنجاب میں مسلمان سکھوں کے منظم کا بھی شکار ہو رہے تھے۔ سکھ ہندوؤں کی کوکھ سے پیدا ہوئے تھے، مگر اتفاق دیکھئے کہ جلد ہی انھوں نے منظم حکومت کے مقابلے میں حریف و باغی کی حیثیت اختیار کر لی اور آخر میں وہ مکمل طور سے ایک نیم فوجی تنظیم بن گئے۔ دہلی کی مرکزی حکومت کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر سکھوں کی مسلح فوج نے پنجاب میں ہمارا کارمچا دیا۔ مسلمان گورنر اور عاملوں کو گھیر کر بے دخل کیا۔ زمینداروں اور اُمراء کو تہ تیغ کیا اور غلام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ سکھ گردی میں

خون کی ارزانی کا یہ عالم تھا کہ سکھوں کی بھڑکی بھڑکی مسلم قصبات و دیہات کو ٹوٹی جلائی اور تہ تیغ کرتی تھی اور آہستہ آہستہ مختلف سکھ، مختلف علاقوں پر قابض ہو گئے۔ بعد ازاں ان کی مرکزی شخصیت رنجیت سنگھ کے رُوپ میں ظاہر ہوئی اُس نے جی بھی کسر نوپری کر دی اور پورے پنجاب پر قابض ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کے اقتدار کا دائرہ پنجاب سے سرحد تک پہنچ گیا۔ پشاور اور اس کا علاقہ اس کے زیر نگین آیا۔ آج بھی قلعہ جمرو د کے ساتھ نہری سنگھ نلوہ کا نام ضرور لیا جاتا ہے۔ سکھوں نے کس طرح مسلم آبادیوں اور علاقوں کو فتح کیا۔ اس کی جھلک ایک سکھ مؤرخ کے قلم سے ملاحظہ ہو لے

”افواج درحد و دگرد و نواحی بہ تخریب معمورہ ہا و شکست و سخت
مقابر و مساجد و مزارات مسلمین برگاشت :-
یہی مؤرخ آگے چل کر ذرا وضاحت سے لکھتا ہے :-

”الغقبہ این قوم بسیار مملکت را بتر ساخت ... مزارات و مقبرت
مسلمین ویران می کردند، آتش بہ خانمان کساں می زدند و سپاہ
در مسجدی بستند و بزغالہ ہارا در خانقاہ ہا می کشتند و مساجد است
گرہ نام نہادند و مسلمان را سوا بقا ترک می گفتند، در این سال مسلم
”مسلمہ“ خطاب کردند و پچھ ہم نام نہادند۔
ایک تحقیقی مقالہ کے مؤلف لکھتے ہیں لے

۱۔ پنجاب از گنجش دہس و ڈیر (مرتبہ پروفیسر کپال سنگھ) رسکھ ٹری ڈیا پارٹٹ، خالصہ کالج پٹنہ ۱۹۹۰ء ۱۱۹ء و ۱۲۰ء

۲۔ الزام علی ملک، جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی، لاہور، اپریل ۱۹۷۴ء ۸۵-۸۶-۹۳

”چند بنیادی مذہبی فرائض مثلاً اذان و تکبیر پر پابندی ماند
تھی۔ متعدد مساجد میں نماز پڑھنے کی آزادی نہ تھی۔ گائے کو ذبح
کرنے کی بھی سخت مخالفت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنا برا
کوہنوت اور بھاری جرمانوں کی سزائیں دی جاتی تھیں:-

• اکثر مساجد و منارات: امرائے سلطنت اور بزرگان دین کے ساتھ
بھی انتہائی غیر مناسب لوگ روادار کھا گیا اور متعدد مساجد کو مذہبی
فرائض کی ادائیگی کے لیے بند کر کے بارود خانوں، ٹھاکر داروں
شوالوں، دھرم سالوں اور سرائوں وغیرہ میں تبدیل کیا اور کئی ایک
کو شہید کر دیا گیا، بادشاہی مسجد لاہور کو مختلف اوقات میں توپ
خانہ، پلٹن و سوار فوج کی چھاؤنی اور مختلف افسروں کی رہائش گاہ کے
طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔ لاکھوں روپے کا آرائشی سامان اور پتھر
کی سلیں اتار لی گئیں اور حجرہوں میں بارود بھر دیا گیا۔ اس کے میناروں
کی باقی ماندہ تین برجیاں بھی گرا دی گئیں۔ اس تباہ کاری سے یہ
عظیم الشان اور کثیر لاگت سے تعمیر شدہ مسجد کھنڈر کی شکل اختیار کر
گئی۔“

”یہی سلوک مسلمان بادشاہوں اور امرائے سلطنت اور بزرگان دین
کے متعارف و منارات سے بھی روادار کھا گیا۔ اس سے تقریباً دو ہزار
متعارف متاثر ہوئے۔ اس کارروائی کی اہم وجوہات میں مذہبی تعصب
اور قیمتی پتھروں کا لالچ، کار فرما تھے۔ رنجیت سنگھ کو دربار امر اور

چند دیگر عمارات کے لیے سنگ مرمر وغیرہ کی ضرورت تھی۔ جسے
مسلمانوں کے مقابر و منارات سے جو لاکھوں روپوں کے تصرف
سے تیار ہوتے تھے اور جو فن و حسن و تعمیر کے نادر نمونوں میں
شمار ہوتے تھے، نہایت بے دردی سے اکھاڑ کر پورا کیا گیا۔

مسلمانوں کے محلے اور آبادیاں تاخت و تاراج کر دی گئیں۔ اس زمانے میں پنجاب
کے علاقے سے کثیر تعداد میں مسلمان قتل مکانی پر مجبور ہوئے۔ بہت سے خاندان
لکھنؤ، رام پور، دہلی، بریلی اور بدایوں میں جا کر آباد ہوئے، محمد اسلم پوری (میر)
فرحۃ المناظرین (لکھنؤ) قاضی نعمت اللہ خوش نویں (لکھنؤ) حکیم غلام حسین (رام پور)
مفتی شریف الدین (رام پور) شاہ درگاہی مجددی پیر حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلی
وغیرہم چند نام بطور نمونہ ملتے از خروارے ہیں۔

بنگال و پنجاب کا یہ حال تھا اور بقیہ تمام ملک پر انگریزوں کی گرفت سخت
سے سخت تر تھی۔ معیشت اور روزگار کے تمام دروازے مسلمانوں پر مسدود تھے
لازمیتیں ان کے لیے ممنوع تھیں۔ مغربی علوم میں دسترس نہ ہونے کی وجہ سے وہ
اس کے اہل بھی نہیں تھے۔ انگریز نے ان کی جاگیریں، زمینداریاں اور محافیاں ضبط
کر لی تھیں، فارسی کی بجائے انگریزی مدالتی زبان قرار دی اور بعد ازاں دیوانی و فوجداری
کا آئین بھی اپنانا مذکور کیا۔ اس طرح عدالتوں سے بھی مسلمانوں کا اخراج ہو گیا۔ تجارت
و صنعت پر تو ہندو پہلے ہی قابض تھا۔ اب مسلم عوام مفکوک الحالی اور منطی کی آخری حیلوں

۱۔ تفصیل کے لیے دیکھئے لاہور سکھوں کے جدید، از: ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی ۱۹۶۳ء
لاہور

کو پہنچنے لگے۔

مغل متاخرین کے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اصلاح و تنظیم کا ایک پروگرام جاری کیا۔ مسلم اُمراء کو دعوتِ فکر دی۔ عوام کو بیدار کیا۔ مسلم معاشرے کے مختلف طبقات کو جھنجھوڑا۔ اور مسلمانوں میں ملی و قومی بیداری کی ایک لہر پیدا کر دی۔ شاہ ولی اللہؒ کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اس کام کو آگے بڑھایا اور رہنمائی کے فرائض انجام دیئے۔ شاہ عبدالعزیزؒ کے سامنے اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ انگریزوں کے سیلاب نے دو آبہ، روہیل کھنڈ اور دہلی کا صفایا کیا۔ سکھوں نے مسلم آبادیوں کو تاخت و تاراج کیا۔ شاہ عبدالعزیزؒ دیکھ رہے تھے کہ اب برطانوی طاقت ملک کو ٹھپ کر چکی ہے۔ سکھ اور مرہٹے اس پرسترازدِ ظلم ڈھارہے تھے۔ اس سلسلے میں شاہ عبدالعزیزؒ اپنے عم محترم شاہ اہل اللہؒ کو لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ سکھ اور مرہٹوں کو ہماری طرف سے مزہ چھکائے نہایت
بڑا مزہ نہایت جلد، بلا تاخیر و مہلت کے، ان شریروں نے اللہ کی
بہت سی مخلوق کو شہید کر ڈالا اور غریب گڈریوں تک اپنے ظلم و
ستم سے ستایا۔ ہر سال یہ ہماری بستیوں اور شہروں پر چڑھائی
کرتے ہیں اور ہم ہر مہینہ و شام حمد کرتے رہتے ہیں کہ آیا کوئی پناہ
گزینوں کے لیے پناہ گاہ ہے اور آیا فریادی کے لیے کوئی فریادرس
ہے جس کے دل میں خوفِ خدا اور انصاف ہے۔“

۵ فضائلِ محابہ اہل بیت از شاہ عبدالعزیز دہلوی دہلی اکادمی کراچی ۱۹۶۵ء ص ۲۲۵-۲۲۵

اللہ تعالیٰ اس ملک سے ان کو ناپسید فرمائے۔ یہ بدترین دشمن ہیں اور
غریب بیابانی ہیں۔ میں اپنا، ان لوگوں کا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں
اس امید پر کہ وہ ہماری حفاظت کرے گا۔

پھر معلوم ہوا کہ ملک تباہ و برباد ہو رہا ہے، ظالموں اور بدعنوانوں
کے ہاتھ سے۔

آپ پر غالباً یہ مخفی نہ ہو گا کہ جو کچھ قوم سکھ نے کیا ہے وہ نشانِ
نخوست ہے۔

شاہ عبدالعزیزؒ اور دوسرے علما ان حالات کا غائر نظر سے مطالعہ کر رہے
تھے کہ نئے حالات میں مسلمانوں کی کیا حیثیت ہے۔ کل تک وہ مالک و مختار
تھے اور آج محکوم و مغلوب، مضروب و مردود ہیں۔

شاہ عبدالعزیزؒ نے اسی زمانے میں ہندوستان کو دارِ حرب قرار
دیا اور دہلی چھوڑنے پر آمادگی ظاہر کرنے لگے، شاہ صاحب، مولوی عبدالرحمن
راہپوری رت ۱۲۲۴ھ کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

”انچھ از سوسے اعتقادِ اغنیاء و زبائن آندیار نوشته بودند
فی الواقع کہ ہم جنیں شدہ می شود، حبنا اللہ نعم الوکیل، و لا حول و لا
قوة الا باللہ العظیم، دریں ملک از روزے کہ غلبہ جاٹ و مہتر
رودادہ، ضرورتِ اسلام کہ سابق بود اگرچہ خالی از معنی بود بر ہم
خورده، انواح ایدہ بحیج مسلمین خصوصاً باہل علم و صلاح از طرف
ایشان می رسد، بزاہراں قصد مصمم می شود کہ طرفے ہجرت باید کرد۔“

و مجمع اہل اسلام در ملک ہندوستان غیر از اہل ملک بہ نظری
آید لیکن بحسبت شنیدن، سوار اعتقاد مردم آند یار و ریں معت
توقف می نمایم و چار و ناچار تا حال دار الحرب اقامت گزید
ایم اگر فربت باضطرار رسید بے اختیار شدہ شاید بہاں طرف
بریم و این اعتقادات فاسد اختیار آبخارا رخص مازیم کل العدا
والضلال بیدار شدہ تعالیٰ۔

شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ دار الحرب ایک انقلابی قدم تھا۔ اس سے ملتِ ہند
ہند میں حرارت عمل پیدا ہو گئی۔ اس فتوے نے مسلمانوں کو دعوتِ فکر و عمل دی کہ
نئی حکومت کے قیام کے بعد ان کی حیثیت کیا ہے، ان کا مستقبل کیا ہے، اور حکومت
ہونے و قیام اقتدار کی بحالی کے کیا امکانات ہیں۔ اس فتوے کی خاطر وہ اشاعت ہوئی یہاں
تک کہ اس کی صدائے بازگشت پنجاب سمیت پورے ہندوستان میں
نہی گئی، علمائے پنجاب، سندھ، بنگال و غیرہ نے برصغیر کو دار الحرب قرار
دے دیا۔ علمائے سندھ کے فتاویٰ خطوط کی شکل میں ہمارے پاس ہیں
مسلمانوں کی بیداری کیلئے اس فتوے نے خوب کام کیا۔ بعض فوجی چچا و نبیوں میں بظاہر

۱۔ "سندھ اور اس کے قرب و جوار کے جن شہروں میں ہم رہتے
ہیں، ان میں فرنگی کافروں کا غلبہ ہو گیا ہے اور یہ بھی بلاشبہ
دار الحرب ہو گئے ہیں۔ مخدوم غلام محمد تنوی
اب تو ملکِ سندھ کو دار الحرب کہنا چاہیے اور جو تھریں علماء
ہند کی نگر (مجلس) میں موجود ہیں، اگر وہ دیکھیں تو ہرگز سندھ کو دارالاسلام

نکیر: مخدوم غلام محمد تنوی کی طرف سے

ہوئیں جس کے نتیجے میں ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو بنگال بھیجا گیا۔ ۱۸۱۶ء میں بنارس اور بریلی میں ہنگامے ہوئے۔ ۱۸۱۶ء میں جب انگریزوں نے باشندگان بریلی درویش کھٹ پر ہاؤس کیس مانگ دیا تو انھوں نے ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو جزیہ قرار دیا اور انگریزوں کے خلاف مفتی شہر مفتی محمد عوض نے جہاد کیا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک اصلاح و تنظیم کا دائرہ بنگال تک وسیع تھا۔ ان کے تلامذہ و تصانیف کے ذریعے ان کے افکار و خیالات بنگال میں اشاعت پذیر تھے، جن کی صدائے بازگشت کلکتہ میں گونجنی ضروری تھی، کیونکہ کلکتہ انگریزی اقتدار کا صدر مقام تھا۔ بعض سیاسی اور انتظامی امور کی وجہ سے بھی دہلی اور کلکتہ میں خاص ربط و مضبوط تھا۔ علمائے کلکتہ شاہ عبدالعزیز سے یقیناً متاثر تھے، بلکہ انگریزی کپنی کے بعض مسلم ملازمین بعض امور میں شاہ صاحب سے استعانت بھی پا رہے تھے، بلکہ ضروری سمجھتے تھے۔ ایک موقع پر مولوی رعایت علی نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ کسی عالم کو بحیثیت قاضی القضاۃ کلکتہ میں متعین کر دیا جائے۔ ان حالات کی روشنی میں یہ یقینی بات ہے کہ شاہ عبدالعزیز کے فتویٰ دار الحرب کی اشاعت بنگال میں بھی ہوئی۔

درس علیہ کے ایک نامور مدرس اور عالم مولانا محمد وجیہ نے ہندوستان کو دار الحرب سمجھا۔ اسی طرح دوسرے علمائے شاہ عبدالعزیز کے فتویٰ دار الحرب سے متفق ہوئے ہوں گے۔ اسی کا اثر تھا کہ مولوی حاجی شریعت اللہ کی تحریک جہاد بنگال

تفصیل کے لیے دیکھئے: "ہماستقاۃ" مجاہد علی مفتی محمد عوض (راہم کراچی)

میں بگ و بار لائی حاجی شریعت اللہ کے ایک اسے تباہی اسی نظریے کے حامی تھے کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ ۱۰۱۸ء میں حاجی شریعت اللہ نے اپنی تحریک کا آغاز کیا اور مسلم حاکم کو ہندوزمیہ مذاہن اور انگریزوں کے پنجہ جبر و استبداد سے نکلنے کی کوشش کی علی الاعلان جہاد کا اعلان کیا۔ انگریز اور ہندو زمیندار حاجی شریعت کی تحریک سے گھبرا اٹھا۔ بالآخر حاجی شریعت اللہ نے ملت کی راہ میں اپنی جان قربان کر دی اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے حاجی محسن صرف و صوندو میاں نے اس تحریک کو جاری رکھا۔

یہی زمانہ ہے کہ سید احمد شہید دکنک سے دہلی آتے ہیں اور شاہ عبدالعزیز کی سرپرستی میں تحریک جہاد کے لیے دورے کرتے ہیں۔ غوام کو نیا کرتے ہیں۔ بیعت و ارشاد اور تذکرہ و تبلیغ کا سلسلہ وسیع کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک بڑی جماعت کے ساتھ دوج کے لیے جاتے ہیں۔ حج سے واپس آکر وہ جہاد کی تیاری اور اعلان عام کرتے ہیں۔ تحریک جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے سید احمد شہید نے اپنے متعدد مکتوبات میں لکھا ہے کہ:

• محض لوجہ اللہ علم جہاد برافراشتیم از طلب مال و فحال و جاہ و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست خستیم و ہرگز طالب حق نیستیم مائیم ہر چند عاجز و خاکسار ذرہ بے مقدار اما بلا شک بہت حضرت حق مست و سرشار و از محبت غیر حق، بالکل دست بردار نہ بائیم از امرائے سلین منازعہ دارم نہ بائیم از روسائے محضین مخالفہ با کفار لیام مقابلہ دارم نہ با مدعیان اسلام نہ با دلازمینان

بہاؤ کفر خیریاں مقابلہ خواہم نہ با کلمہ گویان اسلام و اسلام جویان۔
 این معنی معلوم ہر خاص و عام است (ص ۱۷۱)
 ایک اور خط میں لکھتے ہیں۔

”انچہ داعیہ جہاد و محرم ازالہ کفر و فساد کہ در خاطر فقیر تحریر
 اصلاً و مطلقاً بکدورت طلب و مال و عزت و جاہ و حشمت و امانت
 سلطنت و نام و نشان و زرف و براخان و افزان ہرگز ہرگز مخیر و معلوم
 نیست و انچہ دعوت مسلمین و ترغیب معرضین بسوئے اقامت این
 رکبن کین از فقیر صادر می گردد بجز ہدایت ایشان بسوئے رضا مندی
 حضرت رب العالمین و اتباع ستیہ المسلمین علیہ افضل الصلوٰۃ التعلیم
 ہیچ غرضی از اغراض خسیہ دنیاویہ و دنیان نہ“ (ص ۱۷۱ الف)
 شعارِ اسلامی کی بے قہر متی، مسلمانوں کی زبوں حالی، کفار کا غلبہ اور مسلمانوں کی
 آبادیوں کا کفار و مشرکین کے قبضہ و تصرف ہونے کی وجہ سے یہ تحریک جہاد برپا
 کی گئی۔ ان امور کی طرف اکثر خطوط میں اشارہ کیا گیا ہے۔

”اقامت جہاد و ازالہ بغی و فساد در ہر زمان و ہر مکان از اہم احکام
 حضرت رب العباد است حضرت صادق درین جزو زماں کہ وقت شورش
 اہل کفر و طغیان مجھے رسیدہ بود کہ تخریب شعار دین و افساد حکومت
 سلاطین از دست کفر و متمر دین و نجات مفسرین بوقوع آمد و این فتنہ

لے یہ صفت ہی کتاب کے ہیں۔

عظیم تمام بلاد ہند و سند و خراسان را فرما کر فتنہ (ص ۱۵۱)
 ” بلاد ہند و ستان از شیوع آثار اہل کفر و طغیان مملو و دشمن
 گردید۔ ایں جانب از وطن مالوف خود برخاستہ بنیت ہجرت
 جہاد بہمت خراسان متوجہ شد (ص ۱۵۱ الف)

” تمام ایں معرکہ پیرانی و عربہ آرائی غیر از اعلائے کلمہ رب العالمین و
 احیائے سنت سید المرسلین و استیصال کفر و متمرّدین و استخلاص
 بلاد مومنین از دست بغات مفیدین چیزے دیگر مقصود نیست۔
 (ص ۱۹ و ص ۲۶ ل)

سید احمد شہیدؒ کے خطوط کے ان اقتباسات کی روشنی میں ان کے عزم و
 مقاصد بالکل واضح ہیں کہ وہ کیا چاہتے تھے۔ سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقاء راہ اور
 سندھ سے ہوتے ہوئے کابل پہنچے اور وہاں سے پشاور اور سرحدی علاقے
 میں آئے۔ فوجی اعتبار سے بھی یہ علاقہ مناسب تھا اور پھر اس علاقے کے جنگ جہ
 قبائلوں کی کمک بھی موجود ہے۔ اس علاقے سے ملے ہوئے مسلم ممالک تھے۔ بلخ
 و بخارا اور کابل و ہرات کے امراء سے رابطہ اور حصول امداد و کمک کے امکانات
 تھے، پہلا نشانہ سکندرتھے اور اس کے بعد انگریزوں سے نمبٹا تھا۔ شروع میں
 سکندروں سے سخت مشکلات پیش آئیں مگر ملت کا نصیب برپا ہوا تھا۔ گردش کے دن
 ابھی باقی تھے کہ حالات نے ناسازگاری دکھائی۔ اپنوں نے غیروں کا ساتھ دیا، نتیجہ
 ظاہر تھا کہ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ (۶ مئی ۱۸۳۱ء) کو سید احمد شہیدؒ و مرثیہ
 نے میدان بالاکوٹ میں جام شہادت نوش کیا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ کلمہ طیبہ

یہاں ایک خاص بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ جس وقت سید احمد شہید اور ان کی جماعت مجاہدین مغربی بحر پر سکھوں سے برسرِ پیکار تھی اس وقت میں سید احمد شہید کے خلیفہ اور تربیت یافتہ قتیومیر (نثار علی) ملک کی مشرقی سرحد بنگال میں انگریزوں سے برسرِ پیکار تھے۔ یہ اتفاقی امر نہیں ہے، بلکہ ان دونوں محاذوں میں ایک رابطہ ہے اور ایک ملے شدہ پالیسی کے تحت یہ کام ہوا ہے۔ قتیومیر نے نومبر ۱۸۴۱ء میں انگریزوں اور ہندو زمینداروں کے گٹھ بندھن کے نتیجے میں جام شہادت نوش کیا۔

اس سانحہ کے بعد بھی قافلہ مجاہدین کی خاکستریں ایک چگاری شگفتی تھی جس نے وقتاً فوقتاً برطانوی خرمین اقتدار کو جلاسنے کا کام کیا۔ اس تحریک کے باقی ماندہ حضرات بنگال، بہار، یوپی، دہلی، مدراس، بمبئی اور پنجاب میں اپنا کام کرتے رہے۔ پاکستان (چمکنڈ) میں انھوں نے اپنا سرگز قائم کر رکھا تھا، جہاں مجاہدین کو اندرون ملک سے ہر قسم کی مدد پہنچتی رہتی تھی اور علمائے صادق پور مولانا ولایت علی اور عنایت علی اور یحییٰ علی وغیرہ قیادت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ جنگ امبیلہ ۱۸۶۳ء میں مجاہدین کی کامیابی کو دیکھ کر انگریز گھبرا گیا۔ اس نے مجاہدین پر ناقابلِ برداشت مظالم ڈھائے۔ چنانچہ جس دوام مجبور دریلے شور، اہلاک و جہاد کی ضابطی اور قیہ و بند کی سخت سے سخت سزائیں دیں۔ ۱۸۶۳ء (مقدمہ انبالہ) ۱۸۶۵ء واپس ۱۸۶۰ء (مالہ) ۱۸۶۱ء (پٹنہ بار دوم) میں بہت سے علما، تجار اور مستغنیوں پر بغاوت اور سازش کے مقدمات چلائے گئے اور ان سے سخت سے سخت انتقام لیا گیا۔ انگریزوں نے مجاہدین کی سرگرمیوں کے سلسلے میں تمام صوبائی حکومتوں سے

روپٹیں طلب کیں کیونکہ مجاہدین کی سرگرمیاں شمالی ہند سے مدراس اور ممبئی تک پہنچ چکی تھیں۔ ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر (W.W. HUNTER) ٹی۔ ای راونشا (T.E. RAVENSHAW) سڈنی کاٹن (SYDNEY COTTON) جیمس اسکلے (JAMES O'KENLEY) ٹیلر (TYLER) انگریز مصنفین اور مورخین نے تحریک جہاد اور مجاہدین پر تفصیلی و تحقیقی کتابیں اور مقالات لکھے۔ تاکہ حکومت ان کی سرگرمیوں سے کماحقہ آگاہ ہو سکے۔ حکومت نے بھی ان کو اپنے لیے خطرناک سمجھا اور پھر ظلم و تشدد اور ترغیب و تحریض کی پالیسی وضع کی۔

تحریک مجاہدین کے لٹریچر سے عموماً اور ان خطوط سے خصوصاً یہ بات بالکل واضح ہے کہ سید احمد شہید کی تحریک کا مقصد مسلمانوں کے اقتدار کی بحالی تھی پہلے سکھوں کا خاتمہ کرنا تھا اور اس کے بعد انگریزوں سے نمبٹنا تھا۔ اس سلسلے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

» از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال حال حکومت و سلطنت این ممالک بریں منوال گردیدہ کہ نصارائے کجوبہید و خصال و مشرکین بد مال بر اکثر بلاد ہندوستان از لب دریائے اباسین تا ساحل شور کہ تخمیناً شش ماہہ باشد تسلط یافتند و دوام تشکیک و تزویر بنا بر افعال این رب خیر بر یافتند آن اقطار را بظلمات کفر و ظلم مشغول گردانیدند و عزت روسائے کبار را بانواع تکالیف رنجانیدند و بہ مساجد و معابد اہل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقامات ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را برباد دادہ و آئین کفر را

بنیاد نہادہ بالجملہ درآن بلاد و امصار و اضلاع و اقطار رسوم
کفر مقہور گردیدہ و شعائر اسلام مستور و ریایات ظلم منصوب شدہ
و اعلام عدل منکوب، حق پرستی منقود گشتہ، و ہوا پرستی
(ص ۲۵-۲۶)

ایک اور خط میں لکھتے ہیں :

”بنائے علیہ احوال بحکمت مال تہجیر کفر فرنگ و تعدی مشرکین ہند
بسمع مبارک رسانیدہ باشد تا غیرت ایمانی کہ موروث از اسلاف
کرام است بجوش آید و اساس اہل کفر و ضلال را از پا براندازد و جمعیت
جنود ابلیس لعین را بر ہم زند و رونق باز آید اہل کفر و شرک بشکند۔
(ص ۲۷ الف)

چند اور اقتباس ملاحظہ ہوں :

”کفار فرنگ کہ بہ تسلط یافتہ اند نہایت نہایت تہجیرہ کار و ہوشیار اند
و حید و ساز و مکار“ (ص ۲۸)

”کفر ہند و فرنگ بالفعل برآں دہندوستان مسلط گردیدہ
پس استخلاص بلاد مذکورہ از دست آنہا بر ذمہ جمابہر اہل اسلام عموماً
و مشاہیر حکام خصوصاً واجب“ (ص ۲۹ الف)

مجاہدین کی قلت حساب ذرائع اور سکنوں اور انگریزوں کے وسیع وسائل
زیر بحث آتے تھے اور لوگوں کے ذہن میں یہ بھی تھا کہ اس قلیل جماعت و سامان
سے لاہور و ملتان کیسے فتح ہو سکتا ہے۔ اس اعتراض کے سلسلے میں لکھا گیا ہے :

” ایں قدر شوکت البستہ متحقق است کہ مثال شوکت ناظمان چھوڑ
 ہزارہ و پکھلی می تواند شد اگر چه مثال رنجیت سنگھ و کپنی نباشد
 و کدام کس بایشان خبر داده کہ جناب امام ہمام سید احمد شہید
 ہمیں جمعیت قلیہ حرم لاہور و کلکتہ می دارند بلکہ شب و روز در
 از دیاد جمعیت و درزی شوکت ایشان مساعی بلیفہ بجای آرند و
 عروج شوکت اسلامیہ تدریجاً امید می دارند و ایں امر اصلاً مستبعد
 الوقوع نیست بلکہ در انقلاب مل و دول ہمیں سنت الیہ جاری
 است کہ ضعیف از ضغف احاد الناس مثل نادر شاہ و غیر سمری و
 و آہستہ آہستہ اجتماع از رفقا بہم می رسند و قوت و شوکت تدریجاً
 بدست می آرد “ (ص ۷۵)

” ایں فقیر اچندے از بندگان رب قدیر و روحانی پیشا و رنجیت
 گزاری اسلام و تائید ملت سید الانام مشغول است و ثمر ایں مساعی
 جمیلانہ و رگاہ و اہب العالیما محل بر راستے سامی روشن و مہربن
 است کہ بیگانگان بعید الوطن، ملوک زمین و زمین گردیدہ اند و تاجر
 متاع فروش بیایہ سلطنت رسیدہ، امارت امرائے کبار و ریاست
 روسائے عالی مقدار برپا نمودہ اند و عزت و اعتبار ایشان بالکل بزرگ
 و چون اہل ریاست و سیاست در زاویہ غول نشسته اند ناچار چند
 از اہل فقر و مسکنت کہ تہمت لبستہ ایں جماعہ ضغفار محض بنا بر خدمت
 دین رسب العالمین بر خیزند، ہر گز ہرگز از دنیا داران جاہ طلب نیستند

محض بنا پر خدمت دین رب ذوالجلال برخاستہ اند نہ بنا بر
 طبع مال و منال و فتنہ میدان ہندوستان از بیگانگان دشمنان
 خالی گردیدہ و تیر سعی ایشان بر ہدف مراد رسیدہ آستہ مناسب
 (مناسب ؟) ریاست و سیاست بطالبین آل مسلم باد
 (ص ۶۹-۷۰، ۱)

اس سلسلے میں ایک اقتباس اور ملاحظہ ہو !
 ” اکثر بلاد ہندوستان بدست بیگانگان افتادہ و ایشان بر جا
 بنیاد آئین جو روز ظلم نہادہ ، ریاست روسائے ہندوستان بر باد رفتہ
 کسے تاب مقاربت ایشان نمی دارد ، بلکہ ہر کس ایشان را بجائے
 آقائے خود می شمارد و چون روسائے کبار از مقابلہ ایشان نشنند
 لاچار چندے از ضعفائے بے مقدار کمر تہمت بستند ، پس درین صورت
 روسائے عالی مقدار لازم آید چنانچہ بر مسند ریاست سالہا سال میگویند
 اند بالفعل و رعانت ضعفائے مذکورین مساعی بلیغہ بجا آرند“

(ص ۷۱)

ان خطوط میں واضح طور سے تشریح کی گئی ہے کہ کفار فرنگ ، نصائے
 نکو ہیہ خصال بیگانگان بعیہ الوطن اور تاجران متاع فروش سے ہیں وطن کو
 آزاد کرنا ہے ۔ کیا ان تصریحات کی روشنی میں کوئی باور کر سکتا ہے کہ تحریک جہاد کا
 مقصد صرف سکھوں سے نبرد آزمانی تھا ۔ بلکہ مجاہدین کا مقصد وہلی کفار فرنگ و
 نصائے تھے ۔

انگریز کے ظلم و جور اور شدت و استبداد کی وجہ سے تحریک مجاہدین کی سچی تاریخ منصفہ ہو پر نہ اسکی۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ سید احمد شہید کے رفقاء نے اس زمانے میں کتنی قابل قدر کتابیں، منظوم و نثری، وقائع احمدی، منظومات، نیز دیگر کتابت و تحریرات ترتیب کر لیے تھے، جو اس تحریک کے بنیادی مآخذ ہیں۔

انگریزوں کے خوفناک مظالم کی وجہ سے اولین دور میں اس تحریک سے متعلق جو مواد شائع ہوا، اس میں مصلحت وقت کی وجہ سے کچھ باتیں استعارات و کنایات کے طور پر لکھی گئیں اور کہیں خوارق و کرامات کا انداز پیدا ہو گیا، خوف و ابتلا کا یہ عالم تھا کہ بعض تحریریں تحریک کی حدود میں داخل ہو گئیں، مگر حقیقت تو لاکھ پڑوں میں عیاں ہو جاتی ہیں۔

من انداز قدرت رامی شناسم

بعض ان حضرات نے جو تحریک جہاد سے متفق نہیں تھے، اپنے انداز پر واقعات کی تعبیر ترجیح کی، جس سے حقیقت کا چہرہ ہی مخ ہو کر رو گیا، مگر حقائق و طبیعیات صحیح حالات و واقعات کا پتہ لگا لیتی ہیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا، مولانا ابوالحسن علی ندوی اور مولانا مسعود عالم ندوی نے سیرت سید احمد شہید اور ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک لکھ کر صحیح انداز میں کام کا آغاز کیا۔ مولانا غلام رسول مہراؤ مولانا محمد میاں صاحب وغیرہ نے اس کام کو اور وسعت دی۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ تحریک مجاہدین کے اصل مآخذ کو طبع و شائع کر کے وقف عام کیا جائے، خدا کا شکر ہے کہ اس کام کا آغاز بھی ہو گیا اور کتبہ رشیدیہ لیٹڈ لاہور نے سید احمد شہید کے خطوط، احکام و فرامین، خطابات اور بعض نبات

اہم اور ضروری تحریریں مکاتیب و تحریرات سید احمد شہید کے نام سے شائع کی ہیں۔

تحریک مجاہدین کے سلسلے میں یہ اہم دستاویز ہے۔ اس سے تحریک کا مقصد اور اصل رخ متعین ہوتا ہے۔ اس میں خطبات ہیں۔ سید احمد شہید، شاہ اہل شہید کے خطوط کے علاوہ بعض حکام امار، علماء اور مشاہیر کے بھی خطوط سید احمد شہید کے نام شامل ہیں سب سے اہم چیز وہ اعلام نامے ہیں جو سید احمد شہید کی طرف سے لکھے گئے ہیں اسی طرح جب بعض علاقوں پر مجاہدین کا قبضہ و غلبہ ہو گیا ہے اور وہاں جو حاکم اور قاضی مقرر کئے گئے، ان کے نام جو ہدایات و احکام جاری ہوئے ہیں، وہ بھی موجود ہیں۔ اس طرح ان مکاتیب و تحریرات سے تحریک مجاہدین کی صحیح نوعیت سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

نفسہ ۱۳۰۱ھ میں کتابت کیا گیا ہے، مکتبہ شہید ملیٹڈ کی یہ بڑی تاریخی اور علمی دیانت داری ہے کہ انہوں نے اس نسخے کا عکس شائع کر دیا ہے، تاکہ یہ متن شکوک و شبہات سے بالاتر رہے اور محققین و نقاد آئندہ اس پر کام کیسے حقیقت یہ ہے کہ تحریک مجاہدین کے سلسلے میں یہ کتاب معلومات کا ایک نادرا و بیش بہا ذخیرہ ہے۔

محمد اویس درسی

فہرست

۲	دوق	خطبہ الحجۃ
۴	۲ ب	خطبہ شانی
۶	۲ ب	خطبہ سوم
۸	۲ ب	خطبہ چہارم
۹	۵ ا	خطبہ پنجم
۱۲	۶ ب	آغاز مکاتیب
۱۲	۶ ب	ویباچہ
۲۵	۱۳ ا	نقل مکتوب حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اہل فنی نعم صاحب
۲۶	۱۳ ا	مکتوب حضرت سید احمد بنام سزار یا محمد خان
۲۷	۱۳ ا	مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنام فقیر محمد خان لکھنؤ
۲۹	۱۵ ا	نقل مکتوب خطا خان خاناں غلیبان ہونگی ساکن قتلہ بھدرت حضرت سید صاحب
۳۱	۱۶ ا	مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنحواب خان خاناں مذکور
۳۲	۱۷ ب	مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنام شاہ محمود سلطان برات
۳۶	۱۸ ب	مکتوب از امیر المومنین سید احمد بنام شاہزادہ کامران
۳۹	۲۰ ا	رقعہ محمد خان موصولہ در موضع ہرکیت ضلع سوات بخدمت حضرت سید صاحب
۳۹	۲۰ ا	بنام میان یقین اندیش لکھنؤی
۴۱	۲۱ ا	بنام ساکنان گلہ و بیخ پیر
۴۱	۲۱ ا	بحواب خط سلطان محمد خان
۴۳	۲۲ ب	بخدمت جمابہ اولی اسلام خصوص بخدمت مخلصان پروردگار و مسلمانان ضلع ننگرہار
۴۵	۲۳ ا	خطبہ عبداللہ
۴۶	۲۳ ب	بنام دوست محمد خان والی کابل
۴۷	۲۴ ا	بنام شاہ بخارا

- بنام احمد خان بن رشید خان کمال زنی معتمد یا محمد خان ۱۵۰ ۹۹
- بنام وزیران عالی جاوید از اسکاکیار محمد خان ۱۵۱ ۱۰۱
- نقل خط از سلطان محمد خان تبارخ ۲۳ ذی الحجه ۱۲۴۲ هجری در موضع پنجاب ریش ۱۵۱ ۱۰۲
- بنام سردار سلطان محمد خان در جواب مرقوم ۲۵ ذی الحجه ۱۲۴۲ هجری معتمد یا محمد خان ۱۵۲ ب ۱۰۴
- بار دیگر خطیکه پنجاب خان غلامی والی قلات صاحب ولی محمد تبارخ ۲۹ ذی الحجه ۱۲۴۲ هجری نوشته ۱۵۵ ب ۱۱۰
- بنام سردار پند خان امیر کبیر تبارخ ۲۰ ذی الحجه ۱۲۴۲ هجری معتمد یا محمد خان ۱۵۴ ۱۱۳
- بنام سردار دوست محمد خان والی کابل ۱۵۴ ب ۱۱۴
- بنام سلطان قوم غلامی در موضع پنجاب مرقوم ۲۹ ذی الحجه ۱۲۴۲ هجری از ضلع یوسف خانی معتمد یا محمد خان ۱۵۹ ب ۱۱۴
- نقل خطیکه مدفون نوده در خط خانان کابل قبل ازین به خط نوشته شده است ایالت کوهستان ۱۶۰ ۱۱۹
- بنام شهباز دکان کابل شاه بهرات از موضع پنجاب مرقوم ۲ محرم الحرام ۱۲۴۳ هجری از پنجاب ۱۶۰ ب ۱۲۰
- بنام شاه پند خان وزیر شاه محمود (سلطان بهرات) مرقوم ۲ محرم الحرام ۱۲۴۳ هجری از پنجاب ۱۶۲ ب ۱۲۳
- رقعه شاه زمان خان بخدمت حضرت سید محمد باقر مرقوم ۲ محرم الحرام ۱۲۴۳ هجری در موضع پنجاب ریش ۱۶۳ ب ۱۲۶
- جواب خط شاه زمان خان مرقوم جمعه ۲ محرم الحرام ۱۲۴۳ هجری ۱۶۳ ب ۱۲۸
- شاه شاه زمان خان بنام فتح خان رئیس پنجاب ۱۶۳ ب ۱۲۸
- بنام خانخانان غلامی سر مبار مرقوم ۲ محرم الحرام ۱۲۴۳ هجری معتمد یا محمد خان ۱۶۵ ۱۲۹
- شاه شاه زمان بنام خانخانان غلامی دوم محرم دار و پنجاب ریش ۱۶۵ ب ۱۳۰
- بنام خانین غلامی و دیگر خطوط بهین مضنون باستانی بعضی غلامی منفصلین نوشته شده: ۱۶۵ ب ۱۳۰
- یا محمد خان ساکن میدان طره بازخان ایضا شیر محمد خان نعمت الله خان ساکن مرغه ۱۶۶ ۱۳۱
- تاج خان ساکن کوه اوجعت الله خان ایضا بختیار خان ساکن غزنی و بختیار خان ساکن کابل ۱۶۶ ب ۱۳۲
- عبدالله خان ساکن رزین یا محمد خان نائب از میدان سید گل شاه ساکن مرغه ۱۶۶ ب ۱۳۲
- خواجہ مراد خان اخوندزاده ۱۶۶ ب ۱۳۲
- بنام ساکنین فی جوار قریه باجا و داکنی ۱۶۶ ب ۱۳۲
- استدعا در صورت کتب کتب و محلی خیر نظامی اعلام و در سکا ذوی الاحرام برسد ۱۶۶ ب ۱۳۲
- امام حامد طریقه سید امام علیه الصلوٰۃ والسلام سید امجد امیر المؤمنین سید احمد مد الله ۱۶۶ ب ۱۳۲
- بیعت امامت بجا آورند و اطاعت آنجناب التزام نمودند پس اگر آنجناب بنا بر

خدمت دئی و اجراء احکام شرح بمیں اعداد فرماید کسی از مسلمین خواہ مسیحی باشد
خواصصیت امر بجانب راد نماید و بر مخالفت ایشان مستعد شود، حتی کہ بنا بر او
مسم آ جنب بر قتل قتال جنگ جدال آمادہ گردد و درین صورت محکم شرح شریف ائمه
مخالفت مذکور در فیتان او چیست بنیاد و توجہ او :

جواب مستفاد.

مزمزمہ . کلمات بیعت امامت

۱۳۴ ب ۶۶

۱۳۶ ب ۶۸

۱۳۸ ب ۶۹

مشور . مقبول بارگاہ رب قدیر مولانا سید ابی سکن قریہ کوٹہ ضلع امانی قی

را بنصب قضاء و موضع پنجہار مشرف گردانیدند . ۵ شعبان ۱۲۴۳ھ

فضیلت آب ملائین الدین سکن قریہ ٹوپی متعلقہ ضلع صدر را بنصب
قضاء و دیہات متعلقہ فیض اللہ خان مشرف گردانیدند

فضیلت آب مولاجلند را بخند زاده بتایخ دوازدهم ماہ شوال ساکن قریہ میرا
در اضلاع بنیر مشرف منصب قضا کشتند .

بتایخ ۱۴ رمضان ۱۲۴۳ھ فضیلت آب ملاصفی اللہ اخوند زاده

ساکن قریہ شیوہ ضلع خیریل را بنصب قضاء قبیلہ خیریل مشرف گردانیدند

بتایخ ۵ ماہ شوال ۱۲۴۳ھ فضیلت آب ملائین الدین ساکن قریہ ٹوپی متعلقہ

ضلع صدر را بنصب قضاء و دیہات متعلقہ فیض اللہ خان مشرف گردانیدند .

۱۳۸ ب ۶۹

ذکر سرگزشت حضرت امام ہمام دین ایام بریں خط است کہ چون از جنگ شخر
مراجعت فرمودہ در مقام اہلوات رسیدند چنان کھو فرمودند کہ قیام جہاد علی اکمل چو کہ
باعث نزول مانیہ آسمانی باشد .

۱۳۵ د ۶۳

کتوب گرامی حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل بنام نواب وزیرالادولہ (دوائی ٹنک)

۱۳۶ د ۶۴

کتوب گرامی حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل بنام میر شاہ علی

۱۵۴ ب ۶۶

کتوب بنیان عربی من عبداللہ المنہض در فی تاریخ الزم من ذی الحجۃ ۱۲۴۳ھ

۱۵۴ ب ۶۶

تقریر بتایخ دہم ربیع الثانی (۱۲۴۳ھ)

۱۵۶ ب ۶۸

نقل خط شاہزادہ کامران (مرات) مومضہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۲۴۳ھ

۱۵۶ د ۶۹

کتوب ابی الزین سید احمد بنام راجہ ہندو رائی

۱۵۹	۳۸۰	بنام غلام حیدر خان
۱۶۰	۳۸۰ ب	بنام سلطان
۱۶۳	۳۸۶	شکرشاه زمان بادشاه
۱۶۴	۳۸۲ ب	رقم شاه میرخان بخدمت حضرت سید صاحب
۱۶۵	۳۸۳	بنام سلطان
۱۶۶	۳۸۳ ب	بنام شاه میرخان
۱۶۸	۳۸۴ ب	استفاد و جواب در باب اثبات فرضیت جمع
۱۶۹	۳۸۵	کتوب من عبداللہ المتنبض و زبان عربی
۱۷۰	۳۸۵ ب	کتوب بخدمت حضرت مولانا شاد محمد الحق (زبان عربی)
۱۷۱	۳۸۶	کتوب از مطلع اشرف خان بخدمت حافظ قطب الدین سید شمس الدین محمد بن ابوبکر
۱۷۲	۳۸۶ ب	کتوب من مطلع اللہ
۱۷۳	۳۸۷	کتوب من عبداللہ الی الشیخ الاجل مولانا محمد اسحق (زبان عربی)
۱۷۴	۳۸۷ ب	کتوب
۱۷۵	۳۸۸	بنام سلطان سلیمان شاد بادشاه طاعفر در قمرہ از قمر الخرام ۱۲۲۳ من تمام بنیاد
۱۷۸	۳۸۹ ب	بنام خراب امیرالدولہ محمد امیرخان والی نوک
۱۸۰	۳۹۰ ب	بنام مولانا سید حیدر علی راجہ پوری در قمرہ از قمر الخرام ۱۲۲۳
۱۸۲	۳۹۱ ب	بنام فقیر محمد خان در قمرہ از قمر الخرام ۱۲۲۵
۱۸۴	۳۹۲ ب	کتوب بنام سید محبوب علی چکلیک در سوین کندی و متعلقہ آفرید این مقام داشتند در قمرہ از قمر الخرام ۱۲۲۳
۱۸۶	۳۹۳ ب	کتوب بنام حضرت شاه صیف اللہ سندھی
۱۸۹	۳۹۵	کتوب بنام نواب فواد جنگ بہادر
۱۹۳	۳۹۷	کتوب بنام نواب محمد بہادر خان قبای
		(بنیاد ۱۰ قمر الخرام ۱۲۲۳)
۱۹۴	۳۹۷	عزیز شاہ سید سید سید محمد بن محمد خان و شاه سید محمد سید صاحب
۱۹۶	۳۹۸ ب	رقمہ محمد

عبدالملک اخوندزادہ و مولانا حافظ مراد اخوندزادہ و مولانا غلام مصیب اخوندزادہ و
مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبداللہ اخوندزادہ و مولانا محمد حسن
اخوندزادہ و مولانا حافظ احمد اخوندزادہ و جمیع علمائے بلدہ پشاور علیہم السلام تعالیٰ
تحریر: ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۴۵ ہجری

۲۳۶	ب ۱۱۸	کتوب گرامی بہ نام علماء مذکور بتاریخ ۱۰ ربیع الاول ۱۲۴۵ ہ
۲۳۹	د ۱۲۰	کتوب گرامی بہ نام اخلاص نشان بباد اور اڈھیرا و ساکنان موضع باڈی ڈالری بتاریخ ۱۴ شوال ۱۲۴۵ ہ
۲۴۰	ب ۱۲۰	امان نامہ باسم لافضل اخوندزادہ پسر محمد بنیر بتاریخ ۵ ذی قعدہ ۱۲۴۵ ہ
"	"	امان نامہ بمیرزا ابوبکر خان ساکن تربیلا " " " " " " " " " " " "
"	"	امان نامہ بنام محمد غریب اللہ ساکن سسٹنہ توبلی، ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
"	"	امان نامہ بنام سید شاہ حسین، ۸ ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
"	"	امان نامہ بنام حبیب ساکن کپلی ۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
"	"	امان نامہ بنام زید اللہ و کلاو ساکن موضع میرا ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
"	"	امان نامہ بنام سوبھا و قسمی و کنگو و سوبھاں احمد پسران ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
"	"	امان نامہ برائے سلام الدین و فقیر محمد و عباس از اولاد میاں مہری ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
۲۴۰	ب ۱۲۰	اعلامنامہ: یکم غلصین خیر خواہان دین سید المرسلین در باب پائندہ خان ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
۲۴۱	د ۱۲۱	اقرار صحیح از طرف پائندہ خان تحریر ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ ہ
۲۴۱	د ۱۲۱	اعلامنامہ خدمت افتاب موضع نندہ کوی بلا احمد اخوندزادہ بتاریخ ۱۶ ذی الحجۃ ۱۲۴۵ ہ مقرر نموده شد
۲۴۱	د ۱۲۱	اعلامنامہ: میر محمد اخوندزادہ و محمد اخوندزادہ را منصب مفضوٹ نمودند ۱۳ ذی الحجۃ ۱۲۴۵ ہ
۲۴۲	د ۱۲۱	خلاصہ اقرار نامہ جہانگیر خان یا نیکل و دارا شاہ تیرنیکل و حیات یا نیکل و رستم غلام خیل و اعظم جرنیل سکناں موضع کوشہ و غزوہ محرم الحرام ۱۲۴۵ ہ
۲۴۲	ب ۱۲۱	خلاصہ اعلامنامہ بنام خدا بخش خان سکناں محلہ صالح (پنج محرم الحرام ۱۲۴۵ ہ)

۲۵۸	ب ۱۲۹	نقد امیرالمؤمنین براج زبردست خان مظفر آبادی سرزنده اوائل شوال ۱۲۴۵
۲۶۱	و ۱۳۱	رقعه شاه زان کهنه را امیرالمؤمنین
۲۶۲	ب ۱۳۱	مکتوب گرامی بنام شهاب و حجه بیتیج ۱۲ شوال ۱۲۴۵
۲۶۵	و ۱۳۲	مکتوب ۱ این خط تمام است و حسن معنی و لفظ و تمام است نظرون می شود که از حبیب قدوسی است
۲۷۰	ب ۱۳۵	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بن میر صفایه بر طالبین راه حضرت حق و ماکین طریق آن ابدی مطلق
۲۷۲	ب ۱۳۶	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بن خدمت سزار دوست محمد خان
۲۷۵	و ۱۳۸	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بن خدمت سزار سعید محمد خان
۲۷۸	ب ۱۳۹	نقل خط مولانا وحید الدین کهنه را امیرالمؤمنین (دربار عربی)
۲۸۲	ب ۱۴۲	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بن خدمت مقبول بارگاه رب غلام مولوی عبدالمجید
۲۸۵	و ۱۴۳	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بنام عجب خان تحریر ۲۵ شوال ۱۲۴۳
		مکتوب عربی
۲۸۹	ب ۱۴۳	مکتوب من عبداللہ المشجق تحریر ۱۷ جمادی الاوّل ۱۲۴۴
۲۸۷	و ۱۴۴	" " " " (مولانا محمد اسماعیل)
۲۸۸	ب ۱۴۴	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بن خدمت بابرکت صاحبزاده والا تبار مولانا محمد اسحق صاحب
۲۸۸	ب ۱۴۴	نقل خط سعید محمد خان بن خدمت حضرت سید صاحب
۲۹۱	و ۱۴۶	مکتوب از امیرالمؤمنین سید احمد بن خدمت میرزا غلام حیدر شهنشاهه دہلی مرقوم ۹ ربیع الاول ۱۲۴۳ در پنجاب
۲۹۲	ب ۱۴۶	مکتوب گرامی بکباب خان خانان (۹ ربیع الاول ۱۲۴۳ در پنجاب)
۲۹۳	ب ۱۴۷	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بنام شاه کشور (مرقوم ۱۰ محرم الحرام ۱۲۴۳)
۲۹۶	ب ۱۴۸	مکتوب گرامی از امیرالمؤمنین سید احمد بنام سیاحان
۲۹۷	و ۱۴۹	" " " بطالع حاجی علیخان
۲۹۹	و ۱۵۰	مکتوب حضرت مولانا محمد اسماعیل بنام حضرت شاه صاحب

- ۳۰۱ ۱۵۱ مکتوب از امیرالمؤمنین سید احمد بنام سردار سلطان محمد خان رتبا یخ ۲۴ شوال ۱۲۴۳
- ۳۰۵ ۱۵۲ مکتوب عن عبد الله المفتی بخدمت حضرت مولانا محمد آغا و حضرت مولانا محمد یعقوب
- ۳۰۶ ۱۵۳ نقل خط حضرت مولانا محمد آغا (۶ رمضان ۱۲۴۳ھ)
- ۳۰۸ ۱۵۴ مکتوب عن عبد الله المفتی بخدمت حضرت مولانا محمد آغا و مولانا محمد یعقوب
رمضان ۱۲۴۳ھ
- ۳۱۰ ۱۵۵ مکتوب نامام بجنور امیرالمؤمنین
- ۳۱۱ ۱۵۶ خاتم

مکتوب امیرالمؤمنین
سید احمد بنام
سردار سلطان محمد خان
رتبا یخ ۲۴ شوال ۱۲۴۳

۶ گوشه احمد امیرالمؤمنین
۱۵۰۷۸

فہرست اعلام

آدم : ۱۳۹ ب	شیخ (ابوعلی دقاق : ۲۵ ب
آونیز خان پدیشی : ۱۰۶ و ۱۰۷	ابوعلی فارمدی : ۲۵ ب
آفریدی : ۱۳۰ ب ، ۲۰۰ ب ، ۳۴۰ و ۵۵۰ ب	شیخ (ابوالعرج طوطوسی : ۲۵ و
۳۶۳ و ۸۱۰ ب ، ۸۹۰ ب ، ۹۱ ب ، ۹۲ ب	شیخ (ابوالقاسم نصیر آبادی : ۲۵ ب
آکریدیان : ۱۹ و ۵۴ ب ، ۶۱ و	ابریطیع : ۱۲۵ و ۱۲۸ و
ابخیل : ۵۳ و	ابربزیر بھری : ۲۳ ب
اورینے (الہین : ۲۵ و ۵۸ ب ، ۵۸ و	ابریسفت : ۱۲۵ و ۱۲۸ و
۹۱ ب ، ۹۴ ب ، ۹۸ و ۹۸ ب ، ۹۹ و	آقان : ۲۰ ب
۵۱۰۳ ، ۱۰۳۰ ب ، ۱۳۴ ب	آقان زئی : ۶۹ ب ، ۹۸ و ۱۲۶ و
ابراہیم ادھم : ۲۲ ب	آلک : ۵۲ ب ، ۸۸ ب ، ۸۹ و ۱۱۲ و
ابراہیم چشتی : ۲۳ ب	۱۴۵ و
ابواسحاق چشتی : ۲۳ ب	اجاریہ : ۱۱۸ و
ابوفاضل عبدالواحد علی : ۲۵ و	اعزاب (سنة) : ۱۲ ب
ابوبکر بن ابوالقاسم البغدادی : ۱۲۸ و	احمد : ۱۲۲ ب ، ۱۵۴ و
شیخ (ابوبکر شبل : ۲۵ و ۳۵ ب	(مولانا حافظ) احمد اخوند زادہ : ۱۱۵ ب ، ۱۱۸ ب
ابوبکر الصدیق : ۱۲ و ۳۵ ب ، ۶۸ و	۱۲۱ و
ابرجیل : ۱۵۱ ب	احمد خان : ۵۰ و ۱۰۰ ب ، ۱۰۱ ب ، ۱۰۳ ب
ابراہیم : ۲۵ و	نواب (احمد علی خان رام پوری : ۳۶ و ۱۱۳ و
شیخ (ابراہیم سری سطلی : ۲۵ و ۳۵ ب	شیخ (احمد سرہندی : ۲۵ و ۲۵ ب
شیخ (ابراہیم قریشی : ۲۵ و	احمد شاہ خاں : ۱۰۳ ب

امام جعفر صادق : ۳۵ و ۳۵ ب

امام زین العابدین : ۳۵ و

امام شافعی : ۸۳ ب ، ۱۲۸ ب

امام مالک : ۸۳ ب

امام محمد باقر : ۳۵ و

امام موسی کاظم : ۳۵ و ، ۲۵ ب

امام صدیق : ۱۲۶ و

امام زکی : ۹۸ و

امام احمد : ۱۲۰ ب

(سیان) امام احمد : ۸۵ ب

(خواج) امام احمد : ۳۵ و ، ۳۵ ب

انب : ۹۴ و ، ۹۴ ب ، ۹۸ و ، ۱۱۱ و ، ۱۲۲ و

انجیل : ۱۲۳ ب

ایران : ۵۶ ب

ب

باجا : ۴۰ ب

باجانیل : ۵۳ ب

باجرژ : ۱۴ و ، ۲۳ و ، ۵۵ ب ، ۶۴ و

۸۹ و ، ۹۱ ب

بارک زکی : ۶۴ و ، ۹۰ و

(خواج) باقی باشد : ۳۵ و ، ۳۵ ب

بدری : ۱۲ و

احمد شاهی : ۱۴۵ ب ، ۱۴۶ و

احمد گل بیگ : ۹۲ ب

اخوند خلیل : ۹۴ و

اخوند جیر : ۳۴ و

اخوند چالاک : ۱۲۵ و ، ۱۲۸ و

(شیخ) اخوند سراج : ۲۴ ب

ارسلان خان : ۱۰۰ ب ، ۱۰۱ و ، ۱۰۲ ب ، ۱۰۳ ب

اسفندی : ۱۴۵ و

اشرف خانی : ۴۰ و ، ۴۰ ب ، ۴۲ و ، ۴۲ ب

آلم جرنیل : ۱۲۱ ب

آواغند : ۱۲۵ ب

افضل حق : ۱۶ و

افغانستان : ۸۸ ب

افغانی : ۱۲۵ و ، ۱۵۰ ب

اکبر علی : ۱۲۱ و

اکوڑه : ۵۲ ب ، ۵۸ ب ، ۱۲۳ و ، ۱۳۴ و

اکرور : ۱۰۰ و ، ۱۰۱ ب ، ۱۰۳ ب ، ۱۲۰ ب

۱۲۱ و

القادی النقیه : ۱۲۸ و

الفقه الاکبر : ۶۸ و

الغیر و شاهی : ۱۲۸ و

امام ابو القاسم قشیری : ۴۵ ب

برخیزد امام غفرم : ۸۳ ب ، ۱۲۵ و ، ۱۲۸ و

۱۲۸ ب

ث

ثُمَّه : ۶۲ و ۶۳ ب

ج

جالو : ۱۰۰ و

جاندارخان : ۷۹ و

جای جان مُثَمَّه : ۱۵۰ ب

جدون : ۹۱ ب

جسی کوٹ : ۱۰۱ و ۱۰۲ ب

جلال آباد : ۱۶ ب ، ۵۸ ب ، ۱۳۷ و

۱۳۵ ب ، ۱۳۶ و

جلندراخوندزادہ : ۶۹ ب

(شیخ) جمال الدین : ۱۳۱ ب

جمہور خان : ۱۵۵ و

جنید بخداوی : ۱۳ و ۳۵ ، ۳۵ ب

جہاندارخان : ۱۲۱ و

جہانگیر خان پانیل : ۱۲۰ ب ، ۱۲۱ ب

چ

چمچہ : ۷۶ و

چمچہ : ۲۰ ب ، ۹۱ ب

۸۹ ب ، ۹۱ ب ، ۹۷ و ، ۹۸ ب ،

۱۰۵ ب ، ۱۱۱ و ، ۱۱۲ و ، ۱۳۶ ب ،

۱۴۷ ب ، ۱۴۸ ب

پهلوان شاه : ۳۳ ب

(سرور) پیر محمد خاں : ۳۱ ب ، ۸۷ و ،

۱۵۵ و

ت

تاج خان : ۶۶ و

تتولی : ۵۷ و

تتول : ۶۳ و ، ۸۹ ب ، ۹۱ ب ، ۱۲۰ ب

ترسیلا : ۱۲۰ ب

ترکان : ۱۲۵ و

تختہ بند : ۳۶ و ، ۳۶ ب ، ۴۷ ب

تکسی : ۱۲۰ ب

تیسور : ۱۲۲ ب ، ۱۲۷ و

ط

ٹکری : ۱۰۳ و

ٹپلی : ۶۹ ب

ٹونک : ۸۹ ب ، ۱۵۳ و ، ۱۵۴ و

ٹہری : ۹۷ و

ح

حاجی جان محمد : ۶۰ ب

حاجی خان اکثر : ۲۳ ب

حاجی محمد صدر : ۸۸ ب ، ۸۸

حافظ شیرازی : ۳۲

ریدراجی ، حادث شاه : ۲۴ ب

حبیب الله خاں : ۱۰۱ ب ، ۱۰۱ ، ۱۰۱ ب ، ۱۰۱

۱۰۲ ، ۱۰۲ ب ، ۱۰۳ ب

حبیب الله قندھاری : ۱۳۵ ب

خدیفه مرعشی : ۴۲ ب

(شیخ) حسام الدین ، ملک پوری : ۴۴ ب

حسن : ۱۵۰

حسن ابصری : ۴۴ ب

(شیخ) حسن طابری : ۴۴ ب

حسن علی خاں : ۱۰۳ ب ، ۱۰۴ ، ۱۲۹

حسین : ۴۵ ، ۱۳۹ ب ، ۱۵۰

حضرت : ۵۸ ب ، ۱۳۷

حیدر شاه : ۱۰۰ ب ، ۱۰۱ ب

(مولوی سید) حیدر علی رام پوری : ۴۶ ، ۴۶

۴۶ ب ، ۴۷ ، ۹۰ ب ، ۱۱۳

حیات یار نیل : ۱۲۱ ب

خ

خاوی خاں : ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳ ب ، ۱۱۱ ، ۱۲۴ ب ، ۱۲۵

خار : ۳۵ ، ۱۰۸ ب

خان خاں : ۱۵ ، ۱۶ ، ۱۹ ب ، ۵۵ ب ،

۵۶ ب ، ۶۰ ، ۶۰ ب ، ۶۲ ، ۶۵ ، ۶۵

۶۵ ب ، ۹۰ ، ۱۳۶ ب

خان زمان : ۱۲۱ ب

خان مسعود : ۵۴ ب

نیشک : ۱۹ ، ۶۱ ، ۸۹ ب ، ۹۱ ب

خدا بخش خاں : ۱۲۱ ب

خراسان : ۵۹ ، ۱۲ ، ۱۵ ب ، ۱۷ ب ،

۱۸ ، ۱۸ ب ، ۱۹ ب ، ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۷

۲۸ ، ۲۸ ب ، ۳۶ ، ۵۶ ب ، ۶۱

۶۲ ، ۶۶ ، ۸۱ ، ۹۱ ب ، ۹۵ ب

۱۴۹ ، ۱۴۹ ب ، ۱۵۱

خجائی : ۹۰ ب

خیل : ۱۹ ، ۲۰ ب ، ۴۷ ، ۵۵ ب

۶۱ ، ۶۳ ، ۹۱ ب ، ۱۰۲ ب ، ۱۰۶

۱۴۵

(حکیم) خواجہ حسن : ۱۳۶ ب

خواجہ محمد : ۱۰۲ ب

(شیخ) خواجہ محمد : ۱۵۳ ب

(سرور) دوست محمد خان : ۲۳ ب ، ۳۲ ب ،
 ۳۳ ب ، ۵۷ ب ، ۱۳۶ ب
 دوکٹری : ۱۲۸ ب
 دہلی : ۸۲ ب ، ۸۸ ب ، ۱۲۷ ب ، ۱۳۶ ب
 دہشتور : ۳۴ ب ، ۸۹ ب ، ۹۱ ب
 دہشی : ۸۹ ب ، ۹۱ ب
 دین محمد : ۱۵۵ ب

ڈ ڈ

ڈاکٹی : ۷۰ ب ، ۷۰ ب
 ڈالری : ۱۲۰ ب
 ڈیرہ سمنیل خان : ۱۷ ب ، ۵۶ ب ، ۶۴ ب
 ۸۲ ب
 ڈہری شاہ فتح خان : ۱۲۲ ب

س

راجہ بلند خان : ۱۲۲ ب
 راجہ زبردست خان مظفر آبادی : ۱۳۰ ب
 راجہ پارس خان : ۱۳۰ ب
 راجہ بخت خان خاچندی : ۱۱۱ ب
 راجہ سندھو رائے : ۷۹ ب ، ۸۰ ب
 رام پور : ۴۸ ب ، ۱۰۲ ب
 (رولہ) رام سنگھ : ۱۲۸ ب

(نشی) خواجہ محمد : ۱۳۰ ب
 خواص خان : ۱۲۳ ب
 خورشیدی : ۱۳ ب
 خیبر : ۱۴ ب ، ۱۲۰ ب
 خیر آباد : ۸۸ ب ، ۸۹ ب
 خیسودی : ۱۵ ب
 خیل : ۵۷ ب ، ۸۹ ب

د

دارا شاہ قیصر خیل : ۱۲۱ ب
 دلمان : ۱۵ ب ، ۵۶ ب
 داکم خان : ۸۳ ب ، ۸۴ ب
 (سولہ) خانقاہ دلاز : ۱۱۵ ب ، ۱۱۸ ب
 ڈرانی (قوم) : ۱۶ ب ، ۵۱ ب ، ۸۲ ب ،
 ۹۲ ب ، ۱۰۶ ب ، ۱۱۲ ب ، ۱۲۵ ب ، ۱۳۵ ب
 درانیال : ۶۰ ب ، ۶۰ ب
 دربند : ۱۲۸ ب
 درگئی : ۱۳۳ ب
 در مختار : ۶۸ ب
 (سولہ) درویش محمد : ۲۵ ب ، ۳۵ ب
 درہ سپر سنگ : ۱۲۹ ب
 دلی : ۱۰۴ ب
 دستور : ۹۱ ب

سریند خان : ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، اب

215

سرمشقہ : ۱۹۷

سرخیل : ۶۹ ب

سروار سعید محمد خان : ۳۱ و ۱۳۸ د

سرحدہ : ۵۷۰ ، ۵۷۱ ، ۵۷۲

سرور : ۴۶

سرور خان : ۱۴۱

سعادت خان، ۱-۳، ۱-۴

سعدی شیرازی : ۱۱ و

سعد محمد خان : ۱۱۲ و ، ۱۱۳ اب ، ۱۳۶ اب ، ۴۴ اب

کے : ۵۷

سلام الدین : ۱۲۰ ب

سلطان زیر دست نمان : ۱۰۳ اب

سلمان فارسی : ۴۵ پ

سیلان شاہ : ۸۸ء ، ۹۰ء ، ۵۰۰ء

ۛ ۛۛۛ ۛ ۛۛۛ

مسند خان : ۷۹ و

تاریخ: ۱۴۱ و ۱۴۵

سند : ۹۰، اب ، ۱۸، ۲۶،

۳۶ و ، ۹۱ پ ، ۱۳۲ پ

سوات : ۱۷ ، ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ب

۲۲۳، ۲۲۵، ۲۲۹، ۲۳۵، ۲۵۰، ۲۵۴

(خواجہ) راقینی : ۲۵ و ۲۵ ب

راؤ میرا : ۱۴۵

رحمت اللہ علیہ : ۶۶

نزل : ۶۶

رسالہ غزویہ : ۱۲۵ و

رستم غلام خیل : ۱۲۱ ب

۵۲۲: رستخیز

شیخ رفیع الدین : ۴۴ م

رنجیت : ۵۳ و ، ۵۳ ب ، ۶۷۷ ۱۱۹

ب ۱۴۴، ب

نہ

(مرلانا) نامہ : ۲۵ جولاء ۱۹۴۳ء

زاوہ : ۱۵ ب

(محمد) نمبر : ۱۲۰ پ

زمرہ: ۱۲۳۰ء ، ۱۳۱۰ء

زمرہ جملہ : ۶۶ ب

رحمہ اللہ : ۱۲۰ پ

3

بسمان و افغانان : ۶۶ و

سوائے صلیب : ۱۲۱ پ

۵۹۹ : ۱۱۲

۱۱۸، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۸

۱۳۸، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵

۱۴۳، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۱، ۱۵۵

۱۵۶، ۱۵۷

سید احمد شیرازی: ۱۱۱، ۱۱۲

سید احمد شاه: ۱۲۲

سید احمد علی شاه: ۱۲۳، ۱۰۰، ۱۰۸

سید آدم بخدی: ۱۲۵، ۱۳۵، ۱۴۵

سید اعظم شاه: ۱۹۰

سید اکبر شاه: ۱۹۰

سید امیر: ۱۶۹، ۱۶۱

سید بادشاه: ۱۲۰، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱

۱۳۰، ۱۳۱، ۱۱۲

سید بهادر الدین: ۱۴۵

سید عبدالرزاق: ۱۴۵

سید عبدالوهاب: ۱۴۵

سید عقیل: ۱۴۵

سید علم الله: ۱۲۵

سید گل بادشاه: ۱۶۱

سید محبوب علی: ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲

سید محمد: ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۳۲

۱۴۳

سیف الشفا: ۱۵۱

۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶

۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰

۱۱۲

سواتیان: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳

سویا: ۱۲۰

سویان: ۱۲۰

سینج: ۱۲۹

سید ولید آدم: ۱۳۹

سید ولد هنان: ۲۰

(میر) سید احمد: ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵

۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰

۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵

۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰

۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵

۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰

۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵

۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰

۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵

۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰

۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵

۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰

۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵

۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰

ش

شیرخان کمال رنی : ۵۰
 شرح وقائع : ۱۲۸ ب
 شرف الدین : ۸۶ و
 (سید) شرف الدین تنگل : ۴۵ و
 (حاجی) شریف زبیدی : ۲۳ ب
 شکارپور : ۱۳۲ ب
 شکر اللہ : ۸۶ ب
 شیخ شمس الدین مولا : ۴۵ و
 (سید) شمس الدین مولا : ۴۵ و
 شمس : ۲۳ و
 شنواری : ۵۵ ب ، ۶۴ و ، ۸۶ ب ، ۹۱ ب
 شباب الدین : ۹۰ ب ، ۹۲ و
 شیخ ابوسعید نقوی : ۴۵ و
 شیخ محمد : ۱۵۴ و
 شیخ محمد حسن : ۱۵۴ و
 شیخ نقوی : ۸۲ ب
 شیخ محمد میر : ۱۵۳ ب
 شیخ ابن بنید الکونی : ۱۲۸ ب
 شیرخان : ۵۶ و
 شیرکان خان : ۸۱ و ، ۸۲ ب ، ۸۳ و ،
 ۸۳ ب
 شیر کرٹ : ۱۰۰ و
 (غراب) شیرمحمد خان : ۶۶۰ ب

شایع المواقف : ۶۸ ب ، ۶۸ و
 شارح الوقائع : ۱۲۸ ب
 شام بخارا : ۲۴ و
 شاه پسر خان : ۶۰ ب ، ۶۲ ب
 (سید) شاه حسین : ۱۲۰ و
 شاپوروہ کامران : ۱۸ ب ، ۶۰ ب ، ۸۸ ب
 شاپوروہ محمد ناصر : ۶۴ و
 شاپوروہ محمد نجف : ۱۱۰ ب
 شاپو زمان : ۶۳ ب ، ۶۴ ب ، ۶۵ ب ،
 ۸۲ و ، ۸۲ ب ، ۱۳۱ و
 شام سید : ۹۸ و ، ۹۸ ب ، ۱۰۰ ب
 شام علی : ۸۷ ب
 شام فیصل : ۴۵ و
 شام کشور : ۱۴۷ ب
 شام کمال : ۴۵ و
 شام محمد نصیر : ۹۸ و
 شام محمد سلطان ہرات : ۶۰ ب ، ۶۰ ب
 شام محمد شاہ : ۶۰ ب ، ۱۵۴ و
 شام میر خان : ۸۲ ب ، ۸۳ ب
 شام بنواز : ۱۳۲ و
 شامی خان : ۱۰۳ و ، ۱۰۳ ب ، ۱۰۴ و

شیوه: ۶۹ ب

ص

صابری: ۸۶ د

صیقله اللہ سندھی: ۹۳ ب

صدر: ۹۹ ب

ملا، صفی اللہ: ۹۹ ب، ۷۳ د

محمد صلاح الدین: ۱۵۲ ب

ط

دست، طالب اللہ: ۱۵۰ د

طره باز خان: ۶۶ د

ظ

ظفر خان گنڈاپدی: ۱۵ ب

ع

خواجه، عارف دیوگزی: ۲۵ د، ۲۵ ب

عالم خیل: ۹۰ ب

عباس: ۱۲۰ ب

عبدالمبارک ابن یوسف ابنجار: ۱۲۸ د

شیخ، عبداللہ: ۲۵ د

مولانا، عبدالحی: ۲۹ د، ۱۰۰ د

خواجه، عبدالحق: ۲۳ د، ۲۵ ب

عبد الرشید ابن قطب الدین البروی: ۱۲۷ ب

دست، عبدالرحمن: ۱۱۰ ب

عبد الرحمن ابن عوف: ۶۸ د

شیخ، عبدالرحیم: ۲۲ ب، ۲۵ د، ۲۵ ب

عبد الغفور خان: ۱۰۰ د، ۱۰۰ ب، ۱۰۱ د،

۱۰۱ ب، ۱۲۲ د

عبد العزیز ابن قطب البروی: ۱۲۸ د

مولانا، عبد العزیز محدث دہلوی: ۱۳ د، ۲۲ ب

۲۵ ب

شیخ، عبد العزیز مینی: ۲۵ د

حافظ، عبدالقادر: ۱۵۳ د

سید، عبدالقادر جیلانی: ۲۲ د، ۲۵ د

عبد القیوم: ۲۵ د

مولوی، عبد اکبر: ۱۲۲ ب، ۱۵۳ ب

عبد الحمید خان: ۷۳ د، ۷۹ د

مولانا، عبد الملک اخوندزادہ: ۱۱۵ ب،

۱۱۸ ب

عبد الواحد ابن نید: ۲۲ ب

عبد اللہ ابن ابی: ۱۲۶ ب

دست، عبد اللہ اکبر شاہوی: ۲۵ د، ۲۵ ب

مولوی، عبد اللہ خان: ۲۳ ب، ۲۶ د، ۸۵ د

۶۵ ب، ۹۸ د، ۱۰۰ ب، ۱۰۲ ب، ۱۰۸ ب

رشیخ، علی رضا: ۳۵، ۳۵ ب

علی زئی: ۱۲۲ و

علی محمد: ۲۲ ب

نور: ۹۸، ۱۲۶، ۱۲۶ ب

عمرخان میل خلی: ۱۵ ب

عمرخیل: ۶۹ ب، ۱۳۱ ب

غایت اللہ خان: ۸۰ ب

غلام حسین الدین: ۶۹ ب

عیسیٰ: ۱۳۱ ب

عیسیٰ خیل: ۶۲ و

عیسیٰ زئی: ۹۸ و

غ

غریب شاہ خان: ۲۲ و

غزنی: ۵۵ ب، ۶۶، ۹۱ ب

(مولوی) غلام جیلانی: ۴۶ ب، ۴۷ ب

(سرانا) غلام حبیب اخوندزادہ: ۱۱۵ ب، ۱۱۸ ب

دشید، غلام خان: ۱۲۲ و

دشاه، غلام حسین: ۱۰۰ ب

دزرا، غلام حیدر: ۱۳۶ و

غلام حیدر خان: ۸۰ و

غلام محی الدین: ۲۲ ب، ۱۱۳ و

غلمجانی: ۱۵، ۵۹ ب، ۶۲ و

۱۱۵ ب، ۱۱۸ ب

جہا اللہ المنتضی: ۷۷ ب، ۸۷، ۸۷ ب

۳۲ ب، ۱۲۲، ۱۵۳، ۱۵۳ ب، ۱۵۳ ب

(خواجہ) جہا اللہ احرار: ۳۵، ۳۵ ب

(ابو نصر) جہا اللہ غلام حسین: ۱۵۶ ب

عثمان: ۶۸ و

(خواجہ) عثمان وردی: ۲۲ ب

عجب خان: ۱۳۳ و

عرقہ: ۱۲ و

عزرائیل: ۵۰ و

وقد حضرت اللہ اخوندزادہ: ۹۸، ۱۰۰ ب

۲۲ ب، ۱۰۲ و

غلام آباد: ۷۸، ۱۲۲ و

غلام خان: ۹ ب، ۲۲ ب، ۷۹ و

رشیخ، عللہ الحق: ۲۲ ب

(قاضی) عللہ الدین: ۳۵ و

علزبان: ۲۰ ب

رشیخ علی دینری: ۲۲ ب

(حضرت) علی مرتضیٰ خاں اللہ عنہ: ۲۲ ب،

۳۵ و

علی ابن عبد الکریم الاسفہانی: ۱۲۸ و

(حاجی) عللہ خان: ۱۲ و

(علی) عللہ خان: ۹۲ ب

فصلانی خان: ۶۶ و

فلاویجنگ باد: ۹۳ ب، ۹۵ و

(ارباب) فیض اللہ خان: ۲۹ و ۲۹ ب، ۳۰ و

۳۰ ب، ۳۴ و ۶۹ ب، ۹۳ ب، ۱۳۳ و

فیض محمد: ۸۹ ب، ۱۰۶ و

ق

قادر آباد: ۱۲۸ ب

قاسم ابن محمد: ۴۵ ب

قاسمی خان یوسف، ماسخی: ۲۲ ب

قاسمی سعد الدین: ۱۱۵ ب، ۱۸ ب

قاسمی سید امیر: ۱۲۱ ب

قاسمی سعید: ۱۱۵ ب، ۱۱۸ ب

قاسم شاہ: ۱۲۲ و

قدوس (مولوی): ۸۲ ب

قرآن مجید: ۱۲۶ ب

قزلباشی: ۱۳۵ ب

قسیمین نصاری: ۱۱۸ و

قطب الدین: ۷۱ ب، ۸۶ و ۹۲ ب

۹۳ و ۱۰۰ و

(خواجہ) قطب الدین بختیار کاکی: ۳۳ و ۳۴ ب

(شیخ) قطب عالم: ۳۴ ب

قلات: ۱۵ و ۱۹ ب

۶۵ و ۶۵ ب، ۶۶ و ۸۱ ب، ۸۲ و

۸۹ ب

(نکسا) قلیخان: ۶۲ و

قلنی: ۵۱ و

غوث الاعظم: ۱۳ و

غورپند: ۵۷ ب، ۶۳ و

غریبی: ۱۵ ب

ف

فارسی: ۹۱ ب

فانقہی اعظم: ۹۳ و

فتاوی الغزالی: ۱۲۵ و ۱۲۸ و

فتح خان: ۹ ب، ۲۱ و ۲۶ ب، ۶۳ ب

۷۰ ب، ۷۱ و ۷۱ ب، ۷۲ و ۷۲ ب

۷۳ و ۹۱ ب، ۱۵۲ ب

فتوحان: ۱۲۲ و

فونگ: ۶۱ ب، ۷۵ و

(شیخ) فرید الدین شکر گنج: ۳۳ ب

(ملا) فضل الخوند زاوہ: ۱۲۰ ب

فضل الرحمن: ۳۱ ب

فضیل بن میاض: ۲۳ ب

(ملا) فقیر محمد: ۱۲۰ ب، ۱۳۸ ب

فقیر محمد خان کھنوی: ۱۲ و

ملکت : ۱۱۲ و

گنگو : ۱۲۰ ب

ل

لاهور : ۵۲ ب ، ۷۷ ، ۱۳۵ ب

لقمان : ۱۸ ب ، ۱۹ ب ، ۹۱ ب

زندگی : نژده : ۵۸ ب ، ۱۳۷ و

وقت : ۷ و

م

محمد علی احمد علیہ وسلم : ۳۲ ب ، ۳۰ ب ، ۳۱ و

۳۱ ب ، ۳۲ و ، ۳۳ ب ، ۳۵ و ، ۳۵ ب ،

۵۲ و ، ۵۵ ب ، ۶۶ ب ، ۶۷ ب ، ۶۹ و ،

۶۶ ب ، ۱۰۹ ب ، ۱۲۷ و ، ۱۵۲ ب

محمد ابرو حسن : ۱۲۵ ب ، ۱۲۸ و

محمد ابن طاهر البخاری الماوراء النهری : ۱۲۷ ب

محمد اخوندزاده : ۱۲۱ و

مولانا محمد اسحاق : ۸۰ و ، ۸۵ ب ، ۸۷ و ،

۷۷ ب ، ۱۰۸ و ، ۱۲۳ ب ، ۱۵۳ ب

شیخ : محمد اسحاق : ۸۶ و

مولانا محمد اسماعیل : ۳۵ و ، ۳۶ ب ، ۹۷ و ،

۹۸ ب ، ۱۰۰ و ، ۱۰۱ و ، ۱۱۳ ب ، ۱۲۶ ب ، ۱۵۶ و

محمد اسماعیل : ۷۷ و ، ۷۸ و ، ۱۵۰ و ، ۱۵۵ و

دکیم : محمد شرف کاندھلوی : ۳۵ و

محمد الله خان : ۵۳ و ، ۵۳ ب

محمد امیر خان : ۸۹ ب

(خواجہ) محمد بابا ساسی : ۴۵ و ، ۴۵ ب

محمد سبزوئی خاں عباسی : ۶۶ ب ، ۹۷ و

(خواجہ) محمد حشمتی : ۴۲ ب

مولانا محمد حسن : ۱۱۵ ب ، ۱۱۸ ب

محمد حسن خاں : ۵۲ ب ، ۵۳ و ، ۵۳ ب ، ۵۴ ب

۱۴۵ و

(قاضی) محمد حیات : ۷۸ ب ، ۱۴۳ و

(سلطان) محمد خان : ۱۱ و ، ۲۱ ب ، ۳۱ و ، ۳۲ و

۳۲ و ، ۵۱ ب ، ۵۴ ب ، ۱۱۲ و ، ۱۱۳ ب ، ۱۱۴ ب

۱۱۹ ب ، ۱۲۲ و ، ۱۲۵ ب ، ۱۴۲ ب ، ۱۵۱ و

(فقیر) محمد خان : ۹۱ ب

(بیان) محمد خان : ۱۰۲ و

(سردار) محمد خان : ۱۳ ب ، ۲۰ و ، ۵۱ و ، ۶۳ ب

۶۳ ب ، ۶۵ ب

(حاجی) محمد صابر نقاشی : ۳۵ و ، ۷۳ و

مولانا محمد عظیم : ۱۱۵ ب ، ۱۱۸ ب

مولوی محمد علی : ۲۷ و

محمد علی شاہ : ۹۹ و ، ۱۰۰ ب ، ۱۰۱ و ، ۱۰۱ ب

۱۰۲ و ، ۱۰۳ ب ، ۱۰۴ ب

محمد غریب الله : ۱۲۰ ب

- میان محققان، ۹۳ ب : ۱۲۲ و
 (شید) محمد تقیم خان : ۵۴، ۵۹، ۵۹، ۵۹، ۵۹،
 ۹۸ ب، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۲، ۱۰۲، ۱۰۲،
 ۱۰۳، ۱۰۳، ۱۰۳، ۱۰۳، ۱۰۳، ۱۰۳، ۱۰۳، ۱۰۳،
 (صاحبزاده) محمد نصیر : ۱۰۰ ب
 مولانا محمد یعقوب : ۸۷ و
 (خواجہ) محمد ابوبکر مختصری : ۲۵، ۲۵، ۲۵ ب
 محمد دشاہ : ۶۰ ب، ۶۲ ب
 مختصر الوقایہ : ۶۸ ب
 مدو خان : ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۱، ۱۲۱، ۱۲۲ و
 مدینہ : ۶۸، ۸۴ ب
 مولانا حافظ مراد : ۱۱۵ ب، ۱۱۸ ب
 (خواجہ) مراد خان : ۶۶ و
 مرشد : ۶۶ و
 (قوم) مروت : ۱۵ ب
 مستعان : ۱۲۲ ب
 مسعود خان کشی خلی : ۱۵ ب
 مسلم دلازم : ۱۲ و
 مشکوٰۃ : ۱۲، ۱۲۶ و
 مطلع اللہ خان : ۸۶، ۸۶، ۸۶، ۸۶، ۸۶، ۸۶، ۸۶، ۸۶،
 مصعب بن عیث : ۸۳ ب
 منظر بن المنصور البلیخی : ۱۲۸ و
 منظر علی : ۱۲۲، ۱۲۳ و
 (شیخ) سعید کرخی : ۲۵، ۲۵، ۲۵ ب
 (خواجہ) سعید الدین حسینی : ۲۲ ب
 ملا اسماعیل اعظم زادہ : ۹۷، ۹۸، ۹۸، ۹۹، ۹۹،
 ۹۹، ۹۹، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۲، ۱۰۳،
 ملا شاہ سید اعظم زادہ : ۵۷، ۵۸، ۵۸، ۵۸، ۵۸، ۵۸،
 ملا علی قادری : ۶۸ و
 ملا میر عالم : ۳۲، ۵۴، ۵۴، ۵۵، ۵۵ ب
 منارہ : ۱۴۳، ۱۵۵ و
 (مسند) مندر : ۷۰، ۷۰، ۷۰، ۷۰، ۷۰، ۷۰،
 ۸۹ ب، ۹۱ ب
 منجینی : ۳۳، ۹۳ و
 منصور دی : ۱۲۲ و
 منور : ۱۲۲ ب
 منور شاہ : ۱۲۲ و
 (خواجہ) مودود حسینی : ۳۳ ب
 مہمند : ۱۹، ۲۰، ۲۰، ۲۰، ۲۰، ۲۰، ۲۰، ۲۰، ۲۰،
 ۲۱، ۲۱، ۲۱، ۲۱، ۲۱، ۲۱، ۲۱، ۲۱، ۲۱، ۲۱،
 ۱۳۵ و
 مولوی سید صاحب : ۱۰۰ و
 میان شاہ : ۵۷ و
 میان مصری : ۱۲۰ ب
 میدان : ۶۶ و
 میرا : ۱۲۰ ب

ی

(سرور) یار محمد خاں : ۱۳ ، ۳۱ ، ۵۰ ، ۵۱

۵۱ ، ۵۳ ، ۶۶ ، ۱۱۷ ، ۱۱۸ ، ۱۲۳

۱۲۳ ، ۱۲۵ ، ۱۲۵ ، ۱۲۵ ، ۱۵۱

یار خاں : ۸۰

یزید : ۱۴۹ ، ۱۵۱

(سولان) یعقوب چرخي : ۲۵ ، ۲۵ ، ۲۵

یقین اللہ شاہ کھنوی : ۲۰

یوسف زئی : ۹ ، ۱۴ ، ۱۸ ، ۲۰ ، ۲۰

۲۶ ، ۲۷ ، ۲۷ ، ۳۵ ، ۳۶ ، ۳۷ ، ۳۷ ، ۳۷ ، ۳۷

۳۳ ، ۳۳ ، ۳۳ ، ۳۳ ، ۳۳ ، ۳۳ ، ۳۳ ، ۳۳

۶۷ ، ۸۱ ، ۹۱ ، ۹۵ ، ۹۵ ، ۹۵ ، ۹۵ ، ۹۵

۱۲۵

(خواجه) یوسف چشتی : ۴۴ ، ۴۴

(خواجه) یوسف ہرانی : ۲۵

یسوع : ۴۴ ، ۴۴ ، ۴۴ ، ۴۴ ، ۴۴ ، ۴۴ ، ۴۴ ، ۴۴

یسودیت : ۱۲۳

(ملا) مزیت اللہ : ۸۳ ، ۸۳ ، ۸۳

مہارت : ۱۴ ، ۱۴ ، ۱۴

مہر کوٹ : ۲۰ ، ۱۱۲

مہر زہ : ۷۷ ، ۸۹ ، ۹۱ ، ۱۲۱

مہر : ۹ ، ۱۸ ، ۲۶ ، ۲۶ ، ۲۶

۳۶ ، ۳۶ ، ۶۱ ، ۶۱ ، ۶۱ ، ۱۲۷

۱۳۴

مہر دال : ۱۲۰ ، ۱۲۱

مہر دستگان : ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۵ ، ۱۵ ، ۱۵

۱۸ ، ۱۹ ، ۲۴ ، ۲۴ ، ۲۴ ، ۲۵ ، ۲۵

۲۷ ، ۲۸ ، ۲۸ ، ۲۸ ، ۳۲ ، ۳۲ ، ۳۳ ، ۳۳

۴۹ ، ۵۵ ، ۵۵ ، ۵۵ ، ۶۱ ، ۶۱ ، ۶۱ ، ۶۱

۶۱ ، ۶۲ ، ۷۱ ، ۷۱ ، ۷۱ ، ۷۱ ، ۷۱ ، ۷۱

۷۹ ، ۸۰ ، ۸۰ ، ۸۰ ، ۸۰ ، ۸۹ ، ۸۹ ، ۸۹

۹۵ ، ۹۵ ، ۱۱۶ ، ۱۲۳ ، ۱۲۷ ، ۱۲۷ ، ۱۲۷

۱۲۹ ، ۱۳۹ ، ۱۵۱ ، ۱۵۱ ، ۱۵۱

مہر : ۵۸ ، ۷۷ ، ۱۱۹ ، ۱۲۳ ، ۱۲۳ ، ۱۲۳

۱۲۳ ، ۱۲۵ ، ۱۳۷ ، ۱۳۷ ، ۱۳۷

مہر دال : ۱۱۹

مہر : ۷۷ ، ۷۷ ، ۷۷ ، ۷۷ ، ۷۷ ، ۷۷ ، ۷۷ ، ۷۷

مہر کی : ۱۵

مہر نجا : ۱۲۲

مہریت : ۱۲۰

سید امین : ۱۳۰ ب

سید احمد شاه : ۸۲ ب

میرشاه عالی : ۷۴ و

درواز، عالم خان باجری : ۳۸ و ۳۸ ب

میری : ۱۲۱ ب

میر محمد اخوندزاده : ۱۲۱ و

میرمن زنی : ۱۲۵ و

مینی : ۱۲۱ و

ن

نادر شاه : ۷۴ و

ناصرخان : ۱۰۱، ۱۰۱ ب، ۱۰۳ ب، ۱۰۳ و

نبیل : ۱۰۳ و

نجم الحق : ۳۳ ب

نستخیل : ۱۲۲ و

نصاری : ۷۴، ۷۴ و، ۱۱۷ ب، ۱۲۳ ب

نقلا، نصرالله : ۱۰۱ و

نصرانی : ۷۸ و

نصرانیت : ۱۲۳ ب

نصیری، نصیرالدین : ۷۷ و

حضرت، نظام الدین : ۳۳ ب

شیخ، نظام الدین بودحانوی : ۳۵ و ۱۰۷ و

نظام الدین تاج الهروی : ۱۲۸ و

شاه، نظام الدین سندھی : ۱۱۱ و

نعمت خان : ۳۲ و، ۶۶ و

نقشی نصیم حبیب : ۱۳ و

ننگاپانی : ۹۹ و، ۱۰۰ و

نگار، نگار : ۱۹ و، ۲۲ ب، ۲۳ و

۶۱ و، ۶۳ و، ۷۱ ب، ۸۹ ب

خواج، نور قطب عالم : ۳۳ ب

نوشه : ۵۸ ب، ۱۳۷ و، ۱۳۷ ب

التهیه : ۱۲۷ و

نیر : ۱۰۵ ب

نیشه کوی : ۱۲۱ و

نیرا، نیازمند : ۷۰ ب

نیاز محمد خان : ۹۹ و

و

شیخ، وحید الدین : ۱۰۹ ب، ۱۳۹ ب

وزیر الدوله : ۷۳ و، ۱۰۷ و، ۱۰۷ ب

شاه، ولی الله : ۴۳ ب، ۲۵ ب

وحاجی، ولی محمد : ۵۵ ب، ۵۶ ب، ۶۲ ب

۶۵ و، ۱۲۵ و

۵

پروان الرشید : ۸۲ ب

مکتوبات مولوی

رب رب
بسم الله الرحمن الرحيم
ونعم بخير

خطبة الجمعة

الحمد لله على الذات عظيم الصفات سمي السمات كبير الشان جليل القدر رفيع الذكر مطلع الامر
جللى البرهان فخيم الاسم عزيز العلم وسع الحكم كثير العفوان جميل الشاؤ جزيل العطاء مجيب الدعاء
عظيم الاحسان شديدا العقاب للعلم العذاب سريعا الحساب عزيز السلطان واشهد لا اله الا الله
وحده لا شريك له في الخلق والامر واشهد ان سيدنا ومولانا محمد اعبده ورسوله المبعوث الى
الاسود والاحمر المنفوت بنوح الصدر ورفع الذكر اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد
كما صليت وسلمت على سيدنا ابراهيم وعلى آل سيدنا ابراهيم كما صليت على سيدنا محمد فيا ايها
الناس وقعدوا الله فان التوحيد اساس اخلاص العبادات وراس العبادات وآعبده الله فان العبادات
دافعة للفساد وناهية عن المنكرات وعليكم بالسنة فان السنة تهدي الى الاطاعة وتنبذ
الله ورسوله فقد رشدوا بهى وآياكم والله عمة فان البدعة تهدي الى العصية ومن عصى الله
ورسوله فقد ضل وغوى وعليكم بالصدق فان الصدق ينجي والكذب يهلك وعليكم بالان
فان اسحبت الحسين وعليكم ببراقبة الله فلا تكونوا من الغافلين ولا تخفوا الدنيا فمكونوا
من الناسرين ولا تقطعوا من رحمة الله فانه ارحم الراحمين قال الله عز وجل وادع الى القرآن
فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون اعوذ بالله من الشيطان الرجيم اعلموا انما اجمدة الدنيا
احب لهم ودينه وحقاؤم منكم وتكاثروا في الاموال ولا ولا كمثل غيث اعجب الكفا ربانية ثم

بهیچ قزاه مصغراً ثم يكون خطاه وفي الآخرة غذائاً به مصغرة من الله ورضاه ان وما جوده
 الدنيا الاتساع الغرور سابقه الى مغفرة من ربكم وخيبة عرضها كعرض السماء والارض اعدت
 آمنه بالله ورسوله ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم بآية الله لنا ولكم في
 القرآن العظيم ونفخنا وإياكم بالآيات والذكر الحكيم أنه تعالى جواد كريم ملك بزرزوف رحيم
 خطبته نبيه أحمد مد محمده وتستغفبه وتستغفرون من به وتمت كل عليه وتغفوا بالله من
 شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهدي الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد
 ان لا اله الا الله وحده لا شريك له أشهد ان محمداً عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه
 وسلم أما بعد فان اصدق حديث كتاب الله وأدق العري كلمة التقوى وخير الملل لله ابراهيم
 عليه السلام وخير السنن سنة محمد صلى الله عليه وسلم وأشرف الحديث ذكر الله والله الغنيص
 هذا القرآن وخير الامور اذها وشرف الامور محدثاتها ومن الناس من لا يأتي الصلاة الا دبراً
 ومنهم من لا يذكر الله الا حجاباً أو أعظم أخطايا اللسان الكذب وخير النعماني غني النفس وخير
 الزاد التقوى وخير ما قرئ في القلوب البصيرة والارتياب من الكفر والسياسة من عمل الجاهلية
 والعلول من جبا جهنم والكفر من النار وأشرف من زامير الجبليس واخبر جماع الاثم والنساء
 جباله الشيطان والشباب بنبوة من يهتدون وشرف المكاسب الربوا وشرف المال باليتيم واليتيم
 من وعظ بغيره واشتق من شتى في ليلته وأنه لا يصير حكمكم الى موضع اربعة اذرع وطلائع
 خاتمته وسبابه من ضوق وثقاله كفو واكل لحمه من مصيبة الله وجورته ما كرهته ودمه من
 نبال علي الله يكذب ومن يكظم البغي يا جوده الله ومن يصبر على الزرية يعرفه الله ومن يستغفب ليقفه
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي يا مني ابو بكر وأشد هم في امر الله عمر وأجسام عثمان و
 افضاهم علي وسيد شباب بل خبة الحسن وسيد نساء اهل الجنة فاطمة وسيد الشهداء حمزة

يدعون ينجون الى ربهم الوسيلة اليهم اقرب ويرجون رحمة ويخافون عذاب ان عذاب ربك
 كان محذورا واعلموا انه من يطع الرسول فقد اطاع الله الصل على محمد النبي الامي وآله
 اتهمات المؤمنين وذرية واهل بيته وصاحبه في النار الى بكر الصديق وآل شدي على الكفار عمر
 الخاسق واقفا نساء العليل في النصارى عثمان ذي النورين والهاشمي لكل قوم الى امير الملك
 اجبار على المرتضى والامامين الشهيدين الحسن والحسين وسيدة النساء فاطمة الزهراء وآل
 الصحابة الذين آمنوا به وقرروه ونصروه وآتوا بالبر الذي انزل الله اولئك هم المفلحون
 ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك
 رؤوف رحيم اللهم آية الاسلام والمسلمين نبوة قدوة المهجورين وعظيم المجاهدين امام الزمان عليه السلام
 اللهم الامير المؤمنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بعائه وترين وجوده المجاهدين بغير
 اعداء اللهم رحمتنا واغفرانا ما دأبنا واستف اسقنا وقطب ايامنا وايدنا ودمرنا نحنا والفر
 من نصر دين محمد واجلنا منهم واخذل من خذل دين محمد واتخذنا منهم واغفر لنا ولجميع المؤمنين و
 المؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم
 الراحمين وكذا راى الله اعلى داوودى واكمل واكبر خطيب يوم بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله الذي له ما فى السموات وما فى الارض وله الحمد فى الاولى والاخرة وهو الحكيم الخبير يعلم
 ما ينجى فى الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يخرج فيها وهو الرحيم الغفور واشهد ان الله
 الام لا اله الا هو القديم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما فى السموات وما فى الارض من ذا الذى يرفع
 عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات
 والارض ولا يئوده حفظها وهو العلى العظيم واشهد ان محمد امير ورسوله النبي الامي الذى يبعده
 كثيرا عن دينه فى التوراة والانجيل بما مرهم بالمعروف وينهيهم عن المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم

اجابته و يرفع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
 على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم
 وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد ما بعد فيا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم والذين من قبلكم لعلكم تتقون
 الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء و انزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لكم
 فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون وكيف تكفرون بما كنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يجيئكم
 اليه تحشرون هو الذي خلقكم ما في الارض جميعا ثم استوى الى السماء فسو بين سبع سموات
 وهو بكل شيء عليم اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون
 عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين الله الذي جعل لكم السيل لئلا تكونا قلوبكم غافلين
 لئلا تفضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ذكركم الله ربكم خالق كل شيء لا اله الا هو فاني اكون
 كذلك ربك الذين كانوا يايت الله مجيدون الله الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء
 بناء و اقصوكم فاحسن موعودكم و رزقكم من الطيبات ذكركم الله ربكم قساركم الله رب العالمين هو
 لا اله الا هو فادعوه مخلصين له الدين الحمد لله رب العالمين قل اني نبيت ان اعبد الذين يرون
 من دون الله كما جاز في البينات من ربلي و امرت ان اسلم لرب العالمين هو الذي خلقكم من
 تراب ثم من نفطة ثم من علقه ثم يخرجكم طفلا ثم لتسكنوا اشدكم ثم لتكونوا سبيحا و متمسك من
 ترابي من قبل و لتسكنوا اجلا مسمى و لعلكم تعقلون هو الذي يحيي و يميت فادعوني امرانا
 يقول لكن يكون ربنا لا نخرج فلونا بعد اذ هربنا من كذبكم حتمه انكم انت الاله
 فاحمد فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة ثني وثلث وارباع وارب
 في خلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما ترفع الله الناس من رحمة فلاممكم لواء ما يكمل
 من عبده و هو العزيز الحكيم و اشهد ان لا اله الا الله الذي ليس له سموات و الارض ان تزداد

ولئن زلتا ان المسكها من احد من عبده انه كان حلياً غفوراً وشهد ان محمدا عبده ورسوله
 النبي الامي الذي يؤمن بالله وكتابه اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك وسلم فاما بعد فيا ايها
 الناس اذكروا نعمته الله عليكم اهل من خلق غير الله يرزقكم السما والارض والآله الا هو فاني نزلت
 واعلموا ان الله قد امركم بما قرء به وفيه نفسه وثمنه ملكة قدسه فقال فمن قائل ان الله وملكته
 يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً اللهم صل وسلم على محمد النبي الامي وارضوا
 اهل بيته وارضوا اهل بيته وعلى خليفته ابي بكر الصديق وامير المؤمنين عمر الفاروق
 وامير المؤمنين عثمان ذي النورين وامير المؤمنين علي المرتضى والآل ما بين الشهداء بحسن
 وسيرة السابرة فاطمة الزهراء وعلى سائر الصحابة الذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور
 الذي انزل معه اذ لكيهم المعطون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل
 في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انهم اشرفنا نعم الله انهم اشرفنا نعم الله انهم اشرفنا نعم الله انهم اشرفنا
 ودمر اعداءنا اللهم آية الاسلام والمسلمين نبوة قدوة المهاجرين وعظيم المجاهدين امام الزمان
 خليفة الرحمن الامام الامجد امير المؤمنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وازين وجوه
 المجاهدين تقهر اعداء الله النصر من نصر دين محمد واخذل من فذل دين محمد واغفر لنا ولجميع المسلمين
 والمؤمنات والمسلمين والمسلمات آلا حيا ومنهم الاموات ائمتنا محبب الدعوات برحمتك يا ارحم
 الراحمين وصلى الله على محمد وآله اجمعين خطبة جيارم بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين واشهد ان لا اله الا الله عالم الغيب والشهادة
 هو الرحمن الرحيم واشهد ان محمدا عبده ورسوله الرؤف الرحيم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما
 صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك مجيد مجيد يا بعد فيا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفسه
 وخلق منها زوجا وبث منها رجالا كثير اذنا وأوتوا الله الله الذي لا يكون بوالا راحم ان

كان عليه

كان عليكم رقيباً هو الذي خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقه ثم يخرجكم علقاً ثم يمسحكم
 ثم يمسحكم من بين يمين من قبل و يمسحكم من بين يمين من بعد و يمسحكم من بين يمين من
 قاذوا قضى امرأه ما يقول لكن فيكون وهو الذي خلق من الماء بشراً فجعله نسباً وصهراً وكان
 ربك قديراً اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ولقد خلقنا الانسان من سلاطين طين ثم جعلناه نطفة
 في قرار مكين ثم خلقنا النطفة مخلقة فخلقنا العلقة مضغطة فخلقنا المضغطة عظاماً فخلقنا العظام لحماً
 ثم انشأناه خلقاً آخر فتبارك الله احسن الخالقين ثم انعم بعد ذلك الصلوة ثم انعم يوم القيمة بتعويذ
 يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله الحق قاتمه ولا تكونوا الا وانتم مسلمون ^{حطبه}
 بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العزيز الحكيم الملك الباقى الذى يحكم بالعدل والفضل وهو ذو
 الصلوة من عباده الاولياء ليحكم بينهم عباد الطاعات واولياء الشيطان واولى جميع المسلمين
 بحسنه المستضعفين من المؤمنين بجزيرة القهر والسلطان وقطع دابرهم ودغل برهم وشرد باولهم
 واخرهم طه احمد والامنان وآشهاد ان لا اله الا الله المعلى المانع الذى قل المعز آتاهم الرافع
 واشهد ان محمداً عبده ورسوله المبعوث بالنور اللامع والحق الباطح والكيف القاطع صلى الله
 وعلى آله واصحابه الصادقين في محبة الله بانيته الاموال والنفوس انما صرنا كلمة الله بشارته
 الالسته والسيراف بالبعد فيا الله محمد ان ربكم قد ابركم بامر به برفيع لبيد المسلمين وشي
 بسائر المسلمين فقال غرض من قائل فقال في سبيل الله لا تكلف الا نفسك وحرص المؤمنين
 الا انه اجهل في سبيل الله بالفضل والمال لانه افضل الافعال واخير الاعمال والله زورده
 الاسلام فمن اكد سنن سيد الانام كان ازال يكلم شغوفاً به يبذل النفس والمال ويؤمن لافيه بحر
 الكتابين الابطال وكم مررتا دنيا دل بلا سنة والعصاوم والفرج بها الرقيات اجهل حتى
 سمى في الكتب السابقة نبي الملاحم وكم يكن صبيحة الاجها حتى سبيل الله منه ما جوس من مولده الى

ان قبضه الله تعالى من بعد نفع في امته وبعث في الاسلام ملته توفى للاعتقاد بسنته عليك
 بالافتقار في معارك القتال وراياك وان توشى النفس المال على المكر بك الكبير المتعال وتكون
 لك نيبك ذوالناثر المتعال الاولان هذا هو الله الامتحان والامتحان من سنة الله في بعث
 الایمان ولا تحسن ان ركب يدعي المومنين على ما يدعون احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا
 آمنا وهم لا يقضون وراياك وان نزل فذكر في الامتحان تتخلع عن رقبك نعم الایمان
 وترجع حائياً خائراً وتمت عند الله كاذبا والكاذب بعد طرده وتكون في الكتاب المحجبه ولا خلف
 عن هذا الامر العظيم فان المتخلف موعود بالعذاب الالیم قال ربنا حاكما حكما الاتقوا وابتعدوا
 عذابا بالآيات الصدقون هذا زمان ظهور صدق الاخلاص واليقين وآين المحبون هذا اولان
 تصديق الصادق والایمن آمنون ان نكلوا متفقد الصدق في جوار الله اكبر المتعال من غير ان
 يتبع الاجابة ويهراق الدماء ودون سرادقات العز والجلال كلا وادمان هو لكم تحقيق بان
 يرغم له الاناف وتبلغ له الرئوس وتبلغ له الجراح وتبلغ له النفوس وآين العلماء قد حان
 ان تعلموا ما كنتم تعلمون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون وهو الى الجهاد في جميعها
 ايها المومنون لتعلمن تعلمون وترصدوا وترصدوا ايها المتخلفون المنافقون قال الله ربك
 وتعالى من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا
 تبديلا تجزى الله الصادقين بعدتهم بعذاب الله المنافقين ان شاء او يترجم عليهم ان الله
 غفور رحيم وروى الله الذين كفروا فيضيقهم ثم يذبحهم او يذبحهم الله المومنين القتال وكان الله
 قويا عزيزا بارك الله لنا ولكم بالقران العظيم ونفعنا وراياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جبار
 كريم ملك برف رفيع رادف الحمد الذي اودع مصابيح الرساله بقدرته وترتها
 بقوا وراياكم بحكمة خلق الانبياء وشهور ساطعه اشرفت بها الاكران وحبل اوصيائه

بدور باز نغمه استنارت بها الا زمان در آشفندان لاله الاسد عده لاشركية للطف
 انخير آشفندان محمد عبده ورسوله السراج المير صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الصغیر
 منهم واکبیر المابعد فاعلموا ان ربنا تبارک و تعالی بنده وکرمه تعبت البعین مبشرين ومنذرين
 و امرهم بتلخیص الرسالة و تعلیم الهداية و ایدیم بالروح الامین فجدوا و اجتهدوا و اودعوا
 و دعوهم و ذکر و آویندا و آرم و اوجا و اوقا و اقلوا و اقموا الصراط المستقیم حتى تبلغ حجبتهم
 و اوضع منهم کحجبة و اتم بهم نعمته و نعم بهم رحمة قیالهم من الفضل المبين و الفخر العظيم ثم لما
 و عامهم الى الرفیق الاعلی و اعلم علی الناس طرق الايمان و اتقی تصعب لعباده ائمة الهدی
 و ما ترک الناس سدی فاحمد رب العالمین فاحسنوا خلافتهم و اشاءوا اهل بیتهم و اقموا
 علی آثارهم و اتقوا ابانوارهم و ساروا بسیرتهم و تشبهوا بسیرتهم و سألوا منهم و حفظوا منهم
 و اذعنوا استنهم قشورا بالهادین المهدیین فجد بهم الدین و تمیز بهم العش من السین و تفرق بهم الرفیع
 العالمین و اتحال المبطلین و ما دلی اجماعین و بهم نجي عباده من البعثات و اخرجه من الظلمات فقد
 و ترهم من حج الله علی العالمین و سرج الله فی الارضین تفرض علی عباده الايمان بالمبعوثین
 الاذعان للصغیرین قیالهم بالطاقه و ذکر لهم الاطاعة بد و ذکر مولاهم و تثنی بالبعی و هو اولهم
 و وقت بالمصوبین منهم فقال عز من قائل اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اذلی الامر منکم فقال و اذا
 جاءهم امر من الامین و اخفوا و لو روده الى الرسول و اذلی الامر منکم لعلمه الذین
 يستنبطون منهم قیاسن سبی سوا السبیل الى رب العالمین و یطلب اوضح الدلیل فی ذل الذین علیک
 باطاعة اما کم و الاستقامه علیها فی تعقب اناکم و ایاکم ان ترضی الامام فان عسانا الامام
 افعی الاثام و اعلموا ان الله قد امرکم بالبر بد و فیه نغمه و تثنی بملایکته قدسه فقال عز من قائل ان الله
 و ملائکته یصلون علی النبی و اهل البیت الذین امنوا و صلوا علیهم و کلموا تسلیما اقمهم صل سلیم علی محمد النبی و

وعلی ازواج اہانت المؤمنین و ذریہ و اہل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم الخ
 مجید و صل وسلم علی جمیع انوارہ من الابرار و المرسلین و علی جمیع اتباعہ من الصالحین و الشہداء
 الصالحین و سایر المؤمنین الی یوم الدین قصدا علی اولہم و افضلہم امیر المؤمنین ابی بکر الصدیق
 و ما ینہم امیر المؤمنین عمر الفاروق و ما ینہم امیر المؤمنین عثمان ذی النورین و ما ینہم امیر المؤمنین
 علی المرتضیٰ و علی الامامین الشہیدین ابی محمد الحسن و ابی عبد اللہ حسین و علی سیدہ النساء خاتمۃ الزمر
 و علی سایر الایۃ الاطہار و الاحلالم الاحیاء و قصدا علی امام الزمان خلیفۃ الرحمن قدوس المہاجرین
 عظیم المجاہدین السید الامجاد امیر المؤمنین السید احمد آخر اسد الاسلام و المسلمین خیرۃ احبابہ و
 زین وجہ المجاہدین بغیر اعدایہم اللہم انصر من نصرہ و من محمد و اخذ من فذل دین محمد عبدا و اسد
 نفا و نوا علی البر و التقویٰ و لا تافوا علی الائم و العہدان ان اسد یامر بالعدل و لا احسان و
 انما و ذی القربی و تنہی عن الفحشاء و المنکر و البغی یتعلکم لعنکم تذکرون و اسد العلی العظیم تذکرکم
 و ادعہ یتجیبکم تذکر اسد تعالیٰ علی راوی و اجل و اعظم و اہم و اکبر کما قد مت تعطلت
 آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم

حساب مقیاس و سائبش نیاز اساس تر حضرت خداوندی را جلالت عظمت و عظمت رحمتہ کو
 پاک و مسلمانان ہست و چالاک را فرمان واجب الاذعان فی سبیل اللہ الذین
 الحجۃ الیہ یا لاجلہ مخاطب فرمود و منافقین بد نہاد و معاندین پرفا را بوعید شدید
 قتل تن شجر جہنمی ابد اولن تھا لو اسمی عدد الائم رضیتہم بالعود اول مرة فاعود و انما
 معاتب نمود و ہر ادا ان ہزار بلکہ بیعد و شمار از اصناف درود و سلام بانواع خضوع و اکرام
 بر رہنمای جہور انام و پیشوای ہر خاص و عام کہ با دای مصنون نعمت شحون آید و انی ہدایہ
 یا ایہا النبی جابر الکفار و المنافقین و اعط علیہم و ما ینہم جہنم و میں المصیر ما یرت و ہوا و ہوا

ممکن ہے

حکمت بنیاد کرد بر سیاست منبر لکن لم یثبته الله تعالی الذین فی قلوبهم مرض و المخرجین
 فی المذنبه لیفر تنبک بهم ثم لا یجاءد و تکب بها الا علیها طعونین اینها یقتضوا اخذها و قتلها
 موعود و برکات ذال و اصحاب و سایر اتباع و احباب که تحسین شرافت اکین دین الناس
 کثیره ای نعمه ابتغاء امر صاه آمده شرف گردیده و کلام بشارت انبیا و اخوی خیر بنی البشر
 موعود و متع و ترب و تبر المؤمنین مبتدا بعد میگردد بنده پروردگار خادم دین سید ابرار
 خیر خواه کاذم سلیم تقب بامیر المؤمنین که این اعلامی است عام تجددت جمیع اهل اسلام
 خواه اشرف کرام باشند خواه اجلاف گنم خواه از علای کبار باشند خواه از عوام
 خاک را خواه از اراکین ذوی الاقدار باشند خواه از ساکین ذوی الاضطرار
 متکلم یعنی که مقصود خالق اینجهان از خلقت نوع انسان اشتغال ایشان است بعبادت
 حضرت رب و اطاعت سید عرب نه استغراق ایمان در مشاغل لهد و لب و تحامل
 نشاء و طرب اصل کمال لایزال تحصیل رضای رب و در اجلال است نه تکمیل شایب
 جاه و جلال و ترخیص مراتب غر و اقبال و نه تطویل و سادس امانی و امان و وسیع خوان
 مال و منال سرباه سعادت جاودانی و راحت و دجانی کتاب مراجع دعا است و
 جلالت است بجزد ملک دین و مالک زمین و زمان نه امتیاز نام و نشان در میان ارکان
 و اقوان هر چند شمار بندگان عبودیت کیش و پرستندگان انقیاد اندیش همین است
 که در هر حال با طاعت مالک لایزال موصوف باشند و در هر آن جمیع رضای خالق همین
 امکان موصوف و پندار دل و جان محبت خالق انس و جان مشغوف مانند و آبیا محبت
 بر محبت هر محبوب و ترجیح طلب بر طلب هر مطلوب در میان اهل زمان و انبای دور
 موصوف قال الله تبارک و تعالی انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی الله و رسوله لیکلمنهم

ان يقولوا مستغفروا اطلعنا واداكيم الفكون وقال تعالى ومن الناس من يجحد من دون ما له بالبرهان
يجتهدونهم كجهد السعد والدين انهم لا يدعوا له الا حصول العزلة والاعلام من منصبه فخاص من سبب جبهه
افراد عالم واحد واما آدم من غير حصول سبب بل من غير حصول ليكن برزخه بر خاص معلوم كمدعي
دين اسلام باشد آينقدر لابدی است که در وقت معارضه نور و ظلام و مقابله کفر و اسلام قهرت ایالات
کارفرمایند و بر مقتضای حیثیت اسلامی عمل نمایند که هر که در اشغال این احوال هم جان خود را در سبک
انضاری منسلک نگردانند و یک مرتبه شقاق و فتنای خود را بر وجه مقتضای رسانند و هر که در
هم از ناخود بین متین بپوشی کرد و از ریب تلخ مخالفت رب العلیین برجسین خفا و آگیز خود برد و دیگر
برین تقدیر هم ازین مکره روپوش گردید و تقیای جان خود را از دایره ایمان بیرون کشید قال الله عز وجل
اما يستاذنکم الله ان لا یؤمنوا بسعد و الیوم الاخر و انکم تبطلون فیم فی ربهم تیر و دون وقال الله تعالى
و جاء المعذرون من الاعراب لیذنب لهم و قدع الذین کذبوا الله و رسوله لیسعیب علیهم ان کفروا بهم
عذاب الیم و دیگر که در مقدمه نمایند وین ملک عظام انتظار غلبه خود و اسلام کشید با تحقیق در درگاه
مترصدین لیام و مترتبین بر انجام رسید قال الله تبارک و تعالی قل من ربنا الا احدی
الحنین و نحن نرعبکم انما نعبیکم الله یعذب من عبده او یامرنا فترعبوا انما نعبد الله و نعبد
و آنچه در دل فساد منزل اهل شک و ریب آریاب بکر و فریب خور می کند که بهر سیدان اسباب
حرب و جنگ آن جنس توپ و تفنگ و آجتله عا که هزاران هزار و فو این معیشت را از شر و
اقامت جهاد دست و فعدان باعث خند عباد و سپاس این خیالی است بر اختلال و دهمی است که
سراسر باطل و محال زیرا که حاکم عظیم و آمر حکیم و رباب جمیع ادوات و مقابله اعداد و آلات
همین قدر فرموده و اعطاهم ما استطعتم و فرمود و اعطاهم مثل ما عداکم بکفر فرمود و انما
مخافنا و انما لا در باب جمیع عا که فرموده که من فی قیة قطیلة علی قیة کثیرة باذن الله و نیز فرموده

فناں

فاذا غمت فتوكل على الله ان الله يحب المتوكلين ان نصيركم الله غلاما عالمكم وان نجد لكم فزع
 الذي يصيركم من عبده وعلى الله فتوكل المؤمنون وتيزر فمودة يا ايها النبي حسبك الله ومن اتى بكم
 من المؤمنين وتيزر فمودة هاتل في سبيل الله لا تكلف الا نفسك وحقن المؤمنين وجميعهم
 بعضي از طامان الجبر كيش ودر دوشان نميس انديش بآبر اغواي ملائذه ودر دوشان بلكه
 اضلال جابر مسلمين يا نبار باسقاط امراء و سلاطين تيا تيه من الدجاجلة والشياطين داد
 تر و در ريب آميز در قالبه كير فريب بگنيز ميدهند و بدي از شبهات نامسوع و در ضمن خدي
 از كلمات نامطيعه بر محاطين القارود در غايبين افشا ميكنند كه چاه داساني افضل از
 جهاد دسناني است و جهاد دسناني اكمل از جهاد جسماني تا در عباد اولي از تخریب بلاد و
 ترغيب مومنين اصلي از ترهيب مخالفين تعمير مساجد بهتر از تقيير مغاصه مر اصد جيب خيبر
 از مجادله رقيب مكالمه دل و جان الذ از مكالمه سيف و دنان عالس مجبور ابر از قاتل
 مغضوب سادمه احب و انفس از ملاذ مر اعداء مسامره محابه ارفع از مجامره مسابه
 موارسات مصائب جموع مساكين النفع از مقاصات متاعب جنود شياطين و امثال آن
 از مكايه تفصيل است و دعادي بي دليل قال الله تبارك و تعالي يا ايها الذين امنوا ان كنتم
 من الاحبار و الرهبان ليأكلون اموال الناس باطلا و يعبدون فويل لهم و قال الله
 اما من الناس البتر و منون انكم و انتم تملكون الكتاب باطلا فتقولون و قال الله فتقولون
 اما لا تقولون كبر مقتا عند الله ان تقولوا لا لا تقولون ان الله يحب الذين يقاتلون في سبيله صفا
 كاتهم ميان مرصوص و قال اجعلتم سقاية الحاج و عماره المسجد الحرام كن كن بانه و البوم و الاخر
 و جاه في سبيل الله لا يستردون عند الله و الله لا يهدي القوم الظالمين الذين آمنوا و ما يوجد
 و جاه و اباؤهم و انفسهم في سبيل الله اعظم در جبهه عند الله و اوليك هم الغايزون يسترهم برهم

بر حجت منه و جنان و جنات اهل دنیا لعین متعین عالمین دنیا ابرار از آن اسد عتده اجر عظیم و قال قل
 انفعوا اطوعوا و کما لم یقبل منکم انکم لکنتم قومًا غاسقین آنچه تفضل جنود مجاهدین بر جمیع قاعدین
 مخصوص آیات قرآنی است و در لول قیامت زخانی و معارضه آن بوسه باطل از و سوره صدق
 حاصل ناشی محض از تخیلات نفسانی است و تسویلات شیطانی قال اسد مبارک تعالی الایستوی العیون
 من الیومین غیر اعلی العز و المجاهدین فی سبیل اسد باو اهلهم و انفسهم فضل اسد المجاهدین باو اهلهم و
 انفسهم علی القاعدین درجه و کلا وعد اسد احسنی و فضل اسد المجاهدین علی القاعدین احوال عظیم
 درجات منه و متغوره و رحمة و کان اسد غفرار حیا پس کسیکه مساعی جبار را تفسیح کند یا شعل
 دیگر را بر و ترجیح دهد و در خدشگداری حق سست باشد و در پاسداری غیر حق چست و تحقیر
 اقران غیر باشد و در تغیر ادیان بصور برانگشت معاندین نفسانی مسافه کند و در اعانت
 مجاهدین ربانی مسافه پس هر چه است آنم و گنهگار و ظلم و ستمکار و از زبانه گاه حضرت حق
 مردود و مسرود و به عید شدید رب قال القرآن و القرآن یلعنه و رب مسل و الصلوة
 موعود قال اسد تعالی علی الکافران انما وکم و انما وکم و از زبانه و عیش و غم و اسرار
 اقر قریب و کما و جاره غمشون کد و مساکن برصونها احب الیکم من اسد و رسول و جبار
 فی سبیل قریب و احسنی یا فی اسد با مره و اسد لایبیدی القری العاصقین و قال تعالی اجعلنی
 سحابة اجحاج و عماره المسجد احوال کمین من باشد و الیوم الاخر و جاهد فی سبیل اسد بنو حنی
 و اسد لایبیدی القوم الظالمین

تا بسم و ایما دست بکار و دل بیار و جان سر و آزا و سبزه خزان و بهار بهر زمان هر
 مکان آینه دار جمال لایزال نه تخته مشق و اردات فراق و وصال آدعای مراتب
 جانفشانی و اظهار مصائب پریشانی که ما در بر آورد و در دست سرگردانیم و در تمامی که دوست
 بی سر و سامان نه جان در بدن داریم نه سر بر تن پاش پاش و دل فاش فاش تنه چاک
 و درستان غناک کدیت بدانان جیب و دگر دست بگر میان رقیب و دشمنان آن از
 حکایات لطف و جود و سکایات عشق و شور آهنگ در گوشه عافیت مجر و همست و خیال
 و نقطه شبیه و قیل و قال و در میدان مرد آزا و ما سر سربت صدق محال و ظهور حقیقت حال
 اینهمه چرب زبانی است و آینه جانفشانی اینهمه حکایات است و اخبار و آن سر اسر صداقت
 و اظهار آینه تکلیف است و خلق و آن سر اسر شفق و خلق انور چون ما مردم که از سبزه کان بر دو گام
 و آفتابان رسول مختار و بی شک دعوی اسلام میداریم و جان خود را در محمدیان بنیابیم چون ام
 را بر غیبی ناطق داشتیم در رسول الله را صادق لا محاله محض بود فی الله امثال الله لا اله الا الله
 بستیم و اتباعا لسته رسول الله و از پشت سفر بستیم و در بلاد هند و سند و خراسان
 و در دست سیر نمودیم و در تمامی آیین سیاحت فقط طالب خیر بودیم آنچه الامر در مثل این بلاد
 و در دست گردیده و تمامی این که در دست نوردیده در او طمان یوسف زنی رسیدیم و بر
 ادای این عبادت غلظی ایشانرا هم باعث گردیدیم انخلصین احباب و مومنین ملازمت
 نشان که این فقیر و ماضیه دین رب قدر بر اختیار نموده و درین میدان از سایر اخوان گوی
 مسافه در بر بوند و گرم و سرد آمد رفت چشمه نه و تشبیه و از فرج و شکست دیدن چنانچه
 تا حال در چنین منی سرگرم اند و چالاک و بلند عزم نه و بیایک بجهله ما مردم تا جان در بدن
 داریم و سر بر تن مشغول چنین کار داریم قصد حیل و فن آما بعد از زبان شکر حق بجای آردیم که

باطاعت مالک خود مشغول داریم و محض طالب رضا حق هستیم و از غیر او چشم و گوش برپوشیم
 از دنیا و مافیها دست برداریم و کفمن بوجه الله علم جاه و برافراشتیم از طلب مال و دنبال آجابه
 و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست چیستیم و هرگز طالب غیر حق نیستیم تا بهیم خرد
 عاقل و خاک را دوزخ و بیعتدار آتا بلا شک محبت حضرت حق مست و مشرب و از محبت غیر حق
 باطل دست بردار نه با کسی از امرای مسلمین ساز عهد داریم نه با یکی از رؤسا و مومنین مخالفه
 با کفار لیام مقابل داریم نه با مدعیان اسلام با دراز مویان جنگه با سایر کفر خویشان و مخالفه و اعدا
 نه با کجگو گوئیان و اسلام جوئیان چنانچه این معنی معلوم هر خاص و عام است و مسلم طوائف انام
 لیکن حیف صد حیف که سردار دنیا و هرگز این معنی نه نمید در نظر حق شناسان اصلا ندیده و
 سخن دین به کجگو نگوش و گوش نشنیده و کثرتی از ایماں بوجه من الوجوه یکجا جان نپسندید کجگو بوی
 از غیرت اسلامی هم نمید از عاقل مجاهدین مثل و حوش رمید و در بی تفریق جمیع مسلمین
 هر سود و به چنانچه حادث ندیده است که در تفریق جمیع مجاهدین تباہر نماید و خود معاذین
 مساعی بنیض بجا آورد و از آنرا کمالات فراست و کیاست خود پیشمارد چنانچه این معنی کبریات
 و عزرات از دهر به ظهور رسیده و بجهت و جمعی کثیر و جمعی غیر از مومنین این دیار و مسلمین این انظار
 این افشش اعمال و واقع افعال از دوا و گردیده آنچه در مصاف و زیر قیام خان با کفار شرار
 و تهاک سردار عظیم جان با تجار ناجا از دوا و واقع گردید معلوم هر خاص و عام است و مشهور
 در میان جمهور انام که هیچ کفر و عناد و فسق و فساد بجهت و جهل تمام در دار اسلام نشاند و
 خاندان سلطنت و خلافت و دودمان امارت و جلالت و خود مجاهدین بکجهت جمیع مسلمین
 در بلاد و دور دست و اطراف کوه داشت بی سرو سامان و پراگنده و پریشان گردانید
 قتل الوف اهل اسلام و به شک و صحت حیات انام و سایر قبایح احوال که از کفار لیام نیست

قاجار

هر خاص و عام صورتیست چه در کتاب اعمال او کتب گردید و تخریب جبهه هزاران هزار و حق
 معابد بید و شمار و حقوق انواع ذلت بار اکین ذوی الاقدار و اصناف مضرت بسیار کین ذوی
 الاضطرار و آفات ظلم و فساد و آجناس بنی و خدا که از دست کفره تهمذین بر سر کاذب اهل دین
 گذشت همه در حساب افعال او محسوب همچنین درین نوبت همچون اجتماع غازیان جلالت
 در درخاقت این عاقل و خاک را محض بنابر اعلاهی ملت پروردگار و آجای سنت سید مختار
 بیش از پیش گردیده بود و وقت مقابله و مقاتله و محاربه و مضارب و پیش رسیده این سردار
 مذکور هر چند از ابتدای ظهور این نور در دل حسد منزل خود غم مخالفت میداشت و در سینه
 پر کینه خود خشم می نازعت میکاشت آخر الامر در مثل اینوقت که وقت توحش امواج بحر جنگ بود
 و تغفل اصوات توب و تفنگ داد و عداوت و اتفاق در داد و اساس تفاوت و شقاق
 بر نهاد عسکر مسلمین را تفریق ساخت و مقدمه چهار در تفریق انداخت و زود و غافل
 در باخت تیان کوفه و فدا و از بنعم خود محکم کرد و دنیا و اسلام و جهاد را متزلزل و ریاست
 باطله را مستظم نمود و استحقاق را تحلل و علاوه برین آنکه آنچه در اهلک این خاک را و آلاء
 این فزده بمقدار جدد و چند موافق و سعی ناشکور بکار برد و آنرا از جمله حق شناسی پر خود تهمذی
 از خدا و ان نهانی و مسکاران نهانی در همین کار و بار شیب و فز و انداخت و آخر الامر نوبت
 بدادن زهر جگر سوز رسانید غرض که لطف رب خیر بحال این عاقل ضعیف مبنی بود و هر
 کس که بر دین و خدا و ان این بیعت بان سیف مسلول اگر بان کفالت ربانی و حمایت رحمانی
 شامل حال این خسته بال نمی شد فی الحال بکمال استعجال و دیوانه دار لباس فلک را سوزی میدیدیم
 و دیوانه دار و اساس نور ملکوتی میرسیدیم غرض که این جابران و انصاف و ظالمان با اعدای
 بقدر استطاعت خود در احکام این ترویز و اتمام این تدبیر دقیقه از دقایق فساد و تخریب و ان

زدند که باشند تبر آموختند آنچه گشت آموختند که گشت آموختند که گشت
 ازین قبایح افعال دست بردار نشود و بهین راه لیل دنیا می رود چه چهل است که برای قتل
 و نهیب مجاهدین هندوستان نه برانگیزد و آبروی بسیاری از دوستان فقیر نه بخت و سب
 راه و وصول مصارف مجاهدین گردد و در این ایامی محیی مسکین چپ در است و در سبحان الله
 بحسب کفره و فخره چه بلا مبتلا گشت که از راه اسلام بر ملا برگشت و در موالات کفار و نابکار
 چه چسب و حالاک است و در معادلات مومنین ابرار چه سفاک و میساک در ایامی مواعد
 کفره و منور دین نهایت گرم است و در اختلاف موافق اهل دین بغایت بی شرم آفات و ساء
 کافری را از آئین و ریاست بشرد و آئین صنفای مسکین را از احکام سیاست به بیعت
 کافر بیدین بخت می نماید و باخوت انبای آن فاجر لعین بغایت کبر آر کتاب حقوق بد مجبول
 سانی نفرت می سازد و آردای حقوق رسول مقبول مخالف مروت و محبت که با وجود او احکام
 اسلام در برخواهی دین سید الانام و خیرخواهی ملت کفره لیام به نسبت کفار به انجام هم
 سابق ترست و در این ایام عباد و رعایت جهاد و شاعت فساد از اهل کفر و فساد هم
 فانی تر و آنچه بنا بر طفل نسلی ساده لوحان صاف طینت و سینه صافان ساده طوبیت
 در مقدمه موالات آن کافرو و سیاه انجام عذر بر تراز گناه آینه بی اظهار میکند که موالات
 کافر لعین محض مخالفت شعار دین است و صیانت دماء و اموال و اعراض مسکین و آیین هم
 نوعی است از ضد مکرر می ملت اسلام و قسمی است از با سوار ساحت سید الانام پس این
 اضلالی است سر اسر تبیس و اغوا می است سر ابا تبیس با پس احکام دین خود کی میدارد
 که بخالفت شعار آن اینقدر هست بگمارد و در قتل نفوس و نهیب اموال و تنگ اعراض
 مسکین خود چه قصد می نماید که برای صیانت آن این مداخلت و تصور می نماید مگر صیانت

عباد از تقدی کفار و بیچاره از جمله شایرین است و تخریب بلاد و شاعت فساد و بخت مضاعف عباد
 محض بنابر عداوت و عناد از او امر شرع مبین یا امر اول از احکام حضرت حق است و ما بنا از منشی
 غیر حق یا او امر او عالی مسموع است و تو ای او غیر مسموع قال الله تبارک و تعالی و لا تأخذوا بیئنا فکلاما
 ننفکون و ما کریم و لا تخرجون انفسکم من ديارکم ثم افرموا ثم تشهدون ثم انتم هم اول و لا تفتکون انفسکم
 و تخرجون فیهما سکرم و یا افرموا ثم افرموا ثم تشهدون ثم انتم هم اول و لا تفتکون انفسکم
 علیکم افرموا ثم انتم هم اول و لا تفتکون انفسکم علیکم افرموا ثم انتم هم اول و لا تفتکون انفسکم
 ایضه و دنیا و دینم العینه یردون الی الله العذاب و ما الله بغافل عما تعملون علاوه برین آنکه اصل
 نیز خرافه شرع مبین جناب سید المرسلین است پس تفوق بر ایشان در مقدمات دین از علامات ایشان
 الی لا علیکم باسمه و اعلیکم حدیثی است ماثور و کلام سعدی شیرازی است بنزد و در کوش و صدق
 و لیکن میفرماید بر مصطفی شالی است مشهور و ظاهر است که آنجناب بیکت خوف لحوق بغیرت ایشان
 تبعایردین و جا میرسلین گاهی در مقدمه قامت جهاد و مقادیر ارباب کفر و عناد و سالیان
 و ترک آن اختیار نمودند بلکه وصول ضایع و مضار و بنویسند راه نسبت اهل دین بر تفرقه و ریزش
 تقدیر نمودند تا محمدیان را لازم که راه رهنمای خود محکم گیریم و اتباع پیشوای خود تسلیم فاکل
 الله تبارک و تعالی لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجو الله و الیوم الآخر و اهمل
 حال اتفاق مال سردارند که رجیدی رسیده که نزد هر دانا می هوشیار و عاقل تجربه کار قیام
 جهاد بدون استیصال اشال ابن اهل فساد و صورت نه بنده بجا و اعلیه بخارش کرده میشود
 که قتل و قتال او و اتباع او نوعی است از ازاله فساد بلکه استیصال ایشان قسمی است
 از مقاومت جهاد و تبعایر ایشان ما موریتم و در مقاومت ایشان ما جرم مبارز عسکر ما فادیت
 از جنود الله و متاع لکن ایشان عاصی است غدا الله شهید ما مقبل است میمن و قتل ایشان

مطر و دست و ملعون و ازین حکم ثابت باصول اربعه اسلامی یعنی کتمان رخت و اجماع قیام
 الکتاب پس بگویدیم که سرور مذکور یعنی از اقسام منافقین داخل است که قتل و قتال ایشان
 مخصوص حضرت خلاق است و منطبق آیات با کتب استحقاق اما اینکه او از جمله منافقین است
 پس از آنکه موالات با کفار به انجام و موالات با نجار نیام مجبوری میدارد که آثار آن بود
 و آشکار است که شش نصف آنها را همین موالات علامت تفیق است قال الله تبارک
 و تعالی فی سورة النساء بشر المنافقین بان لهم عذابا الیم الذین یخذون الکفرین الذیاد
 من دون المؤمنین و اما اینکه در قسم مذکور داخل است پس بیا نش گذر حضرت ملک عظام
 در کلام هدایت انیام خود چند اقسام از منافقین نیام مذکور فرموده آرا آن جمله بعضی را
 از ایشان ذکر کرده که اگر چه در دل توبت یابی و محبت ربانی نمیدارند اما هیچ مغفرتی
 بر و سآوردارند و ضعیف و ساکین نیز ساند بلکه بنا بر ظهور سطوت حکمران اسلام و ظهور
 صولات اجتماع سید الانام مغلوب گردیده حیران گردیده و در سلک سلبین منسلک اند اگر چه
 بیاطعن در محبت شیاطین منهنک و قومی دیگر را از ایشان مذکور فرموده که به تدبیرات
 شقاق آمیز و تمزیدات تفیق انگیز در بدخواهی اهل اسلام و خیرخواهی کفار نیام جد
 و جهد و نور و قراتب سعی نامشکور بجای آورند و آنرا باعث حفاظت و صیانت خود از تحریک
 معاندین ناچار و تشریح بیدین اختیار می نمایند اما چون وقت محاربه و مضاربه میسر شود
 پس در آنوقت در اعانت کفار به انجام و آنرا منت خبر و اهل اسلام میگویند که آنجا عادت
 مستمره سرور است پس در حق انجیم منافقین قتال و جدال و شک و شک امر
 صادر گردید چنانچه حق جل و علا در سوره انفال میفرماید فانکم فی المنافقین مضطربین چند
 اقسام منافقین در همین رکوع ذکر نموده بعد از آن آفر همین رکوع فرموده تعجب من آفرین

بر برون ان یا منکم دیا منو افو کم کلمار دوا الی الصیة اُر کیو ایضا خان کم غیر کو کم و
 یلقوا الیکم السلم و یکفوا الیدیم فخذویم و اذقتمویم حیث تقفتمویم و اذیکم جلیباکم علیکم
 مبینا و اما سنت پس یائش اَکَہ از سر دارند کر بکرات و مرات واقع گردیده که هر یک
 مسلمین بنا بر غیرت ایامی و محبت اسلامی شخصی را مقدم خود میازند و کج جا و بنام او
 می اندازند از آن منافع به انجام انعام کفار نیام پیش میکنند و در اجتماع اهل اسلام پیش
 نیزند و قتل نهیم منافقین نیام از احکام سید الانام است آنچه مسلم عن عروجه قال
 سمعت رسول الله صلی الله علیه و سلم یقول من اناکم و امرکم مع علی راجل و احد بید ان شیخ
 عصا بکم و یفرق جاعکم هلمه و جاعه بین حدیث را صاحب مکتوبه هم در کتاب الامارات و
 القضاء و روایت کرده و اما اجماع پس یائش اَکَہ اجماع سلف خلف بر بعضی شخصی گردید
 که اگر قومی بدو تنگ چیزی از خایر اسلام اصرار نمایند و معارضه آمرین بالمعروف اختیار کنند پس قتل
 و قتال ایشان مباح و حلال شود و چنانچه بطبیعه رسول الله ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه
 بر سر مانعین زکوة فرج کشتی فرمودند و هیچ تردیدی و شکبکی در بنفقه نندودند و در حق تا کرین
 رختان و امثال ایشان همین فتوی جاریست و در میان علمای هر چهار مذہب همین فتوی
 سادی و کدام شعار از خایر اسلام از جهاد کفار نیام ارمح خواهد بود و کدام مذہب معارضه
 از اراده قتل و نهج علی بین افع و اما قیاس پس یائش اَکَہ از بسکه سر دارند که اراده قتل
 ذہب مجاہدین ہندوستان کرد و در بعضی اوقات چہا و بر سر ایشان بر دو عالم کجی خود را
 بر اندازی ایشان بر انگیزت و کشیکه با ایشان نوعی از مواسات کردنی الحال آبرویش محبت
 پس ازین سبب غازیان ہندوستان منوحش گردیدند و غازیان غوسان متوقف نس
 نو با که ارجاف ضعیفی کہ عبارت از اف آرا جا بر مو حشہ است از و صادر میگردد پس قنیکه

وحق اهل ارجاف قوی که براتب صفت از ارجاف غلی است باشد و قتل امر دارد و اگر دبدبه چنانچه
 فی جل علاه رسوده اجزای بیغریه لکن لم یتیمه المساکین و الذین فی تلویهم مرض و الذین فی المذی
 کتفرتک بهم ثم لا یجدونک فیها الا قلیلا لعمین یا ینا نعفو الذین و اولی القیلا پس در حق این
 اهل فساد بدخواه کافه عباد امر مذکور بالا ولی ثابت خواهد شد زیرا که علت امر مذکور در صورت مخصوصه
 همین تغییر مومنین است و بشیر کافین و آن در بصورت کمال یافته میشود بلکه اگر راست برسی بصورت
 مفهوم بالاتر انفس نفیر را بیکر که قطعی است نه معلوم بغیاس که قطعی است چه علت امر منصوص ظاهر
 و با هرست بر جا میرد انبیا آن لغت و در وجه آن در بصورت بطریق فرت و کمال در هیچی انقضی و فیکه
 حکم مذکور با حصول ادب و اسلامیه ثابت شده حال آنکه بر طاهرست که توبت محلی از احکام با صلی از
 اصول اسلام هم کافی رشتانی است چه جای که با حصول چهارگانه مبرین گردد که لا محاله بر هر یک
 و دیگران ظاهر و روشن شود بنا بر علی بن جبر است چهار مبرسلین خصوصاً ما میر مومنین نوشته میشود که
 برین از الفساد که اساس قیام چهارست گریسته میباشد و حکمت اسلامی و غیرت ایمانی را که
 فرامیگردانند و عند الرسول و کافه مومنین و علمای مجتهدین سرخرو شوند و در خیر خواهی و محبت
 یکسو دیگر و آرداد ناس شقاق و الاوائ شقاق مظهر و یک گردند و در امثال احکام ملک
 و اجتماع او امر سید الانام چیست و چالاک بر چندین عاقل خاک رست جمع از مهاجرین برابر
 ساعات میل دنیا را در یکین کار و بار مشغول است و ظهور غرات آن از ده گاه خانی پس جان
 عقوبت با مول اگر کسی دیگر از مومنین مخلصین ترکیب حال اگر در پس چون است غرضت را علی
 و الا توکل بر خدا و کریم شارت ضمیمه یا ایها السبی حبیبک الله و من انبک من المومنین از همه
 بهتر و اولی و اخبر دعوتیان محمد صلی الله علیه و آله و سلم و علی بن ابی طالب و اهل بیت و اصحاب جمعین

بسم الله الرحمن الرحیم

نقل خط مرئیسنا عبد الغزیز صاحب محنت و ہلوی رحمہ اللہ علیہ سی منشی نعیم صاحب
منشی صاحب علیرتب زبدہ اہل خلاص خلاصہ ارباب خصام سلسلہ انجس و نزل علیہ برکت
فی الدنیا و الآخرة از فقیر عبد الغزیز بعد از سلام منون با دعای خیر متقون بر صغیر صفا بدین
تخمیر واضح دلالت با ذکر تمیہ کریمہ ہیبت نمیدانم منہ میر سید احمد صاحب نفع اللہ علیہ کمال خطہ
دوامہ رسد الی غیر مفضل در یافت شد صاحب من بہین قسم قصہ در وقت حضرت سید الطائفہ
بندادی رحمہ اللہ علیہ بعضی از ایشان را در پیش آمدہ بود کہ علوم مراتب خود بر ایشان کثوف
و عددہ دور دراز از غیب ایشان درود مینمود و مردم از زمین استغفار نمود و سید الطائفہ
کہ تکلیف لالت تربی بہا اطفال الطریقۃ یعنی این خیالات بی اصل نیست یعنی از جانب حق آبرای
تربیت طفلان طریقت کہ تاج شخصی میشوند و آنہا را دعوت بسوی خدا میکنند اتفاق شود مانند
آنکہ طفلی را کہ بکشت میرند آستاد او دایا مادر و پدر او را معیدہ میدہند کہ برای تو خلقی ام
و تیرہ بی آمادہ کردہ ام و تکلان نیست بنو خواہم داد و آرزو بسیار خوش و خودم ستیم و کوچ ہمین
کنار تو خواہم داشت و علی ہذا القیاس از کبرای اولیا و تابعین مثل غوث الاعظم و دیگر بزرگان
و عددہای مغفرت و رحمت تابعین ہر مردان و بطنیل ایشان نظر رحمت بر سایر خلایق منقول
شدہ و آنہم عددہای صادق برآوردہ و قدر حدیث مشہور دارد شدہ و در حق چہل ابدالان کہ
درین است ہج زمانہ از انجالی نیبا شد کہ ہم بطرولان الارض و ہم ہنرمندان و ہم برزقون
یعنی ہر دم زمین را بطنیل ایشان باران میبارد و نصرت و رزق حاصل شود پس چہ
کہ میر سید احمد صاحب را بعضی از زمین مراتب حاصل شدہ باشد و بالغاً معاہر ان ایشان را
اثری از ان رسیدہ باشد غرض کہ انکارا بمنہی خوشت بکہ انتظار را بیکشد کہ حق تعالی آثار
این مرا عید را بر منصب طہر جلوہ گرا سازد پس انہم صادق اند از یادہ بجز ترقیات و ارجح برینند

بطرف سردار محمد خان که سابق بومی نیز نوشته شده بود بسم الله الرحمن الرحيم
 از فیروز سید احمد نجفوت عده خوانین عظام قدومه ار اکین جالبهقام خستیم بآب جلاله انتساب
 والا مناسب کثیر المناقب سردار بابر محمد خان صاحب سلیم الله فرس بعد از سلام سنون و دعا
 اجابت مقرون واضح آنکه رقیه کریمه در موضع خوشگی نزد فیروز سید متعین مندرجه امع گردید
 محمد و ما حقیقت الامر آنست که این فیروز از بندگان اطاعت شعار و مطیعان ملک مختار است بجز
 مالک علی الاطلاق و ملک بالاسحقاق حلت قدرته و عمت رحمت کسی را از خلوقات یکی را از کائنات
 بر سر خود حاکم ننهد و در حق خود منعم نمی شمارد و بر هیچ یکی از مخلوقین بجز ذات پاک رب العالمین اعتماد
 نمیدارد و هر چند بعضی بر ضایع ثروت و خایر و دستان نفیر و دافع دلائح است اما بنا بر بزریدانکد
 باز بطریق تجدید میگوید که خدای پاک را جل جلاله و عظم فزاد که دانی نهان و آشکار و عالم مجیب
 خفیات و امر رست گواه میکنیم بر بعضی که آنچه داعیه جهاد و غم از اهل کفر و فساد کرد و خاطر فیروز
 رنجیده اصلاً و مطاعاً بکدرت طلب مال و عزت و جاه و عظمت و مارت و سلطنت و نام و نشان
 و ترغیب و ترغیب و اقران هرگز هرگز مزاج و مخلوط نیست و آنچه دعوت مسلمان در غایت برترین
 بسوی اقامت این رکن رکین از فیروز صادر میگردد بجز هدایت ایشان بسوی رضامندی حضرت
 رب العالمین و اتباع سنت سید المرسلین علی افضل الصلوات و التسلیم هیچ تعرضی از اغراض
 دنیا و دیر و میان نه و الله علی القول وکیل پس فیروز را از تمام این جبر و جبره بی بینی منظور
 که امثال احکام آیه که در مقدمه تعال اهل کفر و ضلال وارد شده و آنچه جمله جهاد و ابانگویم
 و تاتفکم و کلام مجید با جبار افع گردیده از فیروز صورت بند و آنچه بنده اطاعت شعار را
 بجز امثال او امر مولای خود چاره نیست و آنچه وعده آیه که بکفالت و کالت مجاهدین در
 تأیید نصرت متعین صادقین دارد گردیده و آنچه منطوق لازم الوثوق دان عهد ما لهم

مستوجب حمد و شکر است که عنایت رحمانی و حمایت ربانی بوسیله شالحمال اصفیاست که از احوال مجرب
 و تقوی برین سبب که طوبی خاص معلوم از اهل ایمان و اسلام تقدیرت که طه خانی نام مجددی سحر خیز
 که صرف طایف دمال و ترک اهل عیال قدر غایت این فقر و اطاعت این صغیر بر نشان ایملان
 بنیاد به بحال جمهور مومنین این دیار عمرنا و تصادقین نعم آفریدی و در سرف زنی مخصوصا
 و گرگون گردیده که در عرق قلوب ایشان بنادمانی آینه لال ایلمانی رسیده و آینه زار برادر اک
 سعادت جاودانی و راحت و دجانی مستعد گردانیده و همی که اگر این جان ناتوان و نهان دست
 بنیاد و کمال سیرج الزوال و تسامع قلیل الانقضاء و عزت مشرب ذلت آرد و در تحصیل رضای
 ایزد معال بکار نیاید پس هیچ کار آمدنی نیست و در مثل اینوقت اگر مصروف گیرد و صرف خالی
 بر احوال مجرب حال کسبت و دمال درین کلام میگفت تا فل فایند و در برابر نعمه و ماحول خلی نماید
 بلکه لب لحن و محبت است مرا خود میداند که از جنس شعرای خیالی بند و ضعیفای بلاغت پیوند
 که بنا بر عجز عبارت آراستی و الفاظ پیرای خندی از کلمات لطیفه جمع میکنند و بحالات نازک
 دران و دلیت می نهند و لذت خیال ازان بر میگردد و بنا بر عجز و دشواری وقت این تکلیفات
 بکار میبرند نسبتیم بلکه این کلام مایه التیام لب لباب و محی و الهام است آنا و محی پس
 بیا نشانی که حق جل و علا و کلام پاک خود میفرماید قل ان کان آباءکم و اباؤکم و اخواکم و ازادکم
 و غیره نعم و اموال اقترفتو که و بخار و خوشن کس که و ساکن تر و صوابها احب الیکم من الله و رسولک
 و جهادنی سبیل قتر بصوابی اتی الله بامر و الله لا یهدی القوم الفاسقین آنا بیان الهام پس
 اینغیر از پرده غیب بناترات ربانی باستیصال کفار با مروت و آذکن لاریت بناترات
 رحمانی بر علیه مجاهدین برابر بر پیش تر هر کلام و در جهان و مال و عزت و جاه است خود را و ملائک
 کلک رب العین و احیای است سبیل المصلین خوشی خود و صرف نخواهد کرد و آید و از دوزخ کشیده

خواهند و جز با حضرت و ذات در دست و نخواهد ماند تا بران نگارش کرده شود و عجب
 مومنین اصلح خود را عمرها در آسایش از خصوصاً بهیچیکه مناسب وقت دانند استغنی
 نمایی بجهانند ایشان از بهاک دنیا و آخرت مامون مانند تسبیح کونین غایز شوند و از بسکه
 حاکمین خطوط را بسبب مزاحمت راه برداشتن خطوط طویل گران بود تا بر او علیه برسطهای جنب
 افتادند و زیاده و السلام مع الکار لم فعل اصل خط خانان علیهای بتوکی مسکن قلات
 بسم الله الرحمن الرحیم باسمه سبحانه تحمده و تفضلی علی رسول الله بعدد معروض ای مبر علیهای
 سیادت چاه تجابت و شکر و حضرت قدسی مغفبت از درسی منزلت تهمسپهر ولایت اختر
 ملک ایت مطهر تجلیات الهی صد آریات نامتناهی تیراج مملکت و اجلال قبه آمانی و امان عیون
 بران اساکمین زبده الراشدین خدوة الواصلین سراج ادبای کرام قیام شایخ انام حج انوار عینی
 مطرح اما رفوضه لاری حسین که فاف نبرد بهنگ در ای توفیق سعدن الهام ربانی توام کرم علم
 لدنی شیرینیه حقیقت شهباز دای معرفت آیت رحمت سبحانی کاشف ظلمات یلانی نجم المدة
 و الانام رکن الشریعة و الاسلام سهوار میدان رحمت بر فرازنده چراغ معرفت قادر دین
 محمدی که دی شرمین احمدی مبارز میدان شجاعت قمری تضای ضاحت قیام الاولیاء و الاصلیاء
 سراج المدة البیضاء طلیح دریای احصیت در قیام صدف معرفت قرش زمانه مجسمه کانه و انصاف
 اسرار الی مع الله صاحب ام سید احمد مبدار و صاحب چونکه قبل ازین در رسم خولیف احمد علی
 برادر کابل بخوابش جایا میرفت مرا سله سر از زانچه بجهت کترین بندگان ارسال نمود و بد
 که نمایان بجای خود استقامت نمایند آهه ن احوالات اینجانب بنده درگاه بآبر بر سبقت و دعه
 استقامت نخبه ندیم و وزیر بران و دعه ذکر مستقیم میباشیم چرا که لا یخلف الوعد الله الا لمن یشق
 و ایضا اتفاق افتادن هکذا و این خادم العلوی و الفقیر و قاصد بطرف انصافی ام روزانه نمودیم

در حین جهاد مجاهد با قوم شرکان دارد آخذ و گردیده بودند و احالات متخالفه نهانجام
بیان دانی نمودند از حد زیاد هم و غم رخ نمود که شرح آن بزبان خامه شگبار میگفت
صبت علی مصائب لاله صبت علی الایام صرن لیا لیا: صاحبان ملاحان از آن تاج کور
سراوزان با چو بخت کترین مر قوم شده بودند در فکر جمعیت و اتفاق نام قوم غلجائی و تدارک
اساس و اسباب میباشیم مقدمات ایجابی بگل درخت و تصرف قبضه خود آوریم لیکن
احوال صانع و تحقق از جهت دوری حدود و نامعلومی منزل و مکان مبارک صاحبی ام
روشن و هدی نگردیده و مردم خراسان طاعت نمودند و گری ناستان مکنت وستان پند
بآبران حاجی و حرم حاجی جان محمد نام قاصد ارسال فرمودیم بقدر مبسی مبارک شرف ظاهر
آرد و می شفقت اهر بانی احالات محکم در استقامت و منزل مبارک خود در علی غرور آورده
مجدد و خطهای مبارک انصاف با هم نواب دیره و مسرور خان کشتی خلی و عمر خان میان خلی
و خطو خان کنده پوری و جماعه مکان قوم مروت و خیسوری و بنود امان مر قوم نموده بجهت
قاصد ما برده داده که در حین درود بنده درگاه در انجام معاونت و تبعیت ایثار و اختیار
نمائند و اگر احدی از ایشان از امر انصاف تجاوز نمود و دور امر جهاد مستحق و توقف خود
بنده و متنبیه و تدبیر آنها مازون میباشم باعث ملای خاطر انصاف نباشد انت و الله
برود و دستخط مبارک در اول موسم تیر ماه با جمعیت قوم غلجائی و تمام اهل داعی و قشون
بسیار جوار غرور بر راه زاود و غولیری درود و منزل خواهم نمود و محض بر بنای خدا
نهاد و توفیر دین دامن محمدی سرود جان و مال و اساس مبدول خواهم نمود چه که سلطنت
دینی و دوزخ خودی خواهد شد بحکم این آیت ربانی لا تحسین الذین یحقون فی سبیل الله تا
تل ایاء عند ربهم یزکون و همین دایضا حدیث نبوی است الشهید مشتری و مشتری ابی

الانوار

استیصال منافقین بمال سیلین بجا آورده شود هرگاه قریب جوار آنجا باشد آن منافقین بکودار
 پاک گردد باز بحیثیت خاطر اطمینان قلب برانجام دارند اصل مقصود متوجه تو اند شد که مصلحت
 همین که نخستین درازا رسد منافقین جو طبع بجا آورند و هر چند طریق دفع فتنه این منافقین آنجا
 خوب باشد و در فتنه لشکر کشی دشواری نباشد و اگر کسی بخواهد بطریق مصلحت چنان بنماید که اگر
 دل جلالت منزل برین مهم عظیم بی اعانت کسی اقدام نماید و استقلال آنجا بایستصال منافقین
 باعث شود فتنه و فساد شود پس از کسی سعادت ضرورت است اوس دشمن خود فراموش کرده
 خود آنجا بی نوازی غریب متقابل منافقین بطریق چار و آغاز فرماید و بعضی را از هر اسیان بجا
 کثیر از اوس دشمن بخواهی کامل نمین فرماید اما این هم بطریق و چون بر منافقین اقدام است
 نماید و آنجا باین سوره متوجه بر منافقین است و در مورد و بعد از تصفیه انعام از اوقات منافقین
 به انجام بجای آید و در سوره همچنین از آنجا بکمال فایز گردد و منافقین مطرودین که از دنیا دور
 فتنه در شتر اند و هیچ منزلت ندارند که هر کس کمال خود گرفتار بود و بدست و پاگردیده احاطت
 همه گیر نتواند و اتفاق را جمیع آنها متعدد گردد اگر استقلال خود را درین بیست و شش
 فتنه دانند و مصلحت آن باشد که قوم و ذرائع بیارجمیت قریب دریاست اوس خود جمع شوند و بر
 متقابل آنجا اتفاق کنند پس لابد در سامی ایشان شریکند باید کرد و سعادت بار بسلطنت
 بایرجست اما اینکه استقلال جانب بنمقد و باعث فتنه و فساد است باید بدین بایست
 را کار فرماید و با عقلای متدین شورت جویند عدل برایت منزل را از جمیع اوس در رعایت
 پاک ساخته و جو و خیر خیرای اسلام را قبله هست نموده بیکو عامل فرماید پس در هر کدام می گزین
 که خیر خیرای اسلام دانند بمن را اختیار نماید ستار را در اختیار یکی از هر دو شوق اختیار است اگر
 ثانی پسند خاطر خطیر باشد خطوط ملفوظه منته خطوط مستطیل بر همین مضمون بهر ات ارسال فرماید و اگر

چنانچه دستور میدهد
 چنانچه دستور میدهد
 چنانچه دستور میدهد

اول بنظر

اول بطریق صائب تخرج باید پس اصلاً حاجت ارسال خط و فیست بنام خداست و بعد که از خود
 اینجا بنام استیصال تمام بران اطلاع بخشند تا از بنصرت سرگرم هم گردد و طلب خط و فیست
 بنام رند ساری بنموده امان و غیره می رسند اما بقدر لطف و احاطه دانش ذخایر باید داشت که بابت
 رئیس ذریه اسماعیل خان رد دیگر سرد خان هر چند با اینجا با اظهار اخلاص و دولت مینامد اما فی
 از زمره منافقین اند از مدخلت ایشان اجتناب کلی باید ورزید و توجری برایشان ننهاد و باید که
 و باقی جمع رؤسای و مستغفار و حکام و درویشانی اصلاح مذکوره و چهار سیر مومنین و دشمنان سادات و
 علمای دین از اصلاح با جز و دستورات و بنسیر و حوالی پیش در و خبر و خبر کار و یکپلی و
 قواچی کشمیر با اینجا بنقد رفاقت و اطاعت محکم بسته اند که عند الطلب بجان و دل حاضر شوند
 و در مصرف جان و مال در تحصیل رضای ایزد متعال و استیصال کفار و منافقین بر مال و بر نفس
 نورزیم هر چند مستعد گردین اینهمه اقوام فی بحقیقت بعض قدرت قادر علی الاطلاق است اما
 بظاهر بسبب ظهور فتنای منافقین و غیره خواهی آنها در می کفار و مومنین و بدو خواهی در باره سلبین
 جمیع مومنین را اگر ایمانی در جوش و جیت اسلامی در خوش آمد آتش او الله تعالی بحول و قوت طائی
 و قایدات آسمانی غفر مقید بر گوشای منافقین و مجاهد مشرکین پیش کرده شود و در جانی
 از حضرت خاتمی جهان دارم که جنود رب العالین بر احوال بیس لعین البته منظر و منظر گردند
 چنانچه در کلام هدایت التیام میفرماید که *لَا تَخْشَوْا قَوْلَ الْكَافِرِ الْعُنَافِ فَإِنَّهُمْ لَا يَمْلِكُونَ شَيْئاً وَ هُمْ فِي عَذَابٍ مُّتَسَاوِينَ*
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَلَّا تَتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ بِكُمْ جَسَدٌ وَ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقْلَ
سَبَّ وَ تَخَلَّفَ وَ رَأَى كَمَالِ الْبَسِ لَازِمٌ كَرَمِ بَالِ وَ جَانِ وَ اخْوَانِ وَ اِدْطَانِ بَسِ شَبَّ اِنْ شَبَّ
مَحْضِ تَحْصِيلِ بِنَايِ هَضْرَتِ قُلُوبِ بَسِ شَبَّ صَفِ بَسِ بَسِ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقْلَ
رَبِّ الْعَالَمِينَ مگر بسته و جنود رب العالین داخل گشته و مگر قتل و قتل خود را ننهند از دانت را نهند

وضمن آن بر طبق منطوق لازم الوثوق و آخری تجدیدها الصبر من الله مع قرب البشر المومنین ابرار
 فتوح منفتح خواهند گردید و تکلیف خدایتان بشمار وقت بطریق بلا و امصار از عالم کفر شرار و مشاققین
 بکبر و در ضرورت بالضرورت خواهد آمد لیکن ایند این و آن را از زواید منافع تصور بدیهه بزرگوار
 اقامت چهار دنیا بد ساخت و از از نظر محبت بلند باید انداخت پس هرگاه باین نیت پاک خود را
 در مسلک جمیع منسلک اندر دین بدارید در چند البتة معبود خواهند شد و بر طبق وعده حق در
 نصرت و طهر بدست خواهد آمد و علاقه برین آنکه انجانب بار که از پرده غیب و لکن لاریب بکلام در حال
 و الهام ربانی و در مقدمه اقامت چهار دوازده کفر و فساد بآن رات صریح ما مرگشته و در بار نصرت
 و فتح بهشت رات صادق مشهر شده و چون مرا عید الهام مطابق کلام علی السلام باشد لابد قبول
 باید داشت و عمل بر این باید ساخت تا جمیع حق جل و علا انجانب اتباع انجانب را بکرم عظیم و تعین وجه
 رحیم در مسلک جمیع منسلک گردانیده و در پنج محبت دنیائی و دنیه از ترمل قیاس ساخته و بر طبق
 تعلیم خاص فنانیده و دیگر طلب است و تعلیم آن امر زود و دیگر است همین علوم منصب است
 غوره هر چند این معنی بر بزرگواران هزار بکبر بخلایق بشمار آرد و انصاف حال این خاک را واضح و واضح
 چنانچه بسیاری از اهل هند و مسند و خراسان را بر این معنی آگاه شده اند و اغلب که انجانب مطیع
 بوده باشند آنگاه بر مزید تاکید بطریق تجدید میگویم که خدای پاک عالم سراپا و خدایات را گواه بنمایم
 که داعیه اقامت چهار دوازده کفر و فساد از دل اخلاص منزل میجوشد و اصلاح شبه و سوسه شیطانی در
 شائبه بواسطه انسانی باین داعیه ربانی مخلوط گشته و اسماعیلی با قول اکمل زیاده و بجز تاکید انگیز
 ارسال جواب به دست کدام قاصد تیز رو و سریع السیر چه بگذاردش رود که مقدمات تعلیمه بر رسیدن
 جدول متوقف اند و السلام مع الاکرام علیکم بنام شاه محمود و سلطان هر دو است
 بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد کبیر و لایع النور علی سبانی مورد امان ربانی معده

اعلاق

اخلاق جهانی استندارای محافل جاه و جلال قرماندای اورنگ عزت و اقبال روتنی
 افزای میادین نهامت مکر پرای اساطین شجاعت حرم جاه تنبلی با کلاه ابد ابد ظلال
 جلالت و صاف آفتاب که بعد از ادای شجاعت بنونه سیدالانام و اظهار تعظیمات مکتوبه قلوب ایل
 نمودت و التیام بر نظیر آفتاب نظیر منعی بباد آزار که اقامت جهاد و ازادانی دف و در بر زان
 در مکان از اہم احکام حضرت رب العباد است قصد صا درین فرد زمان که وقت برکش
 اہل کفر و طغیان کجای رسیده بود که تخریب بخار دین و افاد حکومت سلاطین از دست کفر
 تهر دین و نجات مفسدین برفع آمدہ و آیین فتنہ عظیم تمام بلاد ہند و سند و خراسان را از انگر
 جس در بندہ است تعاضل در مقدمہ ہتھمال کفر تهر دین وقت اہل در بابہ برزش باغیان ہندین
 از اگر بحاصی واقع اٹام ہست بنا را علیہ این بندہ در گاہ حضرت اگر از وطن با خود خود برخاستہ
 در آواز ہند و سند و خراسان دور و سیر نمود و مومنین آن اقطار مسلمین آند یار را با ہمینی
 ترغیب کیے احمد مدد و الفت کہ اگر مومنین مخلصین و صادقین را سخین باین دعوت حق را بگوش
 ہوش شنیدہ رفعت اینجا بن اختیار نمودند و اطاعت اینجا بن بنمقدہ الزام کردند و آری کہ
 لغات جهاد با اہل کفر و فساد و بن نصب اٹام صورت نمی است بنا را علیہ جامعہ ہندین و سایر
 اعلام دین بردست اینجا بن بیت امامت بجا آوردہ و خطبہ بنام اینجا بن خوانند از اینجا کہ در میان
 منصب اٹام و منصب سلطنت تفاوت عظیم ہست کہ نصب اٹام محض برای اقامت جهاد و ازادانی
 و فاد ہست نہ تسلط بر بلاد و اسماء و ملک اضلاع و اقطار آگام و انبیا از ان مقصود الذاتہ
 نمیشاند بکفر حق حکومت و سلطنت بہستخوان او برسانہ و بخلاف منصب سلطنت کہ مقصود اصلی
 از ان حصول معنی تجرید و فرمانروائی و تصرف و کشور کشی است کہ بعد اینجا بن معنی القاب ہزارہ
 ترفع القدر و وسیع الصدہ استندارای محافل شادمانی روتنی افزای مجالس کامرانی نگار کش کردہ

که تاج را خد کردن حق خود را کثرت و سعادت مجاهدین فرماید که تاجها بدین مسطورین
 مملکت قدیمه حضور را از انجاس مشرکین و آلوات مفسدین مطهر و پاک گردانیده حق
 بقدر رسانند و این رعد و نه را بخوابانند و ایضا است آیت الله علیه و آله و ع
 درست از ایشان بر بنی بنی گیر و اگر شکر این نعمت عظمی بجا آورند یعنی علی الدوله مکر بسته جبار
 جاری دارند و گاهی او را اسطبل سازند و در آئین انتظام مملکت رعایت قوانین شرعی بی کم
 کاست بجا آورند و از فسق و ظلم احتراز کلی دارند پس در بندرت اگر اشاعت حضور و انوار
 هم پشاهان مدح در مقدمه منسوب شدن ایشان بسراپایان دادن این مهم صادر گردد
 البته مهم مسطور بخوبی صورت انجام خواهد پذیرفت و بیاورد توطیل کلام حضور آن سلطان اکبر
 لغمان را حکمت آموختن است تاجبران برین چند مسطور گفته کرده شد انتساب مملکت اقبال
 و ایما تانیده و در خشنده باد که بنام شاهزاده کامران از امیر المومنین سید احمد نجاب
 معالی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام و قاده دودمان خاقانین ذوی الشیام ازین
 چار باب شش خشت و شکر یک که از رخسار سلطنت و صولت یادگار باب بیف و قلم جگر گشته
 اصحاب جد و کرم کل سر سید چستان شادمانی فرمانروای اورنگ کامرانی زاده و بعد تعالی
 و ضاعف اجلاله بعد سلام نون و دعای اجابت نمودن و ارفع آنکه از یک محاجرت از
 بلاد کفر و فساد و مجاهده با اهل کفر و عناد و تعادله را باب بیف و ف و از اعظم ارکان اسلام است
 و اهل و تعالی درین از ارفع مقام تمام آید و فیکه بلاد هندوستان از شیع از اهل کفر
 و طغیان مملو و مشحون گردید و ایجا بنای وطن مملوک خود بر خاسته به نیت محبت و بهادریست
 خواسان متوجه شد چون درین اضلاع رسید تمام این بلاد را از مغاصد اهل بی و عناد و مملو
 بنا و آید در او طمان بر سفیدی رسیده و زمین آن را بیاور و مملکین آن لغات را بر سیدی قاضی

در کتب

گردید و بنا بر اعلیٰ اینجاست که مجاهدین را بگوشتی منافقین ترغیب نمود و تهاجمی غیر سیر انجام داد
 این مهم عظیم بحال رفوت و بکرم متوجه میگردد و بعد از پاک کردن این بلاد از انجاس شرکین
 و احوال منافقین مستحقین حکومت و سلطنت و مستعین ریاست و مملکت تفویض کرد و خواهد شد
 آتش طریقه شکر این انعام آلهی بجا آرند و علی الدوام جبار در ابر حال قائم دارند و گاهی سطل کنند از
 در و دیوار عیالات و فصل حضرات از قوانین شرع شریف سرسره تهاجم و زور و تعاد و بیان سازند
 و از ظلم و فسق کجی اجتناب دارند باز خود اینجاست که مجاهدین صادقین بسبب بلاد هندوستان
 بسیار از راه اهل کفر و طغیان متوجه خواهد شد که مقصد اصلی خود اقامت چهار بر بند و ستایش
 نه توطن در دیار خراسان بآبجی خان عالیشان رفیع المکان خانخانان علجائی رئیس قلات
 ربکیال علمست و دوفور غبت و مقدم رحمت ایامی و غیرت اسلامی این دعوت حق را بگوشت
 بر من شنیده مستعد مقامه کفار شرار و متعابد منافقین مگوش را گردیدند احمد مدد الهست که
 حق جل و علا خان ممدوح را بآن توفیق مرفق گردانید که بعد از اجتناب طلب کارش کرده میشود
 که هر چند نصرت دین و اعانت مجاهدین بعرف جان و مال بر جاسر اسلام عموماً و بر شایسته
 حکام خدمت واجب بود که است اما چون توجه آنجاست باین دیار و اوقار بنابر مواج چند در
 چند ظاهراً مستعد زمینایه پس لازم که چند کس را از ملازمان خاص که بمقتل و کیاست موصوفه
 باشند و غیرت و دجاست مودف و به طبعند با یکی اختصاص نسبت با آنجاست مشهور با کینست
 روانه فرمائید تا بعضی از ایشان بجان ممدوح رفاقت نمایند و بعضی دیگر خد را پیش آنجاست
 رسانند و درین باشد مکت آنجاست متحقق گردد و استحقاق حصول فرادید اخروی و تسلیخ دنیوی
 ثابت شود و استخلاص حق خود از دست باغیان مستعدین بدست آید باقی تطویل کلام بخیار
 آن بقده اولی الامر لغمان را حکمت است و حقن است چه آنجاست باین ابواب فرمانروای

وکتورانی

با علای کلمه رب العالمین و احیای منت سید المرسلین و ترغیب کافه مؤمنین به سوی اقامت این رکن
 رکین و جمع عساکر مجاهدین بنابر استیصال خبر و المیزان لعین توفیق گردانید آنگاه مدعی و کلمه اکثر ائمه
 در مقدمه قتل قتال باطل کفر و ضلال حکیم و حرم بیننا و بینهم مجال در هر دو جانب فتح و شکست محتمل است
 چنانچه درین ایام حسیه فرجام هر چند مجاهدین اجبار خدا بر کفار شرکاء مظلوم و منصور گردیدند
 و در یک نوبت بسبب مخالفت خدی از منافقین یک گوشه از بی بی مؤمنین صادقیین هم رسید
 لیکن محمد و الهست که همچو نه فتوری و قصه در بهت عالم ایشان راه نیافته چنانچه این قبر
 بعد وقوع آن حادثه در اصطلاح یوسف زنی مثل چله و بنیر و سوات دور و دیر نمودن مؤمنین
 آن دیار و مسلمین آن اعتبار را با قامت جهاد و از ارف و باطل اند ترغیب نمود و بسیار
 از اقوام افغانه مثل غلزان و کفریه می و مهندی و خلیل و غیرهم با درک این حادثه علمی و ادبی
 این عبادت کبری با لکاتبه و عزت کرد آنگاه مدعی همه مؤمنین صادقیین ایشان این وعده حق
 را قبول نمودند و گوش بوش شنیدند بنابر آلهیه در عرصه چند روز انشاء الله تعالی و قدرت ربانی
 و تأیید بر دانی مقدمه جنگ جلیل و قتل قتال و استیصال اهل کفر و ضلال پس کرده خواهند
 اسید قوی از کرم کرم مطلق در حجت بر حق چنان است که علیه دین حق برادریان با طایفه طوطه پیر
 میگرد و خاطر محمد دارند و هرگز بر اجبار و اسیر که منافقین بنابر برخانیدن مؤمنین افشا و نیابند
 اعتماد خواهند و بحسب خاطر دایمان قلب و دعای حضرت بن مشین مبارکگاه رب العالمین مشغول
 نمانند و خاطر محمد دارند که هر چند فاعل مختار در هر کار و بار محض ذات است پروردگار است آدم مؤمن
 صحیح الاعتقاد و لازم است که در جمیع مقدمات خود بر کار سازی آن رب العباد و بیکان و دل
 اعتماد نمانند آری بنابر حکم شرع قدری در جمیع اسباب هم سعی بجاء و پس بنابر همین حکم شرعی در جمیع کوشش
 عساکر مسلمین قدری از سعی کرده آنگاه مدعی سعی مذکور بر انجام رسد که اقوام کثیره از مؤمنین افغانه و کفار

الکاف

اشخاص بر قوم هزاران و لکنو که میرسد بر فافت این فقیر اتفاق نمودند و اطاعت این عاجزان و
 دل ستم داشتند و تحقیق که مؤمنین صبیح الاعتقاد و مسلمین کامل الانقیاد بنا بر استیصال کفر و فساد
 و اعلای دین رب العباد در کرمیت حجت می بندند و نیست قلبیه درست می نمایند ضرور بالضرور و بگویند
 رب غفور و مطلق و مضمون میشود و حق جل و علا بکرم عظیم خود بر طبق منطوق کذا لکست علینا انظر المؤمنین
 و ان جندنا لهم الغالبون تا یاید ایشان سیفر ماند و بر طایفه است که شکست هیچ کافر نهند و سراسر می خا
 و معارضه قدرت ربانی و تا یاید رحمانی نمی تواند کرد لا مانع لما أعطیت و لا معطى لما صنعت و لا اولا
 قضیت و لا یستغنی عن احد منک احدشان اوست پس همین مضمون پیش نظر خود باید داشت و بر وعده
 کریم نظر باید گذاشت آمد بسجده موسی ز نالیده و سلام مع الاکرام فقط شکا -

عاجیان آن رفعت جا نگاهان برادران عزیزان ساکنان گنده و بیخ پیر سلیم الله تعالی از انجا
 فتح خان بعد از سلام و شوقندی ملاقات بهجت آیات مشهوره با که سواران اینجانب صراس
 کاوان شمارا بهیچرا اینجانب بر طریق عادت قدیم افغانیه خود تاخته نمود و در بعضه از انجا که
 اینجانب به جمیع رسوم افغانیه خلاف شرح ثابت گردید و از همه عادات جایده دست بردار شد تا بنا
 علیه نگارش کرده میشود که تا اینجانبی و سواس بیانند که خانه اینجانب خانه شاست و بلا تکلف
 مال خود اگر گرفته ببرد بر چیده خطی مشتمل بر همین مضمون نزد جهات نشان خادی خان هم فرستاده ایم
 تا ما باندیشد اینکه مفسد مذکور شده مال سطور را بنام شما بگیرد و خود در میان بخورد و هیچ شما ندید
 بنا علیه شما که غده نوشته شده لازم که خود را بجهت تمام نزد اینجانب رسانید و از ضمان مال خود
 برودی کردن اینجانب را اعلام کنید که وقت موت کسی را معلوم نیست بمبادا که اینجانب را است
 موت برسد و درین مظلوم گرفتار بماند ز نالیده و سلام تحویر است سوم و فی مقدمه شکا
 قل جواب خط سلطان محمد خان ۱۰ بسم الله الرحمن الرحیم تحویر تاریخ سلج و فی مقدمه شکا

بسم الله الرحمن الرحیم

سید احمد خجندی از ائمه عالمی تمام قدوه خوانین ذوی القربی و ذوی القربی از ائمه عالمی تمام قدوه خوانین
 پیرای میادین صولت سواد حضرت شایسته از ائمه عالمی تمام قدوه خوانین ذوی القربی و ذوی القربی از ائمه عالمی تمام قدوه
 اقبال و ضاعف اجلار و قدوه از ملا محبت و ریضاه و اولاده الهی غایت مایه نامه بعد از ایام
 تحف الی سلام یعنی مکمل سوره یا مین سلام و ادویه از دیار مناسب که فیض و مدارج دارین و اصحاب
 نامه نامی و قدیم که ای مشتمل بر ائمه صولت و اتحاد و مدارج صولت و و داد و احسن اوقات و بعد
 ساعات رسید آنواع مسرت و اصناف فرحت بخشید آنچه از نوک قلم مودت و رقم بطور علاقه صدق
 قدیم صادر گردیده بود که اینجانب علاقه اتحاد و اخلاص را که از مدت مدید فیض بین قام گردید از ائمه
 فخر و محبت و سادگی پس ای از نوک یک اینجانب را بآن مشتمل مآب در دار السلطنت کامل ملاحظه
 گردیده و علاقه صداقت و اخلاص نمایان بهر سینه و پیچیده الی الان بهر بخش مکرر گردیده
 و چرخ گردان عالم اندر دیار نیامده پس بطور تو این رعایت علایق صداقت الهی علاقه مذکور
 واجب رعایت است لاف حق جل و علاقه محض بکرم عظیم خود دل اخلاص منزل این ذره بقدر ادیان
 عاجز خاک را بر بطور تیره پس عجب و بهی بر غریب آید ای عمر بجل گردانیده که در باطن این
 محبت و صداقت و پاس داری و وجه صداقت و قرابت از نظر انداخته و محسن تحصیل رضای خود
 و احکام است احکام خود قبل است ساخته پس محراب من مان است که محبوب رب العالین است و قدری
 هاست که عدد احکام شرع مبین است لهذا بخدمت عالی گذارش کرده میشود که در دوستی علاقه خود
 مع اندک کوشش مبلغ فرایند تا چار و چهار بقدر آن محبت من نشود و طوبی تحصیل مقام محبت
 الهی است پس است که در باب طاعت احکام و اعلامی کلمه اسلام و احیای است سید الانام و
 استیصال کفره و انجام از جمیع علایق ماسوی الله خواه از جنس علایق صداقت و قرابت با
 خواه از جنس تحصیل سلطنت و وجاهت خواه از جنس برت و در عالم داری است منع گردند

در این باب

و در میان این پنج ماسوی اسد هم دوست بر دارند و دل خلاص منزل خود را از الزامات اغراض نفسانی و طلب
 حظ و جسمانی در مقابل اطاعت احکام ربانی سطر سازند و اگر نیکو نماند الزام این امر بر بند و عودیت
 شمار و اطاعت آنرا لازم و موکد است که بر آن آن که هرگز علقه عبودیت خالصه از غبار فحاشی مستحاضه
 آلوده این امر داشتن که طبع دخول در سکت عبادت فطریین هم دارند و دل خود را از الزامات مذکور سطر
 نمایند پس خیالی است یا اختلال و در هر دو حالت که هرگز هر گاه می شناسی نیست همه خود را
 و هم دنیای و دن این خیال است و محال است و بنوعی پس در سکت ایمان خالص از شرف خلق و است
 محض حضرت خلاق تعلیم است خود ساخته همان دم مقام محو و حقیقت حق یافته قال اسد یار که تعالی فرست
 یابی اسد بنجم جسم و مجوز اذ تر علی المؤمنین اخره علی الکادین مجاز و دن فی سبیل اسد الا کما کن لو تده الام
 و کف خل اسد بر زمین است اسد در الفضل العظیم و قال اسد یار که تعالی اما و لیکم اسد و رسولک و اولادک
 آمنوا الذین یقیمون الصلوة و یؤتون الزکوة و هم را کتون و من یؤت اسد و رسولک و الذین آمنوا
 فان حرب اسد هم الغالبون و قال اسد یار که تعالی لا یجحدوا ما یؤمنون باسد و الیوم اکفوا و ادون کن
 خاد اسد و رسولک و کما لا آباؤهم و ابناؤهم و ادراؤهم او خیر شهم ادلیک کن فی قلوبهم الا یامان و ادیرهم
 بعد من و یدخلهم جات تجری من تحتها الالهنا خالکین نهاده الارضی اسد هم در صراط اعد ادلیک
 حرب اسد الا ان حرب اسد هم المعلومان پس در سکت عبادت خالصه باسد شک نیست و بلا اضطراب
 مجرب شده اگر شوق تحصیل انعام دارند در جواب همین رتبه تفصیل بکنند تا طریق آن بنمایند
 و بکل رفوت ربانی منزل مقصد رسانیده شود هر چند مضامین مسطر کبریات و درات در قطعات
 نگاشته کرده شد و بالفعل کرا و لغو نمید و لیکن چه باید کرد که خیر خواهی هم بر زمین باسرام و بر جمیع اس
 ایش آن مضطر نباشد بلکه بار بار همین مضنون در تو الی کما کن و االبه رنگ رنگ نگاشته کرده شود
 و الا حضرت ربشید که علیم مانی الصد و است آگاه است بر این معنی که این فرد بجهاد را غافل و خاکسار

هر چند با خدا هر قدر می نازد و آقا تمام دل را خالص منزه از توکل محض و تسلیم بخت محض است اما در حقیقت
بسیاری غرور باعث تنگ و عاریه اند و آتی حقیقت طلب چیزی که غیر رضای او باشد اصلاً نسیه
چنانچه این معنی بر آن جلالت آثار کاشترغ را بنه النهار هویدا و انکار است حق جل و علا بکرم عظیم خود
اصل جلالت آن امر عظیم و دویست نهاده بیت بارگاه گفته ام و بارگاه میگویی که من گم شده این ره
نه خود می یابم هر چند هر حال در دعای خیر شغول و دهر صورت خیر خواه آن خست تا بگویم اگر این
محقق گردد پس محبوبیت نامه نسبت جناب حضرت رب العالمین و رسید المرسلین و تسبیح عباد و مغرورین
بیت آید باقی تفصیل سرگزشت اینجود و باظهار حال رفته الوداد داخل غلام محی الدین نیکو بود
خواهد شد زیاده و السلام مع الاکرام الله
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
فرض ایجاب علی العباد و امرهم بقبول اهل البیت و الصفا و الصلوة و السلام علی محمد و آله و علی آله
و اصحابه و الامجاد و انبیا و این اعلامی است تمام کجاست چنانچه اهل اسلام خصوص بنابر مخلصان
بر دروگزار مسلمانان ضلع مکرر شعله این معنی که اقامت جهاد با اهل کفر و فساد و قتال اهل بی فساد
از اضل عبادات و اکمل طاعات است که هیچ عباداتی از عبادات و طاعاتی از طاعات در باب
تکفیر نیست و درجه است و این عبادت عظمی نیست و از شدت مالک است مبارک و تعالی که سیدی
الاحقاد من المؤمنین غلام علی الضرر و المجاهدین فی سبیل الله و المومنین و انفسهم فضل الله المجاهدین
بما هم و انفسهم علی الاحقادین درجه و کلا و عدد الله احسن و فضل الله المجاهدین علی القاعدین جز انما
درجه است و مغفوره و رحمة و کان الله غفرا راجعاً است که مجاهدین از محصل علامات ایمان و
انقیاد است و دیگر که خافت ایشان از امارات تعاقب و فساد پس هر که جان خود را از زحمت
میشمارد و خود را از زمره اهل اسلام می انگارد و آنگاه که جان خود را شریک مجاهدین خواهد نمود و در
اقامت ایشان سعی مینماید و خواهد نمود اما چون درین جزو زمان نورش اهل تعاقب و طغیان بکسی رسیده

گھبراہٹ

که چون از اهل رضا و منافقین جدا و با کفره ملائین صورت نمی بندد پس لابد متعاقب این فتنین
 اساس مقابل کفر و منورین گردیده و این مقابل بر تبه جا و بلکه بر تبه اعلی از و رسیده بنا بر
 درین ایام غم شیر عده پیش در نمودم و مصلحت چنان اقتضا کرد که این مقدمه را از دو جانب بر پا
 باید کرد یکی از جانب سوات و بنیر دیگر از جانب خیبر و حوالی آن احمد و المنت که زمین
 سوات و بنیر و باجوڑ و شمیر در مقدمه رفاقت اختیار کردند و بنا بر این مقدمه از جانب خیبر
 برادرزاده خود را که سید احمد علی شاه نام دارد و تکمال فراست و دیانت و صورت و بخت
 و شجاعت و صورت و بخت خیبر روانه نمودم پس جمیع زمین نکره را در لازم که جان خود را شریک
 حال را گردانند و خود را در جمیع دوستان خود را رفیق آرا سازند که رفاقت او عین طاعت
 و رسول است و اعراض از رفاقت او باعث رد سیاهی نزد خدا و رسول چنانچه صدها بار مقدمه
 نقل و مثال در جنگ و جدال تا بر اغراض نفسانی و هر چه شیطان در میان خود را بعل آورده
 جان و مال خود را در بنیادها صرف نموده آحاد اگر کیما بر محض ابتغاء الوجه الله و آوازه
 طاعت الله که بسته نمایند و که شش ملیح بیان و دل بجا آرند بر مقتضای غیرت اسلامی و حب
 ابائی ملل کرده باشند و الا بر ظاهرت که کار خدا موقوف بر شاکر کسی از مخلوقات نیست
 بقدرت کامل خود نصرت این خواهد فرمود و تطیعین خود را شمول کرم و عنایت خود خواهد نمود
 لیکن کعبه جان خود را در سبک مجامعین منکر که اگر گری سعاد و دو جهانی در راحت جا در آ
 برد و هر که خود را ازین امر بیگانه می گردانند و بیگانه جان خود را در دشواری انضال اساطین
 و اما علیها لا یبلغ البین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین خطبه عید اضحی
 بسم الله الرحمن الرحیم یا الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و الله اکبر الله اکبر
 و علی اکبر متعالی ذی العزة و العظمة و اکبر یاکر و اهلانی ذی اکرم و هجود الطال و النوال

ذی القهر والسطوة والبطش والمحال اندکبر فی سبجان الملک الحق الذی لا ینام ولا یبوت
 المتعزیز باحسان الاسامی ورافض النعمت المتعزیز برادر الکبریاء وجمیروت المتعزیز بالتعرف
 فی الملک الملکوت اندکبر فی سبجان من جبل الکعبه البیت الحرام فنانا ووقع الشایع
 والمشاعر والمواقف ووقت له اشهر وایاماً ورجل ابراهیم تحلیل صلوات الله وسلامه علیه
 طعنین اماماً وحق له مناسک کسج وشتاعر الحج والعمرة وراه او مع الفجیع عزاً واکراماً
 اندکبر فی عهد اشهد ان لا اله الا الله العزیز الغفار وانشهد ان محمداً عبده ورسوله المختار ط
 علیه وعلى آله واصحابه الاحیاء علی عقاب الملکین ودمر الدهور والاعصار ط

بنام دوست محمد خان والی کابل ملا فی بسم الله الرحمن الرحیم : از امیر المومنین سلیمان
 محمد مت سردار کثیر الاقدار جلالت شکار غفلت آثار شجاعت دثار و التیارات سردار
 دوست محمد خان زاد اقباله تعبد از سلام سنون آدعای اجابت نمودن وارضی آنکه جمعی
 کیاست تجزیر آن سردار کثیر الاقدار آینه فی کاشی رخ وابتیه النهار هویہ او آشکار شده باشد
 که آنچه اینجا ب از وطن مایه رخ و برخاسته و محبت اهل و عیال و اخوان و اوطان است
 انداخته و مصائب و مصائب مثل این اسلحه بیده بر خود گردا ساخته و کشتن کشت جنگ و جدال
 شیب و زنگنه انداخته و دیگر اردو آینه بیده و فی الله و اعلاء الکلمه الله و احیاء السنه رسول
 است هرگز هرگز طلب خواستش دنیا و مافیها بآن مخلوط و منروج نگردیده اگر آنجا که تطهیر این
 داعیه رحمانی از تلوذ اغراض نفسانی بعیناً و قطعاً معلوم آنجا بستی حاجت نمیزدارد
 بنابر آنکه از ابر خاطر دانش ذخایر تغذیه بصل مدحاً بر دوز که در او ایل بر باشد
 این هنگام چند بار جنبه و مجاهدین اخبار ربعی که کفار شرارت تاخت آورده و منظر و منظر
 گردیده بود و در آن صحت انواع غیر و برکت نسبت مهاجرین برابر و مجاهدین اخبار صاحبان

و
 مهر

دشمنه و بگشت بر آئینه صیقلت تخمیر از سبقتی بخوبی عکس پذیرست حاجت تو بر نیت
 لیکن از هنگامیکه سردار دلی پشاد در باغها رودت و اخلاص لباس عادت دین مشین
 را بلبین بر خود آراسته و در تری نصرت احیای سنت سید المرسلین بقامت خود پرست
 مده سازد و ساجان مشارک بغیر گردیند از همان ایام کتب کونه کتب بسوی عکس نظر بیکر
 اهل اسلام توجیه گشت و اقوام پنج و کلفت و اصناف کربت و شدت بر سر آهنگ گشت
 که آیین بستم بهنجی بتلای عارضه شد که برش و حواس هم نمیداشت آهستم موصیخ خاخرشت
 و خایر بر وجه احسن شده باشد لیکن طرزه ما جوارش که چون قوافل غرات هندوستان
 با خلاص نیت صرف باغات سنت سید الانام و نصرت دین ملک عظام قبطی مسافت
 دراز و قطع منازل شاد و تری گامیر رسید حتی که بقرب دوار طبله پیش و در دارد میشوند
 سردار ند کر با همه همت خود قصد اندازسانی و تکلیف دمی مینماید گاهی برای آن قصد
 چپا و میکنند و گاهی از راه جنگ سیدان میفرمایند بهجمله سردار ند که از دین اسلام با کمال
 دست بردار شده بشاکت و معادنت کفار بگردار بیکر شد و محبت این گروه تفاوت برده
 از خنجر قلیبه میجو شد پس در مصیبت سردار پیش و در راه اسلامیه را قطع نموده راه
 بیگانه می نمودند و آسای غفلت برای آن منبع ریاست و سیاست و معدن حشمت و کیاست
 در نیقه میجو حکم میفرمایند و از بسکه زبان صدوق ترجان جناب هدایت آب افادات انشا
 خواج عبدالخالق نقشبندی علوم همت عالی در مقدمه فرمانروای و کشورکنای موصیخ گشت
 بنا و آعلیه نگارش میرود که مقتضای محبت دیرینه و خلعت پارینه از اظهارانی اخیر خود
 درین نمایند زیاده و السلام مع الاکرام مرقوم من پنجاب محرم ۱۲۴۳ گشته بجوی الله
 بنام شاه بخارا بسم الله الرحمن الرحیم محمد الله الذی نور طلب المومنین باخلاص الشیخ

وانبلاج السنه و تکمیل الايمان و کرم وجهه و السلاطين بستر العدايه و فضل السامه و ثناء
 الاديان و فضل خیر المجاهدین علیهم السلام و رحمه و غنوم الغفرة و غریب الانسان و العفلة و السلام
 علی محمد المبعوث بتمییم التوحید و تعلیم السنه و مجاہدة ائمة الکفر و الطغیان و علی الله و اصحابه
 تسودوا الصفوف و تسلموا السیوف و ساقوا الحتوف علی احزان البغی و العسیان و علی الائمة
 المهتدین و السلاطین العادلین و العلماء العالمین و جمیع المجاهدین و کما تامل اهل خلوص و
 والايمان انما بعد از امیر المومنین سید احمد حضور لامع السند و حضرت غل سحانی خلیفة الرحمان
 مهبط الطاف بانی مروج غنایات یزدانی سند آراسی محافل سیادت و کسایت مکرر میرای
 مجامع شجاعت و شہامت و زوق افزای آورگشتین غلظت و اجلال فرما زوای کسب شریعت
 و انبال سرور نهال برستان جهان بانی کل سرسبز چمنستان کامرانی آرائین شایر رعیت
 تا شریعت امر ملت بیضا حاکمی الزار است سنیا مآجی آثار بدست ظلمت مآبر احکام رب العالمین
 قاهر اعدای شرع بین تنسیج بنایح جو در کرم معدن یواقتب اخلاص هم ترج اساطین
 ارباب علوم و حکم عجا دار اکین اصحاب سیف و قلیم جگر گشته سلاطین خانه اوان ندل و سیاست
 نور دیده مصابیح و دودمان فضل و سیاست سلطان بن سلطان خاقان مس الله علیک
 بقایه و انطق المومنین بحیل خایه و نصر الدین بجز اجایه و نصر المجاهدین بقهر اعدایه بعد از
 اهدای نخته سلیات مسنون و تحیات کرام نمودن و تقیضات اخلاص شون و دعوت حق
 مناسب کرین و علوم ترتیب تین غمتمس ایکه این عاجز خاک رو ذره بقیده اراغ خاندان
 سادات عظام است و در دودمان شرفائی زوی الاحترام اسلاف کرام این بکین بر سجاده
 ارشاد و تقیض آرز صد که سینین در بلاد هندوستان استوار و نمکین سید اشسته و در اوقات
 احکام رب العالمین و انقیاد او امر سید المرسلین عمر که گذرانیده اند و جماعت مستغنیین را با نوار

فرمانست ای پادشاه

با نادره فیوضات فایز گردانیده چنانچه از اعلام بزرگواران این ضعیف مغرب بارگاه آرسید
 علم ابد که از خلفای کبار حضرت سید اوم بنوری در احیای سنت محمدیه قدسیان حج اوقان علم
 بوده اند و در انشای طریقه مجددیه آنهمه احوال پیش قدم آیین بنده عبودیت شارب غایت
 قادر مختار در ساعات لیل و نهار بر طریق مرصیه اسلاف کبار و قوی بترتیب جماعه طالبین شوال
 و در میان کافه سالکین مقبول چنانچه جمعی کثیر و جمعی بغیر از سلکین انقیاد کیش و در سنبل غلام
 از اینش تحول و قوت رب قدر بر واسطه این فقیر خیر آن درگاه و اهل بیت طهارت و بارگاه خالق
 البریات مورد الطاف و کرم گردیدند و بر صراط مستقیم راسخ القدم حسبه صفات غنیه ایشان
 از ظلمات شرک به بحث خلاص یافت و بر دل اخلص منزل ایان انوار خورشید توحید و
 سنت یافت تعبدت کامله قادر علی الاطلاق و حول و قوه کامله استحقاق آجایای این بنده
 ضعیف با بنام منعم جمعی مشمول شدند و اعدای این بحیف با تمام منعم متجسعی شکوه و غمزدل
 ترقیات این عاقل و خاک ار در میان همدین ابرار محمول گشته و در هیات این در تعبد
 و در حق بتدوین اثر از سیف سملل اصحاب سنت و اخلاص فایز بدایع و غزوات ابالی گردید
 و از باب بحث و دفاع گرفتار کتب و دیال هزاران هزار از بکره علایق میقد و شارب شرف
 بیعت شرف شدند و در منامات و معاللات با انواع ثبات رات مشبه جامه ابریل اسلام
 و شاهید خواص و عوام از الزامات نام مظهر و پاک گشته و مدعی مباح نقوی و دور
 چست و چالاک جامه سلکین کامل الانقیاد و در انصار شریعت محمدیه مسلک گردیدند و در
 زمره فاضلین راسخ الاعتقاد و در انوار طریقه مجددیه نهنگ تکریمه عاقل و کثیر انگیز انگیز
 از مدت خیر سال تقبیر بر قاف در فعال حال حکومت و سلطنت این مالک بر بنیوال گردید
 که انصار ای نگهبان حضان و شرکین بر مال بر اکثر بلاد هندوستان از روی بیای آبان

ناسا حل در یابی شور که خجسته ششاه راه باشد تسلط یافتند و دام تشکیک از زیر نیار
 اخال دین رب خیر را بقصد دغای آن اظهار ابطالیات ظلم و کفر مسمون گردانیدند و دولت
 رؤسای کبار را با انواع ذلت مخورن و جاهای مسکین را محروم داشتند و حکم را خصوصاً
 با انواع تکالیف بجا نینداختند و بر مساجد و جایگاه اهل اسلام دست نهاده و رسانیدند که در مقدمات
 ریاست و حیاست و معاملات قصاص و نکاح و طلاق و طهارت و زکات و ربا و دزدی و آفرین کفر را بپایان
 نهاده و بجهل و نادانی و احمقانه و افسوس و اظهار رسوخ و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر و کفر
 و در این ظلم مضاعف و اعلام صلی و مکتوب حق پرستی مضاعف و گشته و در این پرستی مضاعف و گشته
 سینه بی کینه بلا خط این حال پر از زنج و دطل بود و قدالی اخلاص منزل از شوق حجت و احوال
 غیرت یابی به نهانخانه دل در جوش بود و آورنده لغامت چاه و بکنند سرور و فروش در این
 این صیغ را بر کارهای دیگر را بکنند و عزم الهامی حج در خاطر ریخته و کجاست که موجب از
 مؤمنین مخلصین که خجسته شست صد مردم باشند آن مقام فیض انعام رسیدیم و در این
 تشریف مشرف گردیدیم و دست عقیدت و اخلاص با کینه مبتکر رسانیدیم و جسم اشتیاق
 بر مواضع معطر مالیدیم و سر نیاز بر آستانه آن بی نیاز رسانیدیم و آیین جان توان را نشان
 خانه جان جان گردانیدیم سبحان الله چه دریای رحمت بکافات این اخلاص نیست و در این
 موج زن گردید و چه ملاطفت در بار آن مقام دلکشای در مجازات این صدق و صفا
 بنیاد بنا نهاد و معاملات خارج از حد حصار بر نرفته ظهور رسید زهی الطاف نهانی و انعام
 مهرانی که جان شتاقین را شیفته و زلفیه گردانید و جانی انعام بیکران و اکرام بی پایان که سر
 افتخار خاک نشین تا بوج عرش برین رسانید بستی اگر هر بن سومی با صد زبان کند شکر
 این نعمتش را بیان به تحبیر الفاظهای شیاره نباشد کی از هزاران هزاره بجهل آنچه از شهادت

بوعون

بر توفیق و کمالات گوناگون در انعام دیده و شنیده ام بیدان خیال دوم بنگینج و بزرگ
 قیاس و فهم نمی سجد آری این عطیه رحمانی است که هرگز اینچنان عطا نیویانند و سبب است
 هرگز امید انداختن شرف نیانند افعلم لا مانع لما اعطیت ولا معنی لما منعت نهیب است از آن
 تشنه و آزار از غم معاملات آن مقام این است که از درگاه و احسان بها یا حلت غلظت و از حضور
 خیر البرایا علیه افضل الصلوة و التجهة در مقدمه اقامت جهاد و از آن کفر و فساد بطریق الهام
 ربانی و حکم روحانی با شارات غیبی در باب است مشرف ساخته و بشارت لاری
 در با فتح و توفیق مبشر در معاملات حق با علای کلمه البصیرین و احیای است سید المکرملین
 و استیصال کفر و متر دین مامور ساخته و در مواجیه صادق و بقیع مغرور و مغرور نو اختند
 پس خابرا اقامت همین رکن و کین حق تعالی لغت دین متین و شکست رفیق اعدای دین از
 حرم محترم و آن مقام معظم معاودت نمود و آنکه اقامت عامل که از مثل انعام و کفایت و کفایت
 افزا جان خود را کشیده و رکن کش مصاحبت ارباب کفر و ضلال و اصحاب عت و جدل
 اندازد و قطع نظر از این اش رات و بشارت انقدر لایحی است که هرگاه ملا و اهل اسلام
 در دست کفار نیام افتد بر جا پیر اهل اسلام عموماً و متشایر حکام خود صادق و واجب بود که بگویند
 که کسی که دشمنش در مقابل و مقاتله آنها بجای آرند تا و فیکه ملا و مسلمین را از قبضه این بی برانه
 و آلا اثم و کینه کار نبوده عاصی و تمسکار و آزار درگاه قبول مرود و میگردد و آزار است در
 مطر و دنیا و اهل خیر و روز در وطن خود اقامت نمودم بعد از از آن راه محبت پیورم و در ملا و
 هند و سند و فو اسان دور و سیر کردیم و این تحفه بشارت پیش از اهل صلوة و خیر بودیم
 و این دعوت حق را بگوشش پرورش چهره مسلمین رسانیدیم و اکثر مؤمنین مخلصین را در نیکو
 رفیق خود گردانیدیم و آنرا الهام در او طمان و یوسف می رسیده مخلصین ایشان را رفیق خود ساختم

و حکم چها در جحیم و کبریات و مراتب بر سر اهل کفر تا ختم و جان و مال در رضا جوئی انداختند
 در باختم اگر چه در مقدمه قتل و قتال و جنگ و جدال حکم آخر بنیادینیم مجال فتح و شکست
 جانین مقدر است اما احمد صدرا المنت که موئین صادقین را نه در هنگام نوبت و غور و غیبه
 و نه در وقت شکست تعاهد و تنوری و از آنکه بغضهای کلام حکم و دست سید الانام و
 قناری کل بر قیامی عظام و مشایخ علمای ذوی الاثر کم و صوابه بید عقلای ذوی الانام
 اقامت این افضل از کارکن اسلام تویی قتال با کفار نیام بدون نصب نام بر وجه شروع غیبت
 بآراء طایفه با اتفاق جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و فضلاء ذوی الاثر کم و مشایخ عالم مقام
 و تحو این ذوی الاثر و مجامیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام ببردست با بغیر جمعیت اکثر
 و مانع گردید احمد صدرا المنت که معاند اهل کفر و فساد و صحت مجمع و اعیاد تعهد و در وجه و
 مشروع صحت است بر چند این اصناف العباد اولاً که بحد اهل این منزلت سیف بواجبه غیبی
 مبشر بود و ثانیاً با اتفاق جماعات بر زمین باین منصب رفیع شرف گشت الا خاتمی البریات
 و عالم السرائر و هفتیات که است بر زمین که گاهی بر بل اخلام منزلت این بنده عبودیت
 و عافو خاک را از روی حصول معنی ملکوتی این میثا را در سطح بر بلا و امصار و تجریر بر بلا
 حکمتان و فرمانروایی بر اقوان و اخوان و طلب غایت و بجا است در یافت و ادارت و اقامت
 رؤسای عالم بقدر ارتداد سلطنت سلطان و املا میا را آتیا از حقیقت سائر بندگان الهی
 و آنتیان رسالت بنای گاهی خطرم هم نموده و در سوره آن هم نرسیده بجهت مقصود از بر کار
 تمام این مکر پیرای و عو به آرائی و کار از اعلامی حکم رب العالمین و احیای است سید المصلین و
 اخلام بلا و موئین از دست کفر و ترویج تحری و غیر نیست هم گزین از شعب و سوسه طایفه
 و مشایخ برای نفسانی باین داعیه و صافی و ابهام ربانی مخلوط نموده و آتیه علی با تقدیر و کمال

چنانچه تمامی سرگذشت این عاقل توان در تفسیر حال هند و ستاره از جلال بیت محرم و تجمار
 اهل اسلام در دست نوردان اقلیم سیاحت و اوقاف بلاد و در دست تخلص فرمایند تا حقیقه
 حال منکشف گردد و از بسکه آنجناب و اسلاف بزرگواران آنجناب بغیرت ایمانی و محبت
 موصوف اند و با علای اعلام دین و احیای سنت سید المرسلین سود و فایده و عدالت
 مسلم طرایف نام است و عظمت و کیمیا است ایشان زبان نذر هر خاص و عام بلکه جامع برین
 آن دیار و دنیا بر متمدنین آن اقطار بغیرت ایمانی و محبت اسلامی در جمیع اقلیم مشهور اند
 و قطب ایشان باطل است و حق طریقت سود و حق که بخارای شریف در مقدمات دیانت و اگر
 ضربه ابل شده در رسوم مردم آن مملکت شریفه در حق جامع بر مسلمین مسطر عمل گردیده تا از اطمینان
 بر طبق منطق لازم الوثوق و حوض المؤمنین علی الصالحات تجردت رفیع در جنت آن عالمی انوار
 علت مینا و دماهی آثار ربمت ظلماء تا هر احکام رب العالین قاهر اعدای دین چنین نگارش
 کرده شیعده حق جل و علا بر عظیم خود آنجناب با بنصب با نروائی اگر شود که ای که از علای مهابت
 از باب عزت و اقتضای آثار اهل و جابت است شرف گردانیده پس در شکر این نعمت طی
 لازم که هر اسباب حاجت و فرحت و سامان عظمت و کفایت در تحصیل رضای رب العزت و
 کرده شود و در اعلامی مکه رب العالین و احیای سنت سید المرسلین داد و کوشش داده آید که
 در سای بلاد دهند و فراسان در مقدر اطاعت و انضباط و تعاضل و در زیند و در باب لغات
 چهار و تکامل و از مقتضای محبت عاقل گردانید و از حقوق عبودیت عاقل آفریننده که بابر
 محبت ماسوی اعدا از امتثال احکام الهی بیگانه نباشد تا یقینی حقیقت بنده نیست و مومنی که عزت
 ایمانی ندارد و در نفس امارت مومنی و محلی که مرغوبی را از مرغوبات نفسانی و امثال احکام
 ربانی ترجیح دهد مخلص نباشد و سبحان الله که یکدیگر غرضی را از اسلام از دست نگاریای می بیند که می بیند

باز غیرت ایلمانی در دل ایشان جوش میزند و محبت اسلامی در سینه ایشان فروزش نمیکند
 چگونه ادعای ایمان مینمایند و جان خود را در نمره محمدی شکارند آری محبت حق با محبت دنیا
 مخالفت میدارد و حق پرستی با هوای پرستی مغایرت معنادار است تجویز اجتماع این هر دو امر در یک طبع خالی است
 بر اختلال و درمی سست سر با باطل احوال الدنیا و الآخرة مترمان لا اجتماعان حدیثی است تا بدین
 جمع بین حقیقت و کمال از منافی است شهرت هم خدمت خوانی و هم دنیاوی دنیا و این خلیف است محال است
 چنانچه رؤسای بلاد مسطور یادداشتن این کردار رسیدند و گرفتارند و نذرت اربابا گردانند و در
 دراصل این اخبار در حقیقت آنها در محفل جلالت منزل مشکوک بود تا بر آن علیه احوال نکبت مالی تجویز
 و ملک و تعدی مشرکین هند بیع مبارک رسانیده شد تا غیرت ایلمانی که مورد از اسلامیت بپوش
 آید و اساس اهل کفر و ضلال را از پا براندازد و جمعیت خود را بیس لهین را بر هم زند و در حق باز
 اهل کفر و شرک بکشد هر چند ضلع او طمان بریغ زمی که فروگاه این عاجز خاک رست و سراسر
 کوها بر تپه یار که مهبط انوار اقبال و محفل مرکب احوال ترازند چه آن خراب از انواع کار
 در مقدمات انتظار بنندگان بر درگاه در پیش است و ضلع مذکور از در محفلت مبارک واقع
 در اقطار و جواهر مومنین رعایا و مشایخ و مشرکین انصاری با بیخواب عقد محبت بر بسته اند
 و استعداد طاعت و انقیاد و مستطاعات جهاد نشسته در مصورت اگر معاونت عظمی از علما
 دین و مساکت عظمی از اهل علم شروع مبین نسبت ایشان متحقق شود هرگز تکیه علومیت و دور نیست
 ایشان دو بالا کرد و تا بر آن علیه مناسب وقت چنانست که جمیع صفات و کبار را از علما می شناسند
 و در اکین معبرین و سپاهیان شجاعت شعار و در عالمی انقیاد را در ترغیب فرمایند و جمعی را از
 لشکر طغیان تعیین نمایند و از فرزند عامه پرورش مجاهدین کنند تا مشارکت آنجناب در
 اعلامی دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و ارتیاب با حسن وجهه متحقق گردد و بجا آید

نه کردن را تقویت قلب بست آید و چنانچه سلطنت این جهان نمانی شرف شده اند و بدین
 توجه عالی اصول دین منین در ستم بین در آن و دارو انظار مرجع و در آن انوار عدالت
 مصروف اند و به پرورش ارباب هدایت مشغول همچنین اگر استخلاص بلاد و زمین از تصرف
 ملایعین بدست مکر فیروزی اثر صورت بندد هر آنکه حمایت سابقه بحکمت لاحقه منتهی گردد
 بنسب نور علی بنود بر انظار مخلصین مودت ظهور جلوه گر شود و حمایت منتهی از رضا جوئی مملی
 حاصل گردد و در درجه اعلی از مباح جنت نهم در جوار رب کیم مقصد صدق بدست آید
 علاوه برین آنکه خزائن مینا و طلا و کفار شرار در تصرف انصار و اخبار و ترمیدان قلب
 سینه مختار و آیه آیین غیر تحصیل مال و مال و تصرف بلاد و اموال غرض فیدار و هرگز از احوال
 زمین و اخراج مخلصین بلاد و مسلمین را از دست کفره ستمزدین استخلاص نموده خوانین شیخ حسین
 در ریاست و سیاست و قضایا و عدالت کما حقه مرعی دارد و مقصد دین غیر حاصل گردد که
 تسلط سلاطین عادلین را بر تمام روی زمین بهتر از تسلط خود میثارم زیرا که سلطنت
 را بخیرالایم می آید و تمسک نصرت دین منین و استیصال کفره ستمزدین منتهی گردد و تیر سنجی
 بر هر طرف مراد رسید و در مقصد ستم نیکب تامل نمایند و مکر حق را که از زمانیکه سرداران ملک
 خراسان بحین دنا مردی و موصوفانده و بطل و تعدی موصوف بنام اعلیای ای این
 از حکومت اینان نیز اراده و جزو ایشان بیکار و کفار و فرنگ که برهند و ستان تسلط
 اند نهایت تجربه کار و دشواری را ندیده و حلیه باز و مکار اگر بر اهل خراسان بیایند بهر تمام
 جمیع بلاد آن بدست آرند باز حکومت آنها مجدود و ولایت آنها تبصیل گردد و اطراف را
 با طواف دار الاسلام متحد و انواع مفاسد در میان مسلمین دارالاکلام بحلیه و مکر خواهند داشت
 و علم مخالفت آنجناب خواهند افراخت اگر فی الحال مکر فیروزی اثر بر آنها نداشت و مانند

و وجود آنها را زیر ذر بر ناید البتة از خیال تسلط بلاد سلیمان دست بردار شوند و دور کاوه با خود
 گرفتار این صحنون را مثل مصاین ثوبه با لطافت شریه بقصد نغز بایند کجکه اگر فی الحال درست
 ابواب در آمد آن ملاعین دیار خراسان قنابل خوانند و آنچه در عرض صریح از طرف ایشان
 در حق اهل خراسان بطور خواهر رسید که در خواهند فرمود که آن ملاعین عراکم بسبب
 و خیالات نهایت دور دست میدارند و قطع نظر از مراعات این تدبیر مذکور پس بقصد رفرود
 که بلاد هندوستان از اصل دار الحکومت بکل کوفه هندو رنگ با فعل بران مسلط گردیده
 پس سنجلاص بلاد مذکور از دست آنها بر زده جا میر ایل اسلام عماد و شاه حکام هندو
 واجب این فقره بقصد استقامت خود که شش میناید انتخاب از لزم که بقدر طاقت خود شش
 که با دنی معاد است انتخاب کجکه بجز نام مشارکت آن و الا قیاب غلبه دین ترقی میگردد و کار با
 مجاهدین رونق می پذیرد و از آنکه غنایت لطیف خبر و احاطت رب قدر سهولای قیام جهاد کمال
 استعدا در سیده و ماده علوم دین و اجتماع خود در مسکن آماده گردیده همین که بهت عالی میوه
 گردد و بهت تمام سرانجام صورت این امر عظیم بر منصفه ظهور جلوه میفرماید و اتمام این مهم فیم
 روینمایند آئینه سر رشته به دست قادر مختار است اول در ناسیس انجانی تدبیر ساعی جمیل
 بر روی کار انداختن از عبادات بنیله شمرده بجهت تمام بجا آرند بقدر از آن در تعویض سودا
 نقد بهت عالی بگمارند و آنرا از اعطایه جلیده قرار داده برالواح قلوب بنگارند که آیه و شایع

فی الامر فاد اعزمت فوکل علی الله فیست از کلام ملک عظام و کلمه السی متنی و الا نام من الله
 نوی است زبان زده بر خاص و عام است گفت پیغمبر با و از بنده بر توکل زانوئی است به پیش
 این است محض مقصود این فقیر دستم کنون بانی الضمیر لیکن از آنجا که تشریح انجیل افضل
 این اجمال تجویز خاصه بریده زبان شعیر منید و تبغیر لسان انسان متیتر بنا بر اعطیه

بنابرین

تجا به خطاب آیت ابی تقیوب بارگاه رب نومی سولانا عبدلهی ادری اسد بکل غی غو
 و متع اسد بکل غلن و مکی را که برزاده توحید و اتباع سنت راسخ القدم اند و در مقدمه غریب
 و ترسب و دوط و تذکیر حکم در بر افه علم اقیانی بخود اخوانه و در شافت بیان ایانی احوال طر
 و در ارشاد ساکنین به بنیر اند و در افاده طالبین بی نظیر در به آیت راه کم کردگان بادیه مستلا
 بنجم ثاقب اند و در استیصال خشت اهل شرک و بدعت خیزد و غالب و در در انعت این غیر هزار
 و در دست کشیده اند و در که و دشت نذر دیده و در ملازمت این حقیق شب و فراز تر ننگان و نگانه
 و در دانه و گرم و سرد زمانه چشیده و مع اعلام در آیت النیام شعله نغیر علم تجددت جاسر اهل انام
 بحضور اللوح النور و در اندام و در اسطه قوت لسان و عذوبت میان آیت ان تفصیل فانی انظر
 بسبح اشرف و سایندهم آنچه از کلام در آیت النیام آن مجمع حسات و منیع برکات فانی گرد و آرا
 به وقت قبول آرنه در مصابین در آیت الکن آرا از جنس قوانین علم معقول و مفقول شمارند و آرا
 باعث سعادت دارند و در این مجال برکات نشأت بین تصور فرمایند زبانه و السلام مع الاکرام علیهم
 علیضه ملک فین اسد خان مهند که عمده اراکین و الی پیا در ست بسم اسد الرحمن البرحمین
 بسم اسد خیر الاسماء و قطع اسی دلارام بآرام جهان رام تو باد و همه در دام یکبخته و باد نام
 بر افهای و تاسی تو زما باد سلام - سر فدا بر تو را بلکه زخم نام تو باده آفاضل یکبیره عمده
 افاضل شمایل آن نجسته اثر محمد حمیدی است که مساحت مساحت جالش از وصیت و نصرت
 و گنجایش الانش اسکان منزله و مراست و بنیان ابران کبرای جلالش بلا ریزه بکوش
 حدوث و عدت عیب مقدس و بعد از ادای ثنای الهی و بیان شکر نعم متناسی اصبحتین
 حدیثی که طوطیان ذی بال حسن المقال بان کشف اند و خوش خبر که طبلان حمن در آیت نامه
 در دوی است متر از متصل و مصلو غیر منقطع منسلل بر کادی صراط مستقیم صاحب اول اسلای

آنکه علی بن عقیلم بمقتضای ثبت لایتم مکارم الاخلاق اعیان از شمیم شبیه که برایش سیرت
 و بر طبق سواد ای قتل اینها انسان فی رسول الله الیکم حجیا مشرق تا مغرب جهان از از نور شیدایی
 سوز و رضوان بریاران دیار و ان وعترت ظاهر و او که بر معنویان آن حکم فی رسول الله است
 اخلاق و اطوار آن حمیده که در راحلید ظاهر در بیت باطن فیض مراطین ساخته اند و طریقت
 و انقیاد و مراعات و اعتقاد با حضرت سرای سعادت دارین شناخته بعد عباد و صلوات
 و تسلیات بلاغیات و تسلیات بلاغیات و آرزوی دریافت طاقات بجهت سمات این احقر
 عباد الله فیض الله سرور و من میدارد محمد و الهنت اهل غلام حلقه بگویند منترجیه است
 و تذرسنی آن حامی دین معین ظل الله علی العالمین شب در وزیر که خاطر روز نشانه گرامی در صحن عین
 مگرانی بر تو درود افکند محمد سنی بسیار و خودی بسیار زاید الوصف بمجمل انجامید سرتقا و غلام خدایت
 تا فلک تاسع رسانید که ایست مندرجه آن معلوم و مفهوم گردید آنچه در باب شرف شدن غلام منصور
 انور و یافزندان یکی از برادران غلام در قید قلم مبارک شمیم آورده بودند توجیه شکایت
 آرزو و آرزو زمانه و غلام و اعتساف اعدای دین عالم حق و صدق نوشته اند بالراس و العین سزا
 قدم ساخته رقبه اطاعت و گردن انداخته مسرور و خضر شمیم اما از محالیت و عداوی انیمین
 عاجز مانده که بر دهن اجازت سروران عالی مکان که ناظران زمانه اند این سعادت غلام را
 نخواهد شد اگر طاقات با جبهه درگاه ضرور است از خود دان خطا و از زیرگان خطا منظور
 گنویس با بزرگ اسلوب آئینه از دلا ساسی و دل داری که تقدیر قرآن لایا اعتداید که گویشی
 آمده است بجانب سروران ارسال دارند که این شصت پانزده انصاف جاری در خاطر دارند
 و احیاناً در محفل خاصه میفرمایند که شال باین مثل میباید که خدمت بر باد و گنای لازم است
 خلد الله مکه با قایل عام اعتماد فرموده مایه از انجاس با وجود اخلاص و یگانگی منته ساخت

گاهی بنامد و بنیام یادش و نغمه بوده است مرا جان در وفا داری برآمد نهضت و حق من بگشائی
 تر صد و ترقی بخلاف ایام خالی ابرایسل در سائلی بسبر داران مفتوح فرماید که خیریت و خوبی
 درین مرتبه است و طلبید است غلام حلقه بگوش در عاشیه رقیبه غریبه شمیمه ایستار نگارند با ذوق
 مستعد شرف حضور شده رفیع که در اوقات که منافقین فیما بین ثبت نموده اند که ده شود و سایر
 احوال و ذوق پذیر گردد و مصلحت نیست که از برده بریدن افتد راز که یک مجلس نهان
 خبری نیست نیست: حاجت ترقیم ندارد وقت تنگ است آنچه حاصل عرفیه نیاز زبانی رساند
 معون صدق دانند: جواب از طرف امیرالمومنین خداوند ملک بنام مکلفین ایشانند
 که از اعظم طرازان دلی میباشند بسم الله الرحمن الرحیم: نیکوترین ترانه عند لیسان حبیبستان
 و بهترین ترنم فریمان سر درستان دانش پرایی تسبیح بیضی شهنشاه قدس بارگای است
 مطابق کون دکان و صفای زمین و زمان از سکت ناسک و از قهر خاک تا اوج ملک الملک
 ظهور کمال قدرت سرانندت است و حمد حکمی است که هر ذره از ذرات بیابان و هر رقی
 از اوراق درختان آئینه ناساگاه و جلجلی جلال حکمت بی علت او و بعد از ادا می حمد آن احد
 خوشترین کلامی که طوطیان شکریان بآن سرانند و زیباترین زیور که ابروهای آنس نگارند
 آرایند قدود نامحدود و بر عظم غرضه وجود صاحب مقام محمود آئینه دل و جمال لایزال مظهر اوصاف
 ذو جلال شکور و الهام حرم المومنین علی الغیال و صلوات مسالیات و تسلیات منزهات
 بر سر در کانیات تحف بالقباب سید المرسلین و در حقه تعلیم شرف خطاب ایما انبی الهام
 الکفار و الکاشفین و بر اهل بیت اظهار محابیه بابر که فرمانروایان اودر ملک سیوف بانی الله
 بقدم جمیع و بخت نهاده اند که علی المومنین اعزّه علی الکافران بجا هر دینی بیل الله و لایحی خون
 لایم اند که در کشتن بایان اعظم مالتون سده داشته اند علی الکفار رحما و عیشیم بعد از حمد و صلوة

از امیر المومنین سید احمد قطب الدین خان آخلاق نشان تو دو عنوان ششم تا بیست و شش
 ملک فیض الله خان سید احمد الکلی المینان بعد از سلطنت من و دامادی اجابت نمودن واضح
 آنکه احوال این دو بکرم رب عبودیت تا تحریر نامه نمودت نشاء سر اسر مستوجب حمد و ثناء
 و محبت کرامی مستطیر اظهار انبخت و اخلاص و محبت و انقضا رسید انوار سرت و آیت
 فرمت بخشیده مضامین و داد و گشتی مجمل از عبارات بلاغت آیات و فضلا از بیان حاصل نامه
 ۱۰. اخلاص عنوان لایح گردید آیه حکیم الله الذی جعلنا مالنا حله و چندی از حکمت حکمت سات
 نوکر ز غما نهادن بر صنوع و طاس و داد اساس شده بود بیاسخ آن نصیر گامی بردارد
 و جایش تشریحی طراز آنچه در مقام غنای عدم تشریف آوری خود ارقام فرموده بودند که بود
 اجازت سرداران عالی مکانان که ناظران زانند این سعادت غلام را میسر خواهد شد تحقیق
 آنست که آن کرم را محض بامر مشارکت مومنین و معاونت مجاهدین و شاد و در بدر و غلما
 دادن این مهم عظیم بعد از سرسرت از غلبه بودم پس اگر اطاعت سرداران زانان نسبت
 محبت دین و حمایت شرع بین بزم خود واجب او که میداند و در سطح این علت را در بود ایجاب
 از امر ارض رویه نمی شمارند و در داد و معالجه آن سعی نمی آرند پس حکم کل خیر بایده چون
 شادان و فرحان مانند و آنچه در مقام تدبیر قدم نگارش نموده بودند که اگر ملاقات با بنده که
 ضرورت پس مکتوبی بجا نبست و در آن ارسل دارند و طلب داشت غلام حلقه گویس در شامه بر نگذار
 که با ذنهم مستعد شرف حضور شود صورتش این است که در خواست ملاقات کسی از مخلوقات نباشد
 در سر انجام دادن بهات هیچگونه ضرورت نیست زیرا که در مقدمه اقامت جهاد بر کفار و شرارت و
 و اعتماد محض بر قدر خدا و در امر و بر طبق وعده و من توکل علی الله هر چه در باره حل کل مشکل
 صرف از درگاه و اله العلیات امید ارم هر چه عاجز و خاک روزه بمقدار ارم اما جاه و طلال

مقدم

۳۱
 مخلوقین در جنب غفلت و جلال رب العالمین تجویفی نمی شمارم لیکن از آنجا که اعلام عالم خدمت
 بجا پیر اصل اسلام بحکم حق المومنین علی العتال ضروری است و بسا مضامین هدایت است
 که تاجها در حیطه تحریر نیکنند و بر نفس نفیر یا حسن و جوره جلوه می پذیرد بآراء علیه در خواست
 نمودم هرگز هرگز راه استغاثت و التجانه پیروم پس اگر با سکا له با لثافه بر تبه نقد را نجا سید پس
 اصل اعلام بطریق کتابیه هم بسبع گزانی رسید و مستند آیه دانی هدایه و حق المومنین
 علی العتال بودی گردید و آنچه در مقام تعلیم لکن کلام در مخاطبه سرداران ذوی الانبیا است
 دانی هدایت فتوح لاله قولا لیتا لعلک تبذرا و در حقیقی استشهاد فرموده بودند پس این ضعیف و غلیظ
 و سخن ضعیف گاهی در سکا له منغفا هم فضلا عن الزدس بیان می آید بلکه از از سادای
 اخلاق و شئخ حاصل میسارم و چو این امر دسیم بر بدی کار دارم که یکسی عداوت و حبلی و لغت
 کلی نمیدارم بلکه همین قدر از زودی دارم که هر گمانه و بگمانه و در میس و ضعیف را بر اهتی و
 نایم و با اطاعت مالک مطلق کار فرمایم اگر کسی بگوشش هوش شنید در سکا له گان خاص و
 مقبولان ذوی الاختصاص مشغول گردید و هر که پیوسته می کرد حسرت و ندامت با خود برداشته
 نفع آن بمن می پیوندد و نه مضرت این بمن می رسد تا شکر آن بجا آورم و شکایت این بزرگوار
 را نم و آنچه در مقام استحکام علاقه غفلت و التیام با سرداران ذوی الاخرام نگارش نموده بودند
 که بخلاف ایام خالیه الباری سل در سایل سرداران مفتوح فرمایند بر تیره سورت و غیره و انفع باد
 که سردار سلطان محمد خان و سردار سعید محمد خان را و سایل مسلک مبدانند پس
 جواب آن همه از بنجایانند بلکه اگر مکاتیب طریح و شمار کرده آید هر گانه مکاتیب ای جانب
 در تعداد از آید بر آید چنانچه غریب خط سرت خط فرستاده بودند و جایش نگارش کرده شد
 باز دقتی که زمان قدرت رسل و سایل متدگرد و خطی دیگر در طلب حاجات سال داشته شد

فاما سردار یار محمد خان و سردار میر محمد خان اصلاً این راه نمیپسندید و ابتدای این امر از تنجیه
 حال اکثر ساقی واضح گردید که راه الحاح و التماس با جدی از مخلوقین نمیپاییم تا در استحکام راه محبت
 و اتحاد فرق الطائفه سنی نایم آری احلام سرداران کثیر الاقدار آن که مقصود میباشند مملو
 انواع ترغیب و ترسب بکرات و مرات برنگاشتم و تشکیک ایشان با وجود ولایت مبدیه بنیاد
 که بخون قرطیس و قلام است در ارسال مکانیست اهل سیف نمایند پس با فقر آرد چه یاد که درین بار
 که متوازی از ادوات کتابت است بدفاتر نگاری مشغول شویم و آنچه در مقام بیان شکایت سرداران شیعه
 المتحداران و قمر و ملک اتحاد شکسته بود که آن شمت ما بان در محفل خامه میفرمایند که شال ایان این
 مثل شهید میگردیم که محنت بر باد و گناه لازم پس ظاهر است که اگر سرداران معدود صحت معنی مدونی است
 و خدمت این اصناف عباد است با رعایت شریع مبین و اعانت مجاهدین که رسیده بودند پس فی الحقیقت
 این خدمت وین رب قدر است نه خدمت این غیر حقیر لازم که شکر این خدمت عظمی و عطیه کبری بگما
 خالق الوری بجای آرند و گردن کسی از مخلوقین را زیر بار دست خود سپارند قال الله تبارک و تعالی میزان
 علیکم ان اسلموا اهل الاثموا اهل الاسلام علیکم ان اسلموا علیکم ان اسلموا علیکم ان اسلموا علیکم ان اسلموا
 خدمت این بنده درگاه اگر بغیر وجه اسد بجای آورده بودند پس این امر است از اصل هر ابطال
 و در دسمه خیر سر اسر عاقل را بطوریکه بغیر وجه اسد باشد خیالی است بر اختلال و ملائکه که با سوسی اسد
 پیرسد آمرست جالب شکست و دو بال آهن نماند که رعایت این تعلقات بمعنی نایم و تاملات
 بیهوده گر ایم بگویند من هانم که در هر باب سینه صافم خاصه در معاملات مسلح و جنگ گیر و دیگر ملک از
 دور روی نیز ارم و آرزو باشد ای غرض دست بردار عاقل و خاک ارم و بنده عبودیت خوار از آقا
 ما سوسی اسد عاقل و شکست پیر ارم و گلبگل غرضی را بان عاقل و شکست پیر ارم و گلبگل باین راه اتحاد
 میپسند لازم که بر شکست عبودیت خالصه و گلبگل نژاد و قبایل استقامت سنگین و باین خواجه شاهی

اختیار کرد

اختیار کند و از او بانشی اجتناب ورزد هرگز خواهد که از حق عداوت خلق بگسلد و با این رابط
خلق پیوندد و با سولای من بنیاد مخالفت نهد و گفتار با بکار دهنده عهودیت شمارد و یک سکه
سواقت کند پس هرگز هرگز این امر گاهی شدنی نیست که من محض بنده پروردگارم و بنده
کسی از صغار و کبار آری اگر سرور دلدن محمد و حسین به نسبت رب العالمین از بندگان عهودیت پس
شمارد و به نسبت دین تبیین از خود اخواهان خیر اندیش پس البته سرور دلدان کرام را واجب العظیم
و لاکرام شمارم خود خدمت گذاری ایشان سخیان و قل می آمم پس من یک کسی از روی
و ضاعت عداوت ذاتی نمیدارم و هیچ معادله ای را نسبت بخود نگذاشته نمی شمارم تا از من گشت
اینی نماید و خوف مکه در میان آورده آری غافل از حقوق پروردگار و غافل دین سید بار
همونست آنم و گنگار و عالم و سنگار خواه با من معادله لطف و عدوت نماید خواه راه عطف
و عدوت نماید و آنچه در مقام انتقام نامه عدوت شماره تغییر قلم ملت تمام این بیت حافظ
شیرازی مرقوم بود بیت محصلت نیست که از پرورد برون افتد راز از لیک مجلس داغ خبری نیست
که نیست: بردای غلظت پیرای داغ و لایح باد که اگر مراد از راز نهانی غم اینجا نیست بیت
عبد پیشاوند برباک کردن مجامعین هندوستان از حسن و خاشاک لایح بخلق و خاوشنگ
اصحاب عدوت و متعلق اینقدر اصلاً از اسرار غفیه نیست بلکه رد بروی تلایر عالم اخود زار
وکیل سرور سلطان محمد خان این سخن باور علیه گفته ام و هیچ نکته لزدین باینهفته و اشارت
اینهفته در سکه حجاب تمهید که برایشان نهفته آری تبیین مدت نمودم متنی بگذاشتم و رفت سرنگام
این مهم خواهم کرد و بگذاشتم ساعت درین عبارت سعی بجا خواهم آورد و در بار سر رشته هر کار است
فا در مقام رست عزم جاهلی دارم و تمام آنرا از درگاه و آیه الطایا امید دارم پس مصلح خبر
این امر ظاهر و با هر بسیم اشرف اصلاً مستبد نیست مصرعه نهان کی ماند آن را زنی کرد و سازند

و اگر بر او از سر نهانی حال عزت آید مال با فقر آید است که با وجود این بی سر و سامانی در صفت ذوات او
 بر مقابله در باج خست و ثروت چالا کنیم و در مخالفت صاحب عزت و کثرت بیباک پس باید
 دانست که هر چند با فقر آید نهایت بی سر و سامانی که آید از زندگان شاه شایسته و برود
 او در خان و شاه و انیم و در احاطت او کامیاب و کامرانیم بر آیت کافی و آیت کم سن و شبیه
 قلیله غلبت نیست کثرت با آن اعتدال و کلی داریم و بر معنوی لطف شجون و سن بر کل علی الله
 و حسب توکل جلی عده و مخالفین را اگر چه پیران هزار در رسد و قوت معاندین را اگر چه
 بدو ارج میسار کند در جنب غلبت بر لای خود هم سنگ حس و خاشاک هم نمی شناییم و هر گز
 گس نباشد که هم خیال نمی آریم بهجمله انقیاد شعاری با فتح و شکست کار داریم و خیال غایت
 اهل دین در سر داریم و غریب امانت متر دین پیش نظر هر دو تیر یک در تر گش می داریم و دین
 موکه خواهم انداخت و هر زنده تیر یک از تنه دل برابرم برین بساط خواهم باخت آن توابع
 و مضرت من رسد یا کسی دیگر خواه تاج شهادت بر سر یایم خواه خلعت شهادت در بر
 زغایه و السلام ص الا کرام تر قوم هفتم محرم ۱۲۳۳ هجری بمقام بختار شد
 بنام حبیب الله خان پسر عظیم خان برادر دوست محمد خان والی کابل نوشته شد
 بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بطالع سید احمد بطالع سید احمد بطالع سید احمد بطالع سید احمد بطالع
 و اجلال نقاده و در دمان عزت و اقبال تسنن در ای محافل سیاست و ریاست مکه که برای
 میادین شجاعت و شهادت جلالت نشان سردار حبیب الله خان از اقبال و بعد از اسلام
 و دعای حاجت مقرون و واضح آنکه هر چند اقامت چهار دوازده روز و در روز چهارم
 لازم است آبروشا پس بدو آداب چنانچه والد بزرگوار آن سردار کثیر القدر در در مقابل
 کفار شرار و دشمنان و شهادت داده اند و اساس فرام آورده و خود را غر از نهانیت نهان

ایشان با و

ایشان با طرف دکن ف عالم رسیده و آوازده جلالت ایشان در اکثر بلاد و اقصاء منتشر گردید
چنانچه آن عظیم الشان تمام عمر همین راه پیموده اند و در همین کار و بار از بیجان فانی رحلت نموده
آنچه مدتها که خلف رشید آن سردار رسیده است بفضل الهی در باب شجاعت و جوانمردی و شجاعت
گشتند چنانچه بجهت شهادت مبارک بر آرزو داشتند و در مصاف نهایت افزاید و شهادت در میان
پیکار و جنگ و اصحاب موس و جنگ گردیده لیکن نهایت مقام حیرت و محل غرور است که اسرار
ما فراتر از ما که این باب را علای کثر البطلین و استقبال کوفه تهرین از مصاف و در درازند و قرب
شما و در شوم و غم و جنگ و محال و قتل و قاتل باطل کفر و ضلال پیش کنیم و در تشدید بیانی ایمان
و تأسیس بیانی اسلام و ترجیح دین سید الانام شب و روز و او که شش و نیم و آن سلاطین
عظمت و تقوا و دودمان خشت با وجود عداوت موروثی با کفار شرارت و جلالت جلی و مقدسات
جنگ و پیکار نمیکشوند و در حضرت دین و اعانت مجاهدین و اکانت تهرین و او که شش و نیم
حال آنکه بر حقیقت این امر مطلع اند و بر تافیل این اخبار آگاه و خبر آنچه گذشت گذشت بحال
از خود تباخی و دل اهل سر برارید و در شاکست و همین اعانت مجاهدین سعی طبع بخارند که اگر
روزی در محله حساب کتاب حاضر خواهید گردید و در معرکه سوال و جواب خواهید رسید و مصداق
کلام هدایت الیام تم تسلطون یومئذ من النعم خواهد دید که کدام روز و در این روز که بکنید تا
مصداق آیه وانی دایم علی بل بنیکم بالاحسن اعمال الذین ضل حسیم فی هجوة الدنیا و هم یسرون
ازهم یحسبون صغیرا شود و در مقام منزلت اقامه غر از اطاعت حق چیزی کار آمدنی نیست و
همچو درین در افتاد از مال و منال غر و جاهت حاصل کرده اند چیزی جریست و ما فی فی
اگر در راه حقوق منم خود می شناسید و همین مقدمه یک نیک نامل فرمایید و در انصاف و کام
رب العباد که رسیده نایب و در دانه از جان خود را بجهت تمام و در جمع مجاهدین رسانید و هرگز

زاده مکمل و تغافل نه چنانکه دفعه ملکوت بر سر میرسد و تمام این راحت و فرحت از دست
 میرود و هیچکس اندر رب العلیین و مالکین الا ابلاغ الیعبین باقی تفصیل احوال ارزنیان دارند که از
 محبان ندیمی و مخلصان صمیمی اینجانب است و ارضی خواهد گردید آنچه اظهار نماید آنرا فرین مصیبت
 دانند و آنرا در اعمال و افعال خود مرعی دارند که باعث سعادت دارند و مجالس بکشتن است
 است زیاده و السلام مع الاکرام تر نعم بهم محرم اکرام است لکن سحری منقاد چنانچه بنام حاجی خان
 کاکر که از اعظم ملازمان و عمده مصاحبان دهست محمد خان والی کابل و کوهرستان و قاریان
 بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد شهباده خان عالی شان رفیع المکان جلالت
 عظمت منزلت حاجی خان کاکر تسلیم اسد عالی قیاد از سلام سنون و دعای اجابت مقبول
 آنکه از آنجا که حق جل و علا بکرم عظیم خود آن ساهی منزلت را با انواع نعم و انصاف مجرب و کرم
 و از قبیلان زمان و معززان دوران ساخته و آنجناس هنر شل و کرم صایب کرامی ثواب اظهار
 اذکین در شافت بیان و وقت مراتب انش آرائی و شدت سعادت مکرر برای در خاطر
 فضایل و خایر و بدعت نباده و آن عالی شان این تمام انواع هنر و کمال را الی آفاق در طلب
 تحصیل الی رسال و جاه و جلال و مصروف فرموده اند و بمقتضای اعلی و آمار بقصی رسیده چنانچه
 سرداران زمان دارا کین دوران تجاست و مصاحبت ایشان از اغنیست گری میبایند و بر
 شاد است ایشان در مهمات فرمانروایی و کثرت کرامی اهل دنیا بید لازم که احوال در هر جنوق
 و کمال استحقاق و نعم علی الاطلاق بشناسید و در ادای شکر نعم او بشناسید و این رای مسای
 و مهم ثواب و جلالت و شجاعت و عظمت و شهامت را در اعانت اعیان شریع بین و آگفت
 اصدای دین متین صرف نمایند و چنانکه سرداران کثیر الاقدار را با انواع مشا و رات در مهات
 معاشیه اعانت کرده اند و همچنین احوال ایشان را با اقامت این دکن دکن قیتی لغزت و بین متین

دستبصال کفره منور دین و پرورش خرد مجاهدین را نگهتیه کن تا چنانکه عذر خود را در انواع وقت
 اینجا نماند فانی که را نیده اند همچنین دولت جاودانی بدست آید بجهل و فتنه دعوی میدارد و
 جان خود را در محمدیان میشارد لازم که در تائید دین محمدی سعی بلیغ بجارند و قدرت ابائی و محبت
 اسلامی را کار نمایند و در رضا جوئی حضرت رب العالمین را سخا قدم نمیدارند که همین وقت است
 و وقت از دست رفته باز بدست نمی آید زیرا که در بعضی وجه نگاشته آید و السلام
 مع الکرام ارحمهم و محرم سال ۱۲۴۲ هجری بنام فیض الله خان همند که از غره ملازمین والی شیراز است
 بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد مکی الله خان عالی شان رفیع المکان جلالت
 تقان ملک فیض الله خان سید الله بعد از سلام سنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
 زبانی اغذیه از لایق بانی نعمت خان تا تبارک و تعالی که این ترا گمانی بس عبید هم رسیده
 که خطبه که شایسته اینجانب را مصلح سادات شریفه را تبایا را خلاص و اتحاد فرستاده بودند
 بدست اغیار رحله اندوم سبحان الله این عجب خدایی است بر اختلاف و احتیالی است محال تصحیحی
 و فتنه انگیزی میامیزد مسلمین از طاعت منافقین کوهیده خصال و از سیرت مضدین بد مال است
 نه از عادات سرین صادقین و معاملات مخلصین را چنین اگر چه بنامین مادرها انواع محال
 شک و شکایت متحقق گردد اما این امر قبیح بزرگ گاهی شدنی نیست چه فتنه انگیزی و ترویر با فانی
 منافق خیرخواهی و سینه صافی است بجهل از امثال این فتنه مات از طرف اینجا بنای طمعان کلی دارد
 و هر که خلاف آن عمل کند آنرا از جمله مغتربات شمارند تا بر تاسلی خاطر و طاعت فتنه خط مرتب خط
 که مزین بهر خاص است بخدمت سامی بدست نعمت خان ارسال داشته شد ان شاء الله تعالی
 عالی خواهد رسید بخدمت سرور سلطان محمد خان از طرف اینجا بطریق پیغام بمنبری رسانند
 که شاید بهتباد سرانجام شدن هم چاد از دست ماضی آتی سر دستان بخاطر خاطر که گردید

در تائید دین محمدی
 و در رضا جوئی حضرت رب العالمین

و احتمال دادم شرکت و وصلت مخالفین پیر سید حاکم که انقلاب بان و تغییر دوران در هر زمان
 و هر مکان علی سبیل التوزار و التوالی متفق میگردد و اسلاف شما که ذره از عزت و دوامت نمیدانستند
 باز اختلاف ایشان بکدام در این عزت و کثرت رسیدند تا در یک در گرد گشتی و دشمن گشتی مثل
 بود یک گردش گردون و تغییر زمانه بر مظهر فعل و فعل شد میت یک گردش چرخ نیلوفر
 نه تا در بجا ماندنی نادر می جست و عظمت ظاهری را از رفیع و حضرت بشمارید و حکم تقدیر را
 که قاهر بر بندیرست بخیال هم نمی آید میت مال از برون در شده مغرور صد فریب تا خود در
 پرده چه تدبیر میکنند بر برای نظامت پرانی ایشان معامله این خاک را که گوشه را از انظار
 بود و آواشکار است که بجا و اهل عباد ما مردم و رفیع و حضرت و سعود احتمال خلف در مواجبه
 یکستان از او نام اهل کفر و طغیان است نه از افهام اهل دین و ایمان که من از پی پی پی پی
 نصیحت است از کلام حکم سلام و کان حق علیه المومنین و عده است از کلام مروت التیام
 آیتینی را بغور تمام دریا بند و سب و در مدح و برسانند و بخوبی این را انبهاوند دیگر آنکه آن خان
 عالی شان را لازم که در رسا خدن مجاهدین هندوستان در قرب و جوار موضع کند و اقامت
 میدادند و رفیق از طریق مومن سی یمنی بجا آورده آنست که بنا بر یک ساری سرور در آن
 ایشان را از قرب و جوار پیش در دربارند بلکه بر راه موضع میجانی عبور کنند و حد و حد را
 ایشان را با نواح مشا و دات و معادانات از افاضل عبادت شمارند زیاده و السلام مع ام
 مودت هم محرم احوام ۱۲۳۳ هجری از موضع پنجار و وصیت نامه
 احمد ساداتی لغز و بالقاء و التقدم و حکم علی جمیع عباد و بالقاء و التقدم حتی نصیحت بیک علی
 نبیه و جید محمد صاحب الشاعره و العلم و علی سائر الایمان و الادب و الایمان و الایمان و الایمان
 الاکرم و الاکرم صلی الله علیه و علیه و سلم اما بعد بر الایمان و الایمان و الایمان و الایمان و الایمان

این کتاب در دسترس
 است و در دسترس
 است و در دسترس
 است و در دسترس

۱۲۳۳

مغرور نگار

۳۵
 منقش آنکه جناب هدایت آب زنده اسلاف زنده اخلاف پیروای اصحاب بیت
 رهسای ارباب طریقت حاکم ربانی و کامل صفاتی مقبول بارگاه رب نوری مولانا عبدالحی تاج
 هشتم شهر شعبان سنه یک هزار و دصد و چهل و سه در تفریه خارج صله سادات بر سف نری
 بقدر بریزدانی و قضای آسمانی بر طبق منطوق لازم الوفاق کل عصر و البقیه الکوت از چهار
 فانی مدار البقاء جادوئی شتافتند و آفتاب ثبوت جسمانی از جمال تجرد و روحانی برانداختند
 ترغ اسد در جانه فی اعلی طیین و او صله فی خطیره عبادہ المفرین آرزو آنجا که اظهار مصایا
 بمقتضای نواحی حدیث نبوی و کلام مصطفوی من بات علی وصیته مات علی سبیل و سه و
 مات علی تقی و نهاده و مات منصور از مستحسان شرعیہ و مویات نجات خود و به است
 بآثار اعلیہ جناب منصور میر و قبل از وفات خود محمد حضرت آقام همام زنده اهل اسلام است
 الامجد سید المومنین سید احمد نصر اسد دینه و ملک محمد و جمعی دیگر از خدام آنحضرت صل علیک
 و آت بآفتاب کتاب تعبیر بارگاه رب جلیل مولانا محمد اسماعیل دهلوی و فضیلت بنابه کیست
 در نگاه حکیم محمد اشرف کاند دهلوی و سعادت الکرین میان شیخ نظام الدین بود که نوری و صلاح
 آئین قاضی علاء الدین بکهروی و حافظ کلام ربانی حامل آیات قرآنی حافظ محمد صابر سادوی
 چون منصور و مصلحت مشون و وصیت فرموده که آنچه حق تعالی در جمیع اشیا نعمه او ولایت نبات
 و انبیا و خصوصاً نباتات آنجا متعلق میداشت همه آن حق مذکور بنام و وصایه دنیایه بعفت آب
 عصمت قباب در وجه ایشان که والدہ عبد القدیم است متعلق دارد و پس حق مذکور بآن عفت نبات
 از ان جناب منصور میر و در مضمون باشد بآثار اعلیہ اینچه کلمات مشتمل بر وصی ساختن آن عفت
 نوشته شد هر که اطلاع بر معنی داشته باشد لازم که مهر خود با علامت و خط خود برین کاغذ
 ثبت کند تا در بقایا نباشد از دهیم شهر شعبان المبارک ۱۲۴۳ سنه هجری قمری ۱۳۲۳

او که واجب گردیده تباراً علیه ایجاب از وطن فالوف خود برخواستند و دیار رهند و بسند
 و خواسان دور و سیر نمودند و زمین آن افتاد و ملکین آن دیار را بسوی ادای این عبادت علی
 داده اند که این عبادت علی ترغیب که آنکه در دالمت که اکثر زمین غلصین و صادقین و سخن این
 دعوت حق را قبول کردند و جمال و نور غبت و فائیت علومت که غریب در آرد که این عباد
 چست بستند خدا طلب غلبه غالب حاضر خواهند گردید و در حرف جان و مال در رضا جوئی این
 درین خواهند کرد و احوال را در احوال یوسف زری رسید و آیت از با دای این عبادت علی و در
 این عبادت علی ترغیب نمود آنکه در دالمت که غلصین ایشان این دعوت حق را بگوشش
 شنیدند و در کفایت ایجاب در مقابل کار نگون را نودند چنانچه بار بر سر آن اشک را ناخت آید
 مغرور و مغرور گردیدند هر چند در مقدمه قتل و قتال حکم احوال بینا و بینم بحال فتح و شکست چنانچه
 انا در هر حال ایضا و فان نیک مال مستعد این کار اند با جمله بر طبق منقول للزم الذوق فقال فی
 سبیل اسلامه خلف الانک عرض المؤمنین خدمت کا فاعل دین و جماع ارباب صدق و یقین
 دعوت عامه نگاه داشت کرده میشود که اسی مومنان پاک را می مسلمانان چست و حال آنکه شکر مع علی
 بجا آید و حقوق ملک استحقاق با آریه و حکمت اسلامی کار فرماید و عیون یابی بر روی کار
 آریه و این جان مانوران و نهاده و مست ییادند و خداوند تحقیقی بسیار بد و ستیغ
 فانی بعضی حاجت عبادانی بفرودشید و در تحصیل رضا جوئی حضرت رب العزت بکمال علومت
 تا که غریب بگوشید و لباس عبودیت استقامت در میان دین شجاعت و نهامت بر شید و آتش خیر آن
 نعل آینه لال ابران بگوشید با جمله محبت اهل و عیال و الفت اخوان و ادا طمان پس ثبت انداخته
 و جان و مال در رضا جوئی این در مقابل در باخت و اطاعت ربی با جلال قبله محبت طود شایسته
 و علم غفرت دین متین با خواسته و گوش نایب شریع پس خواسته بر آید و دارد و مرکب که کار نگون را آریه

اگر کسی سعادت جبار دانی و راحت دو چایی بقدرت ایانی آرمید ان شجاعت و جلالت برآید
 و در صاف قتل و قتال و موکر جنگ و جدال مثل کوه متین و در مقابل اعدای دین ثابت
 و راسخ القدم باشند و سنگستر بدوق اهل کفر و عناد و در بار و دار و دن نمائش ادب است بر کفر
 و تباه و داندن گسیل پاک یا بر بافتن جنس و خاشاک بشمارند و نقص قرآنی آن مضمون را اندر غیر کلم
 و ثبت اند اکرم در دل جلالت منزل ملاحظه کنید و گاهی فرغانی کان حنا علیها لفر المومنین
 و کم من قتیة علیة علیة قتیة کثیرة باذن الله مبلبل مسوق تر جان بخوانید و مضمون آن چنین است
 در یک صفایا ما اینها قاعدون و الاطاعة لکما الیوم بجلالت و جوده مثل قاعدین صاحبین بر
 زبان حدیث نشان مبرانید و کلکونه شهادت بر چهره عبودیت و اطاعت مالیده و سرخوئی دنیا
 و آخرت حاصل کنید و انگشت رفا و انقیاد بخنای خون اهل کفر و فاحش بکرده و کس و دار
 در محضر حضرت مآور دارد و رطله گر شود و چون همین رفا و گفتار در این نیست در دست و رعایت
 مثل شیر نرغان و پیل میت دامن در مقابل اهل کفر و طغیان خواهید رسید و مقرر مد بالضر و طبق
 منطوق لازم الاوفق و ان حیدر عالم العالمون مظهر و مضمون خواهد شد و از الواث انام مظهر
 گردیده و از عذاب الیم حجم نجات یافته بدراج عالی و مراتب شایسته در ریاض خجانه و درج
 در جوار ملک نشان خواهید رسید و در ملک عیبا و مفرین و جماعه سابقین آرزندگان خاص مقبول
 زوی الاخصاص متکلف امید گردید و عقلا به برین آنکه در میان اخوان و اقوان شجاعت و جلالت
 موصوف و غیرت و همیت موصوف خواهد شد و آن آراسته بر بلا و کفار و غزائین و شیاطین و فاحش
 گردید و بتسلط و حکومت بر اهل غرور و کفر و فاحش شده بنصب بایست سلطانی و خلافت ربانی
 خواهید رسید و این مواعد مثل نمائش باغ سبز نابرتسلی اطفال تصور فرمایند که به مواعد
 مطابق کلام ربانی و موافق مضمون آیات قرآنی است تا کمال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا

اهل ادب

۲۴
 اهل ادب علی تجارۃ تجسیم من عذاب الیم تو منون باشد در سوره و تاجاه من فی سبیل الله
 و انکم دلم جبرکم ان کتمتم لاسکون بغیرکم و توکم وید حکم جات تجری ان تکتبها الانهار و
 طیبته فی جات عدن و کلم العوز العظیم و انوی تجو بها نصر من الله و فتح قریب لبر المؤمنین
 و علامه برین اگر انجانب در مقامات بسیار و معاملات خارج از حد و حصار در باب انعام
 و الان این امر عظیم و مهم فحیم از برده غیب است رات ربانی ماسر و از زکون لاریب بسیار است
 متبشر است و چون که الهام غیبی بکلام لاریب منعم گردد معصم شود پس در نظر مومنین این عقاید
 و مخلصین کامل الانقیاد و تنبیه نور علی نور جلوه گر شود و اگر کسی در میان اسلام که از زمره
 به انجام باشد مانع این امر گردد پس ادلا با او مقابله نماید قال الله تبارک و تعالی
 یا ایها النبی جابر الکفار و المنافقین و اعطی عظیم و ما ویم جنیم و میس المصیر و اگر تعاقب اهل
 در نیاب معل خواهد آورد پس چنانکه در در دنیا مخدول و منکوب شده اید همچنین در در احوال
 بعذاب الیم و در رکات جمیم گرفتار خواهید گردید و در عوض ایشان دیگر عباد متذکران از لی
 و متبطلان نمی در شکست و ربانی منکوب خواهند شد قال الله تبارک و تعالی لا تتقوا العبدکم
 غدا انما یستبدل قوما غیرکم و لا تعرفه شیئا و الله علی کل شیء قدیر بجهل این زندگانی فانی
 روزی که مشتقی و گد اشتنی است و در محک حساب کتاب سوال و جواب و حضور و غیبت رب
 حاضر شدن فی است پس اهل تقاعد و تامل و در محک حساب کتاب بکدام زبان بخواهند داد
 و در حضور محک اطلاق و مالک استحقاق بکدام روی حاضر خواهند شد و اگر گرفت و گیران
 رب قدر یکدم بکدام صلیه و زور و خلاص خواهند یافت و ما علینا الا ابلاغ المبعین و السلام علی
 من اتبع الهدی
 اعلام نامه خور
 از قفس سید احمد برالواح خواطر سادات کرام دشت ابر علای مقام و صاحب یرشای ذوی

و از اکرین امرای عالم بقام و سایر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام منتقش و مبرهن آنکه هر چند
 این غیر در زمان سابق هم بکمر بدهد و در امر خیر تقوی دعوت ظهور زار و سبوی اتباع سنت سید عالم
 علیه الصلوة والسلام در ساعات لیالی و ایام بکر ششش نام و سعی بالاکلام مشغول بود چنانچه اینجی
 بر اکثر دوستان غیر مانع و لایح است بعد از آن حق جل و علا بحسن کرم عظیم خود این غیر را چرخ چرخ
 از زمینین بخلصین در سبکهای چون صافین منسلک گردانید آینه مدعی و کلمه صریح را لیکن از آنجا
 که دعوت لسان بدین انعام چپا و سیف و دستان کامل و تمام بیکر دو آینه انعام که دیوان و رئیس
 داعیان مبنی سید ولد عدنان علیه الصلوة والسلام آموگار بقبل کفار ماسود گردیدند و ظهور تجاریر
 دین مبین و علو اعلام شرح مبین از اقامت همین رکن کرکین صورت بست بآراء علیه السلام ادعی
 این مبادت عملی داد و داد که این سعادت ثقلیا بر جوی در خانه غیر القادر آورده اند که صرف جان و مال
 ترک اهل و عیال و تکلیف و انخوان و اوطان در جنبه انجام دادن این امر عظیم و نام این مجسم
 مثل ماندن بکن ناپاک و یا بر تافن خس و خاشاک نیاید و آینه محض بعد و فی الله است که شبهه رسو
 شیطانی و شایعه های نفسانی باین داعیه حافی اصلاح مملو و نگریده هر چند اینجی بر اکثر و افتخار
 حال غیر ظاهر و با هر است اما بر سبیل مزید تاکید باز بر طریق تجرید بگوید که خدا پاک اهل شانه که دانی
 نهان و آشکار و محیط هیچ خبیات و اسرار است و گواه میکنم بر اینجی که آنچه داعیه جهاد باطل و غیور
 از دل غیر جوش میزند اصلاً و مطلقاً بر وجه الوجه بگردد و طلب مال و غرت و جاه و خشم و امارت
 و سلطنت و نام و نشان در ترغ بر انخوان و اقوان بجهله بطلب چیزی سوانی ملک صغیری و اعلای کینه
 بلکه شخصی باشد هرگز بر گزینش نیست و الله علی انقول و کلل پس هر که خود را در سبک مصلحت مبارک
 و در زمره محمدیان بنمایند بر سر لازم و مکر است که خود را نزد غیر رسانیده مشاکرت غیر
 دین باب اختیار کنند و در مکر و محشر که هیچ اولین و آخرین است و هم بجهت حضرت خالق السموات

دهم در بردن جناب سید المرسلین علیه الصلوة والسلام الی یوم الدین سرخوئی حاصل کند و شایسته
 حضرت رسول مقبول صلوة الله وسلامه علیه فایز شده بمرید غرذاکرام که بابت حضرت سید الانام
 علیه الصلوة والسلام که مخصوص است بهر دو روش و هر چند غلبه دین محمدی بر شاکت کسی بعین و شرف
 زیرا که اگر قومی دین امر تعاهد و تامل خواهند کرد قوی دیگر از بنده کائنات الهی در عرض ایشان
 داد و کوشش خواهند داد لیکن اهل تعاهد و تامل در جسد و ملک خود از روی پیغمبر خدا صلی الله علیه
 و آله و جناب آنها خواهند کشید و در اتمام مستقیم حقیقی گرفتار شده چه دست ندانند و انوس خواهند کرد
 قال الله تبارک تعالی ان لا تصروا بینهکم غدا بالیا و لیستبیل فوا غیرکم ولا تصرفوه شیئا و الله علی
 کلشی قدير بیکه وقت استیلا ز من از منافق بر سر رسیده و متعادل اهل کفر و طغیان پیش از انجا
 پس هر که خواهد خود را در جمعه حاضرین که با یکدیگر متعادل شرع بعین مینمایند داخل کند یا در زمره
 منافقین که در پرده جل و ابلا حکم حق را منع مینمایند خود را شمار و شلایک یعنی از اغراض جهانی مثل
 ذواتی نسبت تحمل مشاق سفر و تکالیف جهاد اظهار مینمایند حال آنکه حق جل و علا در حق ایشان
 ایشان میفرماید قرح الخلفون یقعدهم یا یقعدهون و دیگر محبت والدین و پاسداری آقا و پیغمبری
 بسلامتی اهل و عیال و اخوان و اوطان و سایر امور معاشیه پیش میکنند حال آنکه حق جل و علا فرماید
 علی الکفان ابواکم و ابناؤکم یا فاصمین و هر که خواهد خود را از لزوم عتاد و اتفاق با یکی و اینده در
 اطاعت و انقیاد حضرت رب العباد و کرم است سببه و تبت طیبه درست نموده نام خود را در
 مخلصین در اعلی غلبین داخل کند پس انکه طریق آنرا بیان کردم و ما علیها الا البلاغ المبین
 آجاست نامه بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بر بنیر صفایه
 طالبین راه حضرت حق دستا کلین طریق آن گاه می مطلق نموده تا کسی بیکه یا بیجا نبندد و فی الله
 حاضرانه و یا بیجا نبندد محبت میدانند خود را بر شیده و نماند که مقصود از نسبت بردن مشایخ طریقت

همینست که راه رضامندی حضرت حق بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت
 غرابت هرگز سوا حق شریعت مصطفویه بطریق تحصیل رضامندی حق انکار و پس بیگانه شدن است
 دیگر راه است در دعوی او باطل و نامسحوق و اساس شریعت مصطفویه و دار است اول ترک اشک
 و ثانی ترک جهالت اما ترک اشک آنست که بیانش آنکه هیچکس را از ملکیت جن و پیر و مرید و استاد
 و شاگرد و نبی و ولی و قتال و شکلات و ذرائع ملیات و قاف در تحصیل منافعه نماند و همه را مثل خود جای
 و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز بنا بر طلب جلیجلی خود نماند و دنیا و زکی از دنیا
 را و دنیا و صلحا و ملک و بجا نیار و آتری انقدر داند که اینان مقبولان بارگاه صمدیت اند و بارگاه
 صمدیت اند و تکره مقبولیت ایشان همینست که در اتباع تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید
 کرد و آنست از پیشوایان این طریق باید شمرده اند که ایشان از آقا و بر جماعت زمان و عالم السیر و
 الامطان داند که این امر محض کفر و شرک است هرگز خوسن پاک ملت آن شدن جایز نیست و
 ترک عبت پس بایش آنکه در جمیع عبادت و معاملات و امور معاشیه و معادیه بطریق حاکم الایمان
 محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم را کمال قوت و علوهیت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد از پیغمبر
 علیه السلام از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و نخل قبول و نای هماران و کبان
 و اسراف و در مجالس و مراسم و تعزیه سازی و امثال ذلک هرگز بر ائمه آن نباید گردید و حتی
 الوسع سعی در محاکمان باید کرد اول خود ترک باید نمود و بعد از آن هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد
 چنانکه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی عن المنکر نیز فرض است چنانکه این امر درین
 فیش شد پس طالبین حق را باید که همین امور را پیش نظر خود داشته باشند و بیکدیگر بیعت نمایند و
 کس آنکه بدست انجام بیعت نموده اند و آنجا بیعت این امور را در برداری ایشان کما حق الله
 نموده و این را مجاز یا فقه بیعت و تعلیم اشتغال از جانب فقه و نموده پس بر ذرات ایشان لازم است

که اول خدا ترک امور نه کرده الصدق نماید و طلب غالب خود را متوجه بسیاری حق کند و از جامع نسبت
 غدار را ظاهر نماید و باطنش پیش گیرنده و عامی انجاسی شرک و الوارث به عات را از خود دور نماید و بعد
 از آن جمیع طالبین حق را بسوی آن ترغیب دهد و در اخذ محبت بردست خود از خود ساقی باشد
 و ترغیب باز نماند و اگر از انجام از آن نماند چه درین سبب که بردست یاران این جانب از حق خواهد
 فایده شدنی است آن آسانها که گویان از رسوم شرک پاک خواهند شد و تعظیم شرع شریف در
 دل ایشان جا خواهد گرفت و اینجا دعا خواهد کرد که آن محبت شتر ثمرات جمیع جز بدو گردد و در
 تعلیم تعظیم طالبان سخی بر جهان نماند و از ایشان اخذ محبت کند و ایشان را تعلیم شحال فرماید
 حق جل و علا اینجاست و جمیع مخلصین و محبین ما را در زمره مخلصین و محبین شریعت قرار
 منکک گردان و آگین نیابت نامه بسم الله الرحمن الرحیم
 بر تمامی دانش و خایر که اهل اضاف و هدایت پوشیده نماند که قتل و قتال و جنگ و جدال
 که باطل کفر و ضلال واقع شود اگر محض بنا بر تحصیل اهل دعوت و ریاست و حکومت باشد عند الله
 اصلاً اقبال فیله و اگر بنا بر حضرت دین و اعلامی که رب العالمین در رویج است سید اکرمین
 علیه افضل الصلوة و التسلیم متحقق گردد آنرا در عرف شرع جایگاه گویند و آن افضل عبادات و تکلیف
 طاعات است که سبک از طاعات و عبادات و ریای بی فواید و جرات و تکبر سیئات مصادی آن نیست و از
 شدت جرات که فیصل است الهی برین علی القادین اجرا عطا در جرات منزه سفره در رجمه و اکتان
 سپارد پس آنرا بوجهی ادا باید کرد که سائق قانون شرع شریف باشد تا در عقبی رسیدن جرات و در دنیا
 شتر یکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم شروط جاد و نصب
 امام است چنانچه کریمه الطیبه و الطیبه الرسول و اولی الامر منکم و کریمه و کورده الی الرسول
 اولی الامر هم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فله جهنم و حدیث منکر احکم و معتبر

شهرکم و اعلیٰ و اذا امرکم ثم خلوا بجنبه فکم و حدیث من قتل تحت راية عمية فقاتلته قتیه جائیه و
 حدیث من خلع یاء من طاعة لعی الله بولم العقیمة الالهة له من مات و لیس فی عقیمة مبیة مات منته جائیه
 و حدیث الغزو و الغزو ان فاما من اتبع وجه الله و اطاع الامام و اتفق الکفریة و یا مسر الشریک و انت
 الفساد فان نومه و نهبه و کلمه و اناس من غزاه و افرأ و ریا و ا و سمعة و عی الامام و افسد فی الارض فان لم یج
 بالکفاف و کفر آیات و احادیث بسیار بران دلالت پیدا رود و از بسکه قامت جفا و از انکه کفر و
 درین خرد زمان کثرت شورش اهل کفر و طغیان است بر ذمه جمهور مسکین و واجب بود که در و یک پس نصب
 امام هم بر ذمه او شان واجب و او که شد احمد و المنت که حق جل و علا بر علم خود اینجا نبی
 سید احمد را اولاً با اشارات غیبی و الهامات لاریجی باین منصب براف شرف گردانیده و ثانیاً
 بنا لیس فلو تجب کجی نیز از اهل اسلام و تجی غیر از خواص و معلوم منصوب خسته چنانچه بتاریخ و دوازدهم
 شهر جمادی الثانی روز پنجشنبه کهنه را در دود و دود و چیل و دو و چو بی قدسی تجبی از سادات کرام و علما
 اعلام و شایخ عظام و اصحاب جزادگان ذوی الاثر علم و دوا این عالم بتمام و کمال بر از خواص و
 از اهل ایمان و اسلام بر دست اینجا نبی عبت امامت بجا آورده امام خود قرار دادند و امامت و
 ریاست اینجا نبی سلم دانسته و بقا طاعت و گردن نماند اخذ و روز جمعه خطبه بنام اینجا نبی خوانند
 انشاء الله العزیز و بکرت ادای این امر را ثور غفر و غفر و منصور خواهند گردید پس مومنین باین
 را هم لازم است که کمر همت در مقدمه قامت جفا و از انکه کفر و ف و حجت نهند و عبت امامت
 اینجا نبی بر دست فایب اینجا نبی عبتی حامی است بیضا حامی بدعت ظلماء و قدوة العلماء و الرکضین ملاذ
 المسلمین انما صر له من الله بجلیل مولانا محمد اسامه ایل احسن اسد ماله و نهاده و آعانه بنا بحیة و رضاً
 او کرده اطاعت و انقیاد مولانا می محمد و در مقدمه بجا آورند کعبه از ان کمال و نور غیبت و علوت
 بر فاقه ایشان در امر جهاد و راین در خطبه بنام اینجا نبی خواهند تا حال اهل کفر و فساد و مانع

و اعیاد بر وجه مشروع واقع شود و در دنیا آخرت ثمر ثمرات جمیل و موجب جود بلیه است
 علی من تبع الهدی آجازه نامہ بسم الله الرحمن الرحیم
 الحمد لله الذی نور قلوب المؤمنین باخلاص النیة و اتباع السنة و قوة الايمان و کرمهم و جعلهم
 بقبیل التوبة و عفة الخطیة و تکفیر العصیان و تفصل جنود المجاہدین و جعلوا الدرر و کرمهم المغفرة و جود
 و الصلوة و السلام علی محمد المبعوث بکلیل التوحید و تعلیم السنة و مجاہدة ائمة الکفر و الطغیان و کفی
 آله و اصحابہ الذین تتواروا الصفوف و تتسلوا الیوف و ساقوا الحنف علی اخوان البین و اللہ
 و علی الائمة العادلین و العلماء العالمین و جمیع المجاہدین و کفایت اهل خلوص و الايمان و اما بعد
 بر صغیر صفای بر طلبین راه حق و سائلین طریق آن کادی مطلق پر شیده ماند که سبب برآورد
 بیت طریقت و سبب کاست لا سبب طریقت پس مقصود از ان همین است که راه رضا مندی حق
 بہت آید و در راه رضا مندی حضرت حق منحصر است در اتباع شریعت غرض آنست که سبب شریعت بہت
 علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام طریق تحصیل رضا مندی الخمار و پس بیشک کاذب و گمراہ است و
 دعوی او باطل و نامسحوق و اساس شریعت مصطفویہ در امر سبب اول ترک اشراک و ثانی ترک
 بدعات اما ترک اشراک پس باینش آنکہ هیچکس را از ملک و جن و پیر و مرید و اسناد و شاگرد
 و نبی و ولی حلال مشکلات و در آن تعلیمات و کلام در تحصیل مانع نماند و تہم را مثل عود عاف و نادان
 در جنبہ رت و علم حضرت حق شمارد و ہرگز نیاز بر طلب هیچ خود نذر دنیا و کسی را از این بار و آلودگی
 و صلحا و دہلکہ بجا نیارند اگر کسی انقیاد را نداند کہ اینان مقبولان بارگاہ صمدیت اند و در مقبولیت
 اینان همین است کہ در با تحصیل رضا مندی بر دو کار اتباع اینان با ذکر و ادوات و تہذیب
 این طریق باید شمرند آنکہ اینان را فادہ و بر خود اوست زمان و عالم البتہ و الاطلاق و اندک آن کہ
 محض کفر و شرک است ہرگز مومن پاک و طوٹ بآن شدن جایز نیست اما ترک سبب پس باینش آنکہ

حق تبارک و تعالی این را با ما جود مسامحی این ترا شکوهر گردانده و تا رو جمیع مومنین و مخلصین را در ملک مقبرین خود مشکوک نماید آمین یا رب العالمین و آخر دعوی این الحمد لله رب العالمین علی
 تعالی علی خیر خلقه محمد و آل و اصحابه باقیمین بر محنت باد هم الامین **نیمت نامه**
 بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الملك العلام الذي امرنا باقامة هذا ونصب الامام **العلیه السلام** علی محمد سید الامام و آل و اصحابه البررة اکرام اما بعد بر کاف ظالمین حق پوشیده ماند
 که آهست چو دافضل طاعات رب بجا درست چنانچه کریم فضل الله المجاهدین علی اعدائهم
 علیهم ابرار و دلائل میدارد و ادای این عبادت علی بدین نصب هم صحت نمی بندد و آهست
 نصب هم بر جاسر اهل اسلام فرض عین گردید و منی نصب هم همین است که بیعت بردست رئیس
 جهاد بجا آرند و طاعات او را فرض عین شمارند و کسیکه بیعت امامت مده العزم بجا نیاورد و در حق
 حالات مرد و کسیکه ببدایع بیعت دست از طاعات لایم کشید بی شک عبادت جهنم رسیده
 چنانچه حدیث نبوی برین هر دو معنون و دلائل میدارد قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من حلف علی
 من طاعة نفعی الله يوم القيمة ولا حجة له و من مات الیس فی عقیقة بیعت مات متبه جاحلته چنانچه صحیح
 مشکوٰه اخذ حدیث را در کتاب الامارات و انفضاء روایت کرده از بسکه جمعی کثیر و جمعی علی را از مسلمین
 این دیار مومنین این اظهار بیعت امامت بردست این عاجز خاک ریزی سید احمد جلال آوردند
 و طاعات این فیو مسلم داشتند و در ماتت مجاهدین اختیار کردند تا کین بسیاری از مومنین غایبین
 بسبب بعد مسافت از ادراک این سعادت محروم ماندند تا با او علیه نصیحت تا بکمالات کتاب
 ملائق محمد اخوند زاده را در عقیقه مرثیه بجا ساختند و آنرا که در دست مومنین غایبین بردست
 ایشان بیعت امام این غیر بجا آرند و ادای آن بر خود فرض عین شمارند و طاعات از ادای
 و سوگند آهست از دست الهادی الی سبیل الرشاد و آیاه تدویر الاستفان و الدلائل

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآله وصحبه الطيبين الطاهرين اجمعين اما بعد پس این رساله
 اشغال مثل است بر سه باب و هر سه باب مثل است بر دو فصل باب اول در ذکر اشغال
 طریقه قادریه فصل اول در اذکار طریق ذکر یک ضربی آنست که در دوازده بطریق ناز نشسته
 اسم ذات را از وسط سینه برآورد و پیش روی خود ضرب کند و جهان بخیل نماید که هر اهل این اسم
 نمدی از دهنش برآورد و بعد از آن نور را در خیال خود ممتد نماید و جهان بخیل کند که نور مذکور سپندار
 گردید مثل چادر نورانی تمام بدن او را فرا گرفته باز آن صورت خیالی هم سکوت کرده جهان
 بخیل کند که چادر نورانی مذکور در تمام بدنش فرو رفته و در آنجا آمده و در وسط سینه مجتمع شده مثل
 سحر گردیده باز اسم مذکور بطریق مسطوره بگوید و در آلت های این ذکر کلمات خود را بذات بحسب توجه نماید
 و چه در دوازده صورت همین ذکر کند طریق دو ضربی آنست که در دوازده بطریق ناز نشسته اسم ذات
 بطریق مسطوره ضرب کند و متصل آن از خیال یک جانب نه راست توجه شده بر طلب ضرب کند
 و جهان خیال نماید که نور درون طلب فرو رفته اندرون تمام بدن ساری گردیده و طریق ذکر
 سه ضربی آنست که چهار زانو نشسته ضرب اول و دوم بطریق مذکور و سیم در طلب یک طریق
 ذکر چهار ضربی آنست که چهار زانو نشسته یک ضرب یک جانب راست و دیگر یک جانب چپ و سیم در طلب
 و چهارم پیش رو فصل ثانی در مراقبات مراقبه وحدانیت آنست که چنان قصد کند که ذات
 آسمی در هم مکان و هم زمان موجود است با یقینی که در هر چیز سرائت کرده است بکلیه با یقینی که تبارک
 هر چیز است مراقبه وحدیت آنست که انعامات الهیه را اجمالاً و تفصیلاً ملاحظه کند و صفات حور
 او را تصور نماید یعنی نعم بسیار عطا بنماید و حال آنکه وصل هیچ منفعت و منفعت از نظر غایت
 در بارگاه او تنالی تصور نیست و صفات محرم فیض او الممحوظ دارد یعنی انعام او بیکس میرسد

در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معاویه طریق خانم الایضیه محمد رسول الله صلی الله علیه و آله
 را کمال قوت و علم است باینکه گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله علیه و آله از قسم رسوم و اختراع
 نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و بخت و تنبور و تنبای عمارات بر آن و اسراف در مجالس و عراض و تزیینات
 و آتشال و کله گریز بر امون آن باینکه گردی حتی الوسع سعی در مخوان باینکه در اول خردن و باینکه در بعد
 از زن هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باینکه در دنیا و دنیاچه اتباع شرعیت فرض است چنین امر را معروف می
 عن الشکر نیز فرض است آنچه در الهی که کرم بر حق و ترجم مطلق کرم عظیم این جانب خاک روزه و عقیقه
 یعنی سینه احمد را در جبهه اعلی از دست جاحد فایز گردانید و تبرئه فقیری از امر از اتباع سنت رسیده
 و معاملات رحمت ریز و معاملات محبت انگیز نواخته و هدایت طالبین دارش و اساکین مود
 ساخته پس بجا آوردن جمیع طریقت بر دست این بنده درگاه رسالت در آن بیاوردن این
 و بچران است و گوی دست نذر دان بادی طلب جوان بس املی دانست حق اصحاب طلب پس است
 که این کسیر اعظم در تریاق مجرب از دست نهند و در راهیکه این فقر دعوت مینماید که قدم
 نهند اگر بنا بر بعد مسافت ادای این جمیع نمیتواند پس بر دست خلفای این فقر جمیع بجا آورده
 تا در غایت خاصه رانیه که بحال اتباع فقر متوجه است شریک شوند اما نسبت امامت پس بایشان
 آنکه نقل و تعال و جنگ و جوال که باطل کفر و ضلال واقع میشود اگر کسی بنا بر تحصیل مال و عزت در دنیا
 حکومت باشد عند الله اصلاً اعتباری نمیدارد و اگر بنا بر نصرت دین و اخلاصی کلمه العین در
 سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوة و التسلیم تحقق گردانند از ادعای شریع و جهاد و سیکو میداد آن
 عبادات و اکل طاعات است که چنانکه عبادت در باب ترفع در جاد و کفر سیئات مادی آن
 نمیتواند چنانچه کرم فصل الله المجاهدین علی القادین و جهاد عظام در جاسانه و مغفرت و رحمت بر آن
 دلالت میدارد پس آنرا بر هیچی ادا باینکه در موافق قانون شرع شریف باشد تا در بعضی سبیل نجات

و در دنیا یا شرم است

در دنیا شمر برکات باشد و باعث نزول رحمت نیز دانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم شروط جهاد
 نصب امام است چنانچه کریمه الطیبه الله و الطیبه الرسول و ادلی الامر مسلم و کرمه و کرمه الی الرسول
 و الی ما ولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جائیه و حدیث صلوات الله علیهم و علی
 آلهم و سلم و حدیث من قبل تحت رایت عجمه فقد مات میتة جائیه و دیگر روایات
 و احادیث بسیار بران دلالت میکند پس نصب امام واجب و موکد است آنکه در وقت که مالک مطلق
 و کلب استحقاق این زرادیر نشین نفوذ خاک نشین عجز را از آفتاب سار و غنیمت آفتاب سار بیست
 خلافت مشرک گردانیده و تائید تالیف طلب جمعی کثیر از اهل اسلام و جمعی غیر از خواص دعوا مبین
 نصب امامت مشرف ساخت چنانچه تاریخ دوازدهم جمادی الثانی روز پنجشنبه ۱۱۸۵ هجری قمری که از
 و چهل و دو و چواریسده سی جامه آرزو سادات کرام و علمای اعظم و مشایخ عظام و صاحبزادگان و بی
 الاختشام و خواجین عالیه مقامات جماعه خواص و معلوم از اهل ایمان و اسلام ببردست انجامت
 امامت بجا آورده امام خود قرار دادند و امامت و ریاست ایجاب مسلم داشته و بجهت اطاعت در
 کردن آنرا ائمه و از آنرا در حال بیعت مذکوره بردست این نیز جاریست و در میان جماعه مسلم
 سازی پس موافق غایبین را هم لازم که بیعت مذکوره بردست تأیید این ایجاب بجا آورند و از آنرا از
 جنس ادای واجب شرعی نماند تا از مصیبت ترک نصب امام که می تواند بدو آفات است
 متواتره ثواب بندگان بکسب اجابت آداب کمالات کتاب کتاب انشاء بقهر احکام
 رب العالمین تأیید است سید المرسلین و محمدی مستطیری که از افزوده و کنان این
 و اعظم رفیعان این بیعت اندکی است باین نفوذ اخذ بهیت طریقت و امامت میدارند
 تا از اعیان زمانه بکسب آنچه قرار داده تا برتر غیب غیب غایبین با قطار عبید و فرستاده
 لازم که هر که از موافقین غایت انتساب باین نیز داشته باشد بردست این بیعت تأیید

تمطیع باشند یا فاسق آنان باشند یا حیوان محرم باشند شجر عقلی باشند یا یکی شیطان باشند یا یکی
 طریق شغل دوره آنست که چنان قصد کند که روح او مجتمع شده در مکان ناف مثل کره گردیده
 بعد از آن لفظ **اللَّهُ سَمِیعٌ** را چنان قصد کند که لفظ **اسد** بالای آن روح است و سمیع زیر
 آن باز بقوت خیال این هر دو اسم را همه روح خود که در مقام ناف کشیده تا لطیفه ستر ببارد
 و آنجا بجای لفظ سمیع لفظ **بصیر** بنهد و از لطیفه ستر کشیده تا بطیفه اخفی رساند و در آن مقام
 لفظ تدبیر را بجای لفظ بصیر بنهد و از آنجا کشیده تا آسمان چهارم رساند و آنجا بجای لفظ
 تدبیر لفظ علیم بنهد و از آنجا کشیده تا بفرش رساند و در آن مقام روح را دور و سیر دهد
 بعد از آن بیرون لفظ **اللَّهُ عَلِیمٌ** تا به آسمان چهارم فرود آرد و از آنجا همراه لفظ **اسد** تدبیر
 تا بطیفه اخفی برود آرد و از آنجا همراه لفظ **اسد** بصیر تا بطیفه ستر فرود آرد و از آنجا همراه
 لفظ **اسد** سمیع بطیفه نفس فرود آید این یک دوره شد بعد از آن بار بار همین شغل دوره را
 آرد تا آنرا آن ترتیب شود یعنی نورانیت روح و ملاقات با ارواح اینها و ادویه و ملائکه و
 سیر حقیقت ندارد اما آن برستاید طریق شغل نفی آنست که همه موجودات ممکنات را
 نفی کند اول نفی بدن خود با این طریق نماید که چنانکه نفس را بدست خود کند و همچنین قوت خیال را
 بدن خود متوجه سازد اگر دفته نفی تمام بدن بدست آید نه تنها آلاء اجزای بدن خود را نیز نفی
 نفی کند و چون نفی بدن خود حاصل شد نفی تمام عالم حاصل کند تا آنیکه بجای جمیع ممکنات
 یکست خلوت خلیل شود و در آن خلوت نورانی نمایان گردد و آن نور روحی و سمع گیر که بجای تمام عالم
 قائم شود بعد از آن آن نور را هم نفی کند تا نوری دیگر نمایان شود و همچنین برود تا که نامحسوس
 نورانی برانداخته شود و همراه همین شغل شغل با دواست پیش گیر و تقوی خیال خود را در هر حال حجاب
 حسنه احدیت متوجه سازد و در اینها بران توجه نماید طریق شغل نفی انفی آنست که خیال خود را

که با نفی

که آن نفی تمام عالم بگیرد و آن انوار در آن نیتوار هم نمی‌کند و هر چیز که بر دستگشت بود
 او را هم نمی‌کند تا آنکه حالت ربوبی و غفلت مثل حالت نوم بر عارض شود و بعد از آن سالک
 بکرم عظیم حضرت حق بمقام شاهده فایز میشود و مراتب سلوک متعارف بمقام منتهی میشود و این
 در ذکر اشغال طریقه چستین فصل اول در ذکر اولیای که دوزانو بطور نماز نشسته هم
 را دره با بر گویند تا این وضع الله الله چون بار اول شدت و جهر بگیرد چنان تحیل کند که نوری از
 وسط سینه برآورد و تا لب سینه و چون بار دوم پدید شدت و جهر بگیرد و چنان تصور کند که
 همراه لفظ مذکور نور مسطور از دهن برآمده بقدر یکدست بالای سر رسیده و باز بار دوم همین ام
 مکرر را بطریق مذکور بگوید و چنان تحیل کند که نورانی همراه نور اول ملحق گردید و باز چهلین فرزاد
 نماید تا آنکه چنان در خیال او مستغرق گردد که نور مسطور تو بتو شده مثل ستونی نورانی گردانیده
 تمام بدن را در درونش محمل گردیده و بعد از آن ذکر لفظ الا الله شدت و جهر شروع کند چنان
 تحیل نماید که نوری از وسط سینه همراه این لفظ برآمده و زیر قدم بقاصد یکدست و در زیرین
 رفته و در همین ذکر چندین مراد مت نماید که از نذر مذکور از زیر سیالارفته با نور ذکر اول مخرج
 بعد از آن ذکر لفظ الله بدون شدت و جهر بلکه بسبکی بگوید چنان تصور کند که این هم مبارک
 مثل جابرو بی همان ستون نورانی میگردد و تسبیح گردش آن ستون مذکور درخشان گردد و این
 نفی و اثبات است که لا اله الا الله بخیال خود کشیده و محیط زمین و آسمان سازد و به چگونگی لفظ
 لا اله نفی خود و نفی تمام عالم ملاحظه کند و لفظ الا الله بجانب فوق بالای عرش مجید ضرب کند همین
 شغل را بار بار عمل آورد تا آنکه نوری نهایت وسیع از بالای عرش فرو داید و تمام عالم حتی که
 جسم خود ساکت اگر در آن نوزد گم گردد و فصل دوم در مراقبات باید دانست که مراقبات
 این طریقه هم همان است که در باب اول مذکور شد پس مراقبات مذکور ابتدای از شغل نفی است

در انتهای آن بنیاده مشغول باید گردید و طریقی شغل در حقیقت آنست که ذکر حاجی باقی میماند
 نماید که کل حاجی را بمحال اندوخت تا بسبب آورد و روح خود را همراه آن سازد و از لفظ قیوم را از پس آن
 بپیشی ببرد که بمصداقت بن اسم روح خارج شود و پس روح را بقوت همین برود و اسم با خبر محمد
 و در مقام قدری توقف نموده سیر و دور نماید تا امور غیبی مثل ارواح ملائکه و جنت و نار و مثل آن
 مشکشف گردد و بعد از آن وقتی که خواهد که این ذکر نام کند بلفظ حاجی را در دعا متعالی کند و بلفظ یا قیوم
 بهین خود در آید و برای کشف قبور ذکر سبع قدوس سبب ملائکه و ارواح یا یوحنا یا که اگر کسی
 را از ناف تا باغ باید رسانید و لفظ قدوس را از آنجا بفرستد و لفظ رب ملائکه و ارواح را از
 عرش تا جلالت آورده و تا به دروغ فانی آن داخل کرده و در مقامی که خارج نموده قبر متوجه سازد
 اینست بعد از فراغت این شکل کشف قبور حاصل خواهد گردید باب ثالث در ذکر اشغال طریقه
 نقشبندی فیصل اول در احوال مقامات لطایف ششگانه این است که لطیف قلب زیر پستان
 چپ و روح زیر پستان راست و ستر میان بر دو و نفس در مقام ناف و خنی در پیشانی و
 اخفی مقام کام پس لطایف ششگانه را بذكر جنایی ذکر باید کرد و در ابتدا طبعه و طبعه هر
 لطیف را ذکر باید نمود و در انتها جمیع ششگانه دفعت ذکر باید کرد و بعد از آن نفی و اثبات پس
 بانطریق باید کرد که دو زانو روی قبیل نشسته دم خود را بند کرده و زبان را بکام چسبانیده و لفظ
 لا اله الا الله را از لطیف نفس شنیده بر لطیف تیر و اخفی گذارد که تا با خفی رساند و آله را از اخفی لطیف
 روح رسانیده الا الله را در لطیف قلب ضرب کند و این ذکر را بجای آورد کند که هیچ اثر آن بر
 اعضای ظاهره نمایان نگردد بلکه بعضی خیال باشد بعد از آن سلطان الذکر را جعل کرد و شبی چنانکه
 ذکر از مقامات لطایف متعدد دیگر در همین در نامی رنگ می در بین موی از ستر مقدم ذکر است
 که فیصل ثانی در ذکر مراقبات بهمان ترتیب که در باب اول مذکور شد جای آورد اگر خواهد که کلام

واقعه از وقایع این بنده مشکف گردد پس احسن و اعلیٰ آنست که در پاس سپیدم از شب باریزه
 بکمال آداب و تحیات و حضور قلب بجا آورده آید پس منوره که تکفیر سیئات بعد از چهار
 صدین فرموده اند بکمال خلوص و التماس بخواند بعد از آن صلوة التبیح بمال و ادب رعایت حسن
 و مستحبات و بکمال حضور قلب بلا حلقه شروع و خضوع برچی ادا نماید که در تله دل او طلب مغفرت از
 درگاه رب العزت بکمال انجاء و الحاح کنون باشد بعد از آن بکمال حضور قلب از جمیع معاصی توبه نماید
 و مراتب انجاء و الحاح بخایت و بکمال رساند بعد از آن بتغلی از اشغال مذکوره مشغول شود
 و در آشنای آن شغل بعلوم غیبیه پیوسته باشد که خواستش آنست که واقعه مذکوره از انعام دارد
 آنست که از سه بطریق الهام یا بطریق مشاهد و حقیقت آن واقعه بر مشکف خواهد گردید اگر صمد بار
 همین عمل بجا آورد و حقیقت واقعه بر مشکف نگردد بوقت مذکور یعنی پاس سپیدم از شب باریزه
 ادا نماید در هر حرکت سه بار سوره فاتحه و ده بار آیه الکرسی و آنچه زوده بار سوره اعلان بخواند
 بعد از آن سر سجده نماید بکمال خشوع و خضوع یکصد و یکبار کلمه یا حنیف یا حنیفی بخواند بعد از آن
 سر را بر سجده برداشته دعای آنست که واقع مذکور بکمال حاح و التماس نموده در جواب رد و آن
 اند فوسح حقیقت آن در مقام مشکف خواهد گردید فقط الله اعلم

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین و الصلوة والسلام علی رسول الله محمد و سلمه و علی
 و آله و اصحابه الیکلین یا ابا عبد پس شرف بیت و ترمه شرف شده و در سطر طریقه عالمیه
 جنبه دفادریه و نقشبندیه و محمدیه و محمدیه متوسطه سید احمد مشکف است و این فقره را در
 اخذ برکات این طرف دو وجه است وجه اول آنست که در این در طریقه جنبه از روح مقدس
 حضرت خواجه طریقه الاعتقاد خواجه قطب الدین نجفینا را که در دار فانی از روح مقدس حضرت
 غوث الثقلین حضرت سید عبدالقادر جیلانی در طریقه نقشبندیه از روح مقدس حضرت امام غفر

ادبیه

والطریقه حضرت خواجہ بیاد الدین نقشبند تجاری متوفی گرد در در طریقه مجددیه محمد یوسف بلا واسطه
 احدی از جناب حضرت حق مستفید گردیده و این حصول مقام ادبیه اگر چه بمنزله فضل الهی متوقف شد
 لیکن آنرا بسببی درازا بظاهره عزلی باید و آن سبب در حق این فیر دعای حضرت پیر در شد
 خودست و درجه نامی انسلک بطریق بیعت را جازت در سلک شایخ طرق مذکور و کان برین جهت
 که این فیر را انتساب بیعت را جازت بجناب قدوة العلماء و المحدثین و وارث الانبیاء و اکملین و حجت
 امده علی العالمین و مولانا و مرشد ما شیخ عبدالعزیز است و آیت از جناب الداماد عوذا و ولی الله
 است و آیت از جناب الداماد عوذا شیخ عبدالرحیم و آیت از در طریقه حبشیة بجهت ابواتم و د شیخ
 رفیع الدین و آیت از الشیخ قطب عالم و آیت از الشیخ نجم الحق جابین کرده و آیت از الشیخ
 عبدالعزیز و آیت از اباقاضی خان یوسف نامی و آیت از الشیخ حسن طاهر و آیت از الشیخ حیات
 و آیت از الشیخ حسام الدین مانک پوری و آیت از انخواجده نور قطب العالم و آیت از الشیخ علاء الحق
 و آیت از الشیخ اخئی سراچ و آیت از السلطان الاولیاء حضرت نظام الدین و آیت از ابابکر
 الزاهدین حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج و آیت از انخواجده قطب الاقطاب فیض البین بختیار کاکلی
 و آیت از ابابکر بول امده حضرت خواجہ مصعب الدین حبشی و آیت از انخواجده عثمان کاردونی و
 آیت از اباجاجی شریف زندلی و آیت از انخواجده داود حبشی و آیت از انخواجده یوسف حبشی و
 آیت از انخواجده محمد حبشی و آیت از انخواجده ابوالاحمد حبشی و آیت از انخواجده ابوالاسحاق حبشی و آیت از
 شیخ علودین دردی و آیت از ابابکر بسیرة بصری و آیت از ابندلیف مرثی و آیت از ابسلطان
 ابراهیم اوسم و آیت از ابفضیل ابن عیاض و آیت از ابجد الواحد بن زید و آیت از انخواجده العائین
 حسن بصری و آیت از ابام الاولیاء قدوة الاتقیاء حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و آیت از
 بجناب سید الانبیاء و المرسلین محمد رب العالمین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و ابوالحسن

و همچنین شیخ عبدالرحیم راقدس سره انتساب بیت و اجازت در طریقه قادر بسید عبدالهادی
 است و آیت زابیه آقام خوری و آیت زانجیاب امام ربانی قدیم زمانی محمد دالغ ثانی حضرت
 شیخ احمد سرهنندی است و آیت زانجیاب الدوادیه خود شیخ عبدالاحد و آیت زابیه کمال
 و آیت زابیه و فضیل و آیت زابیه که او الرحمن و آیت زابیه شمس الدین خا و آیت زابیه
 بسید که الرحمن بن ابی الحسن و آیت زابیه شمس الدین صواحی و آیت زابیه عقیل و آیت زابیه
 بسید با و الدین و آیت زابیه عبدالکلام و آیت زابیه شرف الدین قنار و آیت زابیه
 عبدالرزاق و آیت زانجیاب غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی و آیت زابیه
 ابوسید محمدی و آیت زابیه ابی الحسن القرشی و آیت زابیه ابی الفتح طوسی و آیت زابیه
 شیخ ابی الفضل عبدالواحد علی و آیت زابیه عبدالعزیز بنی و آیت زابیه ابی بکر شلبی
 و آیت زابیه الطایفه حنیفه بغدادی و آیت زابیه ابی الحسن سری سقلی و آیت زابیه
 معروف کرخی و آیت زابیه علی رضا و آیت زابیه امام موسی کاظم و آیت زابیه امام جعفر صادق
 و آیت زابیه امام محمد باقر و آیت زابیه امام زین العابدین و آیت زابیه الشهدا حسین یعنی ایشان
 و آیت زابیه الاولیاء خاتم خلفاء حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و آیت زابیه الامامیه محمد
 رسول الله صلی الله علیه و سلم و همچنین شیخ عبدالرحیم راقدس سره انتساب بیت و اجازت
 در طریقه نقشبندی و محمد و بسید عبدالکرام آبادی است و آیت زابیه امام خوری و آیت زابیه
 شیخ احمد سرهنندی و محمد الفغانی و آیت زانجیاب باقی با و آیت زانجیاب انکلی و آیت زابیه
 بولانا در ولس محمد و آیت زابیه لانا زاده و آیت زانجیاب عبید الله حار و آیت زابیه لانا
 یعقوب عجمی و آیت زابیه امام الشریعه و الطریقه خواجہ بہا الدین نقشبند و آیت زانجیاب
 محمد باساسی و آیت زانجیاب رامینی و آیت زانجیاب محمود الخیر الغفوری و آیت زانجیاب

ریکری و آیت زانو ابرو خواجه گمان خواجہ عبدالحق ع. دانی و آیت زانو ابرو یوسف علی
 و آیت زانو ابی علی فارمدی و آیت زانو ابرو ابی القاسم شیرازی و آیت زانو ابی علی فاق
 و آیت زانو ابی القاسم نصیر آبادی و آیت زانو ابی القاسم شیرازی و آیت زانو ابی القاسم نصیر
 بغدادی و آیت زانو ابی الحسن سری سقطی و آیت زانو ابی القاسم سرمدی و آیت زانو ابرو
 علی رضا و آیت زانو ابرو موسی کاظم و آیت زانو ابرو جعفر صادق و آیت زانو ابرو سید القاسم
 و آیت زانو ابی محمد و آیت زانو ابی جعفر و آیت زانو ابی محمد و آیت زانو ابی محمد و آیت زانو
 ابی محمد و آیت زانو ابی محمد و آیت زانو ابی محمد و آیت زانو ابی محمد و آیت زانو ابی محمد
 امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم ^{تاجیکان و ادا نمودن فرض است}
 و ترک آن کفر لازم است هر مومن را که بجان و دل حکم خدا بجا آورد منت الشجرة ^ع
 بسم الله الرحمن الرحيم طریقه نقشبندی امیر المومنین سید احمد دام فیضهم حضرت شاه
 عبدالعزیز شاه ولی الله شیخ عبدالرحیم سید عبداللہ سید آدم ندوی شیخ احمد سرمدی
 محمد دافغانی خواجہ باقی باسد خواجہ انگلی مولانا درویش محمد مولانا زاهد خواجہ عبداللہ حرار
 مولانا یعقوب چرخ حضرت خواجہ جناب بہاؤ الدین نقشبند خواجہ محمد باساسی خواجہ سیدی
 خواجہ محمود انجیر فقوری خواجہ عارف ریکری خواجہ خواجه گمان خواجہ عبدالحق ع. دانی
 خواجہ یوسف ہدائی خواجہ ابوعلی فارمدی خواجہ ابو القاسم شیرازی شیخ ابوعلی فاق
 آبرو القاسم نصیر آبادی آبرو بکر شبلی سید الطایفہ جنید بغدادی آبرو حسن سری سقطی بود
 کرخی امام علی رضا امام موسی کاظم امام جعفر صادق قاسم بن محمد سلمان فارسی امیر المومنین
 ابوبکر صدیق سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم امام جعفر صادق
 آجائز نامہ بسم الله الرحمن الرحيم احمد ندرت العین و الصلوة والسلام علی رسولہ محمد

سید الطاہرین

و سید الطالین و علی اکبر قاصد آینه الکلین آقا جید پس برادر دینی بر دست این
 خیر خواه کافر مومنین سید احمد شرف بیعت و توبه مشرف گردید و در مدد مسلک طریقه حقیقت
 و در بهار نقشبندی و مجددی و محمدیه توسط این جانب شکسته است و استقامت علی این طریقه
 نصیب ایشان گردانید و در آملی شریعت غرر استقامت عطا کند آملی و سوره نعمت زمی عجب
 ۱۲۲۲ هجری من مقام خسته بند شکسته خاص بنام نواب احمد علیخان را مبدوری
 در جواب از امیر المومنین سید احمد حجاب خطاب علی القاب حضرت آیت بکرت انساب
 محمد کتک نواب احمد علیخان صاحب تاج و تاجداره و منافع اجماله بعد از سلام سنون و
 دعای اجابت مفرد و واضح آنکه نامه نامی در تیره گرامی مستطیر مراتب اتحاد و اخلاص و مایه جود
 و اختصاص خود و دود خود و موافقت و دوستی و محکم تر نمود و دیده و رازری و دل را سرور
 بخشید آنچه بگویم قلم غفلت شیم رقم فرموده بود که بخیرت با برکت جناب آیت آباء و ائمه
 شرف بارگاه رب قوی مولانا سید حمید علی صاحب معامله مسنون بجا آوردند از استماع آن حضرت
 برافزود و آنکه صد و الهت که حق جل و علا بکرم عظیم خود دلن حضرت آیت این توفیق و رضی خیر موقی و این
 اکثر تجربه کرده شده که هرگز از مومنین فاضلین به نسبت پاک اینها ملود امیکند آینه ابوالسب این بزرگ
 او منضم میشود آینه نوی است که حق جل و علا بکرم عظیم خود بکرت ادا میسر سنون در سبک بکرت
 خاص و متقبلان دوی الاختصاص منکشف از هر گردانید و احوال انجید و دیگر رب سب و بر بنیاد است
 که در علی الاطلاق و مالک الاستحقاق این عاقل خاک را زوره بقیه در رهض بکرم عظیم خود توحی
 نواخت که محبت با سوسی ذات خود را پس است این منیف انداخت و فقط تحصیل رضای خود را
 قبله است این منیف ساخت و کفالت پرورش این غیر ذرات پاک خد پر داخت شکر نعمت علی
 بجناب آن سید و بکدام حوائج ادا تو اند کرد و محمد این ملک بری بیارگاه آن محمود و کدام نیکو بیاورد

و شمع نهم تند و نیرین ربانی تخون اسرار در حافی حافی انوار است ^{نیشاب} حاجی انار ربعت ظلمات
 برایت آب کمال کتات کتاب مقرب بارگاه رب نومی دولانا سید حیدر علی و زاده طلال
 افاضه علی در سلسله المستفیضین الی یوم الدین آمین یا رب العالمین تعبدا از سلام منون و دعا
 احاطت بفرود و افع آنکه بعد دم سمیت لازم قبلیت آتیا قب انساب تعقیل بارگاه نوری
 مولوی محمد علی صاحب چه ابواب فرحت و مسرت که بر لای این ضیف خیف مغیره گردید کاسبیه
 و تیکه از زبان صدق ترجمان کن مقبل ملک شان اخبار فرحت انار انصروف غنان غریت
 انوار انیمت تیر غیغی طایر بر زمین نمک نادر اسیر رزسا خضه صا در باب طاعت مجاهدین و در
 کوفه تمرین شنید فرحت بر فرحت و مسرت بر مسرت حاصل گردید حق جل و علا بکر عظیم خود
 ضغضا و آدان هایت آب بلکه جمیع بندگان خود را در همین کار و با علی مکر الدوم و رلا اخصا
 مشغول کند و کل اخلاصی منکر جمیع مومنین صادقین را بجهانی اعلائی که رب العالمین او بیا
 سنت سید المرسلین تا دم و اینچنین مملو و شون دارا و کاین یا رب البیاد و احوال انخیزد و کرم رب
 سر اسر منو جب حمد و شکر است که الوف الوف انام بلکه جامه اهل اسلام از سکنه این دیار و
 افطار در مقدر اقامت چاد و از آنکه خود را در قاف این بنده خاک روزه جمیع در محضر قدس
 قادر حق را اختیار نموده اند و در صرف جان و مال تحصیل رضای رب ذو جلال مستعد گردیده و چنان
 اند که تمیز آن رب قدیر بوسای نعم آفریدی و همند و خلیل و یوسف زوی که از مرد و در دور
 پیشه نبی و اسکبار بر سلاطین زوی الاقدار امید داشته و تعب اطاعت این بنده ضیف عاجز
 خیف در گردن خود انداخته و بایست این فیور را بر سر خود مسلم داشته چه در شان و ان فرغان
 اند که از حیض تحریر و تقریر برین سبب بکبر نبی خاطر عاظر این چند اشارات اجمالی نگاشته
 و تلا حقیقت سرگزشت اینجده مد بیان واضح میگردد در میان که از کتب انوار آن من خود فاصم

نامی بگری چه رسد حمد این نعمت عظمی در باره آن محمود علی الاطلاق بکدام زبان برآرم و شکر
 این عطیه بگری در درگاه آن معبود بالا مستحق بکدام قلب غالب بجا آرم شوی کرا باشد آن
 ملکهای غریبی ذکر خود درین بجزای عقیق نه اگر آن زبان و اگر آن بیان نکره ثنائات تواند بکش
 ثنائات همان بکه گویند ترا میسر و آنچه ترسفته در زبانی و وقت آن میان میان چون کند
 کس بجز آن دکان به نظر چون کنم در آرم های تو نه نوجب کنم از کرمهای تو که چون من خسی را
 تو بنواختی و با صلاح عالم تو برداختی و ترا از سید این لطف و صد زان در گز هادی تو این جان
 صد جان دگر نه ترا حمد گویم بعد احترام و کلام برین ختم شد و السلام

بنام مولوی غلام حبیبلانی را بمجوری در جواب بیستم فی وجهه السلام از تحفه بند
 بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین حسید احمد تجرمت فیض رحمت جناب مآب
 کمالات انتساب متاقب کتاب مورد فیوض رحمانی تعبط الانوار الیه فی محمد و آل محمد علیهم السلام جلایا
 جدار اسلام سنون و دعای اجابت مقودن داخل آنکه آیتیه کریمه مودت صمیمه شملبر نبات
 زعفر رعبت و کما که غریب و کمال مراتب شتیاق در احافت دین رب خلاق و انسلک در
 سلک جاهدین و استیصال کفره مترین رسید مقامین مندرجه و ارفع گردید احمد مدد الهی که
 فوجی و ملاکرم عظیم خود و دل هدایت منزل آن متاقب کتاب بن داعیه رحمانی القاف و
 آنچه در نامه نامی مندرج بود که بسیاری از مؤمنین مخلصین بنا بر استیصال اعدای دین مستعد
 ردیده اند و احافت آن هدایت مآب ختیار نموده اند که نظر اقلیت سامان مغر و کثرت بخت
 دیگر نیز توقفت داخل گردید از استیصال این کلام نهایت تعجب دست داد با وجودیکه حق جل و علا آن
 هدایت مآب بعلم و عمل مشرف گردانیده باز امثال این خیال بر اختلاف در سینه خلاص نمیشد
 صلوات کند حق جل و علا در کلام پاک و دنیو نماید حق السائر و حکم دانا و مودون دان الله به

الرزاق ذو العزة المكين وامن واثبت في الارض الاعلى الله سبحانه ويا محل ايعاى اين رعد
 در راه پور و جلاس پور منحصر است تا وقتیکه از ان ديار قدم سيران نباشد از ايعاى اين رعد و پور
 خواهند گردید يا اينکه هر چند رزق هر کس از جناب جواد مطلق بود مستجاب چون چندی از بندگان الهی
 بنا بر امثال احکام او تعالى مجتنب خواهند گردید از باب رزق بر روی ایشان مسدود خواهد گشت
 سبحانه الله اينچه خيالات دور دراز است توکل را کار نپذیرد تا میان بالقدرة را ملا حظ نماید و از تـ
 دل هیچ اذعان کننده که ظاهر این ربانی بنا بر فری آیت قرآنی دان من شئ الا عندنا خزائنه و نحن
 نعرف انما ندره اما اطلعق را رسانیدن رزق منقطع است پس هیچ مکان و هیچ زمان در حال
 قطع نیست و اندک اگر این منقطع منظور است پس هرگز هرگز هیچ نه میری از تـ نیرات بدست آمدنی نیست
 لا من لاما اعطيت ولا من لاما لم تعطت ملا را در کمال حقیت نشان ادست پس این در سر نهانی را دور
 فرایند و بر کفالت که محقق و کمال تحقیقی اعتماد نمایند در جمیع مومنین با و از بلند تغییر عام در دینند
 تفاوت ایشان اختیار نماید آنرا همراه گرفته محض اعتماد علی الله بر خیزند آنرا الله بر طبق مطلق
 لازم الموفق و من سبک علی الله هر حسب خفایت ربانی و کفالت رحمانی را در باره خود بوجهی
 مندر دل خواهند یافت که از دهم و خیال فوق باشد اگر کسی از مومنین اختیار
 بنا بر تحصیل سعادت مشارکت مجاهدین اعانت نماید بوجهی نماید آنرا من الله فهمیده هرگز رتبه
 نیاید که در رد عطیة الهیه از قبیل سواد است آنرا از آنهمه را در مریضیات او صرف نماید خود
 و برای نفسانی را هیچگونه دران دخل نیاید داد و زیاده تطویل کلام در خدمت آن توده بندگان
 حکمت آموختن است و السلام مع الاکرام علی بنام سردار میر عالم خان با جمعی که امیر کبیر است
 بسم الله الرحمن الرحیم آنرا میر المومنین سید محمد مجاهد سردار کثیره الاقتدار و بابت شمار
 شجاعت آنرا سر حلقه محال ریاست و کیاست پیش قدم مبارک صولت و جلال خشت نشان

سردار میر عالم خان آید الله جلالة وکرامته اقباله بعد از سلام شنیدن و دعای اجابت نمود
 و این آنکه هر چند اقامت جهاد از ازاله کفر و فساد جاوید بر زمین عمر ماست هر مسلمین مخصوصاً
 در هر زمان و هر مکان لازم است آگاه دین و دین خود زمان که وقتش شود اهل بدعت و طغیان است
 واجب و او که بنا بر اعلی این صنیع بعد از خدای یومینین صادقین از وطن مألوف خود برخاست
 محض مدد فی الله بابر اقامت همین رکن را کین بقی چه نصرت دین رب العالین مکرر است
 حال این مافوق خاک روزی بهیچ قدر بر خاطر خاطر آن سردار کثیر الاقدار باخبار متواتره و این
 دلالت شده باشد که آنچه داعیه استقبال معاندین دین و ردی خلاص منزل این صنیع تر گزین
 است و مطلقاً بطلب غرضی از اغراض دنیوی نه شلخی حاصل مال و منال یا بدست آوردن عزت و جاه
 یا تسلط بر قری و امصار و امثال آن هرگز هرگز غرض نیست بلکه الهی اعلی کل دین و احیا
 سنت سید المرسلین هیچ غرض در میان نبی در صورت بر هر مومن راجع الی الله و مسلم کامل است
 و لازم که در مقدمه اعانت دین رب و اجماع تصور می در مصرف جان و مال نمودند هرگز از این
 امر پشیمان نباشند که محکم حساب کتاب بجهنم حضرت رب الارباب پس است لابد در مقام مقتضای
 کردید تسلطن بر میده عن العیم شکر نعمت مال و منال و عزت و جاه است طلب فی است و از
 تفاضل ملت اهل که دنیا یا به مثال احکام رب العالین واقع میشود و امثال متوجه خواهد گردید پس بکدام نام
 جواسیس کرده خواهد شد بجهنم اگر این جان ناتوان نهاد دست بنیاد و مال هیچ از دال منافع
 غلیل الانفع و حاجت نشو بیدلت امروز در راه حضرت رب العزت معصوف نموده پس صرف
 خیالی است بر اخلال بجهنم حصول معنی نکبت و وبال علاوه بر این آنکه چیزی که در راه خدا مورد
 بیگانه می تحقیق بر او غیر و بلکه منافع آن در دنیا و دوزخ آن در عقبی و حصول اجر جزیل در دین
 و دنیا جلیل در میان دوزخ و آن بر چه حاصل شود که خارج از حد و هم خیال است بنا بر اعلی

عالی زنده شد که هر چند شاکت مجاهدین نظام امری صعب بنیاید لیکن فی حقیقت بنفشای
کریمه با ایما الدین اسد اهل الکلم علی مجارته تنحیک من عذاب الیم تو منون باشد در سر و تنجا بدین سبیل
بامو اکرم و انفسکم و کلم خیر کلم انکم تعلون فی کلم و کلم و کلم جنات تجری من تحتها الانهار و ساکن فی
جنات عدن ذلک العود العظیم و افری صبرها نصر من الله و فتح قریب لبشر المؤمنین نوعی است از بود اگر
که ضعف آن حصول راحت کو نیز در سعادت دارین در سر فردی در بارگاه رب العالمین و جناب سید
المسلمین و دست آمدن عزت و جاهت و ملکات و امارت و تصرف قری را معاد و اضلع و
اظهار و تحمیل مال حلال از خاتم کفار به آل شمس خدی مگر پنج بر نفس خود اختیار نمایند انواع
راحات بعضی آن در دنیا و بعضی شاده فرمایند آقا انقدر للذم است که مردانه دار درین مکر
در آیند و بگردی و بیکجست شده علقاتی طبع و خوف از غیر ذات حضرت حق منقطع گردانند و در زمره
یجا بدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة الیم مشکک شوند غرض اینکه اخلاصت جهاد و ازاله
جانی و فاضل احکام رب العباد است که هیچ عبادتی از عبادات و طاعت از طاعات مساوی
آن نیست اند شد قال الله تبارک تعالی لا یستوی العاصون من المؤمنین فی اولی الفرض المجاهد
فی سبیل الله با بر اهلهم و انفسهم فضل الله المجاهدین با بر اهلهم و انفسهم علی القاعدین در جبهه بنا بر علیه
ضعیف بگویم حضرت حق و قدرت کا طرقة در مطلق بنا بر ادای این عبادت مطلق و آگاه که این
سعادت علیا خدمت کرم است بسته و دایمی تو مرا الی جبهه ارضها السموات و الارض و بیان جابیه
مؤمنین و شایسته مسلمین در داد و چنانچه جمعی کثیر و جمعی غیر از ایشان شاکت مجاهدین بنیان نهاده
داد و یانت و شجاعت در مکر و قتال اهل کفر و ضلال در دادند لیکن درین اثنا عجبی در مکر و شایسته
که سر داران چپ در بر عبادت تدبیر خود که پیشه حسد و فحاشی نسبت هر کس در سینه بر کینه خود
خود مکر می دارند در پی خود هم مخالفت نموده و راه حیل و تر زیر پیچیده گزندی میاگر مسلمین را نیزند

رسیدیم آنست که در اند غریب بحول و قوت ملک جبار و مالک قهار نام شکست منافقین برادر است
 تمام منضم میگردد و در عرصه طبله آنست که در این نامهای قدس خاد و مختار معین یقین میباشند
 فرمود لازم که آن والا سابق بشاکت عساکر رب العلیین را بر رفاقت جزو شباطین ترجیح دهند
 و با بسداری رب العلیین را بر روداری منافقین ایثار نمایند آنچه از سرادران زمان توقع حصول
 منافع و نیوید میدارند آنصاف آن از درگاه شاه شاهان که خالق انس و جان است باید داشت
 امید داشتی از درگاه حضرت خالق آنست که اگر بکیر و ویکیت شده در زمره ناصربین دین متین
 مشکلتی نهد که در منافع و نیوید بکیدی حاصل خواهد کرد که خارج از دهم و خیال است اما اگر خواهی
 که با بسداری جانین ملحوظ دارد و در زمره مذنبین بین دهم خود را مشکلتی داند باز جان خود دارد
 زندگان عبدیت کیش و تجان اخلاص اندیش شمار و محمول رضای حضرت حق متوقع مانند پسین
 خیالی است بر اختلاف آدمی است سر باطل و محال میت هم خدا خواهد بود و دنیا می دون این خیال است
 و محال است و جنون آنچه از واقعه سازفت فیما بین عالیجاه محمد خان و سیف الله خان نگارش فرمود
 بوده حقیقت آن واضح گردید به تسلسل انتقام آنرا در خیر تعطیل و اصال با بر انداخت و استیصال اعدای
 دین پیش نظر باید ساخت و متبکیه این دیار و اقارار از الیاد مفیدین بر کردار مظهر پاک گردید
 بتعلیل فیما بین علاجیست بغایت سهولت صورت خواهد بست اگر مافوق آن علاج واقع خواهد شد
 تدبیری دیگر که مسافتت فراهم دید بمل خواهد آورد و زیاده والسلام مع الکرام
 بنام در انیا عالیجا که از عساکر امیر محمد خان بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد
 تجددت مومنین مخلصین و صادقین اسحقین از قوم دژانی و غلای که در شکست کار محمد خان
 مشکلتی تعبیر از سلام مسنون و دعای اجابت مغفون واضح آنکه کسیکه دعوی اسلام می نماید
 و جان خود را در امت محمد رسول الله علیه و سلم بشمارد لازم که در مقدمه حضرت دین محمدی گشت

بلخ بجا آورد و در غیقه مرعیه جانب خدا و رسول را بر جانب منافقین و کفار ترجیح دهد و رفاقت بخواند
 دین بگذارد و رجا و جان خود را بشیر کیمیا بدمین سازد و با تعلق این عاقل خاک را در ذره بمقدار آتش سید احمد
 کزنده عبودیت شعله است از نیکوگان قادر و مختار و با اعتبار نسبت او لادینی سید ابرار و محسن نابینا بر سر
 دین را جای است سید المسلمین اگر نسبت و استیصال کفار و مشرکین پیش نظر نهاده آنگاه بعضی از کلمه
 گران منافقین که محبت و غیر خواهی کفار در دل اتفاق منزل هرگز میدارند و بجا بر این بخواهی سیر
 مسلمین عموماً و شایسته علماء و ذوالنورین خصوصاً منبأ کند و در حق مجاهدین و مجاهدین بکوی داد و عدل
 میدهند که حضرت آنجا نسبت حضرت کفار بر ائمه بگردیده آفرشته شده عدالت آنها نیز
 رسیده که بر مین و رافع از رفاقت جهاد میشود و مجاهدین راسته راه میگردند و در مصورت جهاد
 برایشان نسبت جهاد کفار لازم تر گردیده پس هر گرایان خود را غریز میدارد و دین اسلام را غریز
 خود میبارد و محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم را پیشوای خود میشناسد و توقع شفاعت ایشان در روز
 جزا میدارد و لازم که در و شریک مجاهدین گرداند و غیرت ایان و محبت اسلامی را کار نماید و جوهری
 کفار و منافقین را ترک کند و دل را از محبت این مرد و گروه شهادت شریک و پاک سازد
 و در مسکن مجاهدین داخل شود و آنچه در رفاقت کفار را منافقین او را منفعتی و دنیاوی حاصل میشد
 زایل از آن برات بماند و در دنیا و آخرت و جاهت و سرخوئی حاصل نمایند
 بهنگامی که کس که در داده مشارکت مومنین میدارد لازم که آنجا بآگاه نماید تا صورت معاش او
 و طریق گذران او صحت کرده شود و از راه و السلام مع الکرام الله نقل خطبه که از جانب سلطان محمد
 بنایم بنی بیت و سیوم ذی الحجه سنه ۸۵۰ هجری در موضع پنجبستار رسید
 بسم الله الرحمن الرحیم . تجردت و انی هدایت ذات باریکات تجردت و حسنات جمع الفیض
 حلاله خاندان حضرت سید المسلمین خاصه و دوامان خاتم النبیین آئمه المومنین و امام المجاهدین

حضرت زین العابدین

حضرت سید بادشاه القہم والی بن والہ و عادی من عادیہ تعبیر تبلیغ تحفہ سلامیہ الکلام
و عرض تعلیمات تسلیمات خرافات انجام گزشتہ و شمار معتقدان دائمی الامارات و صادق
النبیہ است کہتوف میدارد اگر ارشاد نامہ فیض شامہ شتمبر نوید صحت و سلامتی علیہ الطیف
و جہر الطیف در عین انظار شرف و در در زانی فرمود اجابت مسرت تازہ و موجب عزت
گشت مطلقاً حضرت حق جل شانہ شاہد حال و گوارہ صدق مقال کہ آیین نیاز مند در گاہ
دوست دار اہل اسد محض خاصہ اوجہ اسد مختصاً بر صفات حصول اسد صلی اسد علیہ وسلم نہ انقدر صدق
اعتقاد و حسن الامارات و نسبت بخدمت شامل العادت خادمان آنحضرت ثابت و کاین دارد کہ
برہمی از وجوہات اعراض نفسانیہ شوب و محلول نقص و زوال تواند شد لکن بدستباری حاجات
حضرت باری عز اسمہ و عین توجہ ظاہری و باطنی آنحضرت امید دارانیم کہ جد بہ شوق و ذوق و
علاقہ صداقت بندہ در گاہ بخدمت خادمان آنحضرت یزنا فیہ با قبل آفاقاً تا متر اید و از اینجا
کہ از عهد قدیم است و بہمت نیاز مند صرف و مشغول آن بوده کہ بموجب خوامی کرامت تمامی
آیہ و انبیاء اہل ان اسد استری من المؤمنین العنیم و احوالہم بان لہم اجبتہ مردانہ دار با بی ثبات
و تکر استقامت در مقام محاربه و مجاہدہ با طائفہ ظالمانہ و خدای العاقبت کفار حکم و مستحکم داشت
توسیلہ این امر حلیل القدر بہرہ یارب فائز المرام سعادت ابدی نمود لیکن موافق الامور مروتہ
باوقاتہا اتفاق و فرغ این مطلب تعوی مطلل و در گرو ساعت موعود ماند تا آخر از تاعدات فی ہنایا
ربانی و اتفاقات حسنات جادوانی توجہ و التفات آن حضرت رو باین طرف صورت تفتیش یافت
و عقرب آن بشرف ملازمت سامی در توقف در سلطنت کامل مغرور و مغرور گردیدہ در سبب
در استحکام مبانی امر حلیل القدر جہاد و کوشش و سعی بلیج آورد و در مسجدات و شجرانہ حضرت
علی العطا یا در عرض بانکہ تعجب متابعت پیرو حضرت صحابہ علیہ السلام اند اعلی الکفار و کلابہم

کاسیاسته سودی ساختم و آئینه سد علی ذلک که الی زمان وقوع مجاهده و مقابل با کفار
 فی مقام اکثره در آنچه فی مقام دار السلطنت کابل با حضرت سدی الله مورد و مورد بود و
 اینکه خود تقدیم یا تاخیر بامر بر مندرت و تقاضای معلک هرگاه بمل آمده باشد خواهد بود و
 دیگر خلقت تفاوت هیچ وجه من الوجوه ازین نیازمند درگاه اگر سر بر نزد و تعدا الهت که
 محض اخلاص و صرف اشتقاد مندره درگاه که فی سبیل الله بود و با حضرت خبر بر امتحان گشت
 آزان بعد بر حبشیت ازلی عند الحرب هریت هیچ مجاهدین واقع و مطابق معین غلبت
 مشون کرید لاراد لغت بایه دلا مقب حکمت سلطه تصرف کفار بکشت و در متحقق آمد در
 آن حالت بنابر ملاحظه نبات رعایا و بر ایا و حفاظت مساجد و معابد و زیارات مبرک و از
 انواع ضرر و شرکاء چنانچه تاراج و تاخت و اندام بنیان مساجد و غیره و در الابصار
 ارجمندی محمد حسن خان را موعده ناظر اعلیٰ بشکر کفار و مینه سپرده و نفس و در حاجت نند
 الابصار بی و ناظر نکرد اند حدود اکتف قرار داد و مقرر نمودیم قنار آن بکر داران ارجمندی
 را موعده ناظر الی حد لامور با خود بردن چنانچه الی یومنا هذا ارجمندی از احاطه کفار نبات
 و مخلصی یافته تسابن ازین چندگاه میشود که رغبت و رخصت ارجمندی را مقرر نمود که ناظر
 روانه پیش و رمانا بدید که درین اثنا ناگاه اخبار عبور خبر مجاهدین از اطراف پیش و در لطف
 یوسف زئی و اصل شدن شان بخدمت سامی و دره آفری جمع آوری صورت یافتن بشکر
 اسلام به رغبت رسید به نقطه اطلاع بر مینوی خست جلی و بعضی باطنی آن بر سرشت و دستباز آید
 و زخم دیرینه کینه جوئی او تازه گشت و مستعد ویرانی و غارت پیش آورده در صد آن سعی
 گشت که کره عبد اولی لشکر کی خود را رو با نیلوف مقرر نماید چنانچه ارجمندی محمد حسن خان را
 موعده ناظر نزد خود طلبیده حال گوز غضبنا گفت که برای سردار شمت و شوکت در آفرینی قتل گاه

خود سردار یا محمد خان و برای عمومی خود که مرادش بنده درگاه پادشاه و اعیان قلمی و ادبیکه
از عبودیت حضرت سید پادشاه عن اطراف پشامادی سمت بریغندی مان شود آن فرهم
شده مقابل گردند و آلا آنچیز جو در مقام جو در مقام و من است متوجه حال شما بنایم مطلع من جنیدی
محمد حسن خان که طفل محبوب الوطن و در افتاده وصال والدین از میگو نه کلمات رعب انگیز شرارت
خیز از زبان رنجیت شنیده و آید او ضرر او متوجه حال و به بر اسلالت الم افزاد و احالات
محنت زار و برای قتل گاهی قتل اخی صلاهی امید گاهی سردار یا محمد خان و برای بنده گاه
علی داشت و متصل رابع ساخت که آنرا زوایا رنجیت روز مره احوال عبودیت که کرب و غم
و مانع باشند و یعنی قتل گاهی ام خود شما بنده در دار بودن و گور داران تن شما عبودیت که کرب و غم
بر یغندی منی حالی رنجیت میانید و در حضرت نجات با محض محال و ابتلا و در قناری با کینه و جانی
در هر رفتن غصه کافر عارض و نقد حال بیشتر حال حضرت انیز دی بر هر غالب است خود
چون تعصیه و تزکیه نفوس با از الالات تعلقات ظاهری و علاقه الفت و گرفتاری محبت و زوال
و از با و هر چه که آنحضرت تکمیل آن حاصل دارند و صبر و تحمل و شکایت که بر زوال آلام و مصائب حاضر
پهرساییده طالب اسود و رک ماسوی اسد اند برین نیازمندان هنوز جلوه گرفته و در قی
با چنین مقام عالی حاصل نیاده تا بر آید از اینجمله ابتلا و گرفتاری نور چشمی برام ضرر و در
آن به منظر رحم و درت بحال آن طفل محبوب را سنگیر جان گشته و بیواری دست داده هرگاه بین
توجه کامل و صوف شالی آنحضرت متوقع آیم که از آن گشت دنیا و دنیا داران حاصل و چون سینه از تن
معتقدات نفسانیه صافی و منزه گردد در آن حالت روح المی و فی متوجه حال خود را به تسلیم سازنج
در رضای صرف بر حوادث عالم امکان متصور خواهد گشت تلاطم کلام کنی بلکه حلیه که از خوبی می
صاحبی سردار یا محمد خان تا بر ظاهر بر طبق فی حقیقت بعمل آورده محمد اسد را سیدی نور

حد با جیل که زیاده بر نه کرده مفاصله از شهر ندارد و مفور کرده فرستاده بودند و شیخ آن مد نظر
 شسته که برای رحمت علی دارد که عبودت که حضرت سید بادشاه درو میرفت نمی از حد و
 منطقه قریب با بنود و هر چند برای مانع بودن آنها که مفور نمودیم لشکر بود حایه نشد
 و از اطراف عبیده عبور کرد تا بدین قریب بحسب از این مرحله فرود آمده ضرر با و جندی نرسا
 در حضرت او چنانچه سابق مفور کرده بودیم هر چون در آن روز فیما بین اخوی مطاعی و بنده و گنا
 ملال خاطر اوج بود در حین قیام نمودن محمد اسد خان با جاخل غیر مطاع و خالی زمین بودیم بعد
 بجزو اطلاع بخد مت مطاعی رفته محمد اسد خان را معینه می افور نموداره بشهر و ایسی طلبانیم و در
 باطن آردمان خود را بحد و معینه مامور نمودیم که حامی و بدین حد که آنحضرت بوده سلامت
 صورت اصل را فقه رویداد اینولا بدینوال بود که موه و ضد گشته شد و هر چه از بدین علی نهان
 بعل آرد تفصیل آن این است که مردم کینه جو فتنه خود مکتوبات متعدد از فتای آنحضرت می
 اعیان ملک و در شکر مناسبت تباین و میگفت فیما بین از خود ایشاد و اطلاع داده
 اصلی و شرارت ذاتی خود که بظهور میرسانند و گنجه نگاتیبه را بحد و اخوی و مطاعی برده
 در شغل رخنه اندازی و فساد پیشگی سرگرم کار انداختیم هم برین قیاس بحد مت آنحضرت گرفتار
 عمل خراشید بر آرد کیلوف عداوت با برادران فیما بین خود که از کیلوف خدا خواسته بخش
 خاطر آنحضرت مقصود و مطلب دارند چنانچه بحد مت اخوی مطاعی بنده درگاه را رسد و
 کار گرفتاری از جندی محمد حسن خان و اختر علی خلل و فساد ملک و مزارعه و دست خد مت
 آنحضرت از فتای اخوی مطاعی بر بنده تحت و پستان می بنده و حال آنکه هرگاه که مقتضا
 و جوبان یک لفظ شده حکمتها در باب جدای فیما بین و عقیده بنده نسبت اینجا خواهند
 که بفرقه آردن معاد الله که بنده فریب جنم و لغزش نیست از جاقتانی و فدویت در راه حق

بقول گارا

بخود گواها دارم بجهت در مقام خوشنودی خدا در رسول از صرف جان و مال و منال زینت
 و انوس و الحاق حار و گرم پریشانی روزگار با یک نیندازم من کل امور دنیوی که زیاده
 و بزیاده و عمر خانی بقا و دوام ندارد در عرض حیات ابدی که القیض و زوال پذیر نیست گودا
 نموده شود و سرمایه لطف شناسی حضرت باری را بجان خود میارم تا من در در قلب بین و در
 برتن است همین آرزو بگویم و این راه میگویم و هر ادرار ان ان مقام برضی را بجان و دل در
 دارم بیت مرا عهدی است با جانان که تا جان در بدن دارم - هر ادرار ان کریش را
 را بجان خویش دارم - و استقامت صبر و تحمل بر عاقبت و هجرت فرزند خود و
 ابتلائی او در اندوه و ضرر کافرا از آنحضرت بخوام و تا بر تعلق و اضطرار بیایی که از روی
 ترحم در وقت قلبی و عدم اصطلاح بر عاقبت فرزند تحت جگر عارض حال اخوی مطای است
 هم که در وقت دلال خاطر می که بعضی منافقان جلالت اظهار مکتوبات و صنایع و سادگی و زینت
 اخوی مطای نموده است آرزو شراست باز نمیدانند و مشغول همین کارند و بنده و دیگران را به
 تیرت و تلافی سهم ملامت ساخته و در نزاع خاندان ماسعی میباشند بجهت آنحضرت
 اسفند اب میرود که هرگاه موافق تیرت و نجات فرزند منی قبل از نصف آرائی خود و جاپدین
 صورت بند و کافرا غفلت داده از جهندی را از فکر و او بیرون آوریم و بجهت مستعد مقام
 دین معین ایم و هم باری بگفت و اتحادی که فیما بین تحقق است آنفعال نمازان منافقت
 نما را صورت ایم و دین و دعا را می صدای آنحضرت چه حکم میفرماید در آنچه آنحضرت
 مراقبه و تامل کامل و صرف فرموده امر و ایمان بخشد بر آن عمل است چون اخوی مطای مع انجیر
 عازم کاملی و در جمیع کل امور تعلق با این نیازمند گرفته اند استماعی استفا و طاعت و
 عانیل التفصیل در خواست رفت و هم حسب اشاره آنحضرت و منکر کرایت انجیر و دو خواص

مترجم داشته اند باقی حالات ذبانی مضامین ایشان ملامیر عالم اخوندزاده حالی خواهند شد
 (شماره چهارم) بنام سردار سلطان محمد خاوری و جوایز مترجمه ۲۰ ذی الحجه ۱۲۸۳ بمقام چهار
 از امیر المومنین سید احمد آخوند محمد عمده اراکین عالم مقام نموده خوانین ذوی چشم اسلام
 چارباش حشمت مکرکه پیرای میادین عدالت سردار عظمت شاعر جلالت آثار شکست نشان
 سردار سلطان محمد خان زاده اقباله و قضا عفا جلاله بعد از درای حسن تحت اسلام تینی
 کلاه ستم رباعین سلام داد و عید ترقی مناصب ارباب و مدارج نشانین در وضع انحراف تیره نمود
 منبیه طبع غایت مراتب خلاص دهنایت مدارج اختصاص تمنع تضامیل احوال خیر مال و عین
 انتظار رسید مضامین منصفه جلاله تحریر و لایزال اجمالاً در تقریر فضیلت پناه ملامیر عالم
 اخوندزاده تفصیلاً در وضع و لایزال گردید آنچه در المصنف که محبت ویرینه دخلت بارینه تا حال
 سر در نهال در سینی کینه خلاص گنجینه بکرم رب الارباب سر سبز دشت ادب حق تبارک و تعالی
 بقدرت کامله و تربیت بالغه خود این شجره سادات را شمر نرات گرداناد آفرین یارب العباد
 آنچه از حقوق انواع چه دماغ و عقل و اضطرار و معارف خان معاد نشان محمد خان
 بخاطر شفقت و غایب آن عظمت نشان در سردار کلان رقم زده ملک مژده سکته بود و آن
 اسد و مقدمه صیانت خان مسعود از شر کاف و مطرود و عا کرده خواهد شد حضرت رب کریم فضل
 عظیم خود در وقت اجابت آرد فاما آنچه هستشاره در زیر سیخ خلاص آن نوجوان از نیرنگ عالم نامهربان
 نگرین خیار محبت شمار شده بود پس تحقیقش آنست که در هنگام تقوی آن سعید در دست عدو
 عنیده شکنجه زشت و درت با بیخواب نموده بودند تا الحال در مقدمه استخلاص تصور بغیر ما بعد
 چاره استخلاص آن بیچاره غیر از این هیچ بنظر نمی آید که جمیع اقربا و اصدقا و آن گرفتار بخیر و بلا قاضی
 هست خود که فراهم آورده و دفعه شورش عظیم بر سر آن نسیم بوجی بر پا کنند که بالا اضطرار از آن بیخود

دست بردارند

دست بردار شود و آنچه در مقدمه تعطیل و ابطال و تسویه و ابطال و اقامت جنگ و جدال
 با اهل کفر و ضلال تا زمان اختلاس آنغور از قبضه متقدمی بی تمیز نگارش فرموده بودند پس
 تحقیقش آنست که ما مردم بابرانشال احکام رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین برگ
 اهل و عیال خود گردانیم و مهاجرت اخوان و اودمان و در زیدیم و جمیع ماسوی اعدا را پس پشت
 انداختیم و اطاعت و انقیاد احکام رب العباد و قبله است خود ساختیم و علایق را سحر کردیم
 با فرزند و عیال و مال و منال و اودمان و اخوان میانش از سودای قلیب بکنند و ابرام
 پنج و تحالیف بخود پسندیدیم و تعطیل و ابطال را هیچگونه ندر مقدمه اقامت این کن رکین و غیرت
 دین سید المرسلین بدون توقع مغفرتی از منافع دین روانه کردیم و از پاسداری محبات می
 و اخوان میمیزی درین داده دست کشیدیم و از ملاحظه منافع و مضار جان خود درین بابت برداشتم
 و از پاسداری ماسوی اعدا درین راه نیز ابر بجهل شب روز در کار و بار خود چاک کیم و از لحاظ
 چه چیز است بیایک دور و تدبیر نفرت دین عاقلیم و از پس شوش غافل تا مذهب گمان عبودیت
 شمار و اجداد را که در امتثال احکام مولای خود می توقف و در زیم و عاقران خاک را را چه
 طاقت که بر سر دوش شدن جان و مال و در راه قادر و اهللال نوعی ناسف کنیم پس توقف
 و انتظار در مقدمه استیصال شرار بعد از منقطع حصول در منای هر دروگاه خیالی است بر اختلاف
 و هر چه است سر اسیر باطل و محال و اگر با عرض قدری بهمت رعدا داریم لابد اولاً اطمینان بر اهل
 شایسته داریم و اعتماد و مسلمان خالص الایمان بر سر اعیان و موافقین سر در کار گران خیلی متعقد
 حصول پس با غیر هم از ما مردم غیر ماسول تشبیه ندهند و رفقه مدسی بجان و دلی بجای می داریم
 و تمام آن از دروگاه و اوجب العطا یا امید داریم با تجل و جان در بدن و سر بر تن است بهمین
 کار ما بریم و انجام انگیزش بابت و در نماز میسپاریم در صورت فتح توقع غلبه دین است اال

از مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین سبب پشاد و توجیه میگردد آنست که الله بانی طریقی بنیاد
 فساد اهل بیعی و عباد متزلزل شود و هر یکی از منافقین شرار که از بدو پشاد را مایلند و فساد
 منتشر اند در همین کار دوبار مشغول خواهند گردید و بحال خود بر وجهی گرفتار خواهند شد که اعانت
 دیگری از ایشان منصرف نباشد و اجتماع ایشان متعذر گردد و به تدریج هر چه یکدیگر را خواهند دید
 استیصال ایشان سببی طبعی بجا آرند تا آنکه استیصال منافقین محقق نگردد و بجا آید با کافران طبعی
 خاطر صورت نه بندد اگر این مهم عظیم بالفعل مستحصول باشد لازم که چهار اختیار را
 بطریقیکه در نامه نامی نگارش فرموده بود پیش نظر همت عالیه سازند و این امر نهایت سر
 حاصل است زیرا که مومنین اضلاع نبود و آمان و دایره اسماعیل خان با این قبور است
 و اظهار ترافت و بیامیزد و خطوط مستطیل برین مضامین میزنند و تا صدین خورده التوا تر میزنند
 چنانچه نقل خط رئیس فرموده که در متعطل خط شیر خان و پانزده خان که از اکابر سرداران
 رئیس مذکور اند و در لغت این رتبه مجتهد عالی میرسد تا حقیقت حال برای طاعت علی
 مشکف شود و در جواب خط طایان اشارتی باین معنی نوشته ام که اگر مویک جلال ایشان
 اقبال آنجناب به قرب و جوار ایشان بابر نصرت دین حکمتان نزول فرماید جمیع روسای
 آن نواحی را محکوم کند و سرداران مدد و جین را خصوصاً لازم که رعایت آنجناب در میان اختیار
 نمایند و اگر اجتناب از مرافقت آنجناب بخواهند نمود آنجناب دغدغه کوشالی آنها خواهند فرمود
 هر چه ازین برود صورت مناسب وقت و انداخته تکلف بعمل آرند لیکن در تالیف و وسای
 قوم خود بکلیه جمیع روسای آن قرب و جوار روسی طبعی بجا آرند و از منافقات سائید و در
 و این تالیف عدا و احباب را افضل عبادات شمارند و بهر وجه که مناسب باشد داد و کوشش
 درین باب بکنند و هرگز ازین امر پشیمانی نکنند و تکامل دین اهل را در مقدمه بیکگونه راه دهند

که ماضی آن درین دودی برپول قدم نهاده ایم و همان دال و اهل عیال محض مدنی اسید با
دارد و با وجودیکه خلوت گزینی کار و بازرگانیست و در آن پیشانی عنوان خود می انگاشتم و نصیحت
آنرا از آنجا که سلاطین کبار و خواصین ذوی الاقدار اند که شرکت و صولت ایشان درین
جمع قوی و بلدان کاشمش را بنده آنها را بان و در شان است چه مراتب جاهت است که این
مد مقابل اهل ایران بر مضاعف ظهور رسیده و چه مراتب عدالت است که در دیار خراسان جلوه گر
گردیده آنرا غلظه صولت ایشان سرکشان زمین و زمان لرزینند از صیت سخاوتشان
صنفا می اهل ایمان مذاق جو و در کرم کشتن چشیدند پس نهایت محل جریست که صنفا می کهن
با قامت این رکن رکنی آما ده ششند مثل آن سردار سرداران در مانده و قهرای مومنین را
نصرت دین کر سبکند و آن خان خانان در خلوتخانه نشسته و کمال مقام غیرت است که باقی
مصدقین سر سبکبار بطلک رسانند و دلا در سلاطین چنین عزت بر زمین ساجد و کافران میزد
بر مسلکین صادقین دست تقدی و ظلم کشایند و در سای عالمیقدار و احوای قوی الاختیار
استیصال ایشان تا اهل غایت بیکر محمد صولت که مدین خود زمان بر از شورش و طغیان
رنگ غیرت آنجا بر جوش زد و غلظه صولت آنرا از آنجا بر جوش کرد و کرمت عالی است خلاص
صورت خود مشو جگر و بدو حکمرانی بطریق برضیه سلف کرام خود منتهی شد و از آنجا که بسیاری
از مضامین از حیل و خوریدین است بنا را علیه عقیدت ماب خلاص نشا بت قبول با نگاه
حاجی و حرمین الشرفین حاجی ولی محمد را که اندام رفقای این فیروز اند و عزة و دستان این خیر
دارد و دست نور دیده و گرم و در زمانه چشیده و در مواقع معاشقه با اهل کفر و ضلالت
ننگ بر تخته گزیده و تیغاب سلی اعدا کرده شد تا شب بفرز این مهم عظیم و طریق و انداز این امر عظیم بخود
السرور عرض نماید و کافی بعین این فیروز بسج رساند و زیاده و السلام مع الاکرام

تمام کرد و اینها را

بنام سردار پانده خان که امیر کبیر است از تنوی بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین
 سید احمد بمطالعہ سردار شجاعت شعار جلالت آثار صولت تاب شوکت انتساب علیہ السلام
 سردار پانده خان سلمہ اللہ تعالیٰ بقدر اسلام منون و دعای اجابت مغردن واضح آنکه
 اگر آنروز یکہ درین دیار و افطار وار در گردیم آنجا رحمت و شجاعت شما بنین از من شنیدیم
 کہ آب دای دین رب العالمین عداوت کلی میدارند و با جای شریع مبین محبت حبلی با کفره
 ستر دین گاهی موافقت ننوده اند و راه مسالمت نه پیوده شب و روز با کفره فخره در
 محاربہ و جنگ مشغول اند و محبت عالمیہ در مخالفت ناموس و تنگ بند دل ہر چند بطریق ملامت
 گردیده اما احوال خستہ مال شما از زبان ہوا خوانان دین آکہ محلا و آریان ہر ایت نشان
 اغوی اغوی بیان شاہ رسید مفصلاً باستماع رسیدہ از غمیغنی محبت غایبانہ بروی نمود
 و مراتب اخلاص پیش از پیش افزود و از بسکہ درین ایام اقامت چہا در اہل کفر و فساد
 ہم افضل ارکان دین است و اگر نہائی منافقین پیش از ہم از اہم ضروریات شریع متین
 لیکن تقدیم کمی بر دیگری محل فرست و نظر کہ کدام یک ازین ہر دو ہم پیش نظر باید ساخت
 و دیگری را بالفعل پس پشت باید انداخت چنانچہ بر نظریہ پیش کردن ہم کفار احتمال حمل
 منافع و مضار ہمچنین در جواب تقدیم ہم منافقین جانین فایده و نقصان بر روی کار و از انجا
 کہ شجاعت و شجاعت ہر صدف ہستید و بغفل و کیاست معروف آنچہ از نشیب و فراز میداشت
 این دیار و افطار بر برای مظلومت پیرای نہاد واضح رالایح است کسی دیگر اطلاع بران مراتب
 حاصل فی تبار علیہ ہر ایت آب کمالات انتساب اغوی اغوی ملا شاہ سید اخوند زارہ
 را متعہ خان عالیشان روضہ المکان سید محمد مقیم خان کہ از اغرہ برادران این فقیر اند
 و از افضل اخوان این ہجر و از افضل سادلت کرام اند و اکمل ہواخوانان دین اسلام

بنابر شاد و دست بخت والا بهمت روانه کرده شد تا غور تمام دکن را لاکلام را کار فرموده
 آنچه در باب تقدیم می بر دیگری از مقدمین مذکور تین اولی دانسب باشد بر آن مطلع فرمایند
 و هر دو برادران محمد و حسین برابر منافع و مضار آن آگاه نمایند و آنچه گفتگو در مقدمه منظر باشد
 با این هر دو برادران بر روی کار آرند که کلام این هر دو برادران در مقدمه بعینه کلام نجاب
 است لیکن در مرض کردن ایشان مجتنب تمام فرمایند زیرا که بسیاری از مجاهدین هند که
 فراوان آمده اند و بسیاری مشغول بر سرند و مومنین سواست و نیز دکان بر آن و غور بند و
 آفرید این و محمد و خلیل که بهمت چیست بسته مستعد و امانه این کار شده اند پس همه را
 معطل داشتن مناسب وقت نیست لاجرم در کاری ازین دو کار مشغول باید ساخت
 تا مطمئن خاطر گردند و زیاده بجز ناکید اکید ترخیص برادران چه نگاشته آید و السلام
 خیر و تاریخ ۲۰ ذی الحجه ۱۲۲۲ هجری بمقام پنجاه و یکم بنام سردار دوست محمد
 که سابق نوشته شده بود یعنی از رسیدن بایان سابق نوشته شده بود

بسم الله الرحمن الرحيم . آرا میر المومنین سید احمد تجددت سردار کثیر القدر
 جلالت شاعر عظمت آثار شجاعت دثار و الاتبار سردار دوست محمد خان آزاد اقبال
 بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی در غیبه گرامی شملبر
 قوت مستعد و تعالی بناد و در مقدمه اقامت جهاد و استیصال کفر و فساد و دیگر مراتب
 اظهار اخلاص و اتحاد و محبت و دوداد رسید متضامین مندرجه واضح گردید آنچه مدلت
 که غرض اقامت این رکن رکین یعنی حضرت دین مبین و استیصال کفر و فساد در دین و دول
 جلالت منزل آن سردار جلالت آثار بود و اگر چه آنچه که مثل این علوم است و اگر چه
 شأن این شأن مثل آن عظیم الشان تواند بود هر چند سی در اقامت این رکن اسلام تیسر

کفایان

کفر نایام در هر زمان در هر مکان واجب است اما درین جزو زمان که وقت شورش اهل کفر
و طغیان است بر ذمه جاهلین و مشایر مسلمین مخصوصا واجب است که هر چه در حصول
معنی اقتدار و کثرت خود و انصار در تسلط بر عدنان و امصار و جاهت در اضلاع و اقطار
بیشتر اقامت این اکن رکین و اعلاهی دین سید المرسلین نموده تا آنکه هر که از سر و اذن
نمادار در دوسای ذوی اقتدار بهر دین پروردگار در هر چه است سید فخر و رفیع
بیکر در سخن اوج غریب و غیبی دشمنی جمیل در دنیا میشود و حصول سعادت اخروی و توفیق
برکات دنیوی و حصول در مراتب جنت و خروج در صراط حشمت پرچی نسب و دیگر دیگر
آحاد و مسلمین را از ادراک آن خیلی متعذر و اگر معاذ الله از ایشان در اقامت همین امر اثر
ادنی تا اهل بر تصور مانع میشود پس لابد بحکم الناس علی دینهم که تمام رعایا و رعایا کرانیه
با کمال در دنیا با در تعاضل و اهل خواهند داد پس حکم من یفزع متخافه شیا منی که کمال دنیا
اعمال ایشان بمجاوسی جمیع رعایا و سپاه مشغول و سپاه خواهد گردید و در مقدمه یک نیکو کار
فرمانده دیگر عین و غوغ غریب را یکبار بر نواز از قبیل محبتات شواله کفایت بجای که محض نیاز زبان
آرایی و عبارت پیرایه و در سنگ تحریر میکشند نشانده که آنحضرت در کلام حکم و اعلام و اجدادش
سید الانام منصوص در صریح است پس کسیکه ایمان با سید المرسلین و بالافوه سید را البته یقین
میداند که این امر حق و صدق محبت است پس با دانش این تعاضل و اهل در محاسبه کتاب
بجند رب الارباب ظاهر شنی است در مجازات آن چه انواع پنج و شش و جناس تحلیف
و مصاحبه شیبانی است تا آنچه در حق اکثر تخریب کاران زمان هرگز است که بنزاع امانت سر و اذن
نامدار و صاحب کثرت و اقتدار حصول این معنی صورت نمی بخشد و پس این خیالی است محال و تعالی
است پراختلال زیرا که ممکن که حق جل و علا بقدرت کامل خود دیگر معاندان از انبی و متسلطان از انبی

که از صفای سلیم و فقر و غلصه این باشند بر روی کار آرد و کج بخش غایت خود این مهم عظیم از دست
 ایشان برآمد حال است مبارک دغالی آن لا محذور اندیکم غذا با الیها و بسندیل تو با غیر کم دلائل و شواهد
 و است علی کل شیء قدیر باقی احوال اخذ و بکرم رب المعبد و بر غنای است که این عاجز از دار السلطنه
 برآمده و اضلاع جلال آباد و نواحی بسیار و احوالی کرده و در مکه زنده رسید درین اثنا لشکر
 مخالفین موضع کوزه کمال حجت و نهایت استسکبار و نخوت آمده و اوراق کرد هر چند همراه این قهر جمعی
 خلیل بی سر و سامان بودند اما از آنجا که طالبان رضای حضرت ملاق بودند و در صرف جان و مال نهایت
 مشتاق بنا آید این تراشید از دریا یکنده عبور کنند و بر کفار گون و بطریق خون
 و تاخت روانه کرده شد در آن زمان شب یکم حضرت رب مثل هرت مغافات با غذا بقیست
 جنود مجاهدین بر سر آن خافین نگهان رسیده و از اسلحه و در دست مثل تیر و تفنگ و گند شسته
 آنها را زیر تیغ بیدار و گرفتند و مسکرات از آن خون آنها لاله زار ساخته و چاقو جمع گیر از آن
 که قریب یکمزار باشند با ازین هم بسیار در ارباب و زرتستان و حتی راجز جمعی بر خطره و آسیب
 رسانیدند و اجناس نفیسه از قسم است شتر و سگ و یراق و غیره پیش از پیش بزدن و بعد از
 آنچه بر تیره شهادت مشرف گردیدند بجهت الماوی مادی ساخته و اکثر ایشان مشمول غفلت بانی
 و کفالت رحمانی معسر خود مراجعت نمودند و این شیخون کمر کفار برادر را بحدی تنگ که از مقام
 اقامت بر خاسته بمقام دیگر بارانده افتند و از شدت خوف گرداگرد معسر سنگ انداختند و از آن
 غیر از مکه زنده بر خاسته موضع هند آمده اقامت نمود و مستثنی این اقطاع را از دریا و آب
 عبور نموده بر سر شهر حفر و کمر کفار را زنده یا در جمع متولان آن اقطاع برده و تاخت آورده چهار
 ناکس را بجهنم رسانیدند و آتشهای نفیسه و امثال خطیره از آنقدر و اجناس هبت عموم اجناس
 آنقدر افتاد که از تو بر و خر بر سر دین است بعد از آن ابراب جنگ و جدال و قتل و قتل متفرق

گفتی

کردید و شب و از قدرت آسمانی و تأیید جهانی باران صفت میبارد از جمله تأییدات الهی است
 که اجتماع بنود مجاهدین هر چند بسیار از بسیار بود لیکن از بکشت کربلای سر بود مثل لوبانی عالم
 و در کربلای مقام بی انتقام نبود تا بر علیه بر طبق فخرای مصان کلمه کلام و احادیث بنید
 علیه الصلوة والسلام و فتوای فقهای عظام و تصویبیه نهی ذوی الاثم و صلیت و قتل
 اقتضا کرد که اقامت این رکعت اسلام بدین نصیب نام بودی شروع صورت نمی بند تا بر علیه
 و در از هم جادی الشافعی ^{۲۳۲} سنی مجری مقدس با اتفاق مشایر ادا کرام و عظامی اعلام و
 مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و جوانین ذوی الاحترام و صاحبزادگان و جوانین
 از اهل ایمان و اسلام سمیت امامت بردست اینجانب واقع گردید و در از هم جادی الشافعی
 هر چند این حاضر خاک رود و در پیقتار بصورت انجمنه منیفه آلا باشد ارات فنی و الهی است
 مشرود و تا بصورت این منصب رفیع با اتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرود
 لیکن رب غیور که علیم و داناتی نهان را آشکار و محیط بر ارباب اعلان و اسرار است که
 بر منی که این غیر از قبول این منصب رفیع از اقامت بها و صحت جمع و اعیاد و امثال آن
 از اطفال احکام دین و اعلای کلمه رب العلمین یعنی دیگر از اغراض دنیوی بهر شکل تحصیل مال و غرت
 جاه و سلطنت با حصول منی تسلط بر قری و امصار و اضلاع و اقطار با تزلزل اهل سیاست در باب
 مملکت ارباب ایات و با نفیض احکام خود بر بندگان ملک دین با تحصیل منی ترغیب با خوان
 و اقران هرگز برگزینست بجهله شبد و سوسه طعانی و تشایه برای انسانی باین داعیه رحمانی اصلاح
 خلوط نگردید و از بکشت اقامت این امر حالاً کلامه امد اکرم بوقوع آمده بود تا بر علیه آثار آن
 رسیده اگر دین و جانچه جمعی کثیر و جمعی غیر از اهل ان برار میید و دشوار آن هر جانب مثل سرور و مانع فراهم
 آمده اند و می آیند و در میید ان جلالت و دیانت و دشواری و تمکیت داده این میید بند و عظام

برین آنکه حق جل و علا کبریم عظیم خود علایق خوف طمع را از ماضی خود متقطع گردانیده است تا از
 شوکت مخالفین خوفی فی الحال نداریم و تا از کثرت موافقین طمعی فی المال آری اینقدر سیدانیم
 که هر که جان خود را در سلک پیروین منسلک گردانید دعوی ایمان خود را بر سرین کرد و دم کرد و زلفت
 پهلوی کرد با وحسرت بدست بدمد تا ای مدعیان دین اسلام بیاید و در حضرت دین خود
 جان و مال بیازید تا گوئی سعادت جادوانی و راحت دو جهانی برایتان چنانکه در نعم قسم حق
 عز و کبریا نیده اید احوال و ادوای شکر آن جان و مال خود را حاضر کرده کوشش طمع ناید
 تا سعادت دارین دریافت کوفین حاصل کنید **بسم** سحین عجای از موضع بخار
 بسم الله الرحمن الرحیم آری امیر المؤمنین سید احمد قطب العرفان کرام دارالکین عالم مقام و
 ملک آن زوالا حترم و سایر مستغنیین عجای کثریم الله تعالی در نعمت مایحیت و برضی بعد سلام
 مسنون و دعای اجابت مغفون واضح آنکه هر چند اقامت جهاد و از راه کفر و فساد در جهان میریزد
 عمر و آتش پیرسین خدفا در هر زمان و در مکان واجب بود که دست آید و درین خود زمان گرفت
 شورش کفر و طغیان است واجب را که گردیده تا بر او علیه این بنده صنیف باجندی از سر مشین
 از وطن مالوف برخاسته تحسن مدد فی الله برای اقامت همین رکن رکین و نصرت دین بین
 که هست بسته و آرمی نهان و آشکارا گاه و خبر دار است که سوای اعلائی اعلام دین و احیای
 سنت سید المرسلین هیچ غرضی و مطلبی در میان ندارم در مصورت بر هر مومن را هیچ الاعتقاد
 و مسلم کامل الانقیاد و واجب لازم که غیرت ایمانی و محبت اسلامی را که فرموده در معارف
 دین و نصرت شریع بین کفر و غیرت چیست بنزد و در صرف جان و مال در راه رنجه و جهلای دین
 نوزند و هرگز هرگز از ادای این عبادت عظمی و آردا که این سعادت کبری روی فغانند تا نوزند
 جزا در حکم حیات کتاب بخود رب الارباب سر و بر خیزند و در روی خیر الانعام علی الصلوة والسلام

شمس رانی

شمر سار نشود که شکر گفت مال و منال در جاده و عزت طلبیست فی سبب و از آن خاکی است و بل در
اطاعت فرمان رب العزت سوال توجه گردیدی پس بگویم زبان جوارخ خواهند داد و چه مندر
پیش خواهند نهاد بجهل اگر امر در جان و مال در راه این و منال صرف نگردید و در اقبال حاکم
و پیچ کار آمدنی فی جیب اگر کرمیت چیست بسته درین بیداد و شجاعت و شهادت خواهند داد
و در راه تا میدین قدم خواهند نهاد و آنچه اجر و جلیل از خضر ملک شان و تنای جلیل رسان
اخوان را تو ان خواهند یافت بر هیچ عامل پنهان نیست تا آنچه منافع بسیار در حاصل بسیار
از عزت و جاهت و دولت و کثرت دست خواهند آورد و بزرگان از اندازه قیاس خواهد بود
انشاء الله تعالی هم مناسب مردی ایشان برست خواهد آمد و هم نظر بر ساعی حمید ایشان
درین باب و آنچه بیش از پیش مملکه در آن حاصل خواهد شد و یاد ده و السلام مع الاکرام
مردود نیست و هم فی الحقیقه بحجری از ضلع یوسف زری از بختار خط
تقل خطیکه مغفوف نموده و در خط خانانان که قبل از این بسته خط نوشته شده است
بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد نجیب سردار سرداران خانانان
اگر از بکه در ساسی در انیان عموماً و پائینده خیل خصوصاً با انواع فسق و فجور و موصوف اند
و اصناف تعدی و ظلم موصوف بآراء علیه حسیت دین و حمایت شعاع بین همین اقتضا و میزاید
که سلطنت و حکومت فیض مملکه از بیج برکنده شود و خصوصاً حکومت پائینده خیل که البته بر زمین
ست و در تقیض بین بیج که آنجناب از لطف نیست فرمایند و اینجناب از لطف غریب نایب لیکن
عقل در میان حکم میفرماید که اگر بدین مشارکت رسمی از زور ساسی در انیان انجمنه
پیش کرده میبود لیکن استقامت تمام نمود از انی بنا بر حجت اوس در رعایت حکومت قوم خود و خود
و قسطنطین بر پائینده بنا بر علیه مناسبست چنان بنظر می آید که کسی را از خانواده سلطنت شرعی

سازند تا دیگر در انبان سواهی پائیده خیل باین سیکه بسته نمایند و سعی یلین در مقصد رسید
 منافضین و کافرن بجای آورند لهذا یک قطعه خط بنام شاه هرات و دیگر بنام شاهزاده کامران
 از سلطنت عالی کرده شد تا انتخاب پروردخدا را ملاحظه فرمایند اگر مناسب باشد بگویم بخت
 باز بسیارند تا هر دو خط را بجل آید اما در هر دو اگر مناسب باشد خطین را در خیز تعطیل اندازند
 بجهتکه هر وجه که انسب املی را در هر طبق آن عمل فرمایند و در آید و شجاعت به بند و دقت
 را از دست نهند آن آید و الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام انتخاب در مقصد ریاست
 و سیاست برچی مداخلت برست خواهد آمد که بسیار راضی خوشنود خواهند شد آنچه میگویم که
 در امده سلطنت و حکومت انتخاب بنوعی مداخلت خواهم آمد و اساس ریاست قدیمه انتخاب
 از سر نو خواهم نهاد و آئینه را از مرعیه صادره سازند و خیال خلعت و کدربا درین و عدله بخاطر
 نیارند که آن آید و الله تعالی ضرور بالضره در مطابق و عدله مذکور معاطه خواهم نمود و در آه صدق
 و وفادار اقبای و عدله بر طبق مصلحت دقت خواهم نمود و سابق ازین حسب است و عار انتخاب
 که مندرج نامه ناجی بود خط ط بنام اهل بنو و دامان دیگر هم ارقام نموده در اقلع باب نمیکردیم
 به دست حاجی جان محمد ارسال خدمت داشته بودم آنچه که فایز شده باشند حالا با احتمال
 نرسیده ام بنگر بر ترسیل پر راخته شد و آنرا منسوب به بنام آنها خط ط ارسال داشته ام همه
 رفاقت و اطاعت خواهند نمود و راه موافقت خواهند نمود و السلام مع الاکرام هـ

بنام شاهزاده کامران شاه هرات از موضع بختار بسم الله الرحمن الرحیم
 از امیر المومنین سید احمد نجیب علی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام تقادودان
 خواجهن دومی الاحشام در نیت بخش جابالش حشمت و شکرت یکده باز خوش سلطنت و دولت
 یادگار را بایست بقیه فکرم جگر گوشه اصحاب و دو کرم گل سرسبد چستان شادمانی فرما و زاری

اندک کاروانی

این نامه را بنام شاهزاده کامران شاه هرات از موضع بختار بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد نجیب علی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام تقادودان خواجهن دومی الاحشام در نیت بخش جابالش حشمت و شکرت یکده باز خوش سلطنت و دولت یادگار را بایست بقیه فکرم جگر گوشه اصحاب و دو کرم گل سرسبد چستان شادمانی فرما و زاری

او رنگ کارانی زداد اسد انباله و صاعف اجلاله بعد از سلام سنن و دعای اجابت متعرون واضح آنکه
 از بسکه مهاجرت از بلاد کفر و فساد و مجامعه با اهل کفر و عناد و مخالفت با باب بنی و فساد از اعظم کارهای
 اسلام است و سائل و فاعل درین از ازیج معاصی و امانت اندامی که بلاد هندوستان از شیخ انار
 اهل کفر و طغیان ملوک و مشرکان گردید ایجاب از وطن ملافه خود برخاسته به نیت هجرت و جهاد است
 خراسان متوجه شد چون دین اضلاع رسیدم طرزه ما جوابی دید که رعایا و ضغفار بر آید از آگاه
 و لبر زبونی جهاد داند در آستان و اقویا این جوار سرست و سرشار بنی و فساد و آلوده و اوطان
 یوسف زنجی رسیده و منین آید یار تسکین آن اظهار توبه می نماید این رکن رکن بنی و اهل
 کفار منور دین دعوت نمود احمد مدد که این دعوت حق رفته رفته بگوش گستر رسیدن از خازان و اهل
 مکر کار وافر و بیان در خشک و تمهید و تحلیل و اهل سعادت و نیر و اهل کبلی در آگاهی شهر رسیدیم
 مخلصین و مساقین و منین حق را بگوش پیش شنیده و فاعل ایجاب اختیار نمودند و اطاعت و
 هرگز مسلم دشمنه و از آنجا که قتال کفار کنیم شرعاً بدون اضلاع و صورت نمیست بجا آورده
 عملای دین و مجامعه و منین مجامعین بدست ایجاب بیت نامت بجا آورده و خطبه بام ایجاب
 خوانده و فاعل و اطاعت و انقیاد و در گردن خود که انداخته و نامت ایجاب مسلم دانسته و انجمنی از
 منافقین که فرق در میان منصب نامت و سلطنت نهضیده و بنده درگاه حضرت رب العالمین را
 طالب سلطنت تصور کرده و بی حد اودت مجامعین افتادند حال آنکه خالق البریات و عالم السموات
 و الارض است برین کسی که گاهی بر دل اخلاص منزل ایجاب از روی حصول منی و تکلف این میسر است
 ب. و اما از باب طاعت و جهاد و ریاست و امامت یا فرمانروایی بر اقوان و داخلان یا مجامعین
 ملک و قیام یا آنکه بر روی طاعت و ریاست سلطنت سلاطین و املاک و تجارتی خطه رسم کرده و در
 آن هم بهم نرسیده بلکه مقصود از برپا کردن تمام اینگونه پرستی و عود به آرای غیر از احکام رب

اجله می

و آجای است سید المرسلین استیصال کفر و تخریب ملام و مومنین از دست نجات منصفین تجری
 دیگر منصف و نیست غلامه و برین انکه انجا نماند برده غنی بگویند لاری بستان رات بافت چاد و آزار کفر و ساد
 امور است و درین رات فتح و ظفر جبهه خفا بکرات و درات جگام روحا و الهام ربانین لطف و احاطه گرد
 که هرگز نرسد به دست سیدان و تائید برای سنان جلوه داشته و بجله چن منصفین برینا که بر شمشیر عباد
 و مکر ای و بنا و از دستها مندا شده و در دستها و او نیست خاندان سلطنت و اجمال و درود و عزت و اقبال
 تسبیح حتی که مراتب و ادب و درنگالی نیست آنجا نوازه عالی بحدی رسیده که اکثر از اولاد و احاد آن
 عدل و در آواره و بادیه برانی گردانیده و بعضی از ایشان در پند و نهد و در بعضی که بر شمشیر و دیگر اختیار
 نموده و بعضی دست خود و بعضی پیشه سوداگری گرفته و بعضی عزت که اگر می بخواهد آنچه از دست سیدان بماند
 و حال که میل و دراد بر هیچ ارباب جاه و ثروت و اصحاب و نفوذ و کثرت و بگذرد و شهر و نام است و در آن ظاهر
 و عالم کار و در جمیع صغایر و کبایر برین بار و احاطه از دست این سیدان و سکارا و جمیع امور و احوال کار کشیده و
 بر آید است و خواری رسیده که اگر با نفوس و خفا و ناموس و سنگین و رفاه و شکر سید و کائنات اندازد و نیا تیر و آوای
 توان بعد از این بماند تا از دست منصفین بماند و برین طریق خلاص میزند و بکار برکشیده خلاص بریند و چنانکه کسی از سلطان
 زمان و درین راه نفع حاصل ایشان نماید و از انصاف و سبوی ایشان فرماید که در خصوص و در این احوال و انصاف نیست و چنان
 و در حد و مال خود در دنیا و از منافع و دینار و دراز بیکدیگر خود و خود و کلامی است و بآمران از پادشاه و در
 تر و دراز و انصاف و مباد و مملو و اهل امور و در این که و شورش برانند و مملو و لا باجا بماند و شورش بر روی کار و در
 بماند و منصفین و طاعت و حال و دعای منصفین بر زبان می آید که شایسته و خیر و در دود و سلطنت بماند و سید
 رساننده و خود را درین قیام افعال و شایع افعال آنها را بحد رسانیده که بر اساس و در نسبت احکام است و در سید
 و در کتب که گردانیده و در حدود و مملو که در نیمه و بمراتب و در او کشیده و چنانچه فی الحال آن منصفین بر آن قیام و در
 از روی برانند و در سبایه دین و ایمان و در بار نفس و شایسته و در بانه و کجاست کفر و تخریب ملام و مومنین که بر شمشیر و در

کار دارند پس میور گوشت این از منند باجا و ستمات از کار فرودا گردیده و باجا علیه نجابت نه مجاهدین را
 بجز نیتان فقیر غریب چنانچه غیر سیر نجام داد این بهم عظیم و بجزل دهنوت بکرم شود بگرد و دور از
 با که دن این بلاد از آنجا سترگین و الا که منافقین تحفه بکرمت سلطنت و مستعدین ریاست و حکومت بفرستند
 نمایند اما بهر طریقه سترگین انجام آتی بکار نهند که ادم چنانچه در هر حال قیام دارند و کجا می طبل گذارند و در اوقات
 عدالت و فکلی خدمت از دوا این شرع شریف و روح با و روحی الف میان نیارند و از عظیم و من بکلی اجتناب نهند و از خدمت
 این جانب به مجاهدین سبقت بلا دهند و نیا بر از اهل کفر و طغیان نروند و از آنکه که معصوم و خود را می جان
 بند و سنان آنه تو وطن در دایه فراسان بکجه و دوسای علیایان مثل خانخانان و شهاب الدین علی بن علی و سایر
 از چند در خدمت رحمت آید و غیرت اسلامی استعدا کنند و سیدارند و حکومت با و غریب و متوراجین اگر بر این طاعت غایت
 آنجا که نصرت دین الرب بایست و فعالیت اهل کفر و ارتیا مطلع خواهند گردید البته استعدا کنند و سنان این بر منصفی و
 خدا سپید و سناکت این در دنیاها شقیقت بکرمی و تعجبات انسب دایمی از یکا اگر نورش از طرف ایشان
 خود بر آید مگر استقامت من تر از آنکه در آید این جانب طاعتی نش کرده بود که هر چند نصرت دین و امان
 مجاهدین نصرت جان دمال و جاسر اهل اسلام عودا و برش بر احکام صدر ما واجب گردید اما چون توبه
 آنجا بین دیدار و اخطا با بر موافق چند و چند ظاهر شدند و بیای پس لازم کردی از شما هرگاه حالتی قدر
 و صاحبزادگان و الا با که بجز رحمت و مروتی خاوند خود و مروتی باشند و کیاست و تعجبات مروتی با تقدی از
 لشکر و مروتی از آنجا بماند و مروتی خاص نام خانخانان و سایر رؤسا و علیایان شایسته و مروتی شایسته
 بر آنوقت بیای که و مجاهدین با بر شرف صدر با و درین با سناکت آنجا متعین گردند و حقیق حصول در این مورد
 و متعین و منیم و توبه که خلاص حق خود از دست بعینان مسندین دست آید باقی طویل کلام می آید و اولی
 الا نه نام تمام را حکمت آن عرض است چه آنجا دیدم و باقی از آنجا که کلمه بکرمی که از راه و حال بسیار زیاده
 و السلام مع الاکرام و مروتی و مروتی مروتی که از راه و حال بسیار زیاده و السلام مع الاکرام و مروتی و مروتی

تصور حاجی دلی محمد قندگاری بعد نماز جمعه روانه نموده شد **ع** بنام شاه پسند خان
 وزیر شاه محمود بسم الله الرحمن الرحيم از امیر المؤمنین سید احمد بقا علیه عده غنائیم
 قدسه اراکین عالی مقام والا نه صاحب کثیر المناقب عالیشان عظمت شان شاه پسند خان بکره
 و عظمه جدا از سلام سندن و دعای اجابت مقرون و آخ انکه آنروز متعال و متمم لایزال
 بمحض جود و نوال خود آن کثیر المناقب را بنا صیبا لایزال است در اتم باریه حکومت نواخته و کائنات
 نعم شمت و شوکت و آصف ششم شجاعت و شهابت تیره در ساخته پس مقتضای مکرر است
 عطی و کلاز نه سپاس این مرهبت کبری آنست که در باب طاعت احکام ملک غلام مال است
 کشاید و کلاه فراموشی و مضاجری پروردگار بقدم غریب پاینده و کمر است چست است و نیت
 قلبیه درست نموده که احسان ملت پیاده و حمایت ثمریت غرآوستای جلیله بر روی کار دارند
 و محبت اهل و عیال و جان و مال پس پشت انداخته در ضامندی و خوشنودی ایند و کرم را انطباق
 ساخته در اعلام کثرت رب العین و آجای است سید المرسلین است عالی گارند که آینه مال و منال
 سیرج الزوال و آج شمت در راست فنا مال روزی گذشتی و گدازشتی است در روز خود و هر که
 بر سهول حساب و کتاب و سوال و جواب بر روی رباله باب حاضر شد پس مقتضای حرات
 ایامی و غیرت اسلامی آنست که در راه رضای مولای خود جان بازند و جهان نازند و تاسوی
 الله پس پشت انداختند و کفایت چار و بر اهل کفر و عناد و آربابی دین و سازند و آج جان و مال
 و تها دست و بیان بخاوند و حقیقی بسپارند و در کانی فانی بروض حیات جاودانی بنور شدند
 و در تحصیل رضای مندی حضرت رب العزت بکمال علم و محبت و وفور رغبت بگوشیدند و در تالیف انام
 و ترغیب خاص و عام بسوی اقامت این رکن رکین و احسان دین مبین جود و جود طبع بکمال نرسند
 و در او کوششها دهند و حق را بخیر و لایع انور حضرت بادشاهی بطور مناسب آید و ز مقبول

باینفنون عرض لازم القبول فرمایند و گوش حق نبوش ملازمین آنجا بجای را بدر رکنون
خوش یابی و گهرش فی خیان آرایند که مدعای دلی و خواستش علی بنی حضرت یعنی اقامت جهاد
بر اهل کفر و ضلالت و استیصال بیخ و بنیاد اهل بنی و نخت آرزیده اختصار بطور آید و از
قوت فعلی گزاید و جوئی مشاکرت فی در بناب مبرض قبول افتد و بوجه من الوجوه معات
دین رب الارباب بخصه بروز جلوه آرا گردد و هر چند حضرت فرمائی دایره دولت و اقبال
آنحضرت و زوئی افزائی قدم و سمیت لزوم آنرا لاهوت باین دیار و اقطار متعبر و زوار است
که محبت روحانی رعایا و انجاء مسکول و مامل و دادرسی بر آید مانع این کار ظاهر و آشکار
اما تفاقم عالمیقدار در باب سرانجام این امر عظیم و مهم فحیم نسبت کسی از عده اراکین نیست
و قدمیت آئین خیلی آسان و متعبر حصول و انتهای این داعیه روحانی و آمداد
شرح ربانی نظر بفرز رعیت و ناگزیریت آن سلطان حق پسند تر از اراجابت است و قابل
قبول بجهت هر وجه که دانند و ترانند با عانت دین شین و انحراف شیع بین بجان و دل کشند
تا در روز جزا در بر روی حق تعالی و حضرت سید الوری افضل البرا یا شریف شرف جلالت
عزت باشند که مره ملک حلالی مولی همین است و متعجب شناسی ماکت چنین که در عقوبت برای
ملکات همین سیماست و در روز جزا برای انبای موعیه حقه عرض چنین پیر و پیا و آنچه
ثمرات این جد جلیل و تاج این چه غریب در دنیا خواهند دید از دید و شنید بیرون است و از
و هم و خیال افزون است و الله تعالی زود و مناسب بقوه حاصل خواهد گردید و بر تبت بنده وصل
احاصل که با فضل کار و بار دیگر را بجای خود و اگر نازند و هم بهمت بخت دین بین و اعلامی
کلمه رب العالمین و استیصال کفر و ترویج و سنگست زوئی این فرق لایعین برگارند که در
سرانجام آن هم دنیا حاصل و هم دین و هم منفعت آجل بسیار است و هم بهیود عاجل خارج از حد

دهم جالب فیضی این دو مقام است و هم باعث حصول خدمت و شرکت برافروان دانش است
 موجب ازدیاد مال و دامن است و در اوسط عزت و اقبال علاوه بر این نیکبختی و در دنیا نقد
 وقت است و در دین نجابت و وقت پس لابد با مثال او امر الهیه که در فایده و مکتب غریبیت
 که مقتضای غیرت ایمانی و ملازم محبت اسلامی همین است و کس و السلام مع الاکرام مرفور
 دویم محرم احرام شگفته هجری از مقام بختیار ضلع ثمره موضع فتح خان الله رفته شاه زمان
 بسم الله الرحمن الرحیم مشهور و ضمیر نیز سیادت و نجابت پناه تعفیل و کمالات
 و شکوه تقاده خاندان مصطفوی خلاصه دو دمان رفته فی عارف اسرار شربت طریقت
 عالم علوم حقیقت و معرفت حسیه سکه امیر المؤمنین سید احمد شاه شود هر چند که آن
 سیادت پناه در ارسال خبر خیریت خود اهل و قافل را بلیستغفال طبعیت لطیف گیر
 رو امید دارند لیکن طبعیت انجانبه که بکمال غلیان شوق بی اندرزه دارد و جبر بر آن می آرد
 که در ارسال حکایت محبت اسالیب بنوده اطلاع حاصل نموده آید چون مدت و بدو عرصه
 فرید و با نقضانی آورده که خبر منبع که در جبهیت خاطر و اطمینان طلب باشد معین گردد و
 ازین سبب خاطر اهل و دهار متعلق آن طرف میانه که انتظار بی بسیار کشیده داد محمد خان
 معبر رفیع الشوق روانه آن طرف نموده شد آمد که نظر بر انجا معنوی که چند مدت بیامین معین
 و متیقن است نموده ارسال خبر خیریت خود معبر دیگر که ائمه آنجا و اجتماع مردمان مجاهدین که
 چه فخر هستند و پیش نهاد مردمان آن نواحی که درستی اعتقاد و همون طور دارند آرا و عدل
 با کفایت و مال بر چه منوال است یکسبک نظم نمود در آن که سی خاطر دارد و دعاء و تکریم و خیریت
 نامحبات نمود و مسامحت از خدای خاطر مشتاق میبندیده باشند عطره محرم و معبر بخیر
 موضع بختیار رسید جوار خط بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید محمد

حضور لایق

تجسمه لوح انور ظل سبحانی قمر الطارف بانی معتمد اخلاق جهان بانی مستند ارجی نایم
جاده و حلال فرمانروای اورنگ عزت و اقبال آفرین ای جیادین شهابت مکرر
پیرای اساطین شجاعت حرم جاده سکندر پایگاه آبرو و طلال جلالت و صانع خارج اقبال
تسکین زلزلای تحیات مسنون سید الدنایم و اظهار تعظیفات مکنونه قلوب اهل بودت و التیام
بر خیز آفتاب ظفر معنی مبارک که نامی فخریه گرامی شتیر برات پست و اخلاص و حرمت
غرد و فرمود و خارج احکام ملائکه طاعت میسر از پیش آفرود و احکام از سطر شکستش بنایم
حُب و وفا بنام جان بر رسید و از صاحب بیابان و نشینش زلال صدق و صفا بآرد
صفت بکلید آینه از گنجینه بجان و شکایت دوستانه در باب مهال ارسال تفصیل احوال
در مطایف مضنون لطف شمع منوج بود و تحقیقش آنست که آنجا بنگاهی در ارسال
جواب بنایم که اینم بنگانه تاخیر و تعطیل نودزیده و در نگارش اخبار مفاصل مجاهدین اخبار
آرامی من الوجوه قصوری و فتوری واقع گردیده و چنانچه سابق ازین دو قطعه نمودت نامه
ارسال حضور عالی نموده ام لیکن شاید بسبب تعاضل و تاخیر احوال قائم نمودت بنایم بختی
رسیده باشند تفصیل احوال بنشیند الیه که جابیه منعقد و دستا پیر و سواران اهل قندهار و غلج
و اهل نگر در رشتناری و بخت و تحلیل و آفریدی و بخت و بیفت زنی از اهل سوات و وزیر و باجو
کشمیری و کاشره و غرنبد و قتل و راجه ای کشید و در ساری کپات و وزیر و اسماعیل خان و غلج
و دیگر و منین اطراف و کفاف سواهی چندی از منافقین با بکشی و آتشال ایشان بر اعلاهی
کلمه و باطلین و آجای است سید المرسلین و استیصال کفر و تشرید در کشتن منافقین و بخت
اند و اما در کار و منتظر طلبش است بیت است بردست این خاخر خاک رنوده و راه افکار
این فتنه ببقدر بریده رفته و باطل و سوری اعدا بر بریده اند و فتح خلافت من دون الله از دست
دشمنان

و محبت جان و مال پس پشت انداخته اند و موالات مرلای خود پیش نظر ساخته بجهت که هر بیت
 چست بسته اند و بیت نگین در دست نموده و در زبک بیت نخستین این ایران و در گن کرکین این
 بنیان خان عقیده نشان فتح خان برست زنی است بنادر علیه این مافوق خاک ربوین
 خان اخلاص آثار قیمتی موضع چنار که معنون بجبار که همارست رفت اقامت انداخته اند از
 مسکر خرد مجاهدین ساخته بنادر علیه معنون لایع الفروا خطا کرده و شود که فرود با لغز در این
 شبستان که هستان رانی همال کمال است جمال با نور خورشید بر کلبه جلالت تابان و در خفا
 فرمایند کسی را از نشانرا دگان و الایا را عقیده ارشاد شایسته ازاده محمد ناصر با غایت این هر کار
 مناسب اند شریک این سعادت جادوانی و دولت ده جهانی استی نصرت دین ربانی نمایند که
 قرآن شتری با تیر اعظم تیری تعارف شایسته ازاده کرم آتش و منظم قرین ظهور عجایب گوناگون در
 وقوع غرایب بیرون خواهد کرد و در غرض که آنچه از پرده غیب بکن لاریب به کسوت این تدبیر رخ
 خواهد نمود از آیین یقین مشاهده خواهند فرمود مگر صایب نظر ناقب که کار فرمایند در رخ در است
 سفر از بر ذات و الایات گوارا نمایند و محفل مجاهدین را بقدر و مظهر ازوم بیا نمایند و علم نصرت
 دین متین بشا رکت سمنین مخلصین برافرازند و زیاده و السلام مع الاکرام مرقوم جمعه دوم
 محرم الحرام ۱۲۸۵ هـ شمس شاه زمان بنام فتح خان رئیس خنیا ر شنگرف
 نوشته بود معلوم عایجا رتفع جایگاه فتح خان بوده باشد چون نمک اندیشی و سعادت
 آن رتفع جایگاه بر آئینه صمیم میر بوجه احسن عکس پذیر است دشوار خبر خواه با اخلاص دانسته
 مقدر خدات شایسته دانسته میشود لیکن عجب صدهب که با وجود آنکه انبقر و لغزات
 منادات از بجبار سر فرارز معاینه مشاهده میکنند هیچ با طو شایسته اند و از احمد خان
 را بکی حقیقت نبانی فغانیده و سعه و خط جهان طالع خورشید شمع روانه فرموده شد لازم

که کلیم

مکر سلیم را از پیشه مستقیم نموده ساعی باشند که عیار را شرار از میان بر خیزد و ملک سرور از
خیلیه با غیبه خلاص شود و دوستان دولت بوجوب اخلاص خود بپایه عت و اعتبار برسند و مخالفان
سزای اعمال خود ویرانه بچشم شتابند و عرض که این مقدمه را مقدمه دولت خود دانسته ساعی
باشند که تمام خوانندگان علیحای سعیم بار دوم محرم دارد و بجا برگشته است
بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد حنبل بن خطاب بن علی القاب یا دگام
سلاطین کرام که کار خواقین ذوی الاحشام درین بخش جبار باش حشمت و شریکرت گیرند
رخش سلطنت و مصلحت شجاعت بخار شهابت انار دایمت دمار حلاکت نشان سردار
سرداران خان خانان آبرو جلالت و مساعف اقباله بعد از سلام سنون در دعای حاجت
مقرون واضح آنکه مودت نامه مستقیم تا میل احوال انجید و رسایا مصحوب حاجی ولی محمد
ار سال جناب کرده شد امید که قبل از وصول این رقیبه الوداد رقیبه اولی بلا حظه عالی خواهد گذشت
پس بنگارش آن مضامین را درین رقیبه باعث تطویل و تدریج فسان کیت قلم بجو لا نگار
تحریر اصل مقصود منقطع کرده میشود که از آنکه آنجناب بکیت ایامی اوصوف اند و تبریت اسلامی بود
و خلف و عده هم در شریعت ایامی مذموم است و هم در عرف ارباب موس و فنگ علوم بناد و علی حجت
عالی نگارش کرده میشود که در نامه نامی در رقیبه گرامی خود این عده مندرج فرموده اند که بر تقدیر
طلب این غیر نفس نفیس خود متوجه الوس و قشون در مقدمه نمایند و بن رب العین که رحمت غايبند
و در صرف جان و مال درین راه بوج من الوجوه قصوری و فخری نخواهند ورزید و بیکدیگر برتر
را از امراته یساعی حبلیه در رقیبه فرود گذارند که در چنانچه نقل رقیبه که در پیشه همین در
لقای این رقیبه الوداد بنابر تذکره عده سابقه ارسال خدمت عالی کرده شد ان شاء الله تعالی
بلا حظه عالی خواهد گذشت پس بحال آنجناب بنابر نماید بن منین طلب بنیام و در عده رقیبه را بیکدیگر

لازم که در ایضای وعده داد و کوشش دهند و درین راه قدم راسخ نهند که خلف وعده هم از بیای
 شرعیست و هم از دایم عرفیه اهل دین و ایمان را از ان اجتناب واجبست و هم از باب تأسیس
 از ان احتراز لازم که آیه المصافق را از ادعای حدیثیست مآثر و سخن مردان جان دارد که
 مشهور بنیاد علی و محمد خان را که از معتبران اهل دانش و پیشوایان است بنا بر یاد و گنبدن وعده
 و پیمانیدن تدبیر ایضای آن بخدمت عالی روا کرده شده و زیاده و السلام مع الاکرام
 مرفوعه و دیم محرم الحرام ۱۲۸۳ هجری منتهای خیار و شرفه شاه زمان بنام خانان
 علیجائی نوشته شد بسم الله الرحمن الرحیم معلوم قایلجا به رفیع جایگاه خانان
 بوده باشد چنان حسن خدمتی و خیر اندیشی آنجا بجا بر آئینه غیر منیر بر وجه منکس پذیرفت
 خبر خواه پروردی و مخلص نوازی با آنها معلوم چون از چند مدت که بحسب تقدیر دارد این ملک ششم
 لیکن خلق خاطر اکثر انظوف میانه پس شمارا لازم که نظر بر صانعی جناب بزرگوار نموده مگر می نمایند
 که دامن و الایب از خس و خاشاک اهل فتنه و فساد صاف پاک شود و خبر خوانان دولت
 بخدمتهای شایسته عز امتیاز یابند و در خوانان سزای اعمال خود در کنار دیده بدر استوار باشند
 ابتدا و محمد خان که متبر سرکارست محمد و سخط جهان مطلع خورشید شمع و دیگر که اصف زبانی
 نهانیده روانه فرموده شد لازم که سرانجام این امر را موجب عزت و اعتبار خود دانسته سالی
 باشند که آبرو جلالت برآید امورات مقصوده نموده سر فرازی و بخت بلند می علویت خود کرد
 و هم موجب بیکانی همیشه خواهد ماند و دیم محرم دار و خیار گشته

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد محمد طالع و ابن ستمی منزلت عالیست
 کبریا المنقبت تحت نشان خوانین علیا تسلم الله تعالی بعد از سلام سنون دعا می حاجت
 مقودن راضی آنکه درین جزو زمان بفضل ایزد منان تعالی اهل کفر و طغیان و متعالمین

و باغبان پیش ردام در بحالت بر جاسیر زمین مدام و مشایر رؤسای ایشان خسته صاوت
 و لازم گردید که بجان دول نام هست گردیده با عانت مجاهدین و حضرت شیخ مرین کوشند
 تا خلعت افتخار و تشریف شرف روز جزا به حضور جناب کبریا بر پشت پس هر که دادوسی درین
 باب خواهد داد و در انعامات بکافات آن آنچه ثمره نیک خواهد دید بپائش بس ثواب
 خارج از حد حصار و هر قدر که بدارد دنیا نقد و دست خواهد آورد و از حیطه تحریر بیرون
 و از حد تقریر افزون آید و الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام و تسلط اسلامیان بکنی
 را بر تبه رخصت و خوشنود خواهیم گردانید و بپایه عزت و جایت خواهیم رسانید که دور
 از دهم و قیاس باشد و این کلام که بر اقوال کاذبه دنیا طلبان قیاس کرده آید که از ذکر کم
 بکرم عظیم خود این خاک را دوزخ میقدارند از چنین الواث که علامت نفاق و صفت نفیست
 متعجب و پاک گردانیده هرگز شک و اثنیات را درین گنجایش نیست خاطر مجید دارند و تمام هست خود
 بنابندین و حضرت مجاهدین برگارند که مقتضای محبت ایالاتی و دلازمه غیرت اسلامی همین است
 و بس از باده و اسلام مع الاکرام **و دیگر نه خطوط بهین معنون با سلامی بعضی**
خوانین خلجانی مفصله ذیل نوشته شد: یار محمد خان ساکن میدان طره بازخان انصاف
شیر محمد خان و محبت ابد خان ساکن مره یاج خان ساکن کنورا در محبت ابد خان انصاف
بختیار خان ساکن غزنی و سبحان و ادب خان ساکن کابل عبد ابد خان ساکن رزیل
یار محمد خان بابی بامیدان آفتاب انیمه سامی منزلت عالی مرتبت کثیر المنقب حشمت نشان
خلانی خان سلمه ابد تعالی سید کل شاه ساکن سروده آفتاب بیاد تآب نقابت شهاب
اوغوی اغوی بیان سید کل شاه سلمه انقب خواجہ مراد خان اغوز زاده آفتاب فیضیت
آب کلمات انتساب خواجہ مراد خان اغوز زاده سلمه ابد تعالی **ط**

بسم الله الرحمن الرحيم قال عباد الله الملك المقوم قلاخه جيازة العلوم طلبه
 علوم الدين خدمة الشريعة المبين المجتنبين عن سلك التفتب الغني آس النين في جوار قرة
 اجاد الكنى. الحمد الذي جعل الامام عصا الاسلام وقلما الملة وقيانا للاحكام
 وامر الناس بان يعرفوه ويطيعوه ويأملوه بالتعظيم والاكرام. ذو عدم على ذلك خبر ول الرحمة
 ودخول دار السلام. وتشهد ان لا اله الا الله الملك العلام وتشهد ان محمدا عبده ورسوله
 سيد الانام صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الكرام اما بعد فهذا كتاب بالقبول تحقيق وخطاب
 بالاستماع يلقن عدة من احكام الفلاح والرشاد. عدة للاحكام اساس الجهاد تبراس
 على الصراط المستقيم تقطاس تقويم الدين القويم. تذكرة من اخبار اختيار المهاجرين.
 تبصرة لمن اتقى آثام المهاجرين. ذكر لما نسخ في هذه الايام من طبع نوازدي في تراكم الفلاح
 وهران الشريف النظيف ذو الفضل المنيعة قلعة كبد الرسول قررة عين الزرارة البقول
 السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد العاظمي مجددا لله ندى مولد اعز الله الاسلام
 بتأييد اجابه واذل الكفر بتبديدا عدايه من خرج من ميثه ناويا للهجرة واجهاذ دأعيا الى
 سبيل الفلاح والرشاد مع جماعة من اهل الكرم المبتهذين بمجالي الهيم المتشبهين باذلة الازمين
 بافضاله واقواله اولوا الاحلام والنهي من سكان الامصار والقوى قد اوتوا من المناقب و
 المآثر والفضائل المعافاة جميع السادات الكرام ومنهم العلماء الاعلام ومنهم حجاج بيت
 الله الحرام ومنهم ذوارق رتبة الامام عليه افضل الصلوة والسلام ومنهم حملة القرآن
 ومنهم قلعة الشيطان قد ارسا في الامصار والبلايا يدعون الناس الى طاعة الله والعبادة
 فلم يرل خطي الرمان وتير في اجمال ديت بهمال ويخطا الحال الى ان طلع على كرض
 خراسان فضع هناك من صدره بنايع الايمان فامن عالم عليل مولانا في فضل ميل

الاثرينام

ولا تشریف کریم و لاسید عظیم الودد استغنی من غماره و استغنی من کلامه نماز الی غیر ستره
 و تشریر تبه بطور کالسحاب علی کافه لدولی الالباب حتی نزل باذن اسد الملک حتی فی
 قبیلہ معروفہ بریض زبئی قاتلہ العزہ ہماک چار و دعم ہما انس صفار و کبار کافشہ ہما
 بعضاً و کتاب ہما آفرین آن تالوا عباد اسد الی رکبہ ناصرین فان کفار الہند ہجرین علی ذہ
 السلا و فی کل عام قالیوم سار ہما د فرض عین علیکم یا کافہ اہل الاسلام قاجاب الدعا و جاہ الغنا
 و اناب الی ذلک ہما سار الی اقوام با جمیع علیہ الاعاظم و الاحاقر و صف ابلا صاغر و الا کا بڑ و
 لما کان ہما ذلتہم الی انفسہا ہما و نصب کان من فرائض الاسلام کما توحی الیہ کلام الملک العظام
 و صرح بہ حدیث سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام و جمیع علیہم جہور المحمدین من اہل الحق و سائرین
 الاشرار من المبتدعین کما ہم خارج من جامعہ المسلمین علیما کان کذک غم المسلمون علی مذک
 قبایح علی بدو جمیع کثیر و تسلیم امامتہم غفر متہم من ہومن اہل اجل و العقد و اجماع و النقد من
 السادات الکرام و العلماء الاعلام و الرؤساء العظام تم انہ اعظم اسد مجبہ و اکرم قدرہ
 ارسل کتب الرساکن و ثبت الرسل و الوسائل الی مود غاب من المسلمین بدعوہم الی علار
 کما رب العلیق تم الی قبول امامتہ و تسلیم خلافتہ فانتدب لہا الاماثل و الاراذل و الاناقل
 و الاسافل فسلوا الی التقدم علی الاصاغر و الا کا بڑ و وسد الیہ تبعینہ جمیعہ و العاکر حتی
 ان دلات خیانتہ و بدوہ الیہ کما یا بخیر و فیہ عن انفسہم انہم سلوا الی امامتہ اکبری
 و خلافتہ العظمی و اتہم لما اتوہ بدعون منہ امامتہ ہما و ان کا نواہر یردون بعلومہ المکر و
 الفساد و اظہر الی الخوض و الانقیاد و ان اخر و ان فی نفوسہم البغی و الف و قسمہ ذلک ہما
 لامانہ و لا یفرج خلافتہم بعد باتام خلافتہ تم انہ رفع اسد قدرہ و شیع صدہ بدوہ لہ بعد
 برہن من الزمان و علی تعاقب الدوران ان تبسیر لمیسر و تیر و فی قری سوات و تبیر

فاقعد غارب الاغراب وتظلل عليا تظلل السحاب تظلل بضع القرى وتبضع من البني
 بدعومهم الى ان يغيبوا ايجاد وتسير الربانه خليفه الله على العباد فتقبل منه هذا القول الوف
 من الصادقين ولم ينكر ذلك عليه الاثر ذمته من المناقضين باليه كانه جاسمهم ولم يخالفه
 احد من مشاهيرهم ثم ان هذا الامام الحليل نزل فينا واما اكرم من نزل على اهل عليا ودعوتهم وعرض عليا
 بيعة سلمان المانه والزمنا له اطاعة وابعناه على ذلك فخرج القدان نجينا بها من المالك المشبه
 بامه واهله امانته قد ثبتت واطاعته قد وجبت وان رحمة الله بهدائه قد عمت العباد وان حجة الله
 بالامانه قد تمت في ايجاد وان من خلف عنه بعد ظهور دعوتهم او خالفه بعد ثبوت بيعة من الذي اخبر
 به النبي صلى الله عليه وسلم بان مات بيته عاجلية فهو المحدث من القوة انجنيته ان حجة كيف لا الامانه
 ببيعه واحدة من المسلمين كما صرح به شراح المواقف وغيره من المتكلمين فضلا عما اذا اجمع خلق كثير
 وجميع غير مبلغ كثر منهم مات الوف حوا دلي الاحكام والسيوف فهذا هو حكم الله الملك الجبار فهو
 الذي يحكم به الصغار والكبار واخوه دعونا ان محمد مربي العالمين وصلي الله على خير خلقه محمد وآله
 واصحابه وسلم اجمعين **استقصا** واما قول العلماء والابناء في هذا

الشيخ التبيين في خبره كثر حتى غير از علمي اعلام ورواي الاحكام بر دست
 امام همام خليفه سيد امام عليه الصلوة والسلام سيد امير المؤمنين سيد احمد مد الله جلته سعيته
 امامت كما اوردند واطاعت آتخا ~~بالتزام~~ التزام نمودن پس اگر آتخا بنا بر خدمت دي
 و اجاي احكام شريع مبين امري اصدار فرمايند و كسي را ز تسليم خواه بر يس باند خواه ضيف امر
 آتخا يا رد نمايد و بر مخالفت انان مسعد شود حتى كه بنا بر او حكم آتخا برقتل و قتال جنگ
 و جدال آما ده كه در در حضورت حكم شريع شراب در مقدمه مخالفت نكرد و در نفيان او بيت مينوا
 نوجو داد **جواب** امامت جهان كس نكرد به بيت علماء و رو ساي نكرد و اين

منقعه گردید زیرا که امامت به بیعت یکی از مسلمانین منعقد میگردد و چه جائید جمعی بشیر و جمعی بغیر از ایشان
 به بیعت مذکور بجا آورند فاکل شراح المعاصد ثبتت الامامة باختيار اهل الحل والعقد و بیعتهم من العلماء
 والرواساء و وجه الناس الذين تبسروا حضورهم ولا يشترط اجماعهم على ذلك الا بعد دفعه و دبل منقعه
 بعقد واحد منهم و فاکل ملا علی قاری رحمه الله فی شرح الفقه الاکبر و منقعه الامامة بعقد واحد و فاکل
 شراح المواقف و از او ثبت حصول الامامة بالاخيار و البیعة فاعلم ان ذلك الحصول لا یقتصر الى اجماع
 من جميع اهل الحل والعقد اذ لم یعم علیه اسی هذا الاتفاق و دلیل من السمع و العقل بل الواحد و الاثنان
 من اهل الحل کاف فی ثبوت الامامة و وجوب اتباع الامام علی اهل الاسلام و ذلک لعلمنا ان الصحابة
 مع صلواتهم فی الدین و شدۀ محافطتهم علی امور الشریع کما هر حقاً انفسه فی عقد الامامة بذکر آنکه مذکور
 من الواحد و الاثنین کعقد عمر لابی بکر و عقد عبدالرحمن بن عوف لعثمان و لم یثبت طوائفی عقد
 اجمع من فی المذنبه من اهل الحل و العقد فظلم من اجماع الامامة من علما و الامصار اسلام و مجتهدی
 اقطار که تا کما مضی و لم یبکر علیهم احد و علیه اسی و علی الاکثار بالواحد و الاثنین فی عقد الامامة
 انقطت الاعصار بعدهم الی وقتنا هذا و فیکنکه امامت انجذاب ثبوت گردید پس عصیان از حکم
 انجذاب انهم صریح است و جمع قبیح قال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله و اطیعوا
 الرسول و اولی الامر منکم و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من اطاعنی فقد اطاع الله و من عصانی
 فقد عصی الله و من یطیع الامر فقد اطاعنی و من یعصی الامر فقد عصانی و قال صلی الله علیه و سلم من
 جمع من الاطاعة و عارق الجماعة مات میتة جاهلیة و قال صلی الله علیه و سلم من خلع یداع عن طاعة لعی
 الله یوم البیعة و لا حجة کر و چون سر کشی می خلعین بکدی رسید که بدون بر پا کردن موکر قتل و قتال
 جنگ و جدال از مخالفت دست بردار نشوند بر حکم اراکم کردن بتبذیر پس جمیع مسلمین با سر و نیزه مذکور
 بجانب ان لشکر کشی کنند و حکم امام بر ایشان چو جاری گرداند قال الله تبارک و تعالی فان لم یثبت

احد با علی الاطری قضاوا التی تبعی حتی تمی الی امر الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم انکم من جناب
 ونبات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وھی جمیع حاضر وبارک بالسیف کانهن من کان وقال صلی الله علیه
 من انکم واما جمیع من اجل واحد یرید ان یشق علیکم او یفرق بجماعتکم فاقوله قال فی مختصر التوکل
 والبغاة قوم مسلمون خرجوا من طاعة الامام فیدعونهم الی العود فان تخیروا وجمعیة من جنابنا لم یأمر
 انهم یسبوا لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا
 لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا لایدریک ان لا یسبوا
 فاستعان مثل زنا و سارقین و جازیه بر سایر فاسقین او اگر درین واجب است بکتاب مخالفین
 که نماز جازیه هم بر ایشان جایز نیست کما فی الدر المختار والله اعلم بالصواب
 بسم الله الرحمن الرحیم این ذکر است در بیان آنچه بندگان درگاه حضرت رحمان منعم
 فلان عهدی پس چیست و مینامی بغایت درست و آیین معنی کمال و جعل نمود که مانده گان کعبه
 مسلمان و مسلمان زاده ام آئین شریعتین درین سید المرسلین بسپرد ششم قبول میدارم و آنرا بجز
 اقتضای خود نمیدارم آنچه از احکام معاملات بنامین الوصای خلاف شرع شریف راجع یافته
 از همه رسوم مذکوره دست برداشتم و همین احکام شریعت غرارا اینجا خود بنداشتم و در جمیع
 و مناقشات در مقدمه اجرای احکام شرعی جناب سی الفیاب امام همام خلیفه ملک عالم نایب
 سید امام علی الصلوٰه والسلام قنبر سید محمد امیر المؤمنین سید احمد مد الله طله را امام خود برضا
 و رغبت قرار دادم و بیعت امامت بر دست آنجناب بجا آوردم و اطاعت آنجناب بجا آوردم که بیه
 اطیع الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم عن اطاعت خدا و رسول خدا و شما و همین التزام
 بیعت و اطاعت این دو اسلام خود را کمال کردم هر چند این بیعت از مدت مدیده بجا آورده بودم
 تا فانی محال بنابر تذکره سابق و تا کلمه الحق ایمنی در محضر علما و دین و مجمع فضلاء شریعتین

نمودیم و این بزرگان بر عهد و موافقین خود گواه گردانیم و از ایشان دعای استغاثت خود بر
 این عهد و موافقین و بخواهیم تا حیات و ممات ما یا آن بر قانون اسلام و آیین سنت پیروی کنیم
 واقع گردد و آمد علی با نقول و کلیل آنچه کله بطریق عهدنامه نوشته شده اند غرض حاجت محبت با

بسم الله الرحمن الرحيم

بناگاه بن عبد الله العبد امیر المؤمنین سید احمد - احمد رضا الملک الدین النوری کلیم البعل
 والفضل حسان جبل العطاء و آواز الحق الاسلام و آواز الله و وفاء السنة سید الانام و ائمه
 ان لاله الا الله العدل احکم و انشده ان محمداً عبده و رسوله ذو المجد و الکرم جعلی الله علیه سلم
 و تابعه فان اشانه احکام الملک حجاز و اقامه العدل فی عبادته من العباد و الکبار من فضل
 الطاعات و اذکره العبادات قد امر الله به فی منزله المنزل و قضی به فی مشوره و جعل فقال
 غرض من قائل ان الله یامر بالعدل و الاحسان و قال الله تعالى ان الله یمرکم ان تؤدوا الامانات
 الی اهلها و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان الله تعالی یعلمکم به و لما اردنا ان ننبئ رجلاً
 یعقض حکم الله الملک حجاز فی الاضلاع المنسوبة الی حجاز و کان الاخ یحبیب و الفاضل السبب
 المذکور من العلم و جعل الهمی بالعلم و العدل و احبب الخیر و یولینا سید امیر حقیقاً بان یقوم فیهم بما
 قضی به رب العالمین و یحکم علیهم بما شرع سید المرسلین تعیناه فیهم فاضلاً و جعلنا حکمهم علیهم فاضلاً
 فوئنا البیض المازعات و فضل هفومات و اقامه اهدود و التوفیرات و اذکره الامور و
 و اقامه جمع و الاغیا و اقامه فایم بالعدل و الاضلاع و تحجب عن المیل و الاغیا و الاضلاع و
 فله عند رب العاجز علی و کنت و یجوز فی الاغرة من المهاکت و تسبیح به بنا التعظیم و الاکرار و جعل
 انشاء من سایر عظام الاسلام و ان عدل الی غیر ذلک فغن برآ و منه عند الله و عند عباد الله
 و الله حسبه فی الدنیا و الآخرة و سبیل العلم الذین علموا اسی تمکین تعلیم و افر و عو بان ان یحکم فیهم

وصلى الله على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين . حور يوم هجرتي الخامس عشر من شعبان سنة
 الف واثنتين واربعم واربعين من الهجرة النبوية على صاحبها الصلوة والسلام في پنجشنبه
 بسم الله الرحمن الرحيم . خلاصه مصنون ابن مشهور هایت سمور آنکه جناب امیرالمؤمنین
 امام المسلمین خلیفه الله فی الارضین ظل الله علی العالمین بتاریخ طالع نفیست آباء بنایب
 انساب مقبول بارگاه رب تقدیر تر لانا سید امیر تسکن فرید کوشه ضلع آمان زری را ب
 قضا در موضع پنجبار مشرف گردانیدند و فصل حضرات و قطع سازغات و اقامت حدود و تعذیرات
 و احتساب بر اهل فن و فساد و اقامت جمع داعیاد در قریه مذکوره و حوالی آن بایشان تفویض
 نمودند که ایشان احکام شرعی بعموم اسلام بحال عدالت و انصاف جاری نمایند و از حدود و
 احترام فرمایند و الله المستعان فقط . نفیست آباء لاجلند را خنود زاده بتاریخ
 دوازدهم ماه شوال ساکن قریه سیرا که در اضلاع بنیر از حضرت امیرالمؤمنین مشرف منصب
 نقاش شدند . بتاریخ چهاردهم ماه رمضان سنه ۴۳ هجری روز جمعه نفیست آباء ضلع
 اخنود زاده ساکن قریه شیبوه ضلع سه جل را بنصب قضایا در قبیلہ عمر خیل مشرف گردانیدند
 و فصل حضرات و قطع سازغات و اقامت حدود و تعذیرات و احتساب بر اهل فن و فساد
 و اقامت جمع داعیاد در قبیلہ مذکوره بایشان تفویض فرمودند فقط . بتاریخ پنجم ماه شوال
 سنه ۴۳ هجری روز پنجشنبه نفیست آباء عین الدین ساکن قریه ثولبی متعلقه ضلع صدر
 بنصب قضایا در دیهات متعلقه فیض الله خان مشرف گردانیدند و فصل حضرات و قطع سازغات
 و اقامت حدود و تعذیرات و احتساب بر اهل فن و فساد و اقامت جمع داعیاد در دیهات
 مذکوره بایشان تفویض یافت . بسم الله الرحمن الرحيم
 ذکر سرگذشت حضرت امام همام درین ایام برین غلط است که چون از جنگ اشغریا حجت فرموده

در مقام لوات رسیدند چنان مقرر فرمودند که قیام چهارده اکل و ده که باعث نزول تأیید
آسمانی باشد بدست اینجی منصفه الوقع نیست که مسلمین این اضلاع را اول قبول احکام
شیخ ربانی و ترک رسوم افغانی و در جواب طاعت لام چندی دعوت کرده شود تا که مومن
خالص مبرا از شوب برعات و منکرات و عصیان لام شوند و اطاعت خدا و رسول و
اولی الامر بکلی و بعد نمایند در بیعت التبت قیام چهارده اکل و ده که باعث نزول تأیید
بنا و اعلیه در مقام لوات اظهار این دعوت حق فرمودند چنانچه هزاره مردم از سادات
و علما و خوارین و عوام فرادی فرادی بهیت امامت بردست آنجناب بجا آوردند و باجاری
احکام شرعیه اقرار نمودند اما چون هر کس سبیل افراد اقرار نمود و کلام جمعی از مسلمین است
جایزه بر منجی مستعد گردیدند بنا و اعلیه سرانجام این امر عظیم با اعتبار ظاهر عقل ازین منتهی
میشود لهذا حضرت امام همام غم انتقال از بیعتام در دل میداشتند و درین اثنا هدایت نشان
فتح خان در یاست عثمان اشرف خان بقطعه و عقیقه شتمبر منجی ارسا نمودند که اگر جناب
در غریبانه مارونی افراد شوند بر آئینه احکام شرعی بی کم و کاست بر دوش خود قبول فرمایم نمود
دربار اوس خود طوعا یا کرها اجرا فرمایم کرد و حتی الاستطاعت در بیعت سر بجان و دل سبی طین
بجا فرمایم آورد و چون عراض ایشان مستملک منجی علی سبیل التواضع و التواضع لامع النور
رسید بنا و اعلیه آنجناب از مقام سوات کنج فرموده تبوض بختار متوجه گردیدند و در سوات
راه فیصل سه سده که مجمع علماء و کبراء نصف قوم مندرست و آرد گردیدند و در موضع داکنی
که مرکز ضلع مذکور است دیره نمودند با بر ملاقات جمعی کثیر از علما که فرمودند که پس باشند
در موضع مذکور مجمع گردیدند آنجناب سلمه و جوب نصب لایم و اطاعت او در مجمع مذکور
کردند و آخر بعد قبل و قال و تحت و جدال و دران سوال و جواب بین خود و مسلمند که در موضع مذکور

چنانچه سرآمد همه علمای مذکورین مولانا نیاز محمد در مجمع جمیع علماء بنصب و بیعت مذکوره خطیب
 خود را در مسأله نصب علم زبان کشا دند و کلامی و عطا آمیز در مقدمه و امانت کبریا
 در مقدمه دین و ایمان عموماً در مقدمه اقامت جهاد و نصب علم مخصوصاً بوجهی بیان نمودند
 که اکثر اهل مجلس بآن کلام متأثر گردیدند و آنرا الامام مولانا ممدوح و جمیع علمای حضار مجلس بیت
 لامت بردست آنجناب بجا آوردند و بعد از آن بموضع چنار تشریف آورده کبریات و در آن
 و خلوت و جلوات بتعاریر رنگارنگ مسجح خان ممدوح را اینمندی فهمانید که مشارکت ما و شما
 در باب صلح و جنگ التزام ما با شما در وطن شما هر گردن اینمندی تصدیق است که رسوم ریا
 و سیاست و سایر رسوم غیر شرعیه را که بنا بر تحصیل مال و جاه و بسته آید آنهمه را یکفتم ترک نمایند
 و جان خود را مثل اساماناس یکی از رعایا اینجناب شناسید و پاسداری اجبار و اذیت و آزار
 اجرای احکام شرعیه با کمال بگذارید و از وجود تحصیل اموال که با کمال غیر مشروط و مستطیع است
 شویید و در باب معاش محض بر کفالت رزاق مطلق توکل نماید و بخله خیر روز و در تقاریر همین
 گذشته بود که درین آثار امری پیش آمد که باعث سفر آنجناب بخیل اتان نامه که مجمع کبرای
 نصف دیگر قوم مندرست گردید که چون آنجناب بموضع با جا که مرکز ضلع مذکور است رسیدند علمای
 آن نواح بنا بر ملاقات آنجناب مجتمع گردیدند و همچون واقعه که در ضلع سده بموضع واکشی
 متحقق گردیده بود همان واقعه بعینها در موضع با جا مذکور بوقوع آمد چون باز بموضع چنار
 مراجعت فرمودند بفتح خان ممدوح بمون کلام پیش کرد و آنرا الامام ممدوح اقرار نمود
 که بعد چندی بر طبق آنجناب عمل خواهیم نمود و همان ایام جناب علم تمام تقریر خطبای سده و
 اتان نامه را در موضع چنار طلب فرمودند چنانچه جمعی کثیر از اساتذ و عجمی غیر از ملائکه که
 عدد ایشان قریب به هزار باشند بموضع مذکور فراموش آمدند و آنجناب بمون ایام اشرف خان

و خدا بجزایر نیز طلب فرمودند و ضیافتی بس وسیع برای ملکا و درویشان میپا ساختند
 بجهله بر دوزجبه غره شهبان^{۳۳} ششصد و هجری در جمع اینده ملکا و در آستانه فتح خان
 منصور با زبان سنی نهانیدند و فرمودند اگر مقدمه نکرده قبول کردنی است بالفعل در همین
 جمع قبول کنید و آلا از اتحاد ما دست بردارند و به خان نکرده بعد از نظر عین و غور و تنقیر و سرور
 که هر چند قبول این امر نهایت صعوبت که هم ترک عباد و مال است و هم سده و جبهه معاش و هم
 بر پا کردن مخالفت با جمیع افغانه در باب ترک رسوم را سخاوت صد سال آنگین محض است
 دینی است و آتقاء و التوجه است و ترک کلام علی اکمال است یعنی بجان و دل قبول دارم و آتبع
 خدا و رسول و صاحب امر و جمیع احکام عبادات و معاملات اختیار فرودم و منت است
 بر حضرت عاجله و صلح معاد را بر فساد معاش ترجیح دارم آن است و الله بعد از جبهه و جمیع
 عام تجدید بیعت لامت خواهم نمود و عهدنامه مستعبره بهیچ سنی نوشته خواهم داد و دیگر فرارین
 را با نمونی ترغیب غلبه هم کرد و در جان و دوز ملکا و هندو چین را امر فرمودند که بیعت لامت که
 سابقا بجا آورده اند در جمیع باز تجدید نمایند چنانچه این عهدنامه محرکه بوده بر اسپر اید
 ملکا و سبیل گردانیده درست کردند که بعد از ادای ناز جبهه هم تجدید بیعت واقع خواهم کرد و هم
 عهدنامه سطره پیش کرده خواهد شد در همین اثنا و آنجا بکعبه و استغفار و شکر پیش
 احکام حاسی و باطنی محرکه کشانیدند و فرمودند که بعد از وقوع تجدید بیعت و عهدنامه این استغفار
 در جمیع ملای نکرین پیش باید کرد و جواب آن بر اسپر اید این طلب باید نمود و بجهله
 بعد از ادای ناز جبهه جمیع ملکا و در آستانه تجدید بیعت لامت کردند و ملکا و عهدنامه خود را که
 بزبان عربی است سبیل بر اسپر پیش کردند و خوانین عهدنامه خود را که بزبان فارسی است هم سبیل
 بر اسپر خود نموده بجهله گذرانیدند و عهدنامه از آن جواب تقضای نکرده سبیل بر اسپر شایسته ملکا و محر

کرده شد چنانچه نقول هر سه قطعات بخدمت سامی میرسد آتش و اسلحه بلاخطه خواهد رسید
 بعد از آن بروز جمعه دیگر فتح خان جمیع رؤسا الوس خود را حاضر نموده ازین بیان است
 و اجرای احکام شریعت و ترک رسوم جاهلیت نمود و آنها را غلصین بعد از نماز جمعه بیت الحرام
 و بهر دو امر مذکور اقرار نمودند و در آن مجمع یک فاضل جلیل هندی را منصب سپرده شد و در
 قضا بر وی بسته شد و مشورتضا با و داده شد چنانچه نقل مشور مذکور هم بخدمت سامی میرسد
 انشاء الله تعالی سامی خواهد گذشت بعد از آن محمد اسد احکام شرع جاری گردید و فصل قصه
 و قطع نمازعات بر قانون شرع و در اضلاع متعلقه چهار شرع شد چنانچه چندی از محاسن
 عمر بنابر تخیل مناشه میشود از آن جمله امام ملا قطب الدین ساکن ضلع لکهنو که از مدت مدید بنابر
 نیت اقامت چهار دروازه آبخواب لیا بسربرده و در دیانت فتوی بی نظیر برآمده خدمت
 احتساب بر تارکین صلوته سپرده شد و قریب سی مردم تنگنچی کاری از قندهار باریان همراه او
 متبعین کرده شد چنانچه ملا مدوح بار خدای خود در وکالت قرب و جوار را بکوه بند در و سر نمود
 و چندان ضرب شلاق بر اعزّه نوجوانان افغانه که تارک صلوته بودند قائم گردانید که هر غیر
 کبیر از وکالت مذکور بادی صلوته مستقیم گردیدند چنانچه بالفعل یک تنفیس هم در وکالت کرده
 که تارک صلوته باشد باذن اسد یافته نمیشود و برابر وکالت چندان همیت تعذیرات واقع گردید
 که اگر کدام از هندوستانیان یا قندهاریان بنابر بعضی چراغ خود بعضی وکالت مذکور میرود
 در تاهمی ده بجای شود و غوغا بر پیشود که رؤسای ده مذکور عاجز گردیده اند و چنانکه درین
 ده یک تنفیس از تارکین نماز نیست و از آن جمله کند از عادات افغانه که اگر کسی گناه کرده باشد
 خواه از جنس حقوق اسد خواه از جنس حقوق العبد با از قریب خود را بخیمه تبریه دیگر آورده نزد
 رؤسای آنجا بنشیند پس رؤسا را بالفرض بجای اعانت او یکینه و تکه ظلم باشد خواه عدل

که اگر لشکر بادشاهی هم بر سر ایشان ناخت آرد و جان و مال ایشان را بپا نه گرداند و بچگونگی
از رفاقت آن عاصی دست بردار نشوند و جان و مال خود را بی تلفت بر باد میدهند تا بر
همین قاعده چندی از مردمان دگت مذکوره در قدیم ایام مرگب یعنی از عسکرات و وحوش
گردیده از مقامهای خود گرفته بر بیات دیگر رفته بودند آنجناب بنا بر ستد باب این فتنه
و در کیش جانشان را از غارت این بطریق چنانچه بر سر دگت مذکوره فرستادند چنانچه غارت
مذکورین شتاب بر سر آن عاصیان رسیده آنها را گرفتار کرده آوردند و آنجناب بعضی
از ایشان بحبس آتشی را بفرست بعضی را با دینین بآنهاهای درخت کلان بر سر شلغم
بفرست بر سر ایندند و بجهاد کسی از روستای دگت مذکوره با عاقبت ایشان نبرد عاقبت
و از آنجهاد که کیمیه بسیار کلان متصل حدودا منقطع چنانچه واقع است و داخل در منقطع
چنانچه نیست بجهاد داخل در اضماع منقسم است که تعلق بخاندان دارد و نه بفتح خان و نام آن ده
ماهنری است سنگان ده مذکور نهایت سرکش و بیایک اند و قهر از تکیجی از عین ده برین
می آیند و شش هزار تکیجی از قوم ایشان در دگت دیگر گرد آورده مذکور سکونت میداد
و خاندان که مالک جمعی کثیر از سوار و پیاده است از قدیم ایام جنبه و حامی ایشان است در
ایام سابقه که قریب نود سال گذشته باشد که عید در آن ده واقع شده بود که مردم آن
مجمع گردیده و ریسان خود را بمجلس گستانی در نوع چشبی از ده کشیده بودند و نام آن را منی فتوک
ایشان را بطریق غصب از عرف خود آورده آن مظلومین گرفته در دمی دیگر از منقطع
اشرف غلن نشسته بودند و از اهل آن ده رفاقت خود طلب کرده چنانچه اهل آن ده دگت
اینها اختیار نموده بر سر قریه ماهنری تاختند اهل ماهنری بتمام برخاسته بسیار گشت
خون واقع گردید باز همون عداوت میانین برود قوم حامی و حامی گشت همیشه یکی دیگری

چاپ

تاخت آورده و منقل و قفال و جنگل و جبال بر پا میگردد و چون آن قرن در گذشت
 عداوت با اوسبوی ابتدا گردید و بجهت تر از چنان مسیح گردید که بقدر چهار هزار مردم
 از طرفین قتل رسیده اند چون آوازه ای احکام شریف در اضلاع متعلقه بختار و تمام
 قوم مندر رسید مظلومین مذکورین بخدمت امام زمان قاضیه مذکوره مراجعت نمودند و حال
 آن موافق قانون شرع و درخواست کردند آنجناب خدا و بخان و اشرف خان و فتح خان دیگر
 اغرضه خویشین قریب چهار رطل بفرموده استغفار حقیقت اینمقدمه نمودند بعد از قیل و قال
 بسیار حق مظلومین مذکورین واقع گردید آنجناب حق ایشان حکم فرمودند که بر اراضی قدیمه
 خود قابض شوند و در خانه های آباد و اجداد خود سکونت گیرند اهل ماهنری که بر شوکت خود خود
 بودند و بر رسوم جاهلیت معتاد از زجمله رسوم جاهلیت ایشان اینهم هست که و قشکر بر مالی از اموال
 خواه عمارت باشد خواه منقول منازعت بعدی مراع شود که تو بت کشت و موهن رسد تسبیح
 مالک از منقطع شد و چون منازعت مذکوره بکشت موهن هزار آدم رسیده بود و دستنی نمید
 بر زمین گذشت بآبران حق مالکان اول از اراضی مذکوره بزعم ایشان منقطع گردید و بعد بجهت اهل
 ماهنری از قبول این حکم سرپیچیدند و مستردان الوسا ایشان و خدا و بخان بنابر بامدادی رسوم
 جاهلیت اعانت آن مستردین درین فردا اختیار نمودند آنجناب اول سامی طبعه در تفهیم ایشان بکار آورد
 بعد از آن حکم السیف اخراج اهل ماهنری را بکشتی نموده غرق فرمودند چنانچه جماعه هندوستان و جاهله
 الوسا فتح خان و جماعه الوسا اشرف خان و جماعه علماء و طلباء از اهل سده و جمیع گردیده است
 ایشان کوچ نمودند و علمای مذکورین ایشان را از زجمله باغیان شمرده بختلال دم ایشان حکم دادند و چون
 نگران بر پا گردید و حکم علای جوانب را بقطار بختلال قتل ایشان بگوشتن شان رسیده ایشان غرضه
 گردیده و دوسای آنها بجنفر حاضر گردیدند و در میان مذکورین راه را خود گرفته برایشای ملوک ایشان

بنامه علیه

قاصین گردانیدند در بایست قریه مذکور بایشان سپردند و جان خود را مثل آحاد رعایا در زیر حکم ایشان
آوردند از وقوع این واقعه حیرتی بس عظیم و هیتی بس خیم بحال اکثر مردم این قرب و جوار لاف گریه
چنانچه شخصی از ایشان اظهار می نمود که منصفی الله قاضی موضع مذکور متورک شده شد و از سکنه موضع
مذکور عهد بس پست و سواش بر سر درست در مقدمه اطاعت قاضی مذکور گرفته شد همچنین جماعت
رنگارنگ که از وقوع اجرای احکام شرعی شش روز میگذرد و لیکن این سه چهار ساله
بطریق تشیل در بنیام مذکور شده تا کاست حقیقت حال باشد بهجمله تناسلی ملک متعلق فتح خان
بلا مانع و مزاحم در تصرف ملایم هم است در بایست سیاست آنجا تعلق آب نجاب دارد و خدمت
و منازعات تمام بلکه قضا و جمع میشود و فتح خان مثل دیگران یکی از رعایا است هیچگونه بر ملک مذکور
تصرف ندارد آنرا و الله بد وقت تحصیل غشور هم جاری خواهد شد و تا سول از درگاه ^{العیاذ} باری
آنست که درین احکام میان دین را بر ما فید ما ترفی بخشد و ابتدای این عروج را بانجام رساند
آمین یا رب العالمین ^{علیه}
بسم الله الرحمن الرحیم
از بنده ضعیف محمد اسماعیل حجاب شمت آب جلالت انساب تو اب و ذریه الدوله پیا درآرد
اسد اقباله و ضاعف اجلاله عبد از سلام سنون در عای اجابت متوجه اخلاص شگون شمس که
نامه نامی در قیامه گرامی که به دست شجاعت نشان عبد الحمید خان بنام ابن ضعیف ارسال فرموده
خان مدوح بکسر اقبال بکر رسیدند تفصیل اخبار صداقت آثار از زبان دافع البیان خان مدوح
بوضع انجامید حاجی محمد مبارک سابق ازینان بجز صد طلبه رسیده بودند از زبان صدق ترحان
ایشان چنان بوضع پرست که اکثر مدعیان اسلام از سکن هندوستان از قسم دانسته اند که
فضیلت نامی و سالکان طرفیت پیشوا و اسیران نخوت ثار و اتباع ایشان در ذائق و خبار
بلکه جمیع منافقین بشرا و ناسوتین بکر دار از ملت محمد به دست بردارنده راه کفر را بدو وطن

بر سابعیان چاد اختیار نمودند و سادس شیطان بطریق نیابت از سوس پس خناس در طلبین
 حق الفکار کردند و در راه راست ملت محمدیه علی صاحبها افضل الصلوات و اکمل التسلیحات کج میج
 نمودند و طالبین حق را سدره گرویدند آن گروه شقاوت بجه میبک سف وافی سرور و لکن العظیم
 شدند چنانچه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید اللاکنته اسم علی الطالبین الذین یصلون علی
بسیل السدود و یخوضون فی غایبها چنانچه پاره از اشکالات ایشان که کتب طایفه بر امام همام و معمر اسلام
 ایراد کرده بودند و کتب حقیقت اینها از اشکالات بکلام ملک العظام و قدرت سید الانام دارد
 میگردد آنرا زبان مصدق ترجمان حاجی صاحب مدوح مسموع گردید حال اشکالات مذکوره از کلام
 رب العین دست سید المرسلین در ردی حاجی صاحب مدوح بحسن و جوه بیان کرده شد هر چند
 حاجی صاحب مدوح که طالب حق بوده اند از حال مذکور منتفع گردیدند اما این صنیف را تعمیر علی بنی
 حاصل است که تقریر مذکور هیچ منفعتی بطلبین مذکورین نخواهد رسانید که سنده نقرات مذکوره کتاب
 دست است و مقصود منافقین مذکورین در پرده ایراد اشکالات بر عین کتاب دست است و
 مطلب ایشان رد و قبح بر سبب نبره است علی صاحبها الصلوة والسلام پس جواب طاعنان غیر
 ضرب السیف خبری دیگر نمیتواند شود و اما میکده استقامت این امر حاصل نیست جواب ایشان
 ترک التفات بکلام ایشان است و بسبت اکس که تورات و خبر زوزری نیست جواب ایشان که
 جوابش نهی و انتخاب که از صفای عقیدت بی برل اند و در صدق نیست ضرب المثل ایشان
 عند الملاقات حقیقت این امر را تفصیلاً بنجدت عالی عرض خواهم نمود اما درین خود زمان که وقت
 شورش رساد شیطان است تا محفلت جان خود از رساد و س آن شیاطین و زرافات جنودش
 لعین واجب و دیگر که دارند از زمان ملاقات برادر اک همین نکته قانع فرمایند که اصل سبت
 سید المرسلین و جمیع خلفای راشدین دایم سبت مظهرین و صحابه کرمین همین سبت است که تمام عمر خود را

بکرمین

بجهت هر ساعتی از ساعات روز و شب در سعی اقامت چهار مصرف نمایند و جمیع اوقات غریزه را
 بهین مساعی جلیله هموار دارند و مصرف عمر را نماید و در همین شغل عین سعادت و غنی شایسته خواهد
 سعی مذکور با انجام رسد یا نه رسد چه مقصود صرف عمر عزت و اطاعت رب العالمین و آسایش
 سید المرسلین و اما انقلاب و دوار و اطوار و جویم تغلب اقبال و او بار و بر جسم زبون مل و دو دل
 پس تعلق بقدرت کامله ربانی پیدا دارند که مستطاعت ناقصه انسانی و مسلمان محمدی را همین
 لازم است که جان و مال و عونت و آبروی خود را در همین راه و در باز و آزار عین سعادت خود بشمارد
 و ترقی و تزلزل و تفرق و مخالف بقدرت کامله ربانیه سپارد و بیت بخت اگر مدکنده دانش آدمیست
 اگر کمبخت همی طلب و در کمبخت همی شرف و مصرف اوقات را در همین مساعی مستطاعات
 انکار و در بختی را در همین راه منحصر ننهد و دیگر مشاغل دنیویه و دنیوی را معطل گرداند و در
 در همین میدان در آید و بیت معلومت دیدن آنست که بایران همه کاره نگذارند و چشم طره بگریز
 پس آنجناب لازم که همین راه را راه خدا و رسول انکارند و هر که درین امر زبان طعن و طعنه کشاند
 آرد از جمله اعدای دین و مضر و داند رب العالمین مثل نصاری و یهود و مجوس و هندوستانند
 و السلام مع الاکرام **بسم الله الرحمن الرحيم** آرزنده ضعیف محمد امین
 بخدایت معدن غیبت ایانی و بیعت حبیب اسلامی مقبول بارگاه رب قوی محمدی و میراث علی
 سلمه الله تعالی . بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون و اذیع آنکه نامه نامی و توبه
 گرامی متعین بر بیان کلاسیکه دنیا بین صادقین و منافقین واقع گردیده و رسیده مضامین مندرج
 و اذیع گردید خبر اکرم الله خبر انجمن آموختی ما تجاهدون المنافقین باللسان و تدعون الطالبین الی
 طریق الايمان آنچه نگارش فرموده بود که مضامین سوال و جواب را منع گردانیده و آنرا گسسته
 تالیف رساله پوشانیده ارسال بیدار داشت محمد و ما حقیقه الامر اینست که هر چند تحریر و تقریر برین

مقدمات نوعی از جهاد است فاما این صنف بکسایر حاضرین ایتقام در امری مشغول اند که
 تقریرات و تحریرات را در آن امر اصلا گنجایش نیست حال آنکه مردم نسبت حال اهل تفریر و تحریر
 حال شخصی است که غرض ادای صلوة مشغول است نسبت کسیکه تعلیم مساعی صلوة بینا و پس از غنچه
 تعلیم مساعی صلوة هم از جمله مقدمات صلوة است فاما حال ادای نفس صلوة مانع است از اشتغال
 بتعلیم مساعی صلوة کسیکه حال مجاهدین را مشاهده نماید بالیقین بداند که مسکن نبیل و قال و کتب و بدل
 خواه حق باشد خواه باطل دیگر است و مسکن این مردم دیگر مسکن اول از جنس مسکن علماء است
 ثانی از جنس مسکن سپاهیان و دشمنان بینا حال آنکه در ایتقام که چند کلمه تحریر کرده میشود هر چند اینهم
 بر خاطر فائز پس گران است فاما بنا بر این خاطر خاطر نوشت میشود که در انعقاد امامت جناب الشیخ
 بر قاضی از حدیث و کلام و فقه اصلا مشبب نیست و آنچه مخالفین از جنس قیام با نجایا یا با شیعیان
 نسبت بینا بدین کس و لایکنه آنچه بذات آنجناب نسبت میکنند آنهم سراسر باطل و از وجه صدق باطل
 و آنچه بر فحای آنجناب نسبت میکنند پس اکثری از آن هم مطابق واقع نیست بوجهی که تعلیم پس از
 انعقادی امام هر که در امامت آن امام قاضی نیست جماعتی قیام امتیان هرگز در ثبوت نجایان
 قیام نمیشود اگر دو تن بر بقدر تعلیم آنچه بذات آنجناب هم نسبت میکنند پس بر ظاهر است که آنهم در
 ثبوت امامت بالقاضی آن اصلا قاضی نیست چه تنهایی آن قیام در مراتب ولایت است و ثبوت
 در مراتب ولایت اصلا در شریک امامت نیست بکفر فتنی و ظلم هم سبب زوال امامت بعد ثبوت آن
 هرگز نمیتواند چنانچه احادیث متواتر و عبارات اسلاف و اخلاف از فقهای متکلمین بر آن
 دلالت میدارد با کمال در کلام بر همین دو امر است اول ثبوت امامت و بعد از آن عدم زوال
 آن سبب اعتراضات مسطوره اما مقدمه اولی پس باینش آنکه طریق ثبوت امامت را از کتب حدیث
 و کلام و فقه تقییس نماید که در دو مقدمه روایات قویه از ضعیفه و ارجح را از مرجح تمیز نماید و او

بسمانان

تعبه از آن خلاصه معنون نوی اراج که در باب طریق انعقاد امامت است منع کرده و در این
موضوع باید داشت و بعد از آن قائل باید کرد که در مانحن فیه آن امر متعین متحقق است یا نه هر چه
حقیقه الامر در امثال اینجند است بشاید و مشکف میگردد که کس از خبر کمالعایت حدیثی است
و شنیده کی برداشته و شنیده و مشهور آگاه بر مشاهد حال به نسبت غائبین مفقود است
پس انگشت حال بر سیل اجمال به نسبت اب ان از اطلاع بر اخبار این مجمع اخبار هم بعد
ضرورت متواند شد تا بر آن مکتفه بشکند اخبار این اطلاع مع چند قطعات که اخذ دیگر که
شایع قطعه مذکور متواند شد بعد از ارسال داشته شد تا بر وجهی از حقیقه احوال مشکف
گردد پس هر که در عقیده صحیحی قائل خواهد کرد لابد با انعقاد امامت آنجناب از عان خواهد نمود
اما مقدمه نایه پس آنرا هم از کتب حدیث و کلام و فقه تفسیر باید کرد که کدام امر است
انزال امامت از امامت خود و یقین است که هیچ یک از آن در آنجناب نایه نیست و دیگر در
امثال این قبایح و در ذات که باعث انزال امام باشد از منصب است خود بجای در بارگاه
آنجناب بیست که کسی از کفار سکند و زنگنه هم ادعای وجود این قبایح و در ذات آنجناب
نیتواند کرد بجهت چون لامت آنجناب ثابت گردیده هیچ امری باعث انزال آنجناب از منصب
باشد یا نه نه پس اطاعت آنجناب بر کافه مسلمین واجب گردیده هر که امامت آنجناب متبدل
قبول کند یا بعد از قبول نکار نماید پس همین است باغی مستحل الدم که قتل او مثل قتل کفار عین جاب
است و جنگ او مثل جنگ سایر اهل فساد و عین بر منی رب العباد چه امثال این اشخاص حکم
اعادی متوازه از جمله کلاب النار و ملعونین شرارند این است نه باین صنف و نه بعد
پس جاب اغراضات متوفین نزد این صنف همین ضربت بالسيف است نه تحریق و تورا اما آنچه
ذکر مینماید که برای معاد اهل شرکت مائت اب ان در شوکت ضروری است پس بگویم اول اینکه

مقدور مذکور منتهی است بحدی در تحصیل منی شوکت بعد از استطاعت خود کافی است مایل
 شوکت مخالفین باشد یا نباشد قابل استدبار است و تعالی را عذر واکم ما عظم و لم یعل و اعدا
 اهل مثل ما اعدا واکم و قانیا اینکه منی و شوکت این است که در جسم لام قوی بهر سکه جانو
 دولت مخالفین را بر هم زند و اب خود نام خود و عساکر ایشان را بریت و در جبهه عینش
 همین است که جماعات موافقین همراه او بجبهه یی مجتمع شوند که با اعتبار ظاهر عقل و ادانت و کمال
 بعزت ایشان بترانه کرد و مراد از اجتماع این نیست که در هر آن گرداگرد او استاده مانند
 بجز عینش همین است که ایشان را بذات او علاقه بهر سکه مقتضای آن علاقه در حق ایشان
 اطاعت احکام او باشد مثل علاقه نوکری در عرف سلاطین و علاقه قربت در برادری در عرف
 افانده و در عرف سیر همین علاقه بیعت را اعتبار فرموده اند پس چنانکه صاحب شوکت در عرف
 سلاطین همین است که جمیع کیز از نوکران همراه داشته باشد و در عرف افانده همان است که جمیع کیز
 از مسلمین بر دست او بیعت امانت بجا آورده باشند چه علاقه بیعت نزد شارع اتوی است
 از علاقه نوکری و قربت پس جناب لام هم را شوکت شرعیه بالفعل بعدی حاصل است که برات
 اتوی است از شوکت مخالفین چه سرداران پیشا و که صاحب کرد و جزو و ترب و سا همین اند
 و خواص این سوات و بیرون ستم و همه عوام و خواص ایشان دایمده خان تنولی بیعت لامت برد
 آنجناب بجا آورده اند و شمار دین اشخاص مملوک میسر است پس لابد شمارها را آنجناب بجای خواهد
 رسید که شمار خود کسی از مخالفین هرگز بآن حد نیتو اندر رسیده قانیا اینکه بعضی از ایشان گفتند
 نموند و حق آنکه طاعت است بجا نیارند و نزد کسی محلی است که دیگران هم همین معامله می کنند پس
 اینمندی اصلا در شوکت شرعیه قریح نیست و اندر چنانکه بسیاری از نوکران مملواری میکنند و در جوی
 آفای خود میگردند پس احوال است که دیگران هم همین معامله می کنند پس چنانکه این جمال شوکت

عزیز سلطن

و فی سلاطین فتح نمیکند پس چنین آنرا احتمال در شوکت شرعیه اید توح نبیند انکه در فائدا آنکه مائت
 شوکت با شوکت جمیع مخالفین از کفره شرق و غرب اسلام اوست و آلا امام است هیچ امامی از بغین
 و لا خین ثابت نگردد پس مائت با شوکت همین مخالفین مراد باشد که بالفعل مقابل با ایشان در پیش است
 و در باطن نیز اینقدر شوکت البته متحقق است که مائل شوکت باطلان فعلی چه در برابر او بکلی منهدم
 اگر چه مائل شوکت بر خیزد سگد و کبکی نباشد و که کم بایشان خبر داده که جناب امام جمیع جمعیست
 تقلید عزم لاهور و حکومت میدارند بکشد شب و روز در از و یا جمعیت مسکین دوزی شوکت ایشان سعی
 بطیغه بجای آرند و خروج شوکت اسلامیه در بجای امید میدارند و این امر اصلاً مستبعد الوقوع نیست
 بلکه در انقلاب ملل و دول همین است آلهیه جاری است که ضعیفی از ضعفها آحاد اناس مثل نادر شاه
 و غیره سری بر آرد و آهسته آهسته اجتماعی از رفقا بهم میرساند و قوی و شوکتی در بجای بر ست آورد
 حتی که سلطنت سلاطین کبار و مملکت خزانین دوی الاحتمال را بر هم میریزد چه بلای انصافی است
 که کسیکه محض برای طلب دنیا کر بسته باشد و در حق او گمان فتح و نصرت نمایند و بر همین گمان نصرت
 او اختیار میکنند و کسیکه محض مدد فی الله و اتیاناً و لوجه الله بای نصرت دین حق قایل گردد
 حق او حصول معنی فتح و نصرت مستبعد نخواهد و آثار از جمله او کم بعیده شمارند و اشکالات نگارند
 و اعتراضات گوناگون بر او وارد گردانند و خود زنی او نشوند بکده عوام مسکین را از زرافات و شنفرف
 گردانند و آغوشه شده نوبت باین حد رسانند که در بر هم ندون کار در بار جادوسی ناشکر بجای
 آرند اللعنة الله على الظالمين الذين لعبدون عن سبيل الله و سبوا بها عجا و ربنا انك سنا که
 حصول شوکت قریب شرط اقامت جهاد و اهل شوکت باشد و احتجاج با بالفعل شوکت حاصل نیست لیکن
 بهر قسم که طریق حصول شوکت برای امام وقت چیست آیا شوکت با تطویر حاصل میشود که متعجبی
 از مشک ماور خود مع عا که بنود و سایر سامان جنگ بیرون بر آید یا و مسکه بر اقامت جهاد و

پس هانوت فی الغور از غیب الغیب تمام عساکر و جنود سایر سامان جنگ با و عطا شود این نیز گاهی
 شده است و نه گاهی شدنی است بلکه طریقیست همین است که چنانچه غضب بام بر زده گانه مسکین و محن
 است و در همت در آن موجب بصیرت و تحقیق و حصول معنی شوکت هم برای امام دقت بر ذرات آن
 فرض است که بر جماعات مسکین از هم رسو و آن نزد او جمع شوند و هر کس از ایشان بقدر استطاعت خود
 و تحصیل سامان جنگ که شش نموده و اساس آن بقدر طاقت خود بدست آورد و بجهت اقامت
 حاضر گرداند و بکند و اگر بیدار و عده الهم ما استطعتم و اگر بیدار و عده الهم ما استطعتم و اگر بیدار و عده الهم ما استطعتم
 شود که در آن مخصوص آید پس هر که بگوید که شدنی است امام شرط جهاد است و شوکت مذکور در این معنی
 متحقق نیست پس او را لازم که اول خود بیاورد و بقدر استطاعت خود سامان جنگ همراه آورد و انتظار
 مشارکت دیگری درین امر اصلاً جایز نیست پس آنچه در لبر جهاد و تقوی و تعطیل واقع میشود و آن
 و نکال اینهمه بگردن قاصدین تخلفین است بشاید آنکه ادوی ناز جمیع بر هر کس واجب است و او را بدو
 جماعت منصرف ندهد اتفاقاً که جماعت بدون امام منفع پس اگر هر کس در خانه نشسته انتظار همین
 کند که دقتیکه امام قائم خواهد شد و جماعت مجتمع خواهد گردید و آنوقت من هم حاضر خواهم شد پس
 لابد ناز جمیع فوت خواهد گردید و هر کس در عصیان گرفتار خواهد شد چه نزول آمانی از ازار و اح
 مقدسه و جماعتی از جماعات ملائیکه برای اقامت جمیع هرگز دایم شدنی نیست بلکه طریقیست همان است
 که هر کس از خانه اگر چه تنها باشد بیرون بر آید و در مسجد رود اگر جماعت مجتمع باشد شرکت ایشان
 شود و الا در همان مسجد بنشیند و انتظار دیگری ناید تا آنیکه چون مسجد را خالی بیند بخانه خود باز گردد
 که اتفاقاً جماعت و اقامت جمیع هرگز با نوبت نخواهد شد همچنین لازم که هر کس اگر چه تنها و ضعیف و طلیل
 الاستطاعت باشد تجمیع و استماع آوازه و دعوت امام از خانه خود بدو و جان خود را مسخر و قری
 از سامان جنگ که میسر باشد در جمیع مسکین رساند تا قیام جهاد صورت بندد و آنیکه جان خود را

از مسلک عباد الله برگزیده در زمره عباد اللاحقین داخل گردانند و این رکن بر کین دین
 متین را گذاشته در کاسه لبسی اغنیاء و ستر دین و فرج سائی عنوان باقصات العفل و الدین
 مشغول اند سبحان الله حق جلالت همین بود که پنج رکن اعظم او را برگزیند و کسیکه با وجود ضعف
 و ناتوانی غیرت ایمانی و محبت اسلامی در سینه او جوش زند آورده اعلام و مطعون سازند اما این
 از جمله نصایح یا پیر و یا مجوس و هندو دانه که با ملت محمدیه مد اوت میدارند بلکه مقتضای محبت
 همین بود که اگر کسی بطریقیه یهودی هم ذکر چپا و بر زبان میراند طلب سلیم از استماع آن بپا
 حلق شگفته میکرد و بآن بنبل سر سبز میشد و اگر از بلاد و در دست هم آوازه قیام چپا بگوش
 هوش اهل غیرت اسلامی میرسیدی آغوش دوانند و در دشت و کوها رسیدید بلکه مثل شهبازی؟
 آری اگر چپا با وجود این عظم نشان از پایه تعلیم و تلم کتاب بحیض و انقاس هم ساند و در کتاب
 همین است که این هوش نفانی و در سادس شیطانی را از دل دور گردانند و غیرت ایمانی و محبت
 اسلامی را بجوش آورند و سردانه و در مجمع مجاهدین در آیند و در تشبیه فراتر زانند که برایشان
 مصابرت و زنده و خیالات و در دراز که از عقل اسباب پرست سر بر بی اندازند و دست
 و آزار از او کم جر بر نه شمارند و علایق دینیه و دنیویه را که مانع آن استعجال این امر باشد از هم با
 ساز و صلحت دیدن است که باران همه کار بگذرانند و خم طره یاری گیرند در حدیث شریف
 دارد گردیده که انقلب ابن آدم کل در اربعه من مشی قلبه الشعب کلهم یا بل السیاحی
 و او آنکه در سن توکل بنا الله کفی بالشعب مخاطب این کلام سیادت پناه سید محبوب و انشال
 ایشان از طالبین حق هستند که دین و ایمان را هم در حسن صفات محموده می شمارند و مولوی برین
 و انشال ایشان که بسبب بلاوت طبع و غیبت فهم قشای مقصود ایشان همین تعل و حال بحث
 و جدال است نه نقیض حقیقت حال و انکشاف بر کنه مقال و تمیز این ضعیف با این هر دو بزرگ

در شاه جهان آباد ملاقات پیدا شد حال هر کس از ایشان بر همین منوال بود که نگارش
کرده شد آنانی که حال ایشان متغلب گردیده باشد بر آن اطلاع نیدارم و آنرا از آننگاه
عقلیه نیشارم و السلام مع الاکرام

بسم الله الرحمن الرحيم
من عبد الله المنهض لأمارة كلمة الله إلى أشقین اهلکین و اهجربین انطین زاد الله من انبیا
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد قد برتن الله علی اهل الاسلام فی هذه الایام ثم
اخبار علی اعدایه و تبذیر اعدایه بر حسب احبابه قلنا ان ما بنا خود ارسلیهم ربنا خود را
لم تر انهم کان الله با خلاصا بصیرا فانهم اذا تراکوا لنا القی الله فی قلوبنا سکنه و ایا ما خود
ماضی بنام سیف و لاریبنا هم بدفع الارضا جل جلاله القی الرغب قلبهم در و ان خود را رانیم

فقد را او تهر و اما تعرف الی الآن لم اهر و اذ کیف اهر و اذ کیف الله من الله صدق و دعه
لضر عبده و حرم الاغراب و دعه فلا نسج عبده ثم ان بریدکم المسی بریمان خان قدانی
فی عین تلاطم اسراج الملاحم بسفحة الف من الدراهم فاقینا ما عا جرمنا فقلنا بابا
و حسن النضارة و لم تغرغ اذ ذاک لان کنت کتاب الوصول لبان غری فامرنا ما حداس
اخواننا ان یمتد لبان عجمی ثم انه لاجلنا فی هذه الایام من ان یصل الینا معجزة ما حتمه الاف
من الدراهم فان کان عندکم هذا القدر حاضر فاعلیکم ان تسعدوا فی ارسال سفیننا میده البرز
الایمن فاما قدر اسلنا الیکم للضرورة و الا فممن یعنی بمرا فقه و لا یخیر و اما معارفة اذ
ما تخلف عن غزوة و لا سریه فاما ما الله الله هذه السجیه السلام علیکم و علیکم و علیکم

حرمدی تاریخ الغزوة من ذی الحجة یوم خمیس سنة الف و مائتین و اربع و اربعین
بسم الله الرحمن الرحيم من عبد الله المنهض لأمارة كلمة الله
ذی الساقب و المفاخر و المکار و الماثر الشیخ اجلیل ذی الفضل البیل طیب العلق بحمد

رجال الاشواق والى تنويع في العلم والادب ورضوه في حسب النسب العظيم اليسوب
 ذى خلق المرغوب بسلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فقد وصل البريد الالين وهو نذر
 ابد القدي الميتين مع اخير والطرفى مشرين من شهر صفر ربح النيا منكم ما هو عذرة لانجاح
 احوالكم آتينا به اربع قطعات من سلعنا حجج عينا عبدة اثمين من المرتبة الرابعة خمس عشرة
 احدىها دوى عدة اجهات معدودة من المات والاخرى مبات دوى عدة الكتب
 المنزلة اذا نزل في تلك المرتبة واما ثبات دوى عدة السيارة من الكواكب الى الوضوف
 في تلك المرتبة من المراتب واما ثبات دوى عدة البوابات ان اذا الوضوف في تلك المرتبة
 عند صاحب دوى اشترى في كتابكم وادبرتم في خطاكم انه ما بقى عندكم من مال اسد المكنت
 الاشى يسير وذر قليل فليس ذلك ما يضرنا في هذه الامر خطي فاما عند ربنا كثير منكم كسى
 عنده خزائنه الا انه لا ينزل الا بقدر معلوم فمن يجد اسد را حزننا بالقدرة والمقسم ونحن
 نرجو السدان يلا بيت المال بكثير من البركات والاموال وما وصل اليكم من عبدة عظيم اباكم
 قبل بعض الخلفين معونة لاجها وقد كتبنا اليهم بوصول ولبشرناهم بقبوله وما وصل عندكم من قبل
 ذى هجره والمحال شئ من البواقيت والمال لا يبلغ ثمان مئة الف لا تشبه الاذبال
 ودرع الاف ما يحقق بها ان يباع بما يتيسر من الثمن ولا يترقب غلا كما الى كثير من الزمن
 من المكاتبه يسكن دمين مرزا كريم السبك البارسى في وصية امره ما كانت تحت المنظر فى و
 قد علمنا ذلك واثركه كذا لك لا تترصدوا بالزاد والقبول ولا تقدره ايدة ولا دلول فاما قد كتبنا
 اليه ما كان باليق واثرا فيه ما هو به حقيق السلام عليكم وعلى من يدرككم ثم السلام مع الاكرام
 من خرافات ولطف العبارات مقرر المصنوع محمدا السطر على بنينا على اداكنا وعلى هذه كبد
 وجدة ولله وعلى اخته الكبرى وجدة الصغرى وعلى ابيهما وعلى سائر الاقرباء والاصدقاء و

بسم الله الرحمن الرحيم علی اخته الکبریٰ اقول انما ارسلت من التباک المصنوع مع حالفین لشعور قاض
 المسطور علی يد البربر الامین نقد وصل علی محل نزل نقد احمد وکلمه التباک و جازاک الله خیر الجزاء
 ثم ان ما تجتم رساله معونه للعجا بدین هر خسون من خطا لا صلاح جرج لمجور حین و آن قطعه من ^{الکتاب}
 یصل الیکم فی لغت هذا الکتاب فلیکم ان ترسلوا الی قاضی محمد حیات المبرسی مع خت و شین
 در جامن بیت المال فلیکم برسالة باه استعجال و ایاکم و الما لیه فیه فان مقتضی المصلح ینا
 و اکتبه الی ذلک القاضی المکتوب الیه ان یوصل الدرهم الی المرسل الیه و یاخذ منه فرطاس الاصل
 و یسله الینا بلان خیر و اجمال . تحریر تاریخ دهم ماه ربیع الثانی ۱۱۳۵

نقل خط شاهزاده کامران سورقه تاریخ بیت و هفتم ماه ربیع الثانی ۱۱۳۵ هجری
 بر ضمیر سیر آفتاب نظر کاشش فی رابته النهار هویدا است که از دست منافقین تفاوت شعار فسادت
 و تار که بر عیده پیش در و در و از سلطنت کابل و نقد که یافته اند بر بندگان ملک عظام و خواص
 عوام چنانچه جرد و ف و ظلم و میدا و بر باگشته و تضایر دین متین و احکام رب العالمین هم بر مردم خرد
 و بیادش و غمزدغل و در قایم گردیده که بخیر نام اسلام دین ملک و یاریاتی نمانده و در نسبت از آن
 عالیشان سلطنت چگستا خیا دبی ادبها بوقوع آمده حتی که بسیاری از شهنشاهان و الا تبار باطل
 و اقطار نهاده و با ویه پای کرم و غربت گردیدند و بعضی از متعلقان این خانواده رفیع الاقدار
 برگشتند و بلا چاری و غوری در و نبره کرمی اختیار کردند پس تهیال بنیان این منافقین بدین
 و متعبدین بر آئین از لوازم خدمت دین است این ذره بمقدار دین باب ساعی جمیل بکار میرود و است
 خود بسرا انجام این اهم المرام مصرف میدارد و اما خیر و برکت یواخیزد جلوه ظهوری با به آمدن خیر
 از باوگاه آئین میدارم که در مدت خلیل ساحت این سرزمین از لوازم این اعدای دین پاک
 و مظهر دود و آلوده عدل و داد و اطاعت احکام رب العباد و دین بلاد و دینشان شود اگر عزت یابی

ازینک خاندانی در سینه محبت گنجینه جوش زنده و دایه انتقام دگر نشانی این مصدق در دل خدا متزل
 در غورش آید بجزول و قوت قادر علی الاطلاق در عرصه طویل سرورین اسم ابرام نیکسرا انجام یابد
 لیکن از یک نهفت مو اکب اجلل و توجیه رایت اقبال ریب اشتغال در حاشای انام و کارها
 بنندگان ملک عظام متعسر نیاید قرن صلاح جهان بنیاید که چندی از متوابعان سریر عزت و جلالت
 مثل علیجاه محمد رحمان و جانداد خان و عبد الحمید خان و عظیم خان همراه کما سعادت انتسابی
 از صاحبزادگان و الاجناب بزرگ رخصت انبند بشرف و محاسن فرمایند و اگر قدر مهمت از دم
 کدام صاحبزاده عالی قدر هم درین دیار متعذر باشد پس رخصت خواجهی مدد و جین را از بیانات
 بندارند تا بنیابت آنجناب در خدمت دین متین و احاطت سید المرسلین مشغول شوند و اگر آنجناب
 درین سعادت غفلی و عبادت کبری متخلف گردد آن آت را انداخته اند و کای کنونی غیر منیر انداخته
 مناصف آن بر مصدق ظهور کرده اند که در این خاک رزگاری غمزهش حکومت و ریاست و عزت
 و دماست بنیال غم میگذرد و جبر احاطت رب العزت و اجوای احکام شریف و قوت در امرت اسلام
 داشتند اولی که ملک عظام هیچ غرض ندارد که هر که استعدا دلان داشته باشد سلطنت و حکومت باو
 مبارک باد از دامن احاطت رب العزیز و اجوای احکام دین و عمل و دلاور بنندگان رب العباد بخیر
 و کس و السلام با تعظیم و اکرام

ساهی منزلت عالی مرتبت تمدن جو دو کرم ترجیح اصحاب بی وقلم و کلمه خزان و دفا بن صاحب خرد
 دعا که سیاست آرای ریاست انتمای راجه چند و رای بفرماندای و کامرانی مسرور باشند
 و تفرحت و شادمانی مامور و مجازانها در انبیا نهاد و انج اگر این نفوذ چندی از بنندگان رب بر
 در حالی پیدا و بخدمت گذاری اسلام و نمایندگی سید الانام مشغول است و در این مساعی جمیل
 از درگاه و ارباب اعطایا ماحول بر برای ساهی روشن و بر سر است که بیگانگان بعید و اهل وطن و کون و دین

گردیده اند و تا بران متاع فروش بایه سلطنت سوسیده امارت امرائی کبار و دیانت رؤسای
 عالمی بعد از برپا نموده اند و قدرت و اعتبار ایشان با کمال برآمده و چون اهل ریاست و سیاست در
 زاده و محمول نشسته اند تا چارچندی از ازل و فخر دست کمر بستن این جامه صفاء و محض بنا بر
 خدمت دین رب العالمین برخاسته اند هرگز از دنیا داران جاه طلب نیستند محض بنا بر خدمت
 رزق و اجلال برخاسته اند تا با بر طبع مال و منال و فیکه میدان هندوستان از بیگانه گان و دشمنان
 خالی گردیده و تیر سسی ایشان بر دم و سر و در سبده آئینده مناسب ریاست و سیاست لطالبین این
 مسلم با دو هیچ شرکت و سطوت ایشان محکم شود و آیین صفاء و را از رؤسای کبار و عظامی عالمی بعد از
 همین قدر مطلوب است که خدمت اسلام بکاین دول کنند و بر سرند مملکت ممکن شوند چنان جامه فقر آ
 اگر چه بظاہر بی سر و سلمان اند تا با بر پرورش و کمال غنی و رخا و دستان آزاد از زنجیر جاه و جلال
 بیزار اند و از طبع مال و منال دست بردارند و از این نژاد نایه نفائی نمانی محال مرغوب است و در
 استقبال مطلوب هرگز از ازار باب نیستند و در اعانت ایشان سعی خواهد نمود و آج ریاست خود
 مستحکم خواهند نمود و از آن سبکه حامل بقیه الدوله یعنی مقبیل با نگاه آله حاجی بهادر شاه از اندام
 رفقاء این صبیغ اند تا با او علیه تفصیل این محال و تشریح این مقال بر زبان صدق تر جانان
 خواهد کرده اند زیرا ده تخییر تا کید اکید در مغر شناسی این کلام و غور و سعی انیمقام جد بر نگارد
 دیگر آنکه حاجی صاحب مدح از دست دیده و در رفعت دین رب تیر مشغول اند و از خبر کجایان
 مجبور و آئینده هم قصد ملازمت لشکر اسلام میدارند پس در مقصدت هرگز از خدمت لشکر اری اهل
 و عیال از ایشان متقدر نیست تا با او آنکس خدمت ساسی منزلت نگاشته میشود که برادر و فرزند
 ایشان را در سبک ملازمان سرکار خود منسک گردانند تا با علمیان تمام در خدمت دین کلام
 مشغول باشند زیرا ده و السلام مع الکررام فقط

از لایم اونی

از امیرالمومنین سید احمد بسامی خدمت ترویج المنزلات کثیر المنقبت ریاست نشان غلام خیر
 صاحب کمال رحمان بعد از سلام سنون و دعای احباب مقررین و اوضاع آنکه تفصیل
 احوال اینجا بجا آید است خلاص نشان یا رخا ن در سال خدمت عالی نموده شده یقین که
 بلاخطه سامی رسیده باشد تدبیریکه باعث فتح باب جهاد باشد باذن الله بظاهر و صورت
 می پذیرد سابق هم تدبیری بسبب جهت و درست بعد از منی بر روی کار آمده بود آنگاه باید
 که بر بیاض خلعت چندی از منافقین تدبیر مذکور برهم خوردنی احوال نیم سیری بهتر از تدبیر سابق
 درست گردیده لیکن بنای تدبیر اول بر جان بازی بود و بنای این تدبیر بصرف مال اگر این تدبیر
 بانجام می رسید ان شاء الله تعالی بسخ و کلفت باب جهاد منفعی خواهد گردید و محض نیاز بر انتظار
 و وصول مصارفی که در سر انجام مذکور کفایت کند تا خیر مقدم میکنم و الله به سامان آن مهیا چندی
 از مصارف که دوش همچنان آید در ذممه الامام محمد اسحاق صاحب وجود است تدبیر جایز از اینجا نیست
 چنانچه قدری از انان بالفعل هم رسیده در بصورت مناسب وقت چنان میباشد که ریاست بسامی
 سیاست آرائی عظمت نشان را چه هند و آرائی ایمنی بپایانند که اکثر بلاد هندوستان بدست
 بیگانگان افتاده و ایشان هر جایند و آئین جود و ظلم نهاده ریاست روسای هندوستان
 بر باد زده کسی تاب مقاومت ایشان ننهد و بلکه هر کس تاب از بجای آقایی خود بشمارد و در
 روسای کبار از مغایران نشسته لاچار چندی از ضغاکر سبقت بر سر است
 و در بصورت روسای عالم بعد از لازم چنانکه بر سر ریاست ساهاسال ممکن مانده اند
 بالفعل در اعانت منفای مذکورین مسامی طبعیه بجای آورده اند و از اباست استحکام میان ریاست خود
 شمارند چه حال این فقیر هر چند کسی دیگر بخوبی نمی فهمد آبرو آن سامی منزلت نهایت روشن و بر
 سبب که آئین غیر اصلاً از روی حصول جاه و جلال و غر و اقبال و طمع مال و دمال مدخل مطلق ندارد

بلکه علاء فقیر اسرار از جنس شرک منبسط و خدا گواه است که این فقیر را از جمیع که برای دعوت و راهی
 بجز اهلائی کلمه العین و خدا شکر اوست دین منین چیزی دیگر مقصود نیست و آسمان علی ماقول و کسلی نشین
 میدان هندوستان از بیگانه گان که دشمن دین اند و اهل دین خالی گردید و تیر مراد و تیر رسیدن مبارک است
 اعلایین بنیامبارکباد این فقیر به نذر پندیده پروردگار است نه پادشاه جبار اگر رؤسای هندوستان طاقت
 شرکت صفای بی سر و سامان نمیدارند و پس شش اشک ایشان آبشان البتہ میدانند لازم که جان خود را
 بهین وجه شرکت ایشان گردانند و غیرت ریاست و سیار را با انجام رسانند غرض آنکه این پادشاهان و پادشاهان
 فهمیدند پس عانت این وقت و حق ایشان روزی کار آمدنی است و آلا با بغیر حق و اسد این کار شدنی است
 که حق جل و علاء این ذره بمقدار را بقدر کمال خود با بن منصب پندیده و قطع و لغت میسر گردانیده اگر احمد و
 آثار آن رو پوشش است فردا ظاهر شدنی است و اگر حق محال در پرده خفاست لیکن غفور صلی که دینی زیاده
 والسلام مع الاکرام مگر آنکه از یکبار این زمینه مهت حاجی بیاد و نجات خودت ساهی برسد و بعد از یکبار
 از بیگانه گان و اتحاد و عزت و اقبال و نزد این فوق حاصل است آن سامی منزلت را بخوبی معلوم بآء اعلیٰ و حق
 سطر کفعا کرده شد و چه کافه شکر مجمل اخبار را بخند و نوشته شد و تفامیل اخبار این است
 زبان صدق نر جان ایشان حاکم کرده شد و دیگر آنکه حاجی صاحب محمد از مدت مدیده و زندات این فقیر
 و اعانت دین رتبه پر مشغول اند و از خبر گیری عیال خود مجبور و اینده هم قصد ملازمت مکه اسلام
 پس در خدمت هرگز هرگز خد متکذری اهل و عیال از ایشان مقصود نیست بآء اعلیٰ و حق
 نوشته میشود که برادر و فرزندان را البته بهر وجه در سنگ نگران سرکار مشک گردانند تا
 با طینان تمام در خدمت دین مکه سلام مشغول باشند و دست راست و چپ در نماز و اعمال آن سامی منزلت
 بهم نوشته میشود و زیاده والسلام مع الاکرام
 از امیر المؤمنین سید احمد خجسته راجع الفخر جناب علی القاب بنیامبارک و از طرف عزت و اجلال

زینت آملی

ترتیب آرد ای چار باش خشت و انبال صاحب عزت و جنت ملک و بیهم وقت قدوة السالکین
 عمده اخوانین آزاد ابد اجلاله و مقام انباله بعد از سلام سنون و ادویه ترقی مناسک بنین
 و درایج دارین واضح آنکه شفعه خاص مستلزم مراتب اختصاص هدایت اخلاص نشان شیرزبانان
 غر زریل زمره و محبت دیرینه و اتحاد پارسیه را تجدید نمود آنچه در باب نزول هر یک بجلال نابیر
 اعلت لشکر رب و بجلال استیصال اهل کفر و ضلال نوکر نیر خاد خشت شماره شده بود و عقیده
 این است که شاکت زمره مهاجرین و مجاهدین ابرار و معادن است لشکر اخبار در حق جمیع بندگان
 آتی و امتیان رسالت پناهی خواهر سلاطین ذوی الاقدار باشند خواه ساکنین ذوی الاقدار
 خواه اشراف کرام باشند خواه اجلاف گنام بآیه عزت جاودانی است و تائید خشت و جهانی
 چه چاره نکرده لشکر خانی زمین و زمان است نه لشکر کشتی از افروزدان و جان هر که دعوی
 بندگی ناکشاید ان میدارد و توبه است اکت این از از سعادت خود بیشتر و لیکن مقتضای
 عقل و کثایت و فهم و فراست همین است که اول حقیقت اینقدر در احوط فرمایند بعد از آن
 طبق راسی ثاقب علی تائید یا کس آنکه در تائید ملک و اسان از قد که تائید ای بابین همین
 فرزندان پائیده خان تسلط و حکم میدارد و آیت ان نهایت ناک ان حیاء و نامردان بیوفانند
 که در خیر خواهی کفار و مشرکین علم اند و در بر خواهی دین و اهل دین نهایت را رخ قدم بآس اهل
 و اعتبار را مسلماً غیب نمهند و خوف مردم شناسی مطلقاً ننهند آنچه کینه دیرینه بان خاندان
 صفت نشان میدارد بر هر کس و ناکس میرهن در روشن است و قصد صداقتیکه برانند که کسی از
 اراکین آنها ندان جلال عزت است اکت لشکر مجاهدین میدارد که بر خواهی پیشان بر ملا خواه
 گردید و تادوت ایشان در بالا چه حد اوت کنند که بآان و دو مان عزت میدارند بآکنند
 کنفی الحال برست لشکر مجاهدین بهر سائیده اند آمیخته خواهند شد پس لابد بود بر خواهی خواهند

والسلس کینه جوی خواهند نهاد و طریق وصول لشکر مجاهدین بهتر از زمین دور راه را می دیگر مختصر
 نمی آید یکی همان راه است که در میان کاه و تنگ درین دلت است قدیم همین که در میان این منافقین
 بیدین و در هر دور راه احتمال وصول مغزت فری است و گمان صدور مکتوب بی ادبی از گستاخان
 شنیخ چشم قطعی و حال حال گمان سندر ابراهیم بن فخر دیده و طریقه ایشان را بخوبی نمیدانم ایشان از آن
 قسم نیستند که بر سر عید و سرائین ایشان اعتماد کرده شود و بقول و قرار ایشان اعتبار ننمود
 و در حال قوم غلامی بر بنیزال است که ایشان هر چند بنا بر حجت ابا فانی و غیرت اسلامی باین غیر
 راه در سل و سبیل مسلک میدارند و جان خود را از مجاهدین لشکر مجاهدین میسازند و با قوم
 درانی عداوت جلی دارند و بغیر دلی حسنه ایشان از کینه ویرانه بوجهی املا مال است که در
 عداوت و ایام در اشتغال است و درین عداوت حال ایشان با همه کس یکسان است خواه کسی از
 فرزندان یا بنده خان باشد خواه از خانه ان عایشان فاما حال ساکنان باغیان مثل ازبکی
 در یوسف نمی پس بر بنیزال است که هر چند جمیع خواص و عوام ایشان باین غیر را بطبع محبت
 میدارند و علاقه مودت و اخلاص دعوی است که دکت مهاجرین نیز از زبان میدارند و از روی محبت
 مجاهدین در دل و جان فاما بعضی از روسای ایشان بروقت کار باین حدی شگفت عاری بر اند
 که در میان نمی آید چنانچه درین ایام غایت ابد خان یوسف زنی باین غیر علاقه عقیدت دارد
 میداشت و بیعت طریقت و امامت چند بار بر دست این غیر ادا نموده و در ادعای محبت و اخلاص
 گوی مسابقت از تمامی خوانین سوار در بر بوده چون وقت مغایره با منافقین و رسید مقدمه کارزار
 بر پا گردید سر اسر نزد دعا و دخل در باخت بلکه بی برده علم منازعت و مخالفت بر فراخت با عجله
 هر چند اکثر معیار و کبار این دیار به نسبت لشکر مجاهدین دعوی محبت میدارند و ادعای مودت
 اما بر فعل و کار کسی اطمینان دلی و اعتماد کلی حاصل نیست که مبادا کسی از گستاخان شنیخ چشم با کینه

پنجم در آتشی راه یک گزنبی ادبی به نسبت آن عظمت و نگاه پیش آورد این غیر در آن
حال شریک صاحب عزت و اقبال نباشد بلکه در مقام خود با حق آرام نشسته باشد و در آتشی
راه بآن عظمت پناه گزندی برسد پس این امر نهایت باطنی این غیر خواهد گردید و محالست
در دل خود خواب کشید و نیز درین ایام تدبیری برای فتح پیشاورافون اندوشت گردید که سکه
مناقصه بعضی بنا بر غیرت دین شریکسان مهم گردید و اندوشتی از ایشان از قوم درانی اندو
بعضی از قوم غلجائی و از بیکه این غیر اختصاص با قوم خاص نباشد و محض خدمت دین نیست
شمار خودی انگار و بنا بر اعلیٰ هر کس از قوم مختلفه با این غیر رابط صورت محکم میدارد و تقسیم
این غیر را مسلم شمارد و ساز عتیقه نیابین خود نماید از نزد مردم سگنداری این غیر از آن
هم درست بردارند

کشتوف نیز عظمت تخیر سید ادا و ات جمع احسانت برگزیده خاندان مصطفوی و پسندیده
دوران مقتضی آردنی افزای درایت پیرای شمع متین منظر الطاف سبحانی مهبط فیض
ربانی امیر المومنین سید احمد ثنود چون از آمدن دست گیر نریز عایت ذات شریف صالح
افروز ما بدولت برگزیده از غیر توجیه طبع مایمون بسیار از بسیاران سمت منصرف میاز
مکاشش بخیر شواعل نبی امری دیگر با و چون نزاج و حاج شایق آن سلسله سیادت
غیر از آنکه بر سلطت سبل و رسائل فیما بین اخبار غیرت و مانع حال را تر و تاز و دار صورت
غنی بند و عقیبات شرق آن سابق طریق طریقت بدان عایت رسیده که غراطلاقات صوری
هیچ خورسندی نشود بلکه غراش طبع فیض بر اطن مایمون آنست که با جمیع چند ترا کس
عزم انصاف ده آید و دیگر آن بود که ما اندوه سنده که حاکمان آن گل زمین از قدیم با خلیفان
علی بن ابی طالب دارند از آنرا هر که کرده شود بنا بر آن اشتیاق نامه که مستطیع استغفار و خیریت

ار سالو شسته لازم که مطابق خواهد بود هر چه که مافی الضمیر کلی باشد بر نگار که نهفت است
 باجمیت چند هزار کس : ای ااراده سنده هر چه که سخن باشد مفصل بقیه ظلم آرد که موافق
 آن اهل آید و بندگان خند را از همه جهت موافق را می خود نمیده هیچ نوی حرف اسی لغو نکنند که
 انش الله جانم در اندک فرصت بکرت اتفاق تمامی مهات که مرکز خاطر اند تجوی اضرارم
 یافت و در جواب نامه هرگز نانی دت اهل در اندازند که در اسرع اوقات در مقدمه پیش نهاد
 تدارک کرده آید و السلام من الاکرام زیاد خیر رقعه شاه میر خان
 بسم الله الرحمن الرحیم . تبر عرض امیر المومنین دزیده العارین آدلیار الله تبر سید
 میرساند بعد از لوازم بندگی موردن آنکه قدوسی از چند مدت در اندامه بای کار ضروری
 آمده ایم و در ریخ شاه زمان شاه نیازمند را طلبند و بسیار پرسش اصحاب کرده و باز بربان
 آورده که من هم برای خداوند بخدمت سید احمد جیر حاضر خواهم شد و لیکن بدون اجازت
 آنصاحب نیتن مایان نشود و چرا که کسی میگردد که میا صاحب دیگر را ش حال خود می کنند این
 بسیار قسم افام از جانب آن خداوند در میان آورده باز همین مقرر شد که نوشته حید صا
 بنام مایان می آید و امر شود بکلم خدا تعالی که شناسم بیا بدو تسلل چاد گردید اینجا بتایم
 هر قدر که محبت بهم آید هیچ کرده و در میروم اگر حکم صادر شود براه بهادلی بود و دیره غاز بخان
 می آیم تا بطرف در دیره مذکور فرج جمع کرده تسلل سید موصوف شوم همین آدم خود را که نام
 شیر زمان است فرستاده ایم هر چه زبانی عرض کند یقین فرمایند و بعد این را رخصت فرمایند
 که انتظار خواهم کشید و شیخ سوز علی در ریخار رسید بود زبانی فرامیروم همه احوال دریافت شد
 و بطرف دلی رفت و مولوی قدوس که قید بود او هم شخصی یافته بطرف دیره رفت و برای اطلاع
 سرودند استه شد فقط بسم الله الرحمن الرحیم

آقا میر المومنین

از امیرالمومنین سید احمد مجتهد راجع الهند حجاب علی القاب تزیین فرمای اورنگ عزت جلالت
 تزیین بخش بپاایش حسنت و اقبال صاحب عزت و بخت ملکوتیم تحت قدوة السلطن
 عمده نوابین زاد اسد اجلاله و ضاعف اقباله عبد السلام مسنون و ادمیه ترقی مناصب کین
 و عاریج دارین واضح آنکه شفعه خامس شلمبر راتب اختصاص بدست خلاص نشان شیرزخان
 عزتزدل فرمود محبت دیرینه و انحاء دپارینه را تجدید نموده است و بپا ب زول هر که جلالت
 بنا بر احانت لشکر ذ و جلالت و اتصال اهل کفر و ضلال در گزیر عامه حسنت شامه شده بود حقیقه
 الامر آنست قدر که اشتیاق ملاقات این فیروز در دل غلظت منزل میدارند زیاده جداران این
 غیر را شتاق ملازمت شمارند اول آنکه رابطه محبت قدیم که فیما بین طرفین واقع است چنانکه
 آنجناب را شتاق ملاقات این فیروز گردانیده چند کار را به از ان این فیروز را با شتاق ملازمت
 رسانیده و تا آنکه دین ابام شاکر یک گدای فیروز را هم غنیمت گبری بشمارم چه جای که ماست
 بادشاه کبیر و شیر خال این فیروز را آنجناب بخوبی واضح باشد یا نباشد لیکن حقیقه الامر اینست این
 فیروز از تمامی این سرکه ارای و عویده پیرای غیر از خدمت دین منین و اعلامی کلور البلیغ اهری
 دیگر مقصد نیست بگذارد و سی این فیروز همینست که هر کافر عنیده و جا بر مرید از میان برخیزد
 و سلمانی خدا پرست بر سریر سلطنت بنشیند و این فیروز خدمت او بیکان و دل بجا آرد و احانت
 او را از جمله خدمت دین متین شمارد و اولی و این باین منصب اهل غیر از آنجناب بیک منزلی آید
 آنجناب هم سلطان قدیم این دیار اند و هم قاتل کفار شرار آئین سیاست بخوبی میدانند و دین
 رابست بر وجه احسن میشناسند قاتل کلام ملک علام اند و حاجی بیت اسد احوام لیکن چنانکه این فیروز
 بجان و دل آرزو و ملاقات آنجناب است چنانچه پیرو و پیرو خواه آن والا قباب هر چند از روی
 ملاقات تمیل تشرف آوری آنجناب پیرو ارم تا آخر خدای ما جز آن میباشد چه تشرف آوری آنجناب

درین ایام شریف و غوغا بنظر قاصد مناسب نیاید که مبادا گزند و در آشنای راه بقتنه دشمنان
 آگهی بدید بر انجام هم پیش از که در عرصه چند روز پیش آمد فی است کثرت آردی آنجا بیانیست
 انسب و ادلی است و نهایت افضل و ادلی آتش آید بعد از پنج پست در مکتف خدمت خواهم گردید
 و بقصد غای قلمی خواهم رسید با فعل فضیلت پناه و ملاقات آیت الله و اخلاص نشان و ابراهیم خان
 و آتشال ایستاد با استیصال تمام نزد آنجا بنیاد اندر فرایند و در نزوفت بر همین قدر اکتفا نمایند
 الحال محل این سخن را در خاطر بعضی معاطر محفوظ دارند آتش آید بعد از عترب بعد از دو سه روز
 شخصی را از اندام رقتای خود مقبول نگارگاه آید حاجی بیاد در شاه اند بکند و لامع النور روان
 خواهم ساخت تفصیل این احوال تشریح این احوال از زبان مصدق ترجمان ایشان واضح خواهد
 گردید ۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم - آرزو امیر المؤمنین سید احمد

بمطالعہ ساهی منزلت عالمی مرتبت اخلاص نشان و محبت عنوان شاه میر خان سلمه تعالی
 بعد از اسلام مسنون و دعای اجابت متورن واضح آنکه رفیق گردید مودت خاص شاهی است
 شیراز خان رسید کر ایت مند و جد واضح گردید حقیقت الامر این است که هر چند این فقیر را
 احتیاطات آن شاه جم جاده بعدی که پایان ندارد و کثرت آردی آنجا بیانیست
 در حق این فقیر و سایر لشکر و عوامین خیلی نافع پس بلاخطه و خلافت و سیر انجام مهمات دل
 اخلاص منزل آید فقر همین میخیزد که بیجا است تمام آتش عاقلیت را مکتف کثرت فراموشی
 لیکن از کبر و ابله محبت تدبیر و مودت صمیمی بآن عالیجناب میا القاب سیدم بآبر این
 آنجا از ارجح قبایع میسارم و ظاهر و باهر است که درین ایام شور و غوغا بر سر پا است
 و قندهار در هر راه بر ملا هیچ راهی نیست که نسبت آنجا مخطوب باشد و هیچ مکانی
 نیست که بقتنه و فساد و سواد باشد مبادا که در آشنای راه و درست کدام گشتی بگزند فی نیست

اندام

آن معظم مکرم برسد و بر دل این فقیر از آن حسرت و رنجی بماند تا بر آری علیّه تعالیٰ نقص این فقر
 بین مناسب بنماید که بنفس نفس خود در مقام قیام و نماز و تحصیل پناه عطا هدایت اسد و احسان
 و این خان تعجیل نام رخصت نمایند تا این فی محال کمال استحال از این فقر رسیده و سر یکدم پیش
 شوند و جمعی دوستی آنجناب را در قیاب در رفعت این فقر ادا نمایند و تجود فتح پست و در کف و آرد
 غمخیزش آفرین است آنجناب را بکلفت خواهیم گردید و با نوقت دلی ازای این خواهی شوند و آنچه
 شدنی است در آنوقت بر منصف ظهور خواهد رسید و آنوقت ذات جمیع احسان آنجناب یکسر در کس
 انواع فیض و سرور خواهد بخشید آید است آنچه فعل این فقر در سر انجام این تدریک حکم بنمایند تا
 از یک آن راه عاجز و حالات این سات مجرب میسازند و کشید و از آن مقدمات بر چه این مسیبه
 اگر آری صائب فکر شاق آنجناب بشیرین آوری حکم فرماید عین آرزوی دلی و تمناهای علمی این
 فقر است بلا تکلف بر طبق آن عمل فرماید و بقدر وسعت لازم خود کمال مجاهدین را مشور فرماید
 آنچه در مقام از مصلحت وقت درین رتبه نوشته ام تسبیح همین است که اظهار مصلحت وقت و حق
 درستان بزرگ هر مسلمان واجب است مگر آنکه حاجی پیاد و شاه را بنا بر سر انجام کردن بعضی
 مقدمات بطرف هند وستان روانه نموده ام در تمامی راه باین ان ملاقات خواهند کرد اگر رسیدن
 چیزی از خرج یا از سلاح یا اسباب دیگر از شما ممکن باشد آنرا که نزد حاجی صاحب جمیع آنها زانیه
 تا این چنین بنام خواهد نمود شما بجاقت تمام نزد این جانب رسیده و آید و السلام مگر آنکه
 اگر شاه جمیع حاجت این سمت فرماید پس مجبور غایت آنجناب پیش از نهفت تمامی شمارا
 لازم که این فقر از بدترین اوقات اطلاع بخشند و اگر مصلحت دیگر اختیار فرمایند بر آنهم اینجناب را
 اطلاع بایزد و بدینجهله آنچه در حواله بسته خاص رساله است ام آنرا و یک ملاحظه خواهند فرمود
 از آن هر چه مصلحت متور شود و غایت بر آن ترار گردد آنرا بجاقت تمام نزد این جانب رسیده و آید

سالت رواخانه زیاده والسلام مع الاکرام و در باب نبات ذنبت جمعه
 بسم الله الرحمن الرحيم چه میفرماید علای دین و مفتیان شیخ عتین در صورتیکه در یک
 اذن لایم وقت در باب اقامت جمعه و عید متعلق گردد یا بکلیه جمیع احکام شرعی بافضل در آن مقام جاری
 نیست پس در خصوصت مسکین آن مکان را اقامت جمعه و عید میرسد یا نه رسد جواب
 مسکین مکان مذکور را اقامت جمعه میرسد زیرا که هر چند فقرا در این مسئله اختلاف است بعضی
 میگویند که اقامت جمعه احکام شرعی است و اقامت جمعه است و بعضی میگویند فقط اذن لایم کافی است بعضی
 نقض جمیع احکام شرعی ضرورت میکند ولی ثانی بسیار صحیح است و نهایت قوی زیرا که غیر از این است
 پیش از چوت خود مصعب بن عمار اگر از اعظم اصحاب پیغمبر بودید منوره بلای هر اهل بیت بودید
 و حمزه اهل بیت بودید رسیدید با چندی از نو منین در اقامت جمعه نمودند حال آنکه در آنوقت
 اکثر اهل بیت اسلام هم قبول کرده بودند چه جای نقض حکم شرعی و چه غیر اینها علیه السلام بذات یک حرف
 در نه منوره شریفان را در آن وقت مصعب بن عمار را مسلم دانستند بجز اقامت جمعه فرمودند حال آنکه
 تا آنوقت حکومت اسلام در مدینه مستحکم نگردیده بود حتی که جهاد هم در آنوقت قائم نگردیده بود و آن
 زمان بر تدبیر جهاد مشغول بودند و در آنوقت اقامت جمعه نمودند و در وقت عید آنکس بسیاری از
 صحابه اهل بیت و اکابر تابعین اقامت جمعه میکردند حال آنکه جمیع احکام شرعی هم در آنوقت جاری بودند
 و همچنین در وقت که رسول شریف حضرت امام اعظم و صاحبین و امام باکدام شای اقامت جمعه میکردند
 حال آنکه در آن وقت شریف هم جمیع احکام شرعی جاری میکردند و بعد از حضرت امام اعظم از آن منصب قبول
 نکردند و بعد از آن گاهی ترک نماز جمعه نمودند پس معلوم شد که قول ثانی همان صحیح است که مؤید است
 بفصل فیما علیه السلام و اصحاب کرامین و اهل بیت هارون و اکابر تابعین و ائمه مجتهدین پس بر آن
 قول عمل نمایند و هرگز در اقامت جمعه توقف ننمایند و همچنین حکم شرعی لول جاری باید کرد تا جمیع حکام

شرع

شهریه برکت آن تدریجاً جاری گردد

بسم الله الرحمن الرحيم
 من عبد الله المستفيض نصر دين الله في برزى سماء القدر والعلو
 وجرى شجرة الجود والسخاء على العلم والهدى على حلم والتقى زبدى الاشدا قدولى الاخلاق
 كمل الله فادتها وحمل الله ما فيها اما بعد فها الما كنا مستشرقين لاجل انكم تسفحون عن انكم
 اذ هب قبول النبال والعبا تشبب بالاعلال والربا وراعى ببرج انى بروج وريكان السهى
 بروج سيدة دل عدنان فالحق البى رقيته بى بالروح غيبته ولجسم قبيته مع شفقته بى بى بروج
 يبيع من الآلاف بعد اليم بروج فالحقنا كما ريس ال التجارية من سكتى قريته سارة صليبا بى
 والكرام وودعه انما بها بعد عشرين من الايام فخرج من الرب القديران فاخذ بعد المعيا دكل النصر والظفر
 ثم ان ما كتبنا اليكم من انا قد تسولنا في هذه الايام ان تنهض لنا نحن بعدد نبهته الصيام فان ذلك
 قد بطل اذ قد قرب الابرار داخل طوبى من الاحمال في ارسال ال بيت المال ليصرف في اعانة الغزاة
 الاعطال وكلما بقية انا قد ارسلنا اليكم بريدين هما عند كانه المجاهدين امينين وفي اعليهم سرور السيد امير
 احمد هاجسى ما بروج عند الادبار فاشا في شيخ مشوب الى سيد الاميرار فليكن ان ترسلوا كل واحدكم
 على ايديهما بان تسكتبوا اسماخ غير مكتوبة على رسم رجل ملص كمن لا بد من كثرة قراطين اسماخ بحيث
 لا يري احد منها على الاصلين فان ذلك اقرب من نقد العين واما اذا كانت ازدي من ذلك فانه يحتاج
 الى اسمن في المهابك الى كثرة الصيل والعمال والى نقد المهر اعبد والاحبال وعليكم ان تحفظوا عندكم من
 حوله تلك القضا طير ذك والفت درهم او ما يساويها من الدراية فكلما عليكم ان تغفروا منها ما كان عليكم
 قبل من ثلثة آلاف لارجلين الذين ارسلناهم لجمع الغزاة من الاطراف الا ان فتم ارسالنا بالي
 وغير الى عسكر النصر والظفر على يدين البربرين المسارعين الى دين الله من نصيبه انما بركه
 نصره انما ايها اسماخ فان ذلك انجي من المهابك انجي هو انكم انما اكتبتم من ان ترسل اليكم

کتا با محتوای باختر اتم نقشه بدست علی ان مارسلیم سن بد وصل النیقا قواسها و کم یصل النیقا در ایما
 تقدار سلما فی علی نه الکتاب بن کلس القواس المضموم باختر اتم و السلام علیکم و علی من بدکم السلام
 من العبد الذلیل و الراجی رحمة الله حبیل علی اشخین الطمین و الحبرین الکرمین و علی هذه کبد جوده
 ولده و آخته الکبری و رفته الصغری و علی ایما و سایر الاقربا و الاصد قارطه حاصل کلام انیم
 بالفضل ابن بار و شخص مجتهد ساهی میرسنده بهر وجه امین و معتبر اند هر قدر از مال مهود و کز زانجا
 باشد آزانچه مبلغ واحد از رتبه رابع نزد خود نگاه دارند و سه عدد از بان مرتبه که همیشه حاله
 آن بر جناب خطایب منع کرده بود آزانهم نزد خود نگاه دارند و بجمال بهار رسانند و باقی را الطایف
 هندوی در سنی ارسال بانیو به فرماید که قطعات متعدده حاصل نمایند که هر واحد از لن زیاد شود
 نباشد لیکن فی الحال بجمال استعمال ارسال نمایند که بازار تجارت نهایت گرم است و بداده و السلام
 مع الاکرام ع خط حضرت امیر المومنین بنام مولو لیا صاحب مولوی محمد حق
 مرقوم سیوم حبیب میان و میان امان الله سبهم الله الرحمن الرحیم و منجید
 المستضعف لاهل کلمه الله الی من ترقی ذروه الفضل و الکمال و تحلی اهل الکلام و المعال
 المستحق الی نعمه و اختلاف الوال ثانیه فی الصفای و ثانیه فی الفواصل الازلی کلام فی کف
 الله ربوب و انکرم فی قلبه مصوب السلام علیکم و رحمة الله وبرکاته آ آ بعد غایت تقدار سلما الیکم
 کتا با و الفیاضه قبلکم خطا با بان کل عندکم ثمره بیت المال خار سلو ارجله النیما من غیر تسویف و
 امهال فان الامر قد کثرت و الخطیبه استناف و طایفه ان شکبده استخارج مجوده لاهل
 مطهره الرسم و الدیه اکثر من کل سفقه نهایت طایفه المال فان ذلک احسن فی المال و ان نه انک
 قد کتبا تا کتبا و اکثر یا و ثبیتا و تقریرا و تقدار سلما و طایفه سیارین امینین و سیاحین بر صین
 احد یا صغیر اما و کبر جبا و ثانیها فی الفاتحه قصیر المسیح یخبر الله القدره قمیم ان با الله عندکم

البرق

اربعة من السيارة كل واحد منهم في سرقة السيرة طيارة انسان سابقان وانشان لاحتان فيلكم
 ان ترسلوا معهم السفاح فان ذلك الشيخ احوال و السلام مع الاكرام ثم السلام من العبد
 الذليل الراجي الى رحمة الله جلجل على غلظة كبده و حدة دله و اخته الكبرى و بنته الصغرى
 و آبها و سائر اقرباؤه و الاصدقاء و السلام مع الاكرام و الاعظام و الشيوخ و العجلاء
 عبد السلام نعمه كتبت قبل رغبة الى ولدى و افرى الى اخته الكبرى و اعلما عليه قريبا و الا
 فامر بما يريد هذا قد تلقى فضل الرحمان و الصابر على الداء الزمان خليفة الملك الى ان و انما
 من الاتراب و الاخران مع من المهاجرين منهم الشايب المسمى بشرف الدين و الشيخ محمد اسحق
 مع عنه اخو الذين هم في امر الايمان كالدار ثم انما بعد ما كتبتنا هذه الرقية التي علينا الشيخ سبيلكم
 صحيحكم الكرمية تقرأها عابا و منها اشاراتها فيا كنتم فيها انما ارسلتموه قبل و لم يصل اليها
 فان انجز الكافر الذي ينيها بكم سفير لا يردي عليكم من فقر و قلة و لا يثبت حصوله الا بئذ القنا طير
 فاعلموا ان هذا الامر مضمون اليكم و محمول عليكم فالحكم اليكم في ذلك عليهم جميع فلا ضرر فيه ولا ضير و ما اكرمكم بكم
 في تسويلهم ان خطب العظيم فاعلموا انهم و توكلوا على الرب الكريم و ملاك الامر فيه ان ما بذلتم في استرداده
 ما قل و اكثر فابروه و غفروا بالقي و غيره ثم ان هذين السيارين اذا وصلوا اليكم فاعطوا اخر الذي
 يسمى بحزب عشرة من الدراهم و اعطوا الاخر الذي هو الصغير اسما و الكبير حبا و ثمانية منها و عليكم
 ان ترسلوا السفاح اول ابدا الاولين و ثانيا ما بعد اللادحين و ان الله حقيق ان ارسلتموه سرا
 فلا يهابها يعيان في ايام عشرة ايام و ان ترسلوها بالاحتجال اعني ان لم يكن حاجتي في ايامها
 بالتجليل من وجها ان يعيان في ايام شهر كما علمتم مرجح اليكم فارسلوها و اذكركم السلام
 بسم الله الرحمن الرحيم - از مطلع الله فاجان بخبر من حافظ كلام
 رباني حائل آيات قرآني عزيز القدر و سميع الصدر خادم شرع متين حافظ فطرب الدين سلمه الله

تبعاً از سلام سخنان و دعای اجابت مغفون در حق آنکه احوال انجید و دیگر رب و دو سر کسرت
 حمد و شکر است باز از سخاوت در دنیا گم گشت تا جبران اصلاح سفر یا خبر رسانند که اگر چیزی از
 رعیت میدارند اینوقت را غنیمت شمارند آتیوسم باز دست آمدنی نیست که از دم که آنغز از نقد
 پنج و تکلیف سفر را بر خود گذارند تا بگذرند و در آن ایجاب که در اضلاع مشرق سکونت
 میدارند قدم رنج و زحمت را بنده سابقه که بدست انبیا و پیغمبر بخودست سامی ارسال شده
 یعنی که بلاخط سامی رسیده باشد و مضامین آن درج گردیده باشد بر طبق آن عمل نماید که اگر از
 باعث بود خود شمرد رتبه از انجا برنگرداند که نوشته شده و السلام مع الاکرام تحریر میفرماید
 ماه حبس از حبس گشته بخیر است مولوی شکر الله صاحب رسول داشت

بسم الله الرحمن الرحيم من مطيع الله المستعین بالله و كلمته اهد الى السبيل العظيم و الحق
 اکرم و انظر اجمیع و افضل العیم حدن مکرم الاطلاق و حسب لطایف الاحراق و الکی انجیه
 الذی هو انجا الصدق خیر العظیم العیوب و الحق المخرّب ازاد انداد و نهاد تصاعف و باها
 السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فقد بعثنا الیکم بریدین سرعین و قنینا ما سبیارین
 امینین از سندان کلام اهد منکم که با یطوق با یحیی علیکم من ارسال الی بیت المال و ترجمه
 ان یلینم الیکم با حسن الاحوال ثم یرجم الینا با سیر الاستیجال و لا یبیلینا بدمه الا بهال ثم انما
 قد سمعنا ان الشیخ اجلیل ذال انوار النبیل الداعی الی الله اهل البدق و الضلال تود الله المشرق فی
 بطون ظلمات اهل الرض و الاضلال قد قعد غارب الاغراب و ذهب الی رب الارباب و ادبر
 دار الفناء و اقبل علی دار البقاء و ان غلظه کعبه و اسعد ولده قد قضی مدته من سنین فی اعلا رکعة
 رب العالمین و مرا فضیلت المهاجورین و المجاهدین قد بر خود نبالن نبغه الان کج شتات اهل و عظم
 نبات اهل ثم یرج سربا الی عسک المجاهدین و یستغل باعلا رکعة الدین تا واصل الیکم ثم اکرم

بن الكريم فلقوه بالترجيب والتعظيم عليكم ان تدروا انما ارجيل ذوالفضل والفخر شي وهاكم
من ال ابد عبدة ال ايام شهرتم عليكم ان تتعلموا في ارجاع سفر الاسار وتروهم ان يسرعوا في اسير
وتسابقوا في هجر والسلام عليكم وعلى من اكرمكم **اَبَتْتُ بِحُجْنُ ذِرْوَسُ**
شَصِطُ صَنِعْتُ قِكْلَهُ نُوهُي ط

بسم الله الرحمن الرحيم. حسن عبد الله المنهني لاعلاء كلمة الله الناصح لكافة المسلمين
الملقب بامير المؤمنين التي من تعلى سنام الفضل والكمال وتعلم رقاب الحمد والمحال الدار
نفسه في المساجد والاسواق الخا بر دته في نجوم الاطوار والاغراق الشيخ الاجل مولانا
محمد اسحاق والى تلمية في الفضائل وثانية في السائل الزكاري عقله مشوب والآيات في
عليه مصوب الشيخ ارجيل مولانا محمد يعقوب زاد الله افاوته وصاغت ايتها انا بسلام عليكم
ورحمته الله وبركاته فقد اتى السيار المحمد المسمى بالشيخ پير محمد كتاب كريم وخطاب الدين الشريفي
مع عين من ارض الكرم تاجها معنى بها سبعة واحد من المرتبة الرابعة مقدومة بقسمين احدهما
تثنا الاخر بلارب دفين ثم ان بعد عين من الدهر وبرهته من العصر نزل الصغير الطويل والاكبر
من نزل اذا في بالصيغة العالية والرفقة البهية مع ما تقرب العين معنى به سبعة اثنين مقدومة
على اربعة تعاسيم احدهم المرتبة الثالثة بعده اقايم والآف كانه مشيد لاساس الدين بكل مدة
افخاء الراشدين والثالث لما كان من افضل الصدقات احاط بصاحبه من كافة جهات الكون
كانه لمجد ونبوغ تصايها مدة ايام اسبح ثم ان اخر نوه من طريق ارسال الى بيت المال
بحسب الفضول والاحسن في المال ثم اوده ارج ما كنتم ان ارسلتموه من مال بيت المال الى اللان
المصدى لمج الرجال من الاطبال كما ارى تخلفهم عن هذا الخطب خطب المال عليكم بكل غير او فخير
فاخذوا مدانه على حسن المناقنين من عسكر الصادقين وخطوا رزق المؤمنين فلم يخلص الشياطين

قد صلح ابتغائه قد نزل عليكم الذين السعيد دخلت الرشيد لاسر ذنوبكم والراشدين وفضل
 كبراء الصادقين فاقبلي اكل شي من الاسقام تنفاه اسد عنه وظهره بين الامم وقد كتب اليك كتابا
 يشكركم اليه وانتم عليه واتفاقكم اليه واسد يحاذيكم عليه احسن مجازا وذكركم بكل باسار وضررهم
 ما جرى بهما في هذه الايام من ما عدا اسد في تشييد مباني الاسلام فلا تنس ان تخرج به تصحيحا لكون
 اليه وتحياتي كما بنا المرسل الي اخينا عجب الولي المودع سيد شاه علي فمن شغلق الى استطلاع
 اجازة الى الباب عليه بطاوة ذلك الكتاب والسلام عليكم وعلوكم من محراب السطور الراجي
 لرحمة اسد الترتيب الغفور ثم انما قد سلا خطيا كثيرا في ما نحن بعدد به نقدي اجتماع اغراضنا بدو
 لكن ذلك الامر خطير لا نتم الا بان نبشره عاقل يمكن ويا صبح امين وعلال لا يخطر ببالنا ان ننو من
 كفاية هذا الامر الى الصديق عجب الالاح السبب العاصم ان كراجي محمد صابر قال ان قد استغفر
 هذا الامر ونحن وعار في القلب وتوطن فنبعث ذلك الى خان شاعر العبد عبد الموم او يومين سميصل عنده
 في شهر او شهرين وبعث معه كتابا يعلق باسرا لنا ونحيل عليكم شيئا بعدد في انما من مالي بيت المال
 عليكم ان نردده اليه ونرتديه فيما استعان بكم ما استطعتم هذا من محراب السطور الى دله ان كانت
 انك من ارسال شي من العين بيد من هو ضد الادب ارفان لم يتبين ذلك الرجل فاسرله بيد
 بربر اخون هو لار السيارين وان تيسر ارساله بيد هذا البربر الامين فبنا ونموت والسلام
 مع الاكرام ع
 بسم اسد الرحمن الرحيم من عبد اسد المتقن لاهل
 سكرة اسد التامع لكافة المسلمين الملقب بمير المؤمنين الى من ترقى دروة التدقيق وتلقى
 صفوة التحقيق طاهر الاخلاق قاتح الاخلاق الشيخ الاجل مولانا محمد اسحاق زرد اسد
 برائتها ومناصف فادتها السلام عليكم ورحمة اسد وبركاته اما بعد فان النفع ما يتقوى على كبر
 الاسلام في هذه الايام وانفسا يرغب اليه اولوا الهني والاحلام واهل ان يشتره احد من الرجال

فامر القائل

فی امر القتال آرد البصیرة فی سیاسته جند و الابطال لشکر المجاہدین و کتب المعانین و قد
سمعت ان طبعین من سابق هذه المرافقة و حذائق هذه الصنعة احد جان مشفقان و الاخر
جزای خان راغبان الی مرافقة جمیع المجاہدین و معاونة جند المجاہدین و ان روحها و انکانت
الی هذا السفر ما لم تآ آتائها عاجزان عن الزاد و الراحلة و انهما یستظران ان یخفها بالبرعمة الی
هذا الخطب شریف یبقو ما ان اذ ذاک من غیر اهل و تسویف فلما کان کذا کذا فانه مناعا و کذا
ایها اخانا حبیب السبب و الکلیس الارب الارب الارب حاجی محمد صابر تسبیح الیها و عمره
اجلیل و یخجل لهما منة السفر الطویل فالتواجب علیکم ان تخطوه البقیع من مال بیت المال لیسووه
علی ما استعان بکم فی قلام هذا المقال و مشاکرتهم بعض الافعال و الاقوال و الا اعتماد فی اداء
المال الیه و فی تحویل هذا الخطب لعل علیها ما کما بنا هذا فانه یملق غم ذو ثمره و عذاته و من صدقه
فی سعاده و معالته

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیرالمومنین سید احمد نجیب خلایق باب صفا القاب آرد فی انوار
اور خطب خلافت فرما ندای کنوز شہادت مستند را می بخاطر سیاست و کلمات متحرکه برای دین
صلوات و جماعت مقبول بنگاه آله مرصع دین رسول الله عظیمت آید و آیات انساب سلیمان شاه
اجرا مد جلالت و تصاعف اقباله سلامیکه روح روح ریحان یکجہتی و جان رنگ و رنگی گلستان
کینا ملی امنی کلدستہ بہارستان مست نبوی و تو باوہ نگارستان شریعت مصطفوی کہ
اکل تحائف و احسن ایامی اہل اسلام ست پیشکش بودہ کہہ اتحاد و مصافقوش و مناشئ باد
نامہ عزیزین شامہ کہ ہا ہر حرفش داستان کدورت و ہم لغزش کنایہ محبت بود پس از انتظار
بسیار بادلان محمود و ساعت مسعود و درود کرامت آموذ فرمود بجز در آن مضامین و نشانیں ابواب

مشورت مفتوح گشت و در یافت نوید فرحت جاد به فتح نمودن سبک کلکت که روزه کلکت
 نثار و نکاشتند ظلم ذلت شمار بود چنان جهان فرحت و عالم عالم بهجت حاصل گردید حق مبارک
 و تعالی مبارک و سیمون گردان و در آیین عزم بهجوم که فی حقیقت اقامت جهاد و اعانت دین
 است پیوسته و دام مرغوب خاطر عاقل دارد خوش چشمیکه با شال او امر مالک کن و مکان و خوش
 و جانین دلی که بجای نه تنیات خود چراغ اعلای کلکت اسد از دخته زهی خوش نصیبی جانانند که
 باین توفیق خیر بر من گردید و حتی خوش طالعی از چند که به ابراج عالیہ رضا جوئی سولای خود رسید
 آنچه در مقام بیان تغذ و وصول عسکر طوفیکه در اضلاع افغانستان بنا بر حیولت برفت و گهستان
 روزه کلکت شامت تمام گردیده بود پس الحق که گذر عاقل دور دست دین راه شست و سخت
 نهایت دشواری است آید جانب که در رفیقہ الوداد ترغیب یافت جهاد کرده بود مقصود این بود
 که جنود آنجناب از زیر راه دشوار گذار عبور نماید بجه مقصود همین بود که مقصد بودن شمار خود
 قتل و قتال با اهل کفر و ضلال واضح گردد و آنکه مدد که قوت استعداد شمار در پیغمبر علی کرم الله و نور
 و علمیت از خواهی نامه نامی بر منصف ظهور رسید آنکه مدد الهی که حق جل و علا بکرم علم خود
 روحی زمین با نوار سلاطین عادلین سز گردانیده و آجا فرحت آثار ایشان بگرس پر
 مامور رسانیده و آنچه در مقام بیان شاکت این فیروز در هم ملاک تیر نکر نیز خانه جلالت شمار
 شده بود که اعانت مجاهدین ابرار و فرست دین پرور و گارسبست بلاد مسطره خوانند فرمودن
 آفرین بر عیبت شاه از چند که با وجود شدت اشتغال جهاد اهل رخص و ضلال بر اعانت مجاهدین
 و امانت شکر کنین مستعد گردیدند آنکه اسد بین علومیت و فاکر غنیت سرانجام این ملک کنین
 صورت خواهر بست متقاضی قلمی بنامید غیبی بر گری خواهر نشست سیران کار از نو اندر مردان
 چنین کنند تیکن آنچه ایامی مصلحت انهای فرموده بودند که بعد از منفع قلمو خیر آباد و امانت گشت

نوبه بادشاه

ترجہ باید شد پس صورتش این است که ضلع خیر آباد و اٹک منتهای حکومت مشرکین است متصل ضلع
 اہل پشاور و سرداران پشاور بخاری در سینہ پر کینہ خود از طرف عساکر مجاہدین میدانند پس اگر کسی
 مجاہدین مذکورہ بدست آرد در آن مقام قامت نماند البتہ در میان مشرکین و منافقین خواهند افتاد
 ہر دو جانب بنیاد مخالفت خواهند نهاد و در محصورت تشویش بس عظیم لاحق حال مجاہدین بنیک مال خواهد
 داشت کہ کیسے گزند می یابن خواه ہر رسید پاک کردن پشاور از لوازم منافقین بقتل و قتال
 جنگ و جدال اگرچہ در شرع مقبول است و لکن ہر تیسرا محصول لیکن از آنجا کہ منافقین مذکورین بطریق
 خود در مسکن منین میمانند کہ انواع مکر و تدویر در احوال دین رتبہ و بر روی کاری آرازدانند
 جاسوسین نام سلام شہنشاہ میدانند تا رأ علیہ ابتدای قتل و قتال و جنگ و جدال یابن باعث
 بدنامی است لہذا تہمیری بس بنیک نموده ام و در ای نہایت باریک پیچہ دم آگاہی و اندہ قابلیت
 تمام مدعہ مذکورہ از لوازم منافقین مطہرین بدون ارتکاب قتل و قتال صورت بند و لیکن از آنجا
 کہ موافق ضلع با جورد کمپلی و دہمپور و کسب دہتی و ہزارا در جہ کی کشمیر بآین غیر در متحدہ
 اجات دین رب غیر رفاقت حکم بر بستہ اند و مستطرب این فقرہ نشستہ و جمعی کشیدہ و جمعی غیر از خانہ
 ہندوستان فراہم آندہ پس تعطیل این جمیع مجاہدان تا اندہ زمان مناسب وقت بنور بادا علیہ
 بدخواستہ منین مطہرین لشکری از مجاہدین سبر کردگی جناب ہایت آب کمالات انتداب
 ملاشاہ مستید و شجاعت شعار جلالت آثار عظمت نشان سیدہ مقیم خان بہت کمپلی متوجہ بہت آباد
 کاوہ بار مجاہدہ کہ کفار شغول شوند و تدویر کاوہ در راہ ضلع کشمیر روند و ضلع کمپلی برای ہمین منی مذکورہ
 کہ از کاشغارا ضلع مذکورہ را ہموارست کہ عبور بنور دران بہہولت تواند شد لہذا ہنرمندی محار
 کردہ بشود کہ ہر چند حرکت خود آنجا بانی دار حکومت خود باعث اختلال مذکور سلطنت میناید لیکن
 جمعی از عساکر طرف دیگر مستعد و اما وہ فرمائید تا ہجر طلبہ مستید و رسید محمد مقیم خان مکر فیروزی اثر

بهست ضلع کبلی بنابر ثرکت مؤمنین و معاونت مجاهدین نوحه رود و باستقبال نام شریک
 حال ایشان شود از بسبب تفصیل احوال در سلسله تحریر آورده و تعذر بود و با اعلیٰ فضیلت
 کمالات انتساب محراب بارگاه رب محمد تلافیف محمد را که از خاص و نقای این منیف اند و اعظم
 این منیف تشبیه فرزند دوران دیده اند و سر و گردن زمانه چشیده و انواع تربیت سلوک از این
 طریقت از صحبت این غیر یافته اند و در راه رضای حضرت حق شناسانه کجور معنی فرستاد
 تا تفصیل حال محسن مقال اظهار نمایند و بر مصالح وقت آگاه فرمایند و چند روز در هدایت
 افادت ساکنین مشغول باشند و حقیقت حال که حقه کشوف سازند و آنچه چکن بدست حامل قریبه
 کریمه رساله فرموده بودند رسید خبر اکرم الله فی الدنیا و الاخره العقی دو عدد و ننگینیه
 عجیب و نفیس بصاحب ملا روح بطریق مرید بخیر الرحمن النور رساله داشته ام حق تبارک و تعالی
 بخفاظت خود رسانا و آمین یا رب العباد و السلام مع الاکرام مرقوم و هم محرم هوام^{۱۲۳۳} سنه
 من مقام بخیر الله بنام نواب امیر الدوله محمد امیر خان بهست توکف نوشته
 جسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد تکیاب جلالتی آت به علی القاب تعقیب
 حشمت انتساب محمد اکتاب نواب امیر الدوله بیاد محمد امیر خان زاد الله اقباله و صف
 اجلاله بعد از سلام سنون و دعای اجابت مفرودن و رفع آنکه نامرنامی در قیام گرامی مشور
 صحت مزاج شریف و عاقبت غرض لطیف متعبر مراتب خلاق کرمانه و آفاق مجبانه رسید
 احصاف مسرت و انواع فرحت پیش از زمین بخشید احوال اسجد و بکرم رب عبود بر بنواک
 که رواسی فلجائی و اهل گرامی خوشنوازی و آفریدی و بهند و خیل و خشک و تمدد و اهل
 سورات و تیر و با جر و کبلی و تنول و در آجای کشمیر بهابین غیر راه اخلاص و صودیت بخود
 و معالطه طاعت و انقیاد نمودند و بر اعانت دین متین و استیصال کفر و نمرودین کرستنه و در

بجمله

جنگ و جدال در مثل و مثال مستند هستند آلا اولاد باینده خان بارک زنی که بعضی از ایشان
 بر سر مخالفت اند و بعضی میلان بوانت میدارند بجهل حق جل و علا بکرم عظیم خود هیچی در نیاف
 فکر چنین استیغیرش بپرسین تا بید ز سود که قابل ناسا کردنی است شب در روز شکر جای می
 در بر حال خود تعجب نمایم که این ذره بمقدار و جان خو خاک را را باین نعمت عظمی و عطیة کبری مرفق
 گردانید یعنی جان و مال این منیف ناتوان بی سر دسان را بترتوفت قبول خود رسانید که شب
 در روز مداحانت دین مشغولم در در بیان جماعه مسلمین مخلصین صادقین مقبول و در حق مقرر
 سیف معلوم و در باره مؤمنین مخلصین بر لطف و رحمت مجید و عجب ترا که در نای این کما
 و باره بمی این شیب فراز دل اخلاص منزل با قمار و کل شخون دارم و برضا و تسلیم مغرور
 سینه صفا نمینماید از آرزوی انقیاد احکام رب العباد مالا مال است و از تئیب فراز زمانه مبار
 از رخ و طلال بکانت ربانی شادانم و بجا بخت زمانی نازان آرزو استعانت غیری نیز دارم و از
 خوف قطعی با سوس الیه دست بردار آلاء و علامات عامه که با لیل بند و رستان بر نگاشتم متعین مثال
 حکم و حق المؤمنین علی الفصال مقصود رسیدم شستم نه آنکه التماس بخواهم قین نمودم و در راه استعانت بخواهم
 بمیودم نمودم با مدد من و کمک و همچنین اشارت طلب بعارف مجاهدین که کفیه را بختاب یا خدمت دیگر
 احباب نوشتم هرگز هرگز راه اظهار احتیاج الی غیر الله ننم بلکه این امر محض نیاز بر وعده بود که
 در وقت ملاقات بختاب فرموده بودند که اگر عند الضرورت طلب ضعیف وافع نخواهد کرد و در پس مسامحه
 بیکامی به تکرار بیکامی خواهند بختابید و از بسکه وصول خطوط باین مسافت دور و دراز لشکر که
 بنا بر اولی در فراق مستعد ده اشارت مذکوره مندرج کرده شد حال که از فوج ای رزمیه که به جلا
 عالی رسیده و مدد مذکوره بخواه بختابید باز بار دیگر بکارش اشارت مذکوره احتیاج نیست
 و انت و انت این امر واقع نخواهد شد زیرا که خزان آبی غریبای در بر دوش مساکر باین گونه نیست

بی سر و سامان را به هیچ مسئول گردانیده و در نظرش هر مومنین و جاهلین و مجرمین و گناهکاران
و مجذبان و من گشته بر مرتبه قبول رسانیده که حال بذات اشتغال با عاقلان خاک را در خاک را این
همچنان آتش که درنیست که آتواج مجاهدین ابرار بران بجز خار و در جمیع بلاد و امصار این قتل
در جنس است و عطفه اقامت چاد و استیصال ارباب بنی و فساد صاحب کفر و عدا و در این
و کثافت و در خوش اطباق کون و مکان و بلا زمین در زمان از انوار اهل اخلاص و ایمان میگرد
و منکر کردن و در از نصبت مردان جنگ و پیکار و غزایان شهامت آمار بر سوز آزار آنجا که انجمن
به این کتاب در چاد و سانی و حیت ایانی یعنی ترغیب و ترهیب و وعظ و تذکره و شریعت و در منوال اند
و کلام ایشان در بیان جاسر اهل ایمان قبول بنابر اهل بیت و نصبت و محاربت کرده شود که همین
طریق بر منید و دعوت خفیه و جلیه بهاره ثابت القدم باشند و این کلام به ایت الیام بگوشت و پوست
رسانند که در و در این زمان محمود و اوان محمود و در حق ظهور اخلاص مخلصین و بر و در ایتان و منین
و در و در سیم بهار در حق گل و بلبل و آیدم بر شگال در باره اشجار و سایر نباتات تصور فرمایند که
موسم بهار بخندید و او را بشمارید و بفرمایید و بفرمایید و بفرمایید و بفرمایید و بفرمایید و بفرمایید
طبع باید برید و در خنیکه و در اوان بر سبزه و در دیسان بهر شک و در از اینجا باید که در
بر صحائف انکار و دانش و ان جمودیت کیش و زبان آوران اخلاص اندیش اینها من به ایت گین
بنکر زبان به شکار و در چشم و در من ایشان این جمله نشین و من را برید خوش بانی بیا را بید و
و در ایشان واجب نموده و لازم است که زبان عذای بیان را در باب ترغیب و ترهیب بنید
سیلیخ در مقدمه و تذکره بیان و دل نبایند و تبصیر طیل و مقام خیل حکم علی که استی که استی
بجا اسرائیل بایز گرد و در حرکت از آن و قوت بیان امر و زبانه را به هیچ کار آمدنی نیست
سان در معرکه و غریب و چنانچه و کیت هم در میدان تحریر باید چنانچه زیاده و نظر کل کلام و خدمت آن

عزیز

ندوده نام نهمان را سکت آموختن است که در اسال اینقدر مات خود تجربه کار اند و عاقل و دیندار
 زاده و السلام مع الکرام مرقوم یازدهم ماه محرم الحرام ۱۰۰۰ ساله هجری بنام قیصر محمد خان و دریم بار
 بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد محمدت خان صاحب کبیر اتاب الله صاحب
 کثیر المناقب فیض محمد خان صاحب کماله استمداد و دقته لما یحب و یرضی تبارک و تعالی و
 دعای اجابت متوفان واضح گزیده احوال انجید و دلکرم رب عبود مستوجب حمد معید و سپاس
 بقیاس است که شب روز بجای کفایت ربانی مشمولیم و از دیار توفیق خیر مال و ارباب هر چند
 در واقع جنگه جدال و قتل و قتال با اهل ضلال بنا بر شاکت چند لازماً فتنه کیگه گزندی
 بر منین رسیده بود و این فیضیم در مرضی شد که آنرا در رسم نجس ننموده متلاک و بدیه لیکن حق جل
 بکرم عظیم خود بعد از چند روز شفای کلی عطا فرمود و بعد از حصول صحت سبب سوات و منیر و چله و درویش
 نمود جمیع رؤسا و مصفا و علماء و فقرا و اضرار ضلالت و مکر که تخمیناً سه چهار کلبه مردم باشند بر دست این
 فیضیت امامت بجا آورده و در عاقبت فیض و رعایت دین رب تقدیر اختیار نمود و در عاقبت افاضت
 بربست این صنیف العباد در گلوی خود انداخته آخر الامر از دعوت ایشان فارغ گردیده و موضع خنجر
 که در وطن فتح خان بود زنی است سعادت ساختم و درخت قامت چند روزه در موضع مذکور انداختیم
 درین اثنا ساکنان سواحل و دریای اباسین مثل اهل متول و دهمشور و جمدن و کبکلی و کسپ و سنی و هزار
 بر فضائل چار و اهل کفر و فساد آگاه گردیدند و در عاقبت اینجانب در مقدمه رعایت دین بر دروگاه و درویش
 و بافت اینجی شد که عسکر فریزی اثر مجاهدین دین نوبت از پیکلی و متول متوجه گرد و با کمال بیاض
 ربانی و تائید زوایای مومنین سنده و خراسان مثل غلجایی و اهل غرین و کابل و فارسی بامان کوستان
 و اهل کرا و روشندلاری و آفریدی و مهند و غلیل و خشک و مند و ربیف زنی از اهل سوات و منیر
 و چله و اهل جبر و اهل کبکلی و متول و دهمشور و کسپ و دهمی و هزار و اراج و ای حاکم کثیر و پادشاه

کاشتر برآمدن راجلین کر بسته اند و متعطل طلب بسته و اکثر قوم درانی هم رفعت این غیر حق
 نموده اند حال خانه انفاق نشان با بنده خیل که بعضی از ایشان بر سر مخالفت اند و بعضی پاکت
 غر منکره درین و یاد اقطار قدرت قادر مختار رحمت ایا فی در جوش است و غلظه قامت جاد و خورش
 هر چند در مقدمه اعانت دین منین در پرورش عا کر مجاهدین کفی بحقیقت از جنود رب العلیین اند و سبکی
 هاک علی الاطلاق و ملک استحقاق بر طبق منطق لازم الوتوق دین توکل علی الله نهو حسب کافی نیانی
 ان از انجا که این نعمت عظمی و عطیه کبری از قبیل نوادر زمان و بایع دوران است که گاه بعد از دور
 دهر و رونمایه بر روی مومنین طلسمین ابواب فرج و سرور سکنایه مبارک و اعلیه میخوام که دوستان نیکی
 و همان مسمی خود را ترکیب این فیض ربانی و دولت جاد وانی گردانم در باب عزت دارین و دو جا که بکن
 رسام ابتدا بخدمت صدافت درجت بخارن کرده میشود که در دو این زمان محمود و او این محمود را به
 مومنین راسخ الاعتقاد و مخلصین کامل الانقیاد بجا آید موسم بهار روحی گل و بلبل دایم موسم بر کمال
 در حق اشجار و نباتات شانزد و آنچه کردنی باشد بکنند و اگر تجارت مالی میخواهند انکیست او در سینه
 بکشد و نه بکارند و نه مقصد دانه بدست آرند قال الله تبارک و تعالی سل الذین یفقدون امرهم فی سبیل
 کمال حبه استبیت سبع سنابل فی کل سنبله بایه حبه و الله یضاعف لمن یشاء و الله واسع عظیم
 وقت را از دست ندهند و آنچه از دست نماند شدنی بحال بکنند که اذفات محمود و ساعا مسوده از
 دست میرود و تو بر با وحسرت و نه است بدست نیند هر آینه مختار اند و در معاملات معاشیه
 معاد بهر شیء و تجربه کار بر کنج میزگیاست تجربه واضح و برین است که اعانت دین متین شاکر است
 مجاهدین لبان سایر مومنین بر آنجناب هم لازم و موکر است و اگر با تعیین طلب عالم انیکه فرعون
 سیکر و دشمن در نیاب که تعالی بر روی کاری آید متعینی از ضایع دینیه امیدوارم که در غیبت
 خواهند نمود و راه اعانت مالی خواهند پیود و اگر این هم بکنند ظهور رسیده مغض و مان و حسرت نصیب

اعداد گردید یک نیک فال فرایند که محض نابریخه خواهی که مقتضای محبت قدیر است بنی
 اظهار بنیامیم دیگر هرگز راه استخانت اغیر اسد بر جرم الوجوه نمی بایم که این امر را از قبل
 نحاسی بنیامیم دقت و ثروت غلو فین را در جنبه عفت پروردگار بخیرال هم می آید و زبانه
 والسلام علیکم وعلیٰ آله و سلم در روز دهم ماه محرم الحرام ۱۳۴۵ هجری قمری
 بنام سید محبوب علی هنگامیکه در وضع کننده و متعلقه آفریدان مقام در شتند -
 بسم الله الرحمن الرحیم . آری امیر المؤمنین سید احمد تجرمت سراسر برکت بنایم بکایت تاب
 سیادت انتساب متابع کتاب تسلار اولاد انکه اظهار اتحاد و اخلاص سلف کبار محسن
 سر سبد چپستان مصطفوی سرور نهال لبنان مرقضی مقبول بارگاه رب بنی آجری
 اغری سید محبوب علی متع الله المصلین بطول بقایه و انطق المؤمنین بحیل نیایه تجرمت و سکون
 و دعای اجابت مودن واضح انکه فضیلت بنایه ملاقطب البین و ترزما صاحب سعادت نشان
 احمد گل بیکی بسیند تفصیل مضامین مکر غلو یکبار از زبان صدق تر جان خدا بنابر اولاد
 و دودنض از نصوص فرغانی بنی و آری از آیات قرآنی و تفرع طاس هدایت لاس که نکر نیز خاصه
 افادت شمار شده بود بلا حله رسیده مقصود آن واضح و لایح گردد و این که توکل علی خالق البریات
 فی جمیع الملمات از افضل آثار ایمان و ثمرات ایمان است لیکن در مده مرسیاست ملت و احیایست
 و اقامت چاد و آزار که کفر و دواستمال انکار و انکار بقدر نهایی طاقت خود نهایت ضرر است
 خصوصاً بر ذک که جابر اهل اسلام و مشایر اعلام او را بر منصب نیاست و اقامت قائم کرده اند
 که آرد است با لای شایق به فکر صائب و تدبیر سر بنام این هم عظیم و اعلام این امر فحیم از و اجابت
 عینق ندریشانی نقد بنی بر هرگز نیست که دست در هم فی الامر تعنی با نور و گفت پیروز
 بر توکل را از انجی اشترب بنی است مشهور متاسف است همین است که بخیر ملاخط این رفیع مستند

کینه نونه

کجاست شوند و در وی غفلت یا بیغیرت نبیند و بپایان رساند و بپایان رساند و بپایان رساند
 این دیار کفایت این که دیده و جهان اظهار نموده که من این را از راه و این را از راه و این را از راه
 رسانید یعنی سه چهار اشخاص را از راه و این را از راه و این را از راه و این را از راه
 از راه و این را از راه و این را از راه و این را از راه و این را از راه و این را از راه
 همراه فضیلت پناه ملاقطب الدین اخوند زاده آملی که در خدمت ساهی میرسد و دیگر زای
 مصلح بسبب آمدن پای رخن نیست و اندک بار آملی فرستادن ملا می شود و بعد از آن که در آنجا
 کرده شد و در آنجا تشریف آوری تعطیل در احوال و تسویه احوال را که رفته باشد که مصالح آن
 باشد از اظهار کرده خواهد شد و این را منافی توکل و تعلق و قدر رفته باشد و در رسالت و کتب اربعه
 منسک است از راه و در باب توکل و تعلق و در باب تفریط و در باب تفریط و در باب تفریط
 نه گاهی شده است و نه گاهی شده است و نه گاهی شده است و نه گاهی شده است و نه گاهی شده است
 و قوت و ثبات صلح جدید بر چه یکدیگر واقع شده بر چه یکدیگر واقع شده بر چه یکدیگر واقع شده
 اسلامی و حاکمیت ایامی در دجله جلالت منزل بر حاکمی کرم و اسباب فاروق اعظم چه قدر خوش میبرد
 و حکمت جبروت سات از زبان غیب تر جان این چه قدر سر میزد و اما جای رسالت تاب
 علیه الصلوة والسلام مصلحت وقت را رعایت فرمودند با تسکاف و موافقت در استیذان و منافقین
 و استکبار و کفر و نفاق نمودند و بعد از آن فی رسول الله است و نه است و نه است و نه است و نه است
 الودود کریم و کورده الی الرسول و الی الی الامر منکم و حدیث ان لا خاف الا امر الله و کلام
 این عاقل و خفاک رود و در پیغمبر را قبول نمایند و در پیغام تشریف آورده و مصالح و منافع این را
 مشاهده فرمایند و قدری از ان از زبان صدق تر جان ملا قطب الدین خواهند شنید و آنچه از ان
 از کلام این ان خواهند شنید هر چند حکم الله بر هر کسی مالا یراه العایب بحقیقت حال بدون

تشریف آردی جلوه گر خواهد شد آنافراست اینمیزی از کلام تلاعی مصلح هم بکنند امری خواهند بود
سفر را همین اختیار فرمائید اگر آنجا که موسم تابستان و اوقات شب ماه است شب روی اختیار
فرمائید و شتر از امتناعی احوال بعد از بد ملا علی خان تغوی کسی از مستقران بطریق امانت باید
در جرمیه شده بعد منرب کج باید کرد تمامی شب راه باید زد و در بنجام محفوظ در نعل کوه
باید گذرانید و بهین طریق خزان را نزدایان باید رسانید و چند کس را از منصف برای حفاظت
اسبان خدمت شتران تعیین نماید و اسلحه ایشان را هم همراه خود بیاورند آتش و اسب و امان
بهرام خان همه حال همه تمامی احوال با بخانچه خواهند رسید تا طریقه فرامید و در همین آنرا در مخلصین
آن اظهار راستی نماید آتش و اسب بخانچه در عرصه است و در روز یکجا به بخانچه است
غرم خواهند نمود هرگز هرگز با منافقین مصالحت ننموده ام و اصلاً راه موافقت نیز نبوده و چنانچه
خط ملک ضعیف امده خان درین ایام نزدایان سیده بود و آستان نوشته شد نعل هر دو
در لفظ این رفیق مجتهد سامی میرسد ملا حظه نماید و نسی همه که فرمائید و ملا علی خان ضرور
بالضرور همراه خود دارند و زیاده و السلام مع الاکرام ترقوم چهاردهم ماه محرم الحرام کنند خبر
جام صبغة الدین سندھی - بسم الله الرحمن الرحيم از امیر المؤمنین سید محمد
مجتهد بابرکت تجاره نشین محافل ارشاد و تعلیم رهنمای ارباب صبیق و یقین و ترجیح
ملا و مستر شین که دی راه آله محمدی حضرت شاه صبغة الدین صاحب دانه ضلال درایه
علی روس الطالبین الی یرم الدین بعد از سلام صفون و دمای اجابت مقرون واضح آنکه
تقایم کرامت شمل کمال و در غربت و علم است و تا که غایت در باب است و علمت و آجاست
و تمامت چپا در استیصال کفر و ضلال رسید معاینه مندرجش اجمالاً از عبارات شریف
آیات و تفصیلاً از بیان آید گان در دنگان واضح گردید آتی که در غربت سیر انجام داد

در علم

امر عظیم و اهتمام این مهم فتمیم باشد آن هایت کتب از متبلان سرفراز و دیان ممتاز از باب
 هست بلند پرواز فرید مصداق این کار از تو آید مردان چنین کنند هر چند اگر کارستان که دوست را
 بقدم تعالی می پاید و محفل فقر را بقدم جلالت لزوم رنگ افزای چمن جان در ذوق شگفتی
 سیکان نماید تعبد از هست عالمیه و غریت سامیه بخواد بود لیکن صواب بدو نیست چنان نماید که
 محبت را خضوع و سب بر مؤمنین صادق را عموماً ترغیب فرموده و مشایخ آن دیار را که کجایه
 آن اظهار رافضی خود را کرده اند در مقامیکه از گزند خالفین مصون باشد و از دست برد و جانبداری
 مامون و مجدد و کفار شرار متصل باشد و از حضرت متقدمان ستمکار و متفصل مثل داخل و غیره اقامت
 فرمایند و اهل اعیان این غیر را مع اهل اعیان خود در موضع نگوید و بجز آن از موضع محفوظه معین نماید
 و بآل هست در همان مقام بکشد و مقرر که چنانچه اهل کفر و باطل را جلالت و شجاعت بیارند
 و دست هست با طرف و جواب دراز کنند و بدلا کفر را محل مکه مجاہدین و مشرق مکه بی بین
 گردانند و آماج هر جا که ممکن باشد صیت اقامت جهاد و غلبه استیصال کفر و در ساند و تامل
 در است در میدان شهادت بیاورند و بوج کفار را بخون ریزی اشرار بان لاله زار سازند
 حتی که غلظت شرک و شرارت سیوف الماس رنگ و توارق تیر و تفنگ مفعود گرد و دایم بخند و
 متلی توجید رب معبود شود و سب کفر را و به عدم رود و آفتاب عالمات هدایت و سیات از افق
 شجاعت و شهادت طلوع کند هر چه پنهانی طاعت باشد در مصرف آن سعی بیخ بجا آورند و تمام آن
 از درگاه و امپراطریات اسید دارند کار بندگان عبودیت شاعرین است که در مقدمه انقیاد کلام
 رب العباد و از طرف خود انضای نمیر بجا آورند و تمام آنرا بقدر بگذرانند اعلام عام خدمت شایر
 اهل اسلام بخیرت عالی میرسد نقول آنرا گرفته در اطراف و کثرت مسیر باید گردانند و بیخ
 علماء و فقر آرد و آموختن این دعوت حق باید رسانید ان شاء الله در عقب این ریشه

شخصی را از زلفا و خضفا این دعوت حق بپذیرد و بگوید که کافران و مشرکین را از
 کمال الانقیاد و صاحب محبت بلند و محبت ارجمند باشد بجهت سالی روانه خواهم نمود و او را با
 خود در باب عقد بیعت امامت خواهیم کرد و امید که مومنین آن را بپذیرند و با ما بیعتی
 نمایند که بیعت امامت این غیر بدست او بجا آورند هر چند اولی از نسب چنان مینماید که خود را بخت
 در نیابت نیافته و اگر دایم و آوازه این نیابت بگوش کافران و مشرکین آید و یا رسام لیکن از آنجا که حکم
 و حضرت الانفس الشیخ اگر نفوس انسانی بر آنجا و مجبور اند و صفای لوح قلب ایشان غیر حاصل
 پس بخیل که بعضی اغوا کنند باریکه در زعم خود دعوی نبوت میکنند و بیعت با ایشان
 مناقب بسیارند پس بجا آوردن بیعت امامت اگر چه بطریق نیابت باشد بر جان خود گذاردن و جان
 باعث امر مسنون را بجا آورند بآراء علی شخصی اجنبی برای نام بیا بر سر انجام این افضل شعار اسلام
 تعیین کرده اند و آنرا فی تحقیق منصب نیابت یا نیابت یا نیابت نیز میباید باقی تفصیل احوال از زبان
 صدق تر جان مجمع مکارم برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصطفی
 ایشان مفهم کرده اند از آخرین صدق و صواب است نه عمل آورنده زیاده و السلام مع الاکرام
 مگر آنکه وقتی که چهار بار بپایانید و دایمی در تقدیر مبرهند هر قدر که بلا کفار را از یک حکومت
 بیارند و وقت استقلال حکومت اسلام و ولایت بلا مسطره بآن توده نام مقصود کرده و حاکم
 این وعده را از مواهید صادق و واجب الایمان نشانند و هیچگونه دسائس و دسائس عاقلانه اند
 اما بترکیب احکام شرعی در بلا مسطره جاری نمایند و این شرح در مقدمات عدالت حکومت
 مرعیه دارند که سر مورد از آن بجا آورنده باقی تفصیل احوال از زبان صدق تر جان مجمع مکارم
 برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصطفی ایشان مفهم کرده اند از آخرین
 صدق و صواب است نه عمل آورنده زیاده و السلام مع الاکرام ۱۱ بنام خداوند و بجا آورنده

بسم الله الرحمن الرحیم

جسم الله الرحمن الرحيم از امیرالمومنین سید احمد مجتبی جلالت آیت علی القاب
 رتوق افزای اورنگ جلالت و فرمانروای کشف شهادت مستند دارای محافل سیاست و کیست مرکز
 پیرای میادین صولت شجاعت قلعت آیت آیه است انساب و تزلزل کند رجاء و فلا و جنگ بیان
 زار و آوار و صاعق اجلاد و دفعه الله لما یحب برضاه و آدم صله الی خاتمه با نینناه و کعبه زار و ای
 آداب بنیامت مسنون و تحیات اعلام شوم برکای جلالت پیرای و انخ اگر از آنجا که حکمت
 متین خوار نه گمان عبادت کیش است و حمایت شیعیان و محمدیان خیر از پیش تدریل کفر و تجوین
 از علامت صولت ایامی است و تحفیر طوطی خلبین از امارات سلطه سلطانی آگات اشترایتر و گیل
 عبادت اسلام است و احاطت بخار مجاهدین افضل عبادت حکام که در کشتی از منتهای غریت دین است
 و لشکر کشتی از منتهای سیرت سلاطین تحافت اعدای دین تین مین و مای اعلام نبوت است
 و مراعت انصار شرع مبین اهل مقتضای اطلاق فتوت تأمید اریان نبوت سیف و سنان
 نمره قوانین انبار کبار است و کسر شوکت اهل ساد با سنیال ارباب نبی و عباد و قیود آیین و کس
 ذودی الاقدار و آرز که دودمان عالیشان آن عظمت نشان از از امتداد و زمان متوجه جاده و جلالت
 و مرکز فردا قبل از ده و مصلح معالی اخلق و هم و منجیب نیایح جو و دو کرم و مرج ارباب سبب علم
 یوده از غایت سلطه ارکان آن خاندان خلوص سبک برین زمین و زمان میلر زید و آرز نهایت
 صولت اعلام آن دودمان زهر و مخمرین دوران نیز فیه لیکن از چند سال بقدر بر فاد و فعال
 غلبه شکر کین بند و کفار و کفر بر جا که اکثر ارباب موسی و منکر صورت سبب جاده و جلالت
 ارباب علم و دیانت بر هم گشته و فردا قبل اصحاب حکم دریافت در هم شده و با و اعطی بنیاد الله
 غیاب کما شمس کرده شود که از خوان جان و توان و مال سرچ از و ال و مساع و طیل و استخوان
 و جاده و جلالت فنا کمال روزی که شستی رگزار شستی است و در حکایت کتاب به دلیل و در جاده و جلالت

رب اللہ! مجاہد حضرت فی ہر چند آمد و ز در حفاظت تان کمال جد و جہد بجا آریم لیکن لا بد روزی
 آنہم را بکنداریم و چنانکہ فرمائیل و اعوان ملک الموت سپاریم پس چرا کمال حکومت و دوزخ را
 در غیبت برست خود تا رسولای خود آمد و ز کنیم کہ فردا کمال محنت و لذت و حسرت دند
 بغیر خود بدیم و مساعی کتب و کمال و مصیبت و وبال ہمراہ بریم پس بہتر میں است کہ امروز
 کلمہ رب العین و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفر و تہذیب کفرین کہ رستہ سازیم و حکم قائم
 بسین و امانت مجاہدین صادقین و شاکرین و مومنین مخلصین را فرمازیم ہر چند امانت جہاد
 از او کفر و فساد بر زمین جاہل اسلام عموماً واجب است اما بر ما اسیر حکم حضور صا و حب
 نبأ آ علیہ السلام گارش کردہ بشود کہ این عارف خاک را در ذرہ بمقدار تقضای حجت اسلام و دعا
 تا سیدین خیر الانام با چندی از مومنین مخلصین از وطن مالوف خود بہ نیت استیصال ہجرت
 و امانت جہاد برخاستہ در بگذارد ہندوستان و خراسان و دور و سیر نمودہ و گاہ مومنین را
 بسوی او درک این خبر ترغیب داند و با وطن بر سف زنی رسیدیم و در اینجا بر امانت مومنین
 آن دیار و امانت مخلصین آن افکار مقدمہ جنگ و پیکار و عرب کارزار را کفار گوناگون را پیش
 کردیم و ہمہ مدد و امانت کہ علامت فتح و نصرت بر طبق وعدہ حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام
 علیہ السلام مومنین مغفود و مہر گردیدیم گو کہ در بعضی اوقات بنا بر شرکت چندی از مومنین
 یک گونہ گزندی بکنند و مومنین رسیدہ تا اصل شجرہ امانت جہاد و اساس بنیان استیصال کفر
 و عبادت برچی حکم گردید کہ آن روز بہ یقین چندی از بزرگان و بار بنا بر مصداق حضرت شریف نگار
 با بنیاد چندی از کلمہ و سنگ بنا بر تزلزل یعنی از نامردان بی ناموس و سنگ اصل اصل
 و اساس سوس نی جنبہ بگو مومنین مخلصین را عوف غیبت یابی و حجت اسلامی پیش از پیش در
 جوش اندہ و بر زبان مومنین صادقین نثار نمودن سخن انصاف و عدل و جہاد و فرودش ہزاران ہزار

بکے خطوط

خلافت بعد از شما رتبه اطاعت و اقتدار در گوش و کاشیه استقامت و سداد بر بدنش
 انما فتند و تاج غیبت و محبت بر سر و خلعت شجاعت و شهادت در بر و افتند و از محبت
 جان و مال و اهل و عیال و عزت و نامش در راحت و آسایش دست افشاند و گرفتار محبت
 و در میدان اعلامی اعلام دین و آفتاب است سید المرسلین چون شیر خزان بر خیزند و از
 لایحه ای کلام حکم اعلام دست سید اعلام و فتادای علمای کرام اقامت این عهد و ارکان اعلام
 نصب کلام بر وجه شروع صورت نمی بندد و با آن علیه جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و قضای
 و مشایخ عالی مقام و خواص ذوی الاختصاص و مجامیر خاص و عوام بردست این پیغمبریت را
 نموده اند و همه سده الهی که بعد از او در هر مقابل اهل کفر و فساد و محبت جمع و اعیان و بر وجه
 صورت بستند و چند این بنده ضعیف و مجبور این منصب شریف را بلا برکت رات فیضی میرسد
 و تائید با اتفاق مجامیر بر زمین مشرف گشت تا ما عالم السرایه و خفیات گواه است که از نام این
 معجزه پیرانی و عواید آرائی غیر از اعلامی که در بطن علین و آجای است سید المرسلین و خلائ
 بلا و زمین از دست کفار و مشرکین امری دیگر مقصود ندارم و اگر دوی تسلط بر بلاد
 و امصار و ملک فرخ این بسیار سلطنت سلاطین و الایمان و دیانت رؤسای عالی قدر
 و امتیاز خود از بنده گان پروردگار و آستان سید الابرار گاهی بخیا می آید و هرگز بزرگ
 شجب و سر شیطانی و دشمنی بر آئی یافتنی باین داعیه رسانم و اگر دیده و آید علی انقول
 پس هرگاه این عاف و خاک لرونده بمقدار یا و در کینه خانه نشینی کار است و خلوت گزینی
 شعار و مقتضای غیرت ایانی و محبت اسلامی خالصا لوجه الله و محض ابتداء و ارضات الله
 که محبت چیست بسته بآب برضرت این منین و حمایت شرح حسین بعد از این مقام قدم ثابت
 نهادیم و بعد از عهد و طاعت و یاد گوشه نشینها دادیم تعیین و انقیاد که آنرا الاجاه که غیرت

و حجت خاندانی موصوف اند و سیرت عساکر گشتی و آهنگ گشتی موصوف در اعلامی اعلام دین و
افشای سنت خاتم النبیین و استیصال کفر و منور دین و استخلاص بلاد اسلام از دست کفار و
مشترکین و آجوبای احکام رب العالمین و انتظام مجاری سیاست و عدالت بر خوانین شریع بین آلت
است و الانبیت خواهند ساخت و علم شجاعت و شهامت و لواهی همت و استقامت خواهند
از اوست لیکن اگر توجیه و کمال جلال و برین دیار و افکار مستعد و در شمار نایب اند که هر جمیع معیار
و کبار و علمای اخبار و آرا گشتی ذوی الاعتبار و سپاهیان شجاعت شمارند و غایبای انقیاد و آثار
و اثر غیبی نمایند و حجتی را از انکه ظفر بیکر متوجه این است نمایند و در اعانت مجاهدین الموفق از غار
بال است کن نمایند و مشارکت و الاقیاب در اعلامی دین و بالارباب و استیصال اهل کفر و
ارتیاب با حسن وجه و بر مضمون ظهور گر لید و حجتی در افی از منطبق آیه فضل الله المجاهدین با مملوک
و انفسهم علی العادین در جبهه است آید چنانکه ریاست و امامت اینچنان ممتاز بر منی نوع اند
و همچنین بر رجا عالمی جنت نعیم و مقصد صدق در جوار ربکیم مباحی امثال شوند و آن است که
طبق مواعد صادقه کلام ربانی و کان خالطینا لفر المومنین و ان تضر و الله یضرکم و نیت حکم
و هم بوجای رات غیبی و رات لاری که این فقر بآن مشیر است و غریب نیت و نصرت و جبهه
ظهور خواهد داد و در این شمار و بلا و کفار و گنایان در دست تصرف انصار و اخبار خواهد افتاد
این فقر تحصیل مال امثال و تصرف بلاد و معاصر غرضی ندارد و هرگز از اخوان مومنین استخلاص
بلاد از دست کفار و مشرکین نموده و آجوبای احکام رب العالمین و آجای است سید المومنین
کو شند و خوانین شریعت در ریاست و عدالت و مریدان شریف مقصد و رفیع حاصل گشت و سیرت
برون گشت در مقصد مدینه نیکو گشتی و نمایند و عقل و درمین را که فرمایند و دولت و درجهانی
و سعادت جاد و ادنی برت آرزو شد بنام نواب محمد بیاد دل خان عباسی نوشته

بخیرت خان شهباز خزان شوکت عثمان عالیجاه رفیع و سنگاه عظمت بالکجاه نجابت
 آفرین و دمار حافظ الملک نصرت جنگ رکن الدوله محمد بیادل خان عباسی پیاوردند و از آن
 تاریخ پنجم ماه محرم الحرام ۱۰۳۳ هجری روز یکشنبه مخزن امانات بخیرل محکمانا داریل
 که دی نام اهل اسلام مغربا بگا جلیل و آلا محمد اسمعیل از حضور فیض نمود رسیدند و از آن
 حضرت امیرالمومنین و امام المسلمین آید الله الدین نصره و بقایه با جمیع لشکری از غزوات
 و مجاهدین اخبار بطرف کبلی رخصت شدند و آمدند انصار المعین از مقام بخیرل
 بسم الله الرحمن الرحیم - از خدا مگذرانند ویت کیش و جان ثار ان عقیدت اندیشند
 ضعیف محمد اسمعیل و سید محمد تقیم خان و شاه سید محمد لایع النور حضرت امیرالمومنین (امام
 المسلمین قدوة المجاهدین آید الله اعلی الله و صاف اعلی الله تعالی تسلیات مسنون و تعلیمات
 اخلاص شحون و تحیات انکسار و غودن آنکه روزیکه از حضور عالی عرض گردیدیم بموضع نوکی
 و سیده شب گذرانیدیم و روز دوم از آنجا روانه شده بموضع کبیل رسیدیم و در آنجا رسیدیم
 از آنجا بسمت موضع انب توجه شدیم مقدسی تدبیری یعنی محمد اسمعیل و دشار راه شنیده که در موضع تنه
 که در می خورند راه سه بود و بنا بر تقریبی مکان کبیل را غره اخون خیل و ملا اسمعیل اخوند زاده و نزد
 رئیس دیده مذکور یعنی سید اعظم شاه و سید کبر شاه که از مشایخ عظامی این دیار اند جمع کرده اند
 بنا و اعلی راه داشت را گذاشته و در آنجا سید را همراه گرفته مع چند رفقای دیگر بموضع مذکور
 رسیدیم و در آن مقام مقدسی توقف کردم و آنهمه غره را بجهاد ترغیب نمودم و بتبیت امامت حضور را
 گزفتم و پیوسته که این ترا همراه خود در موضع انب بیارم اما ایشان بعضی اذعان پیش کردند که امروز
 رزقن ما نهایت سعادت است بعدیکه در روزگار طلب غنا امیدوار حاضریه ایم گوییم هر چند خدا آنها را
 قبول ننهد اما اخوند زاده ملا اسمعیل را که در میان ایشان مشارالیه بودند ترغیب داد و همراه خود بموضع

این آدم ظاهر اصالت از طرف خود و کالت آن حضرت عظامت بکثرت مجلس و شاد و درت قبول نمود
 چون موضع این سیدیم خان عالی شان غلظت نشان پانده خان تبریز است تقبال از سرکان خود و
 آمده ملاقات نمودند آنجا بنابر قولی اثر اخترم سوار الطین مقامی بعد از مسکن خود فرو گاه مجاهدین خود
 و از آنکه در آن روز وقت مجالست و شاد و درت باقی نمانده بود و بجز ملاقات آنکار و نه بود و گاه خود قسم
 علی الصبح چون چپ است موضع مذکور ملاحظه نمودیم چنان واضح گردید که بر یک لب و بیای با کین
 موضع است نسبت به آنکه در یک و دیگر فلجی های سکار بر که چپ های و در آنکه از علی سبیل التوالی واضح چنانکه
 در عین مجازات فرو گاه مافرد بیان هم یک طبع این ان با صله یک که گفتند تخنات و افع بود چنانکه
 اصوات طریق مسموع میگردد آنجا از طریق دست برد و در زمین سوزنی شده بود و طریق جریان آن بگل
 مسدود بود و خصوصاً قورمیت میران با خود و ملین باعث قصد غریب غرات از استعمال دست برد
 مذکور واقع شده است که اقدام در انتقام از مباحات شرعی هم نبود و چنانکه از عبادت شمره نموده
 بجهت پیش کردن مقدمه محلول پس پشت انداخته در مجلس متعدد و با میزبان مذکور در طریق عبور است
 واضح گردید که شرکت او در بیاب بود و من الوجوه میران عقل او سنجیده آلا با بعضی دلا با مال و لا
 بالاتباع آلا با تکلف فی موضع لا یستریا و با منظر او آن شیتا حار بنا هم غلامان را با آنکه لا با کرنا
 الا بینه القدر الفینا به من هذا المراد الا ان ذلک المرض لما کان مبدءاً من ساحل النهر علی ساقه مانده
 امثال او و شملها و او عجزاً النهر من مسکنه راجلین الی ذلک المرض تخلف فی آثار الطریق حصون
 او اما المضافین آخر ضامن ذلک اختر فاسبراً آخر کان و اتحاش من مسکنه علی مکه امیال او از درگاه
 الطریق من النهر الی المرض الذی قصدناه فی خلال السبلین الذین لم یزیدوا قطعاً لادرس حکاکم
 و کلفنا قصد ما و کافوا بنسب من انفسهم الی ذلک الریس و او ادنی انتاب ثم لما قدم ریس محل
 افاسکم فی قرینه منسوبة الیک کتب البیان اقدامه و انتم و ریس محل افاسکم الی شاد و عینی ذلک الامر

واما رأينا ان قدم رئيس معنا اليه بيده يداً كما جبل على الاستكبار وطلال ما وقع بيننا من حقد
 حتى ان صاحبه اخذ ديدنا لم يسمع اننا لم نجد له كثير ميل الى معاضدة انصار دين الله حتى تواضع وتيقن
 عينه من الصفة التي خالها ثبت لها قد ساعدت في قرينة اذ عين الى قدمه على ذلك المستكبر فتكلم بكلمات
 هنيئات من ان قدم عليه فمضى بها ليجي باخبار الدين من غير ستمهم ودرهم لكتالم نزل تجاوزه في
 هذا الامر حتى ان قدم على المستكبر معاذراً الكلام مبتدئاً في شاوره كلاماً مظهر فاطلق الله السنتنا
 بكلمات تترى الربان لاجلها المستكبر فان طلبه لان بكلامنا لينا تأخذ اراحماد ريات الاما
 بيننا ليس لنا الى ذكر كاسيل كثرتها فاحصل لنا من تتبع الكلام هو ان الرئيس المتواضع لا يطغيه
 بعد زمان النهر وان المستكبر نيزا اليه الا انه لا يبيع نفسه بشئ من مظاهرنا الا بالتمكين في تلك القرية
 التي تتركها واما ان راجعنا الى وجدنا علمنا ان نزلنا في تلك القرية ليس فيه معة ظاهرة
 بل فيه منفعة عظيمة مرجوة فان فرنا بملك المنفعة فيها والاتباع لنا الرجوع اليكم فانه لا نرى
 الظاهر من ليد طرقتنا ونهوس الله تبارك وتعالى ان مجرد اننا رصبت نزلنا في تلك القرية
 ينفع في اعلا كلمة الله منفعة عظيمة فاحترناه متوكلين على الله والله يحب المتوكلين يصحفت وقت
 چنان اقتضانا ان شخصي الزمان كان كذا نقصان محبي حضوره بسبب ما كنتم بسو محل درباري
 وهاهنا مثل عيسى زى واما زى وكره وانا زى معك كلام عام از طرف خود را نه نمودم
 وطلاعت الله اخذ زاده ودر كوى عبد الله خا صاحب الله ودر كس وديگر نزد صاحب زاده افتاد
 تا به حضرت شاه محمد نصير كز از مطلقا وكره آران لربنا از موعه يك خط از طرف خود و يك كلام نرين
 به حضور زاده نمودم ودر مجمع انقا بر وجهه از موضع انب كوج نمودم وگذاز كجا فاصلة كه كره
 از موضع ذكره واقع است رسيدم واز بسكه برگزیده كذا يك جالبه بود وعبور نماي زاده و برگ
 وديگر در متعدد نمود ودر قري انقا و در عبور وچيكه شب واقع شود و بقیه ما بين لرب يا باشند و بعضی را

لب دریا و مناسب وقت ندیدند و علی بن ابی طالب را برگزیدند و دیگر که بالای گذر مذکور بجا صله دست
کرده باشند فرستاده شدند بر آن گذر و جاله سبکس عبور هم تمام بدین ازین هر دو گذر دیگر در
مکن بود بجا و علی بن ابی طالب اختیار کرده شد با جله سبک بر لب دریا گذر انیدیم و روز شنبه بعد
از نماز صبح این ندودی همه جندی از نعلنگویان در اول جاله عبور نمود و بعد از آن متواتر آمد
در رفت جاله شروع شد چنانچه در وقت تحریر این عریضه بر آن لب دریا با جماعه از رفقانشتم
و باقی رفقاء و تفریقائی آیند بعضی ازین عبور کرده نزد ایشان رسیده اند و بعضی بسب
دریا مستعد عبور نشده اند و الله تعالی تا وقت دوپهر عبور سایر رفقاء واقع خواهد گردید
بعد از نماز ظهر سبت قریه مذکور روانه خواهیم گردید و در اطراف جوانب بنفقه و بقدر مقرر خاقل
کرده شد و در حکام میان تدبیر بقدر امکان راضیه بسی طبع بجا آورده شد و کینه و کول پیش نظر
کردیم و ثبت بذیل تقدیر اختیار نمودیم باقی سر رشته هر کار بدست قادی مختار است عبور از
قلعه در بند بجا صله یک کرده تخمیناً واقع گردیده هر چند قلعه مذکور و جمیع کفار شرارت یکن در
موضعیکه ما عبور کرده ایم اگر چه در قریه جوار قلعه مذکور است لیکن از احوال گزند اینان با منون
و مصون است باقی کفالت و حمایت ربانی کافی است و کلاً اسمعیل اخوندزاده که رحمت است
رفاقت با فدیایان اختیار نموده اند چنانچه سب بر لب دریا و با فدیایان گذرانیده اند و احتمال
عبور نشده اند و الله تعالی در یکد ساعت عبور خواهند نمود و یاد و السلام مع الاکرام
ترقم میریت و چهارم ماه محرم الحرام ۱۲۳۵ هجری قمری متروکمان لب دریا ای بابا سین تباخ
۲۶ شهر محرم در بخارا رسیدیم رقیعه دوم بار بسم الله الرحمن الرحیم
از فدیایان جان نثار و عقیده فندان خود شکندار بنده درگاه ربطیل محمد اسمعیل سید محمد تقی
و شاه سید جعفر رابع النور حضرت آقام سلمین امیر المؤمنین عظیم المجاهدین ابراهیم جلاله و رضا

اجلایه از ادوی سلیحات مسنون و تیغیات ندرت منجون موردی آنکه تحفه علیه در نیمه
 بصحابت سعادت نشان بنیاد محمد خان برضی نکا بانی رسید معاینه آیت الکریم و ارفع و ارجح
 گردید تا صلی احوال سفر از ابتدای وقت رخصت تا وقت عبور از دریای اباسین نوشتار سیال
 حضور فضیلتی موقوفه علامه اسماعیل اخوندزاده نموده اتم علیک رسیده کاشت مدکار دیه با پوزیکه
 عبور راجع گردید بسبب تنگی وقت مصلحت و وقت جهان انقضا نمود که بر ساحل دریا شب گذرانیده
 اما از آنجا که غلجه در بر نهاده صلی یک کرده بود اقامت در آن مقام غیر مناسب بنمود و بآبران دو کس
 کرده در همان روز کوچ کرده در محلی فر کشی گردید و مردمان قریب چهار اقامت بشارت خان
 غلجه نشان بایند و خان کمال حسن لوک ملاقات و جبهه پیش آمدند و تمام شب بطریق مخالفت
 گرداگر و لشکر بر سر کوههای بلند میداراند و آتش افز و قندق الصباح که از آنجا کوچ راجع
 گردید و پیش آن قریب چهار اقامت بشارت خان مدعی همراه شده تا بوضع نکا بانی رسانیده در آن
 موضع هم بطریق سابق بسیاری از منت جان خان مخرج و بسیاری از زمینین مخلصین آن
 قریب و جوار بطریق دیگر پیش آمدند و موافقی استطاعت خود را خدمت نان و نمک بخار و دزد و غصب
 از ملک و قریب و جوار آن اطراف ملاقات کرده نیت گفتند خود را در باب اقامت چهار اقامت نمودند
 و گفته که اگر بالفعل طلب بنایند بقدر هفتصد یا شصت کس از زمینین مخلصین همراه گرفته و رخت
 شما اختیار بنماییم تا بر صواب بدید و رفت جهان جوار گفتم که بعد از چند روز شما را طلب اسم نمود و بنیکه
 کا خدمت شما رسد بخیر ملاحظه کا فده هر جا که باشم بیاید ایشان انیمنی قبول نمودند و غلجه اعلام
 قریب و جوار ضلع نکا بانی روانه کرده شد و آنچه از غلجه میفرماند واجب الاذعان بنفهم گردید که
 بالفعل از بایند و خان ملاقه دوستی و امید موافقت قطع نموده بجهالت تمام نسبت کبلی با فده و بان
 روانه شوم و نزد محمد علی شاه و سر بلند خان برسم هر چند این امر من موافقت آنرا در نیت اظهار

اینجی مناسب وقت ندیم بکجه مناسب وقت چنان بنظر آید که بالفعل ملاقه موت و اخلاص با حق
 مدوح اظهار نموده چندی در مواضعیکه انتساب با اولاد اقامت نموده مؤمنین این دیار را رفیق
 خود گردانیده بسمت کبلی متوجه شوم بجهله امر و زان آراء اسد بجهد و اگر در خواصم رسیده و هر قدر که
 اقامت مناسب وقت خواهم بدیدم فراهم در زیارت آراء اسد قدری صحبت خواهم کرد آنچه بمصلحت وقت
 خواهد بود عمل خواهد کرد که مقام محفوظ و مصون بغير مواضعیکه انتساب به پاینده خان دارد نیست
 و تا حال سواجی حسن سلوک حاصل دیگر از طرف خان مصلحتی ظاهر نگردیده اگر پیش رکعت باطل از دست
 نیست بیکس مخالفت و بدخواهی هم ظاهر است بعد بنیاید ملا اسماعیل اخوند زاده که نهایت عالی
 پرشیا راند و در مقامات تألیف و تفسیر دانا و تجربه کار و در عوام و خواص این دیار مشهور راند و از طرف
 خان مصلحت و برافقت و اندویدان امور و بجای خود هم مرد و بیانت گیش اند و در احاطت همین خیر اندیش
 بجان عدل رفیق لشکر مجاهدین اند و شریک حال مؤمنین در هر منزل سعی مینماید در مقامات خیرخواهی
 عسکر فاعل بیک بجای آرنده و گزافتر خود را از افضل عبادت بنهارند چنانچه خطوط خان مصلحتی سبک
 امور ساختن اعزّه این قرب جوار بجهد متکذّری مجاهدین همراه میدارند و توجّه اسطه خطوط مذکره
 امور را فخر برای مجاهدین میدارند که مودعی بکنه از بسکه راه این اضلاع بسبب بی فوج کوه بار
 و نوار گنده ارنه نهایت صعبه و درست بنیاد و اطلیه کسبیکه متعاقب با محتاج سواری باشند با این سختی
 بنیاید فرموده بیکسکه انقیاد و کلی و از دعای جمعی نسبت المم یا یا بیایم ندانسته باشند یا از دامن تهمس
 بنیاید ادرایم بنیاید بیکسکه از مؤمنان مناسب وقت نیست جمعی کسبیکه در انعام به نسبت حضور من جمیع احوال
 انقیاد و کلی بنیاید آنبان بیکسکه در حق اینان هانت که در ملازمه انتخاب
 باشند تا با ترمیم انتخاب بهندب شوند بجهله آنچه اولی دانست با بیکسکه ظاهر بر بیکسکه انقضای خود
 می آید بر آن عمل بنیاید و با ترمیم سرانجام هر کار را در دست خدا و مختار بشمارم با فضل گزینش ظاهر و مودت

اخذ فرموده و شاه سید و چند نفر دیگر همراه کمال خان مذکور در موضع اقامت عبدالغفور خان فرستیم
 در آنجا احمد خان کپلی دالر رسید و حیدر شاه ابن علم سید محمد علی شاه کپلی دالر و دالر سلطان خان
 برادر زاده عبدالغفور تفریب یافت و موجود بود و از همه که ملاقات واقع شد بیعت امامت حضور
 بردست خودی همه مذکورین نمودند و در آنجا کنگو حسین مقدمه پیش نمودیم که یک مقام محفوظ بطور جمعی را
 باین تجویز باید ساخت عبدالغفور خان جواب گفت که خبر گری در قبضه من نیست یکی از بی حسن گوشت
 که متصل مقام اوست و دیگر کپری شمشیر که متصل دره که کپلی واقع است پس آن درو حاضر از آنجا
 که از کپری حسن گوشت چپاد و غیره بسبب بعد سافت بر او را بشیاطین تصور نمود شمشیر را پس
 و گفتیم که کمال خان همراه باید نمود تا راه نماید و ایشان بعد صبح کردند تا بران اخذ فرمود و محمد
 را در آنجا گذاشته سید شاه را برای دعوت حسین آن قرب جبار که برادر بی عبدالغفور خان است
 تابع نیستند فرستاده خود بمکر راجعت نمودم از آن روز تا این روز که روز چهارم است کسی از شاه
 نرسیده و ملا اسماعیل هم باز نمانده اند تا و کلبه در موضع کلکی استقامت داریم و اکثر روز که روز
 است آدمی از طرف شاه غلام حسین آمده زبانی عبدالسلام از طرف او گفت که ما هماسیکه
 لشکر دیگر نخواهد آمد مردم اینجا بر چاد و در رافت نمانند و جاست ایشان بسببیت لشکر افضا
 نمی کنند و مولوی عبدالعزیز ملا عصمت است که در نجابت مهاجر زاده محمد نصیر فرستاده بود و ایشان
 من خط مهاجر زاده رسیدند نوشته بود که مردم اینجا بر بنقده لشکر بر بنیخند و آن اگر لشکر دیگر
 لشکر لشکر کب برق باشد اگر بیاید مردم اینجا بسیار جمع خواهند شد و الله و تو ضیع اینجا نامی
 حامل که تا کیه همین مصنون بود گفته فرستاده پس صورت این محال بر بنیخند و در مرضی مردم
 اینجا جان است که در یگانگی کار از زبان عازم اینده برگرا خنده آنچه را می صواب بپای جندی
 اقتضای فرامید عین صواب معلوم است از آنکه دالر سلام مع الاکرام

انصاف

رفته چارم بسم الله الرحمن الرحيم از ندی جان شایسته شایسته شایسته شایسته
 حضرت امیر المؤمنین امام المسلمین آید الله جلالة الله تعالی علیه السلام و آله و
 خدمت مقدس و ارفع آنکه سابق ازین عریفه از مقام ملک می رودانه حضرت خود ام من بعد آن
 آنچه برود اوستان است که از سلطان خان برادر زاده عبدالغفور خان مودودی اینس خود ملک
 حبیب الله میرفت در یک گزایشان اتفاقا با هم میباشند در حضرت مصطفی وقت و مناسبان
 همچنین نظر آنکه قدسی الشکر و آنکه است حبیب جان که در ده و چهارم مردم اینجا بدین دست و بازو
 مایان هرگز هرگز از جانی خیزند و تنیک با خود دست و بازویم همه همراه خواهند شد و آنکه شایسته
 جانی از غار زبان بسر و کی میان محمد بنیم خان صاحب شین کردم و خود مودود محمد اسماعیل از خود
 اراده دارم که بروی لطیف سواتیان رفته سرگردانی آنها را مثل سر بلند خان و ناصر خان
 شاه محمد علی و غیره ترغیب و تحریص نمایم و آنچه فیما بین مکرین و حبیب الله خان شایسته و پند و اندیشه
 وضع کرده بیکدل کنم و آنکه با جوی برادر ختم پس در نزد اگر مناسب باشد قدسی الشکر غار زبان دیگر که
 نهایت راغب بر جا داشته متوجه این سمت فرمایند که در جی کوثر رسیده با ایمان ملاقی شود
 و اگر راضی صواب برای حضور افتخار فرماید و خط بنام بایده خان مستقر ترغیب و تحریص و با سدا
 اطلاع فرماید و علامه اسماعیل صاحب اخوند زاده نهایت مردمند است و حالا سوای او مردنی
 که دینت دارد و اوقات این ملک مدد معین و مراد خواهد اسلام باشد قابل جوگر منفرد گردد و دیگر
 بتامیدین بسیار از بسیاری که مینمایند باقی هر چه خواهد بود متعاقب عرض خواهم رسانید و باده
 والسلام مع الاکرام
 رفته پنجم بسم الله الرحمن الرحيم
 از ندی جان شایسته شایسته شایسته شایسته از ندی جان شایسته شایسته شایسته شایسته
 بعد از این شایسته شایسته شایسته شایسته شایسته شایسته شایسته شایسته شایسته شایسته

کمال خان برادر عبدالغفور خان رئیس موضع اگر در فوکش گردیدیم شخصی از طرف سیادت پناه
 محمد علی شاه و خان عالیشان ناصر خان سه عذایم رسید رسیده محمد جعفر لایع انده نزدین
 فردی رسید عذایم مذکورشان داد و برضامین مندرج مطلع گردیدیم و از میان او چنان دانش گردید
 که مقصد او غرض محمد و حسین چنانست که عا کر نظر میکرد و مقام اگر در یاغیان چند روز اقامت نماید
 یعنی بالفعل اقرب به جوار ایشان متوجه گردد و طهارت غرض ایشان از اینجاست این امر باشد که ایشان
 بالفعل اظهار کجاست از رنابر بعضی مصالح و نیز به پیوستگی چند روز و تعلیق که اسلام تا حال در کل
 حربه منزل ایشان بابرقت اسباب اظهار استیفاء گردیده و با او علیه را ابله مذکور را باطل بالفعل
 قطع کردن و پیوستگی خود را جعفر لایع الغر مشهور گردانیدن تا سبب صحت حوزة نیرند با او علیه
 عسکر مذکور را از قریب جوار خود دور دور در تعطیل و توقیف انداختند لهذا اینجانب هم مشایقت
 دیگر را ابله اتحاد و اخلاص را بپایانده خان و خواصین اگر در و حبیب خان اظهار حکم نیز گردان
 تا دقیقه با غرض محمد و حسین علاقه اتحاد و برست آید و طاعتش بهین نظری آید که عسکر مذکور در ضلع خود
 اقامت نماید و نیز تمهید حبیب خان را بر زبان اظهار کند و خود جریه معه چندی از رختها و خرم
 طاقات غرض محمد و حسین نماید لیکن بخوابین اگر در چنان اظهار کند که با جمیع نمونش شکر و ایمان
 کرد و قریب جوار غرض محمد و حسین سکونت میدهند میر ویم مالک مذکور را جمع نموده بنا بر نایند
 حبیب خان بحیثیت کثیر متوجه خواهیم گردید همین معنی را در دل خود مضمحل داشته اول بنا بر طاعت
 عبدالغفور خان رفتیم کمال خان برادر ایشان را با خود بریم و در سلطان خان برادر زاده
 ایشان را در مقام ایشان طلب نمودم و احمد خان رئیس ضلع کپلی دستید حیدر شاه که از جمیع
 سیادت پناه محمد علی شاه را در میان مقام یا تم به کلمه با خواصین مذکورین با جمیع در میان مقام
 طاقات واقع گردید و در مکالمه دشت آورده در میان آمد تا فاسیل آنچه در میان محفل مذکور بر زبان طاعت

جاری گردید و تخریر آن خیلی متعذر است اما تکلیف آنکه خوانین مذکورین هر چند در ادرات سلسلی
 بین از پیش بر روی کار آورده نمی که معیت لامت بجناب بردست اینجانب اندوخته چگون
 فحادی کلمات ایشان چنان تراوش میکرد که ذره از غیرت یابانی و محبت اسلامی خلاص
 قلوب ایشان در امثال احکام علام الغیوب اصلاً نمیدانند بلکه منتهای نیات ایشان محض
 مسنی حطام اینچنان و تعویق بر اقوان است و بس بر مسکن ایشان سخن کردم و بموجب حصول
 تسکین نمودم و در آشنای آن بعضی در مقدمات و عطف تذکره در مطاوی کلام مندرج ساختم بجهت
 بظاہر رابطہ اتحاد قدری بدست آمد بعد از آن بعد از خود در موضع کلکی محادوت نمودم بعد از آن
 عجب واقعه پیش آمد که نزد میان محمد خان از جنس نقود محض اشرافی بود و در پی اصلاً نبود و در آن
 اگر در از منخ خیزد و فروخت اشرافی اصلاً آگاه نمیدانند و تا آعلیه بر فروختن غله عوض اشرافی
 اصلاً اقدام نمیکردند و بدست آمدن غله بطریق قرض بوعده چند روز دیگر اشرافی را در آید
 بجای دیگر نرسیده و در عرض آن مبلغ حاصل کرده آورده شود و در آن راه رؤسای انجام
 متعذر نمید و در وسای مذکورین از بسکه یا معینی یقین کلی میداشتند که بالفعل لشکر مجاهدین
 حبیب خان خواهم از در رفعت لشکر ظهور بیکر پیوسته می نمودند و در غرض سگنداری ایشان کما حقہ
 بجان دول سعی نموده هر چند باروسا مذکورین از معنی کلام مانع گردید اما کما حقہ متوجه گردید
 بنا و در روز ششمی خج و دمشق مضرت بوجهی پیش آمد که اکثر اهل قافله عمرتا و اهل رامسر خصصاً
 مضطرب گردیدند و از استحکام استقامت در مقام افتاد دست بردار گردیدند اکثری از غلام
 ایشان مجادوت مشورت میدادند و تسخیر از ایشان بدون استیذان رفتند میان محمد بن خان
 نابار شجاعت جلی و جودت قلبی در باب سلسله جنبانیدن کارزار و در شرع مقدمات جنگ و مبارک
 نهایت استحال نمیدادند هر چند بحسن تربیر و لطیف کلام غریب ایشان را در توفیق و تسکین می انتم

آگاه و دیگر در بر ایشان مثل گذشتن یک سال بنید و بجا آمدی نشی خواج محمد رانز و در سربلند خان
 موه بلخ یک نشی روانه نمودم تا با خان موه در بابش در همه کلام بکنند و آشنایی هم فروخته
 بعزت خان موه فروخته و سپیدار غزایشان روانه گردیدند و بعد از آن یکی ایشان خان علیا
 ارسلان خان آمده اظهار نمود که من موه جامعیتی از اهل اگر در بنابر تائید حبیب جان فی الحال
 مبروم اگر کسی را از شما شوق جهاد باشد و غیرت تائید مسکین مظلومین در دل داشته باشند مرا
 شود که خرج آن من بزره عودی بر دارم و تجرد استماع اینجی جمع کثیر از اهل فاطمه و ناسیان محمد مصطفی
 حضور ما بر رفت او مستعد گردید و از ترمیز پیش کس چشم بسته بر تائید خان موه کرم است
 و استعیدان ازین موه در خواست گردید هر چند اجازت ایشان مصلحت وقت ندیدم اما بخش
 ایشان را هم مخالف امر آنجناب نپذیردم بجا آمد علی عسکر را و قسم نمود رفیقان میان محمد مصطفی
 و دیگر مستحلبین را همراه ایشان کرده بر رفت و ارسلان خان موه را ساختم و خود موه محبی باقی در من
 حسی کوشت که محل سکونت ارسلان بود درخت فامش انداختم بعد از رفتن ارسلان خان و دیار
 محمد مصطفی خان خود موه چندی از همراهمان که قریب محل کس باشند از آنجمله فضیلت با کمال کتاب
 اخلاص و کتاب بلا محمد اسماعیل اخوندزاده که استاد جمیع علمای این دیار اند و در مقامات جنگ
 و بیکار و تالیفات و اخبار و اشعار و دیگر کارهای نهاده و نهایت مهرش را از آنجمله پادشاه سید و دیگر جامه
 از رفقای خود و اطلبه خان عالیشان سر بلند خان ملاقات ایشان را نمودم و دیدم و جماعتی غزوات
 باقی بسر گردگی مولوی عبداله خان و در موضع حسی کوشت مصطفی گردانیدم و آنجمله بعد از اطمینان نشین و باز
 که به از نزد خان موه رسیدیم و ملا عصمت اسد برادر پادشاه سید را هم در آنجا یافتیم خان
 موه هم چند از سرداران نام دارد و از مردمان دیندار و آگاه با فضل از وطن خود بر آید و در مقام
 بطور مسافران نشسته اند اصل سرسین تقاضای شای غلیل نام که با خان موه نهایت دوستی دارد

در امر افت ایشان که شش بنیاد الوض جان مروج دشاهی خان و برادران و ملاقات
 واقع گردیده هر چند کلمات موافقت و اتحاد و داد و از ایشان صادر میگردد اما توقف در اسلاک
 خود بسک مجامعین بطریقیکه میگردید و یکجمنی متیرا دید و در روز و دو شب ایشان گذرانیدم و در
 ترغیب ایشان بر توبه قصوی سعی خود را رسانیدم اما از قرآن حالیه و مقالیه همین منتهی نمیدم که
 مقصود ایشان بر هم شدن مخالفت ایشان است توبی تخفیکه بحال بر سواصل در بایستی این
 منسلط است و در موافقت و مخالفت مجامعین اتفاق رفوت و شوکت ایشان میداند که اگر
 غلبه ایشان بر کفار بر وجه ظاهر شود تسخیر احوال کمال استعجال موافق خواهند گردید و الا
 راه سلامت رومی در میان موافقت و مخالفت خواهند پیود البته انقدر متیقن است که در انوار
 مجامعین خواهند کوشید اما این معنی هم متوقع است که فی الحال لباس شجاعت و شهادت در میدان موافقت
 و مخالفت خواهند پوشید عرض اینکه حصول منتهی شوکت مجامعین با جمیع عسکریه و ابدت آمدن مصادر
 مجامعین از رومی ایشان غلبی تعدد نماید آری بر تعدد بر حصول شوکت از سایر اخوان قرآن
 خود پیش قدم باشند و دیگر اخوان خود را نیز بر همین ترغیب نمایند و احتمال دیگر هم مضمون شده آن
 این است که اگر کسی بالفعل برنج کوشید مخالفت ایشان ظاهر باشد و امر مستعد گرد پس بخیل که
 از چه در است چشم بسته موافقت او بالفعل اختیار نماید و در تاسیس مبنای حشمت و شوکت او
 سعی ملین بجای آورد و سایر که بنا بر ظاهر همین مدعا فرم ملازم است حضور هم میدارند اما هر چه عذر
 پنج گونی مخالفت احوال بر مخالفت کلی از ایشان مستعد به مجله موافقت ایشان بالفعل بر تعدد برنج
 مخالف ایشان بالفعل است اما بر تعدد بر عده پنج گونی پس عده موافقت است این است آنچه این
 خودی از قرآن حالیه و مقالیه ایشان نصیه است لکن بظاہر پس راه موافقت و مخالفت میبویم
 در اطلب اخلاص و اتحاد میبویم دوستی بالفعل را بر دوستی سیادت چاه محمد علی شاه مخدض میدارند و

سیادت بناه را سر کرده خوانین اضلاع خود بنیاده را بنیادهای خود را بخلاف این
 بچند وجه مقرر میداند اول آنکه گنزد روی ایاباسین از جانبین وضعی اگر در زیر حکومت او است
 پس در صورت انقطاع را بطور دستی هر دو در جاعات غزات متعسر میگردد تا آنکه خود انقضای
 نسبت سایر خوانین این اضلاع صاحب حشمت و کثرت موافقت این خوانین در مقابل مخالف اظهار
 هیچ کار آمدنی نیست و اما آنکه در میان نو در میان حبیب اسفغان و سایر خوانین اگر در رابط اتحاد
 نهایت مستحکم است و میان محمد مقیم خان و سوجی از خاندان نزد حبیب اسفغان با فضل بنده از کسب عمل
 که خان مذکور را دیگر خوانین ضلع اگر در انقطاع را بطور اتحاد در میان این خدوی و بعضی مذکور اگر گنزد
 تحویل که مضرتی بایشان رسانند یا از موافقت موافقت ایشان دست بردارند و این معنی هم باعث
 وصول مضرتی بایشان گردد و اما آنکه سلطان زبردست خان که از اعظم روسای حاکم است
 با حبیب اسفغان را بطور اخلاص و اتحاد از قدیم الایام سید اردو کسب شایه موافقت خان مذکور گنزد
 باعث حصول رابط اتحاد و بنامین این خدوی و سلطان مذکور گردان این است محل حال خان عالیشان
 سر بلند خان و دیگر خوانین این ضلع را مثل سعادت خان و احمد شاه خان و احمد خان و شیخی
 و امثال ایشان هرگز سر بلند خان یا نعم و احوال با صرخان و حسن علی خان و سیادت بناه محمد شاه
 و امثال ایشان را از روسای غایبین که بایشان تا حال ملاقات واقع نگردیده اند از حال خوانین
 بطریق قیاس شناسیم که ایشان باعث حصول منی شرکت عساکر اسلام نخواهند گردید و دست ایشان
 مقابل کف نخواهند شد اما بر تقدیر حصول حشمت و شوکت البته راه موافقت خواهند پیور و اگر کسی
 کارزار بپایان ندهد یا بهیچ وجه شریکی ندهد آری بر تقدیر ظهور غلبه اهل اسلام موافقت ایشان
 زیر بنیاقین است البته احتمال وصول ضرر از طرف ایشان نهایت مستبعد است پس فی محال ایشان را
 محب صلیف القلب و حسن ظلیل الاخلاص و مخلص جان و صاحبان مخلص و البته تصور نماید که در هر طایفه

مولفقت

موانعت بالفعل تواند کرد نه مثل مطر و دان نفاق شکار راه مخالفت خواهند بود و کجاست کین
 و تا مدتی نماند که علیه اسلام را بمل خواران آورده و کجاست پیکار را برود چنان آبی حال باشد سر بلند خان
 و شاه بی خان در محاکمه شتر کشانین سعادت خان و شاه بی خان است و بنام جویان مستور از منطقه
 ضلع کمری است و از همه جانب که بهار محاط اقامت نمودم هر چند مقام اقامت این چند رتبه
 هم در آن موضع بود و آرد و کجاست از کسان موضع مذکور با اقامت یافته و این را رضی هم بود و نیز اگر احتمال
 پیدا کنند که شاید تمام عسکر بخت اقامت در همین موضع اندازند و تنگی مسکن و ف و مزاج احوال
 حال اگر دیکس بخت ضرورت برای چند روز در موضع مذکور اقامت نموده بقطعه خط بنام سید مصطفی
 و خان عایشان ناصر خان حسن علیخان بموقت جان عایشان سرزید خان متغین برتر غرضی است
 خطاب ایشان بنابر ملاقات در موضع مذکور ارسال داشتیم و خطوط دیگر مبلعه و مبلعه بنام غرضه مددین
 متغین بر بطلب طوره بدست یکی از رتبه ها خود نیز ارسال نمودم و ملاعمت امداد است و خرمین
 قوم دلسی بوی ترغیب و دعوت رزانه ساختم و شخصی را بطرف سعادت میل کرد که این نیز رزانه نمودم
 بجهت طلبت و مقصد از عقل فاضل درسی شنوای حق تبارک و تعالی شکوهرگزاران و ذکر آن بر روی کار
 آرد و در آن خط خود دسی بجای ارم و سر رشته کار بدست فادر مختاری سپاردم و درین اطلاع آرد و چنان
 معلوم نمودم که هر چند بفضل تعالی در عرصه کثیره برآمدن مقصد و توقع است اما وقت آمدن عسکر در این اطلاع
 رسیده بود و کجاست یعنی قبل از وصول وقت آن واقع گردید و آوی رفت آن بود که آید و دی مدتی مهلت
 از خود شکسته و از آن حضرت و از این اطلاع میگردد و به دیات و قری با تکلف در بعضی طرقی چهار
 اطلاع و تنجی الجور و سر کتمان دهد و سیر منیر و پس از یک روز سای این اطلاع مستعد میگردد و مذکور
 موضع اقامت لشکر حسین میشد اما وقت عسکر ظهور میکرد و فنی فزونی اینچنین و دیگر دید با آنداشی لشکر
 جواد کثیر الغل از مردمان کارمند و این است میگردد و قطع نظر از موافقت و مخالفت ممکنه این اطلاع

بر مقابل اعداء سزاوارچهر علم جنگ و جدالی افراخت و بر کفار و منافقین بی دغدغه و ترس
 هرگز راه مخالفت نمی پیمود و با دامن او میرسانید و جل منافقین را از هم میپاشید و بجز نیاور
 اگر میان محمد مصطفی فتح باب گردید و حصول مقصود و سیر حصول نیاید و از الله چه میخواست
 می آید اما چه باید کرد که اکثر رفقاء و جمیع اندک و بزرگ حال مجبور اند و بعضی از ایشان که بر اقصای
 و اطاعت بخت مستعد اند و معنی جهاد که عبارت از بجای آوردن سعی جمیع سپاه در مخدات نصرت
 خواه بر سنان سنان باشد خواه بسیف و سنان نمیدهند شاکت خود را بر سر شاکت امتحان میدهند
 با فضل بزرگ دین هم نهایت مضر مقصود است ولی تا مل و در میر است انداختن هم از مصلحت وقت بعید
 بگوئیم که این هر دو را بر از منتهات شرعیه باشند و از مخطورات فعلیه بیکه بین وقت است که بر کسی
 تا کل و طلائش خبر نایم و در جل مراحل نشیب و فراز که بهار مستعد شویم و سعی جمیع غلبه بجای آوریم و از
 افضل انواع جهاد تا بهر جای دانی از باریگاه حضرت عالی آنست که رفقای این ندوی و عوام و مشایخ
 این مجلس خصوصاً در بعضی شاکت این ندوی نمایند آنرا و از هر چند بی نقاب و بی چهره مقصود اند
 و علم نصرت دین و اعلامی کلمه را بعلین برافراخته گرد و باقی تفصیل احوال بعد از طاعات سید محمد و
 خوانین مذکورین مودع کرده خواهند زیاده حد است. اگر آنکه طالع محمد جمیل اخوندالدوله بنابر و در
 و دیانت و اراده و شجاعت و صلاحیت نمیکند و پیشتر ای نام فضلی این ضلع اند و محمد حسن خواجه
 این اطراف قدر کار دین بجان معرفت و در تالیف و ترغیب بل مشغول آید اگر کسی شکر شمل بخیرین
 و ازین بنامشان ابلغ فرماید زیاده حد است. و دیگر آنکه خان عالیخان سر جنبه خان بر حاکم
 بخنده بسیار نهد میراثشند لیکن ندوی مستغرق ساخته تا که طاعات از محمد علی شاه و دیگر خوانین بکلی
 سیر آید و ایشان این بمنزله را گفته بودند که باید نکاشت بنابر آن مورد فتنه شده اند پس کیست
 بنابر اندن ایشان تا وقت حاجت هم ابلغ فرماید فقط

بسم الله الرحمن الرحيم رتبه اخري كانت محفوظه في الاولى من المولى ^{عليه السلام}
الى المولى الاعلى الاجل امير المؤمنين وسيد المسلمين اعلى الله مكانه بعباده وشره ودينه باقتداره
قبحه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت ان الاخوين الذين جعلتموهما لي وزيرين ^{عليهما السلام}
واميرين باقتدار في اهلنا فاصرا لدين رب العالمين واما صحيان لايته المسلمين فاحسنهما من
مشير ووزير كبير اهلنا لا يفتان بان يسند اليها الامر فخطير اما اصغرهما فخطره في قوته ووروده
وصلايته وشبهاته غير انه شاب من الشباب وفتى من الفتيان فاجر الانتموه من الزلزال لا يفر
يمينه عن شماله ولا يتجدد بجاقبه الامر اماره اما اكبرهما فخطره ان من نبراس الكناس ومن جاريف
الناس الا انه ربما تحيل الله الامر الصغير في كسوة الامر فخطير فقد يظن ان الرجل قد اشرف على جهاد
وتستر لاطلاعه كمنه رب العباد مع انه لم يحصل رتبه الا انه في حصول المطرب براعيه كواعيد غروب
فستر بها في الافحام بامر عظيم والكمون غير كرم فبين انه قد فاز بالسي المشكوك ولم يات له الا
بنيات الامور ولا يتميز من الخاين ولا من ولا يعرف العيب من السنين واما ما لا يكون ذلك فغيبا
دينه بل الظاهر صعبه الذي خلق الجنيه وبراسيه الى الاطن به انه من الناشئين بل هو من كرم
الطن بكافه المؤمنين فاما شيعته احتيا الاصغر الذين يمدون انفسهم من اخوان مولده وديونه
مراحمه من محبه فليس هو من رجال هذا البقال كانهم لم يؤمنوا به او ادخل كل مقصودهم الانتهاء
والاقسام لا تغافل اهل الاسلام وحل فابهم الترفع على الاخوان وانفجر من الاخوان لاناميد
دين الملك الشان فاكنت في برد الامر الاكاسه للاخوان فلو اقم في البين فلو نظرت فيما ذكرت
عرفت ان استبدادي في امري واستغلا في نظري انتفع في ملكه كمنه لادين وجيع باب السبل فكنتم
النسبه الا اني قد انجى الامر على رايها وقد انسى عليه كمن لم ازل ارادها حتى لا يجال في ملكها
فيما فيها فالامر على ذلك الى لان بحمد الله تعالى وكله فاحسان عليان الا انها قد تحفظان فيما بينهما

اختلاف المجادلین لا خلاف المذاہرین یعنی ادفع وکلک منها ما استطعت تمامها الا کما لمعادین
 باطناً و الظاهرین ظاهر آفرجه الدعا و سکون فی اصلاح ذات البین و زوال التماس من طوبی
 و آمد مجیب بزیب و السلام نعم سہمی فی العلم و العلم و شرکی فی حل السیف و علم و دارائیب
 و توهم صائب و علم نافع و قطب خاشع و راضع نافع ثم لسان صدق علی و صبت جلی فی العلماء
 و الرؤساء و الالامین و انصفاً و اما اگر مدین ناصر الدین اعد و تاج و صبح خلعتہ اند و مورد
 سیزدهم ماه صفر ۱۰۳۳ هجری روز پنجشنبه یازدهم شهر مسطور روز شنبه پنجشنبه
 بنام شاه کاخار مورد و کشنبه ۱۰۳۳ هجری از موضع نهر —
 بسم الله الرحمن الرحیم - از امیر المومنین سید احمد حجاب خلائق کاتب علی القاب و نقی انوار
 آرد ملک جلالت آفران و ای کشور شہادت مستند آرای محافل سیاست و کیاست مکرر ذیای دین
 سعادت و شجاعت مقبول بارگاه آله ترویج دین رسول الله عقلت آیت انساب نلیل شاه
 ابد احد جلالت و صاعف جلاله تعبد از اتحاد و تحایف تحایف اسلام و ادهای هر بر مرصیه اسلام که
 سید الانام است علیه الصلوٰۃ و السلام شہد و صیر غلت و اتحاد و تجرید گردانیده می آید و صیر کرمیه
 سورت شمیمه بافت از دیاد مراتب غلت گردید و حاکم هر نفسی از نفوس شکستنی مثل خال
 غدار و خان و هر سطرعی از سطور غبر نشین بنیاد زلف محبوبان زینت بخش چهره قوطاس غلت
 اساس بودی بوده که در شحات مودات از صحایب کلمات اتحاد و آیات باران صفت مبارزه
 و علم محبت رقم و نایب اخلاص و اختصاص بود و محبت و دود و بر لوح سینه یکایک گنجینه یکایک
 علاوہ برین آنکه آنچه هر بر مرصیه یعنی یک کبر و یک حکم ارسال فرموده بودند آن مضامین است
 آگین را دو بالا گردانید و صدای تہاد و اتحاد و کبرش دل غلت منزل رسانید احمد صدق حق جل و علا
 بکر عمیم خود آن خلائق کاتب باین سعادت غنی و عطیه کبری که عبارت از محبت فی ادرت نبوت

و آن سلی القاب بتابید دین متین در رخ اعلام شمع بین از سایر اخوان و اقربان ممتاز است
 و این تعلیقات این توفیق را روز افزون گرداناد و هر چند مغفود مناقب آن اورنگ آرای جلالت
 از زبان اکثر خاص و عوام این دیار و اقطار عموماً از زبان نصیحت مآب بلا فیض محمد و ملا نصر الله
 خصوصاً آقا که بمجمل گزشت محبت بی شکر است و مراتب رسیده بود و باعث استحکام و ابدانیت و
 علایق محبت گردیده و بکن درین ایام جنبه فرحام خان اعلام نشان محبت عزرا ن آید و خان
 بخشی که بنا بر پستخاده اشغال ملائقت نزد این غیر رسیدند تا می جال خبر پستمال آن جنبه خل
 منفلاً بیان نمودند که بسبب اجتماع اخبار فرحت آثار علویت و در نور غیب آن عالی منزلت در باب
 اعلام کلمه الله و احیای سنت رسول الله که شرکت عظیم معدن و کفر و متمر دین و کمال نه است
 و جلالت آنرا از منزلت در میان سلط و محارک صورت استحکام سلال محبت و اعلام و خلعت و خصل
 و دلاگری و حتی که ما مردم ضعیف را که محض جان خود را از جمیع ماسوی الله منقطع گردانیده
 و سینه افلاص آئینه را از محبت جمیع من دون الله مطهر کرده بنا بر نصرت حقین
 و اعلی زکله العلیین که رسیده ام و از محبت اخوان و اوطان و محبان و دوستان
 روگردانیده در محبت مبحان حضرت حق و عداوت الله آرا آن غادر مطلق باطل
 مشغول شده ایم با کثرت محبت سید ابریم نه عداوت آری باقتضای آن ناصردین متین
 و تأمر احکام رب العلیین در اثر سرشته سید المرسلین لازم که عداوت محبت مستحکم تر
 گردد و اینهم و تعلقات فرحت آیات آن برگزیده خالق السموات محض الله و
 فی الله خود را بنیم نهایت تمنا ی قلبی بود که ملاقات جسمانی میسر شود اما که درین
 جزو زمان جمیع مؤمنین ضلع سوات و غیر و همین و غلیل و غلبای دُورانی و کائنات
 بلده بنا در پاسبانان حکمران ساسای کن دیار بر بهین منی اتفاق نیفتد که بغیر بریم زلات

باینده خان خیل و کسر شوکت ایشان هرگز بزرگ باب جهاد مفتوح نشدنی نیست و این فیروز را برین
 معنی ترغیب دادند که بعد از انقضای ماه رمضان المبارک بنابر استیصال منافعتین مخدومین متوجه
 شوم پس بر پاک کردن بلده پیش درازا لواش منافعتین مذکورین تخریم بنام چنانچه اینجی نهایت
 پسند خاطر این فیروز جمیع دوشین این دیار گردید و بعد از انقضای ماه میام در ضلع سوات
 ایمن همین که ماه مبارک منقضی گردید بر رسم کربس غازیان در رسید هر چند عرض بعضی اهل
 مانع ملاقات جهانی فی الحال بود اما یکصد و بیست و یک نفر از دینا ملاقات کردند که دل خلد
 منزل این فیروز خان انقضای نمود که آن برادر عزیز را هم درین دولت و جهانی رسالت جاد و
 شریک حال خود بنام دادیم از ایم بانواع ترفیحات و تزیینات بر سر انجام این مهم عظیم کش
 کشان آرم تا اگر جنس نفیس و در ترکیب این امر عظیم شود پس زهی سعادت ایشان و الا بقدر
 البته چار و ناچار ایشان را مستعد بنام کردیم که پاره از کلف و سیه و قدیمی از دستار بجا بیاورند
 استیلا خود مرور و باغ در نزد این فیروز مانند باغ منصور رب العین و جاسید المرسلین سرخ و
 و چنانکه در میان خانی سلطنت و مملکت موقوف اند چنین در ملک جاد و دلی بوجابت دریافت
 و علم حارج جنت موصوف شوند و در میان جمیع اقوام و اخوان اهل زمان نیکنامی رحمت عالم
 و تمامی جلیل برست آورند و در حکام علاقه محبت مدد فی الله که سعادت جانین و شرافت عرضین است
 شهبه جمیع روانم و زبان زد هر خاص و عام گرد و تا برین مصالح بنویسیم که ملاقات جهانی فی الحال
 و چیزی از این من ربانی و محبت روحانی که این عاقل و خاک آرد و به عقیده بعضی قدمت قادر مختار
 بآن فایز گردیده آن برادر عزیز را هم بنابر استحکام علاقه اخوت تعلیم بنام در همین معنی متردد بودیم
 که اگر عارض ملاقات آن برادر عزیز شوم اشیاء دوشین بریم بشود و اگر از آن چلوتی بنام شکرت
 ایشان درین امر عظیم از دست میرود بآرا علیه بزرگی لا از اعز عزیزان و عظیم رفیقان خود که

عالم اکبر

نواب وزیر الدوله محمد وزیر خان پیا در زاده قبا له و شفا اجلاله قوسلام منون و دعای اجابت
 مقودن داخل آنکه تمام کرامت مشرب صحت مزاج و روح و شغل بر بر تائب خلاص و اتحاد و دولت
 رسیده متعاقبین غلت گنبد بر مضغه ظهور رسیده بر تائب فرحت بی نهایت و ارج مرتبه بی نهایت
 احمد مدتی جل و علو کرم عظیم خود آن خدمت یاب با این افضل عبادات و اکمل عبادت که عبارت از
 حجاب است موقوف و مشرف گردانید چنانکه این تخم شجره جبر و در سینه بی کینیک گشته اند بجهت این
 شجره مبارکه را شب روز سر سبز و شاداب گشته تیر زار است طلیعه باعث برکات خیر و دارین گرداناد
 این فیور را در دعای خیر خود مشغول دانند و در باره این فیور دعای خیر شب بیدار مشغول اند و در ظاهر
 خلعت معطر را از طرف این فیور دسار مجاهدین مهاجرین طلیعه دارند که بفضل الهی جمیع دشمنان
 این نواحی در مقدمه ملای کلمه پروردگار و آجاست سیدالابرار در یافت این مهاجر خیال
 چیست و چنانکه آن حال خیر اثنالی ایشان لائق فاش گردنی است آنچه را محبت و خلاص
 مجاهدین هندوستان با این فیور مصروف میکردند از زبان در حق جمیع اقوام افغانان عموماً
 و قوم بریفنی خصوصی قصور باید کرد اگر چه این در سب اگر چه صرف جان خود را در بنده
 بخوبی نلی شمارند اما در بدل مال لاچار اند که استطاعت ندارند بنا و علیه یکگز نه تردد و تجاوز
 غلصین هندوستان که از جنس غریب و ضعیف و اندوختگی است که حلای و غیرت با بی اوفه اند و در
 مهاجرین و مجاهدین مصروف هر چند جدو جدو میکردند که در خد شگزار می خواستند سر کشند اما
 چون طریق ارسال مستحسبی با نقد تجریس و تاسف نمیداشتند آنرا لامطابق نهایت حکم سهل
 بدست آمد صاف خراوه نگذاشتن مولانا محمد اسحاق بران اطلاع میدادند بنا و علیه غلصین
 بجان و دل کوشش نمودند و بقدر استطاعت خود مثل انصار کبار را ز خودم و خلاص گرفته و در پی
 و اشرفی قدری جمیع نموده ارسال کردند اکثر آن رسید و بعضی از آن نداشتند و در پی رسید بجهت که

نزد سولای محمد اسحاق چپری خواهد فرستاد نزد انجناب بلا تکلف خواهد رسید و آنچه ملا میباید
 سابق انگار از اخذ سوله محبین بنمودن محض بآبرو معنی بود که ایشانرا طریق ارسال
 بدست نیامده بود احوال که بدست آمد آن آید انگار هم نخواهند فرمود اطلاعاً نوشته شد
 تا خاطر عاقل از برپائی مسهل باشد از طرف ناخواسته و تردیدی و شکری لاحق حال شود که از
 طرف خج هم عسرتی نیست و آنچه معیار بنای مقدمه چهارم در پیست غیر خجیام رسید
 برآورد کم میان میرسد احمد علی صاحب نیاید از طرف آنجست بیست لامت بجا آورد و در حق
 تبارک و تعالی قبول فرمائید برآورد مجموع اظهار نموده که آنجست بیست لامت باین معنی فرمود
 بوده که اگر طلافی معنی این غیر خود دعوی لامت میکند پس از طرف من بیست ادجا آرد و اگر
 آواره این دعوی محض از زبان رفتار سر بر میزد پس چندان اعتباری انیدارد و هر مان
 حقیقت الامر اینست که این غیر محض از زبان خود هم دعوی نموده که بیکند که این مافوق خاک
 دوز و بقدر بلا شکست برب از پرده غیب برین منصب سیراف از مدت میره منصرف دانید
 اند و بفضل باطن را که مامور ساخته خدا میگوید عالم انجهر و الکتمان و الاستر و الاعلان است که آگاه است
 بر بعضی که آید بنده و گاه قادر مختار و مافوق عبودیت شایسته صادق بحت است اصلاً و مطلقاً
 بطلان کند برب در آن دخل نیست آسمانی را با البیعتین تصور نماید و در سوره ای طلب کرد که
 که هر که اقرار این منصب میکند مقبول بارگاه و لایزال است و هر که بکار ریش می آید بیست لامت
 بارگاه ریب و اجلال روزی که همه اولین و آفرین بجزو مالک که حکم عالمین است و در سخن کم خود
 مرا این منصب بشیبه و در و بر روی خبر من که سید المرسلین است که برکت اتباع منصب یافته جمیع
 خواننده و رتبه انان من که باین منصب از کرده اند بکلام مناسب عزت و وجایت خوانند
 و آنان من از منصب انگار میدارند و در همانکشت چاه خواهند کشید و از قیامت بیست لامت

آنجست بیست لامت

و تباریب اینیم تا شایسته هر شرفی برتر از اینخواهم که کسی از مخلصین باین ذلت گرفتار شود و بگویند
 چکنم که استطاعت نیدارم که هر کس یک کشتن در سبب خود آورم زیاده و السلام
 الاکرام تحریر یافته بیست و هشتم ماه شعبان ۱۰۳۲ هجری مقدس از مقام حار صنف سواد
 بحسب امده الرحمن الرحیم . حق عبد الله المنتهی لفرقة الدین الملقب بالکبریا
 الی قمری سماء العز و الافلاک و تهری تکلف المجد و السناء و قد فی قطب السلام و بضعتی شیخ الاسلام
 رتانی دوحه الرحمن ریحانی درختة جهان بیدانهامان بحالم الاسلاف و اعلام الاخلاف از
 کلمه الله آسمان لبرین الله اما اکبر حافظه اشکانه فی الاعراق صغی الاخلاق رضی الافاق و اما
 اصغر حافظه رب فی انه ذوالخلق الموعود فاس العیوب العظیم العیوب و دور الله عما عیبت
 الصادقین و احق قلوب الکاذبین و المناقضین السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فی الله
 الصفو النضو از اخو خبی من الظلمات الی النور و هو بی احسن شوائی و ادانی فاکرم ما وای و استغنی
 فی افضل عبادته و تیسری احمر طاعته و داخل احد افوق طاقته و تکلف عبدا لا یقدر استطاعته
 و آلف بر حمته بین قلوب المؤمنین حتی قاموا الایمانه الدین فاصبحوا اعداؤا منظرین و اعداؤا متوای
 حاة لاجاء الله بتراته علی اعداء الله و دعاة الی الدین القویم هداة الی الصراط المستقیم فتم من
 و تم من یحببهم من یهدی و تم من ینیب و تم من یراجی و تم من یربی و تم من یرادی
 و تم من یربی من الله علی بان امرنی باجماع و امرنی علی العبادات و اصعبت بحمد الله امرؤا مامورا و ساعدا
 مشکورا فاقنوب لاسری عباد من الاحرار و انتصب لخدمته من الانصار و صابرین فی الباساء
 و الصبر و کربن فی الشدة و الاستراخه فی الخصب و الرخاء و العنت و العناء و الی غفران الله و له
 و الی رضوان الله منساقون و فی ذلک ظنی من المتنافسون فاکرمهم من الرجال کما و عند الله
 ذلک کبر و آو من منته علی ان اخرج من من غیر ما من لواحقا موافقا لما زاد و الا فادعنا لا دنا

کبریا

كبرنا الاعناد وادلا على ان اثبتوا الصدور ولودا للرؤس ارتاحت القلوب اظلفت النفوس
 ووضعا بجبا ود الانفاق وتشر في ذلك دعوتكم الى ابعاد الآفاق وانتقبا اول الانبيل كرام الاموال
 فانتدب دعوتكم في ذلك طائفة من الرجال فمنهم من بسط عليه في رزقه ودس في رزقه فاصبح في سبيل الله
 من المتدسعين في النقعات كتبت عليه من المدح المطرعين في الصدقات والموعودين بعنف الخطيات وبلغ
 الدرجات ومنهم من اعيت عليه ذاهبة وجمعت عليه نواصب فجد فيها وجد وسعي في ذات يده واجتهد وزر
 في الغلب غنى وفي الدنيا زهد اودهم من الذين لا يجيدون الا الجهاد فاداء له سبعين مراث واسباب الحرفة
 اجاب بقتوى كرم حياء ابياه المنفقون ونعمي لكم مرها ابياه المتصدقون فان ما ابراهيم لم يعطينكم في حرمهم
 لما كلكم لهم الذين زكرا سبعة آلاف وتسماية وخمسين من تارغب الجمال والطيب الجمال باخلاص العلوب
 وارغام النفوس فان حجة وكله قد بلغ مبلغه وحل محله سدد انث الله فله المهابرين وديده ثلثة
 المجاهدين وديده ثلثة المجاهدين وديده ثلثة المعاندين وديده ثلثة الال الصدوق والوفاء وقربا بمكاته
 اولى العداوة والشتاق والقيده بتعاذ اهل اجبائية والنفاق ديكيت كله من حسن باعلمكم وديكت
 من افضل ما علمتم را بشر دافا غم انث الله سمعون كاتبة لكم قريب را دعوا الركب فانه سبب
 فافهم الله الذي شرح لي صدره ويسر لي امرى دشد كما ازرى ووقلما لغري تشكر الله على نده
 الوفاات والمولات والمصادقة والمصافات فان نده النخاب في ذات الله دهم افضل الاعمال
 وند انصاف في سبيل الله فدراك حسن الافعال ثم ان ما ارسلوا ند وصل لدى وفتح الى معيين
 اكرمهم يند بن ابي جليلين العظميين ردوا احد ما يدين من حرمتم الهدية عليه ووقضوا له اية من كفرة اهل
 التجارة الكسين قرية ساره مصدا كنبي بعض اخواني را ساء رنض خلا في ستر الاسمي عن عيون الرقاب
 من اصحاب النفاق فله در كما من طنين على رغم اناف ارباب النفاق وكان الا على تحويل الهدية
 على ذلك الناجو على ما جرى بينه وبين الناجو الذي عندكم حاضر كوساطة انا انت الذي هو في البلدة

الموسسة على الكفر لاثبت من ان ما يات به مسلم الراية شدة ذاك محاضر موديه لنا من الدرر المفضة
تمهنا هذا التاجر كما احسن هذا السبل اذ لا نرى فيه لا كثرة ولا قليل الا ما كان من الفتاوى بين الدينين
فانه الاحكام ما يخذ في البين ولا غرو فيه فان ذلك اجور ما عيه وكان ما طاب ان يكتب جوابا
اهل خيرة النعيم وان يستعمل ثلثة خواتيم ثم ان التاجر الفاجر قد اطلب جواب الاول الكتاب لانه
احترم في امثال هذه المراسلات وفي اشباه هذه المعاملات ان يكتب ثلثة اجوبة يتي في كل ما عجب
ينطق كل واحد منها بوصول الهدية فكتبنا على ما ذكرنا اليه وارسلنا له دينهم واد الكتاب الثاني في السار
الامين والشيخ في طاعة رب العالمين فوجدت الكتاب الثاني مستملا على تلك المعاني الا ما كان في طية
من كتب بعض المحققين كالشيخ وحيد الدين وعلو الكبار والسلاطين وغيرهم من المؤمنين الصادقين ولا يرا
اكتفينا على هذا الجواب تنقصر سوا اتيها الاجاب وتلفظوا ايا اولي الالاب ان كتابنا هذا جواب لكل
كتاب ووجدت ايضا في طية قرطاس قد كتب عليه اسرار المتقين وعددا ووصلا وكفى برتبة
على ما علموا فزودنا ذلك القرطاس محتويا اليكم ثبت رصدا عندكم وما كان بعض المتقين من
احاضرين وبعضهم من البادين ارسلت قرطاسا شدة عند الشيخ وحيد الدين ثم اني كنت كلوا احدهما
شئنا لانه ان ضاع الاصل خلفا المشي واخبروا ان احمد بن عبد رب العالمين وصل على الله خير خلقه محمد
والله وارضاه وسلم جميعين **حج** ايضا ١٢٧٧ هـ رخصت المباركة **سنة** بسم الله الرحمن الرحيم
من استبهم الخليل زوي الغرام الخليل الراجي لرحمة الله جليل الى امين القلوب ان العين
المتفتحة بقاب البعد والدين آتجيب السبب الالاب لاريب ان تتردد في خلقه الشائب المتجمل طية
اعطاب حلق السان غيب البيان قزير الاغلا ووحيد الاحبار او وصل الله الى غاية الآمال
ورفاه الى ذروة الكمال تحب السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فاني طالع ما كنت محقق البصر الى
ما جرى به القدر في احبابنا المحتجبين عن نظر المتبين عن القبا والسرة تسانا اسكب العبر والكار

حراسه را و نامارح الشمال نفیق بنفحات ریاض الآمال فاخضر به احوال و امین به البال
 علما ان منبت نطقه انما هبت شمال و السلام و لكنه نزل علی کتاب کبریم و ما ادریک ان کتاب
 اکبریم خمره من غمور خبات السیم آوطره من عین الکافور السیم حمی الاعظم الیمیم و نسفی السیم
 السیم یلغی نارجمی و یروی ادم الهوی و یرفع نقاب النوی و یخرق نقاب النی لکن بادیه
 ان قد العیا یجلب البغیر اذ ان الیج نه یستعب الا صفر اراعی ان کما یکتب اخبر و خطا کب
 قد تشعربان و ای کب دایه و ما ادریک بایه مرض و یل و تعرض عویل خفاق به صدرک و یفنی
 فخرک و تشت به امرک و تبده به صبرک علما ان جانی ما ساری و نشئی ما دهنی و اتصل قلبی
 بالعلق و اشرف کبدی علی نفس اضطرت الی امیر المؤمنین و اعترت الی امام حسین قارعا لالباب
 اکرم اکرمین و صار عا الی رحمة رح الرحمن قایلا بالامام الهام و طلیفه اصد علی الانام قد حق
 الظلام و دق بالاسقام و غمت دایه و تار و حیم اباسا و الصرا و دلی الله شکو علیه السلام
 ثم دعا ک زجر الله المستعان و یهیک و اعیا و غمض منه الی رب راغب و دوی با عهد عنده ربه
 و ما دوی ربه و هر حسیه بشری کب ایها حبیبی کما رحمة الله قریب و لان ربنا مع حبیبی ثم اقول
 کت علیما و اذکر کت علیما اما دریت الیها یعنی ان مصائب الدنیا الی منی فطیک العبد و الا حقا
 فان المؤمن کما العیاب ثباب و طلیک بالرضا بالعتار فان هو یخرج البلاء و ایاک و الی علی فانا
 نشین الفتوة و الروع و علیک بالاسفاده فانه تزیین المردة و السهاته و ارجع السنی الشدة و
 الرخا فان رکب سیم الدعا و ترک کل علیه فانه لن یفلح الا الله یكون و قبل الیها فانه لن ینج الا الله
 و کما انما لا زال ما دعوک دعا تر یخرج و اعوذ بالله من دعا لا یسبح و استنوع الله حاکم و ما کب
 و عیا ک و ما کب و طلیک و حبک و ایاک و ایاک و ایاک و ایاک و ایاک و ایاک و ایاک و ایاک و ایاک
 و دای الزمان و اخفاک نم ایاک البوران و اعلیک طریق احمدان و علی الله کلمات الیستعان

ثم انه كان تكلم المصدا باسم امير المؤمنين فاطما حاشم من ساق محمد بنى دعوة الرجال الى الجهاد
 والمال كونه قد انتدب لها عباد من الاحرار لدين الله الفار قد وجدوا فيها دودا وانفقوا مما زورا
 وارسلوا با دصولا فخر الكرم الله اليهم خير الجزاء واكتبكم في الدارين حل الحمد والياء قوسل ذكركم
 بدقه وطلبه الخ باجمعه وكله الا انه لما وصل في ضمنه الارسل اشجان جليلان فزدها قطب الاسلام
 وانفقتا قدوة الانام وكان في كتابها فطاس قد كتبت عليه اسما والمنفقتين قدوة ما انفقوا فان
 اردنا ان نكتب لكل واحد من ارسل من طبعكم كتابا يدل على رسول الله ارسل طلبة لنا ان نكتبه لك
 لكل واحد من ارسل لطريق اشجين جليلين فان من كثر اكتب بهما ايضا فلهذا رأينا ان نكتب
 على فطاسين اسما وجميع المنفقتين سواء ارسلوا بطريقكم او بطريقنا ونسجلها بجزائهم انك نرسل
 واحد منها الى اشجين والاخر اليك نرسلهم رأينا ان نكتب لكل واحد من القراسين فاننا ان ضلع احدنا
 من السنين خلفه الاخر طاريب ومن ثم ان الطريق الذي اختاره اشجان لا ريب في انه المختار عند
 كل ذي لب في عرفان من اراد ان يهدي شيئا للجهاد بن طليعة ذاك الطريق فانه الطريق الحقين
 ذلك سلام عليكم وعلى من يحبكم وعلى اهلكم وذلكم ثم بنام شهزاده محمود وحبست
 بسم الله الرحمن الرحيم . اكرام امير المؤمنين سيد احمد تجددت شانزاده والا تبارعنا بعد
 ترفع القدر وسبح العصور سلاله خاندان ارباب بهيم ونخت شهزاده ميرزا محمود وحبست بكم
 المرفس وادخل الى غايه ما بيناه بعد از نجابت اكرام شون وادعوات اجابت مفرون برانها
 جلالت پراي واضح آنكه رقيه كبريه سعادت نشان سيد عبد الرحمن بن شهزاده وادعوا اين صنيف صادر
 كرايده بود سيد ميرزا محمد عليه راجع فيه در رقيه حذوف ساخته كرايد اينجا بن سال نهمه رسيد
 متصا بن لطف الكين واضح كرايده آنچه طالع مودت وعلت درميان طرفين بخوبي انك حكم معلقه برانها
 ومساخاد درميان طرفين كمال انظام انهاران براتب بخير وقررت بعد كمال غير مستغنى از انهار

و نهایت به ایت آن غیر محتاج با خوار از بسکه از چند روز ابواب سل در سایل ازین گویان
 و در دست تا بلا دور ب مسدود بود و بنا بر علیه در ارسال مکانیب مودت اسالیب میگردد
 نوعی و اجمال و تسویف و اجمال واقع گردید با تفعل در کار و بار خود منقولیم و ظهور اثرات
 آن روز با نگاه انس و جان غمگین به مول آن آوازه ثابوت مناسب متعدد عداوت خواه
 گردید البته در آنوقت حرکت سراپا برکت بر تیر فرض مین خواهد رسید با تفعل و امانی هر مملکت
 و ترقی در ارج انتخاب بنایب و رغوب و السلام مع الاکرام ط بنام شاه نظام الدین سید
 بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بقدرت سراپا برکت آفادت باب
 کمالات انتساب تربیت فرای ایجاد کرامت روتق آرای سندها لایای مقام نظام شریف
 نظام الله والدین و الله طلال و ایت علی رئیس المستعین و المسترشدین بقدر ازاد
 نجات سنون و ادعای کرام شون جز برای ایت پرایی واقع آنکه حقیقه علیه و در نتیجه
 غرور و در فرمود مراتب سرور و در آنجا از در آنچه مضامین الطاف آگین منسج بود و در نتیجه
 انجاسیه علایق بجا نگشت و انجا و حکم تر گردانید جوژی قاصد که برفت آنجا باز شده بود
 در عین انتظار رسید باعث تسلی خاطر نگران گردید و در فکله از خجارت سست پشیا در بقدر
 و در منزل که چمنده بودم تا آنوقت با قاصدان مذکوران در چهار شدم بجان خود و منزل
 ایش از قصر سافت سفر دست آمد و چهار روز مقام نمودند بعد از آن بجان سمت روان
 شدند و زیاده و السلام مع الاکرام ط جو خطی را به نجف خان خانپوری در عربی از مقام اب
 بسم الله الرحمن الرحیم احمد صداندهی خلق الانسان و علیه البیان و الصلوة و السلام
 علی سید المرسلین و علی آله و اصحابه افاضل افراد الانسان و آله عبد من امیر المومنین
 آلی قده المخلصین و در عده العادین عبد السلام علیکم در حقه الله و برکاته قده و صل علیکم

العلیّه و رقیبتکم البیتۃ الدار علی ۷۰ بصیرتکم و حسن سر برتکم تشکر است تعالی علی ما و فضلکم
 الاعمال آید و محبت احمد و بعضی سده و هجرت حسن انصال ثم ان رتبات تبارک و تعالی امر ما بر
 بدو نیکو سید المرسلین و شی بکافه المسلمین و قال غرض من تأمل تعالی فی سبیل است لا تکلف الا
 و عرض المؤمنین نعمت مجد است مخلون بامثال امر ربنا العبد بر داتم البیتا ندعون شما که گشتانی
 هذا الامر فخطرت ان الاهدان یحکمک صادقاً فینا ندعون و یوفقکم کبریه الایضا ما یجدون ثم استعنا
 من رسالتکم بلان السید حمید البشیر سمعون جوابه بلان و کماله غیره و البشیر السلام علیکم
 و علی من لدیکم و خط سلیمان شاه بادشاه کاشغر -

کسم اسرار حسن الرحیم . شعر منکد باشم که بر آن خاطر عالم گذرتم لطفاً میکنی خانی
 درت تیج سرم نه سیادت و نجابت پناه شرافت و ایالت و شکوه و توبه اسالکین
 قدوة العارفين مقدر اسرار آبی متکثر از ارغافناهی جامع معقول و منقول حامی فروع
 و اصول حافظ کلام اسد حاجی احرمین حضرت سید احمد حیدر سلسله است ثانیاً بعد از ادای
 آداب تعظیمات و تکریمات فرادان مودع من رای فیض پیرای سیدار که آحاد الالات انجید و
 بعون و عنایت رب محمود و بکین توجهات شما سادات و علی رؤسنا و آباءنا و صلوات
 صحت و تندرستی آن ترویج و رواج دهنده دین نبوی و شریعت مصطفوی از درگاه
 همیشه و هر حال مطلوب مرغوب میباشد که تبه نامی و خداوند گرامی که از ارادگان شما شغفت
 مرحمت و میده نوازی و عظام پروری البصابت معتد خاص و مخلص با اخلاص سید محمد اسد
 داشته بودند در بهترین ساعات و خوشترین اوقات در عین مگرانی رسید دید و رانوری
 و سینه را سروری کشید بیت فاصد رسید نامه رسید و خبر رسید و حیرتم که کجا بگردم که نمی شناس
 بطلان در آید مضامین مندرجه آن کلی و خودی منبهم گردید چون شعر برغزای کافران

صاحب خرد حقیقت این ملک شتر برسد محمد رافع دلاخ گردیده که راه است بر آه افغان
 بهیچ وجه من الوجوه میسر نیست اگر سبب کثرت برف و کوه و آتانه قدم از سر ساخته بالواس
 و العین بگذشت آمده سر خود را در پس آن صاحب بصف دین آنحضرت میا ختم و خود حقیقت
 آن فیاض معلوم بوده باشد که این خاک را در این ذره میفکند شب و روز بلکه دست بسال
 منصفی گردیده که باز مره رنفته و کفره متوجه ایم که اکثر آنها را بقبل رسانیده چنانچه گوشت
 بمجد و چهار یا یکبار و تبررگان دین ملک کلکت را در تحت تصرف در آورده ایم اگر بمجد
 خدا در سل آن صاحب ملک پیش در داشت را از کفره غره خالی ساخته و توجه بشیر آورد
 انش و مانند این خادم سادات و علما و فقرا و هر دینی که اعلام فرمایند در مقصد ملک
 مذکور شریک می شویم که بایان فرستیم و در راه اسب بحد و کشیر بایان میرسد هر دینی که
 بطرف کشیر برده باشد آمده ایم آمید که این خادم را در حسن الادوات حضرت خدا درشت
 خاص از دعامی خیر فراموشی و نیسان جایزه روانه اند که این زمانه آخر زمانه شریف است
 آبروی این احمق که علی الدوام بمقدم رفته که بحد کفر رسیده اند جنگ و جدل دارم بخواه نگردد
 مگر آنکه از مردم درانی که دین را فروخته اند و بکافران بکشد و انداخته و کلی کارزار
 که منافقان اند زاده و غیر شوق و میا آن صاحب چه در قید غم در آید و التعمین یا داری
 یک چکن مرغونی فرستاده شد رسید آن بر نگارند بجای پنج هفتم شهر محرم الحرام ۱۲۳۲
 بکنز اردو صدر چهل و سه لوحه عتبی علی الصلوة والسلام در موضع پنجتا رسیده
 نقل خط سعید محمد خان برادر سلطان محمد خان مرسل است دسم ذی قعدة ۱۲۳۲ هجری
 موضع هر یک کت ضلع سوات تو در دین را می یقین برای جایی است که بخت و عوالی است
 ذات ببرکات هدایت و احادیث آنحضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم و آله و سلم و آله و سلم

تبلیغ تحب سلام سنون و آلهام مراتب تعلیمات و تکریمات مناعت موقلان کشیده و نشان مستعدان
 و انقیاد عقیده و آراخ الاضداد سیدار و گدازش اوقات بافضل و عنایات حضرت فیاض سلطان
 و تین توجرا حضرت معارف خیریت و محبت و دولت کافی است همواره محبت سلامتی و جود و کرامت
 عطای از درگاه حضرت باری عز اسمه رسول و مامول ترویج کامل اگر پیوسته بارقام حالامسرت
 و ارشاد خدمات لازم اینولا سرافراز و سرور فرموده و کدورات مخصوصه و معای خیریت بین
 مشمول دارند از باده حداد و طب شفقه خاص در جملش مودت شهر ذی الحجه سنه ۱۲۳۳ هجری
 از امیرالمومنین سید احمد سجدت عمده اراکین طالب مقام قدومه و خاخن ذی الحجه سنه ۱۲۳۳ هجری
 جابر الشریعت محکم پرایی میادین صولت سرور و غفلت شمار طبایات آثار شرکت نشان سرور
 سعید محمد خان از اهل انباله و ضاعفا جلاله و دفعه اسد المایح برضاه و اوصله الی غایت بنیان
 بعد اهدای احسن تحائف اسلام یعنی کلاه مسته و یابحین سلام و آو عید از دیاد و منصب کومین
 و این واضح آنکه نامزدی در قیام گرامی ششصد و اربع مودت و اتحاد و مکرر حلت و دوداد و احسن
 اوقات و اسعد آثار سید اتولع مسرت و اصناف محبت بخشیده آنچه از نوک خام مودت شامه
 صورت و رقم پذیرفته بود که آنجا نب را که پیوسته بارقام حالات مسرت و احوال و ارسال خدمات
 لازم اینولا سرافراز و سرور فرموده باشند پس این که مقتضای علاقه مودت و اتحاد و مودت
 همین است که آنچه مطلوب و مرغوب باشد بطریق فرمایش در میان آنها کرده آید لیکن در اقام
 ترسیت پس عیب برتری است پس غریب که کفالت ربانی و عنایت رحمانی بحال خلاص شال این
 بنده ضعیف و مجرب و صرف است که از پرورش سایر مخلوقین مستغنی گردانیده پس در خدمت خدمت
 من همین است که خدمت دین منین و پرورش جاسر بر زمین و احانت خود مجاهدین و استیصال کفار
 دین بکار آمدن و در کرباب و در کوشش خوانند و او با تقدیر و مصلحت و سرور و خاندان و اندیشه که

بخواب خدمت خدمتی دیگر ندارم و سلف دنیا بجای هم نمیشه ما ریم و آنچه آرزوی قلبیه رسیدیم
 تخلص بابر علای دین رب العین و احیای سنت سید المرسلین بحال می آیم و الا امرای قبیح و شکست
 غرضی نیست آن تنای حصول مناصب عزت و وجابت در دل دارم و آرزوی منی حکومت و
 نه طمع حصول مال و نه مال گاهی در دل خطه طسکینه نه خوف از عداوت کفار و افعال و منافقین
 آنچه در دل میباشتم شده از آن برنگاشتم اما تفصیل آن پس نوک قلم و صفو قرطاس از احاطه آن
 عاجزست بجز صورت انجانب از خبر خوانان خود تصور فرمایند و پیوسته در سینه عای صلاح دارین
 مشغول دانند بآمی تفصیل سرگزشت آنچه در از زبان حامل برقیه الوداد سعادت آگین ناظر
 غلام محی الدین راضی خواهد گردید و زیاده و السلام مع الاکرام **ع** نامه نواب محمد علی خان
 راجه پوری که سی و نهم ذی الحجه **۱۲۳۰** هجری رسید بسم الله الرحمن الرحیم - این نیازمند
 حضرت بی نیاز را از بد و تشو و نامحبت خاندان رسول و مودت و دمان قبول بنابه در دل
 عقیدت منزل جا گرفته که گویا خاک وجود من بآب این محبت سرشته اند آنگاه از هر بن موم
 دعوی آنا المحب نواره صفت میجو شد و کسانم بیکو از شرف و دت و دامن آل رسول
 میرقصند هرگاه حال محبت این عاصی سراپا معاصی با خاندان معطوفی عمو با چنین باشد پس بخت
 خضر صا که مغرور و سبط اکبر اند و با وجود نسبت قرابت حامل خلافت و حامی شریعت و حامی هر
 بدت دانا رضالت هستند حال مروت من بجه مرتبه مرتقی و مرتفع خواهد بود و چون جفا فنی است
 نسل صلو و وصیام بر کافه نام این ملت از جلد زلفین مو که اسلام است بناد او علیه در نظر انصاف
 سنت سید المرسلین علیه و علی آله الف الف صلو و رب العین بر دست مولوی حیدر علی صاحب که خلیفه
 انجانب است آنحضرت بیت بر جفا و نمودم و خود را باین وسیله جمیل در زمره مجاهدین فی سبیل الله
 داخل نمودم که در وقت مناسب بر چشم حاضر مینست از دست یک شاره و از ناسر و دیدن

در آنحضرت هم دعا فرمایند که ملک حقیقی اگر این غریت ما را انجام رساند و آن سلام مع الاکرام
 بسم اسد الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد تجددت سرور غنیمت
 عالمیاه عالی جایگاه ریاست پناه سیاست و دستگاه جلالت نشان سردار سرداران سلطان محمد
 زار داد اسد اقبال مع التوفیق راه هدایت بعد از سلام سنون دعای اجابت نمودن و ارفع آنکه در یک
 علاقه اخلاص و اتحاد و محبت و داد و نیاز بین ما و شما در دار السلطنت کابل منتهی گردیده و آثار آن از
 جانبین بوضوح ظهور رسیده و آنجا روز علاقه مذکوره از طرف این ضعیف و در ارتاب شکام روز افزون
 و قدح در اوج انقیاد از حد افزون چنانچه این ضعیف قی حال هم برهان نوال خداوند بر فیدای این
 آنجا نیست و تجوایمی بهیوی که بن آن عالی قیاب کتب و روز بهای خیر و دینی شما شکر و حمد است
 و استقامت شما از جایگاه و امیر السلطان ما مولی هر چند درین چند ایام راه رسل و رسائل منقطع گردید
 آنجا خیال بدخواستی نشاد و دل اخلاص منزل رسیده و تسبیح انقطاع مکانیسم بر بد که چنان منقطع
 که در روز و قائم و داد این ضعیف بنابر پاسدار سردار کلان باعث تکرر خاطر خاطر میگردد و بتأمل
 راه رسل و رسائل را ممد و مکرر امید و تکرر دعای غایبانه که کرده بشود اما احتمال که بنسب درای
 پیشا در رسیده و بر سنده ریاست و سیاست ششست لایحه حکم کریمه کتبه خیراته اخوحت لکلاس
 نامرون المودف و منون عن اکثر ذکره المومنون و المومسات بعضهم اولیا بعضی مایرون بالمودف
 و منون عن اکثر تجدد و دعوت و یریه تلاحظه اتحاد و یریه لازم آمد پس ای برادر عزیز این ضعیف
 مجبوس بوش نشنیده و این مضمون بغیر تمام در باب که این دنیا کار دنیا همه گشته و گشته است
 و این جامه جلال و غر و انبیا هم بر باد رفته و تشریف بخیر کارمان است که خیال خود برستی باین
 شاع خلیل الانفع در دل او نه نشست و جان خود را باین زندگانی غالی نه بست فرد و مجرور است
 عهد از جهان هست نهاده که این مجرور و عودسی هزار ادا دست نه آید که در کلان را چه قدر

غور در مغرت و خیال عزت و عظمت در دل نشسته و خیالات حد پرستی و مبالغه این زنگارفته
با چندین سرور و تنگب کمال حد و تعجب بجا گفت رب العالمین محض با سدرای خاطر کافر لعین گرفته
و قمار و عدا و عدا بر بسته بر سر خد از فقر آرمها برین و غوای مجارین که محض ناک و نیا و کلاه
و خاد و حکم رب العالمین دست سیدالکثرین اند به شکرت کشیده اند و در راه عداوت و بدخواهی میگردند
آزما بکمال ان بر شکرت تو بچانه دشمنان خانه خود میزد و در بند و مافقر آرم تا بنده ملک خود میزد
بنا و اعلیٰ غیرت ایانی بچوشت آمد و تا بنده نبردانی در غرور و تشنه انصاف بین که چه سران در کینه
نقد بر آسانی ظهور رسیده و در در اقبال آن غرور پست او باز در طرقت العین بدل گردید آوازه
کمال ذلت و خواری و نهایت شرمساری تنها بجز ملک الاطلاق و ملک الاستحقاق بجان خود حاضر
گردیده آنجا آن کافر لعین یار بود و دکنه کسی از مغربان منافقین غمخوار پس شمار لازم که فی الحال
بهوشیار شود و از غراب غفلت بیدار گرد آید و روزی یکبار حل بنام خواهر رسیده و در محکمه حاکم
محضر رب العالمین حاضر و اید گردید و دوستی کافر لعین خوش و دلق منافقین بدین در سخن سازی
شریران بر راه و تو جیات طایان گمراه هیچ منفعتی نباشد و هر چند اکثر عمر انانی خود در محاکمه
رب العالمین دلق منافقان بدین در دوستی کافر لعین صرف نموده و در کاغذ پرستی و دنیا طلبی روز
پیموده و هر که عهد و پیمان با ملک الاطلاق بر بسته بی حال با خاطر برادر خود بسته
اما سکه نایب محل ضبط و دعوت نبذگان درگاه آهنگی بر راه راست شب در روز مشغول بزبان حال
و حال چنین گردید و اینم قل یا عباد الذین اسر فاعلی الضمیم لا تعظموا من رحمة الله ان الله
الذی یحب ان یرجع العفو الرحیم و ان یبد الی ربکم و اسکوا له من قبل ان یایسکم العذاب ثم لا تنفروا
و اسجدوا حسن فانزل الیکم من ربکم من قبل ان یایسکم العذاب ثم یعذبکم و انتم لا تدرعون و سجدوا و سجدوا
در مخاطبه شما بر زبان میرانمیت باز باز از آنجا کردی باز باز صد بار که تو پیشگستی باز باز بجایا کردی

فنه از ایمان دل میدارند و باز پس آغوش را بقیین بشمارند و سخاوی خود را مکتب خفا بشناسند و حقیت
 دین خود را از لوازم منبگی می انگارند و از دوستی کنار دست می بردارند پس اینک که راستی کی کم
 بشناسان میدهم که باعث ترقی مناسب دینی باشد و هم موجب علو مدارج اخروی که بسته در رفعت
 دین رب العالمین و سرافقت زمره مجاهدین و معابد کفره بیدین چیست به بنده و آیین بنده و نگاه الهی
 بالیقین از سر اخوان خود تصور کنید و اگر دست از محبت کنار ندهید برادر است و باز زمره مجاهدین
 که خدمت دین رب العالمین اند علم مخالفت خواهد ساخت و در دو دعا و دخل با اینان خواهد یافت
 دنیا و بعدی و علم حکم خواهد ساخت پس یقین برانید که هر چند با عاویز ان توانستم و غیر ان کی
 اما مدگار با همان قادر و مجهول است و قدرت کلام اولم نیل و لا یزال اگر نشه با چیز حکم نسل خود را
 کشته و صغیری بی تمیز رسته حیات عنید را با فتنه او گسته اگر با من راه دوستی می بایستی پس سراج
 یار دیرینه تو ام و اگر با من مخالفت بنمای پس از من ترس نیکان ملک من ترس اگر ملک من بنمای
 غیر است و تخاصیت بر نورد هرگز معاد او نیست و الی کرد و بخیر حضرت خدا مستوحش نخواهی بود و آخر مدعی
 و لاف مردانگی منبری اگر این مردانگی در راه خداوند خود صرف کردی مردی و الا از همه مردان
 و در حضرت خداست مردی آینه قبل و قال که بار بار با تو میکنم خدا آگاه است که بعضی با خبر خواهی
 شناسد و لا بد برای کسی میدارم و آنچه پیش می آید که غایت ملک خدا را پس است باقی حکم پرست
 آنچه شما را در مقدمه مراقت رب العالمین و مخالفت کافر لعین با ما بکس منظور باشد آن را در جواب
 این رزمیه الوداد و مفصل برنگارده و السلام علی من اتبع الهدی آیین رفته باریخ میت و نیم
 شهر ریح الاول ارساله شده است
 آقا میرالمؤمنین حمودت سردار عظمت شعار و امیرا علی جانکیه ریاست پناه سیاحت و دستگاه
 جلالت نشان سردار سردار لادن سردار سلطان محمد خان آزاد و امیرا قباله مع التوفیق و الهدایت

بعد از اسم

بعد از سلام نمودن و دعای اجابت نمودن و آنگاه قبل ازین در قطعه زیره شکر و لعل
 مراتب خیر خواهی بنسبت آن عالیه ابرار سالنوده بودیم لیکن جواب آن تا حال زیره شکر
 انتظار و در جواب کشیده نشود تا اگر قبول حکم حق منظر خاطر عاقل باشد بر طبق آن ابرار تسل
 و رسائل مقتضی داشته شود و اگر این امر مقصود نباشد پس انکار آن هر چه اگر دو حجت البتہ نام
 شود و آنچه مانند گمان با گواه الهی در پی آن هستیم بلا تعللی در تردد در آن مشغول نشویم تنبی آنچه
 در مقدمه اعلا کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین مناسب است و مطابق مصلحت بنیم
 را پیش کشیم و در سر انجام آن ملا تکلف و دغدغه ضرر نمویم آخر همه رو ساری نامدار و کبری اودی
 الا قدر از کلام هر کس خواه دشمن باشد خواه دوست یکبار متوجه شده باشند جواب تنبی آن
 میدهند و هر کلام که میران عقل می بخندد و پیر سخن غیر نمیدانیم یکبار خاطر را فرود آورده است
 این سخن خیر خواه خلقی اندر را بگوشت پرش بشنوند پیر کفیه جواب آن بر سید که ایشان را خدمت
 رب العالمین بشا رکت مجامین بودیم من الوجوه منطوق است یا نه گوی محکمه حساب و کتاب مگر که
 سوال و جواب که فرموده و رب الاربابیست فی سبب شما را یاد می یازد و دعای اینده راه و جلال
 و غر و اقبال و بر باد رفتن این زنه گانی فانی گاهی در دل شما خطور میکند یا نه دارا در خیر و رضا
 و تعبیر دارتقا و اصلاح سرای دل پسین و استخلاص جان خود از احوال و مصائب قبر و عمارت شر
 گاهی در دل شما میوشد یا نه و آنچه این فقرت رات نفع و مغروره بعد اغوی باشد گفته بودیم
 احتمال صدف این بشا رات گاهی خیال شما میکند و یا نه و آنچه از جمهور و سائقی اخلاصی اتحاد
 که بنسبت این فقره دایما ذکر میکردیم فی الحال هم ازین چیزی یاد میدارید یا نه و آنچه بر اعباد خدمت
 باشد نموده بودیم گاهی رغبت حصول آن میدارید یا نه آری فقر پس آنهمه علایق صورت و اتحاد
 را بخوب یاد میدارم و آهنگد اصحاب خیر خواهی بار بار می نگارم و الا شما را معلوم است که محاله حرف جا

در باب بیان احوال

والحاج والتمنا با کسی از خلق مین نه گاهی داشته ایم نه احوال میدارم فقط غایت مالک خود را تو می
از همه سبب بیارم بجهت یک ساعت متوجه شده این رفیقۀ الوداد را ملاحظه فرمایند و در کتاب البینه
برگازند و السلام مع الکرام و در باب بیان فریب خود بسم الله الرحمن الرحیم
آزاد میر المومنین سید احمد تجدیدات علیات مناجات هدایات معصودان فادرات که دیان راه دین
حادثان شیع بین تاتران احکام رب العلمین نمایان رسول ابن مولانا حافظ دراز در مولانا
محمد عظیم و مولانا عبد الملک اخوندزاده و مولانا حافظ مراد اخوندزاده و مولانا غلام حبیب
و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده و مولانا محمد حسن اخوندزاده
و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و جمیع علمای بلد به پیش در سلیم الله است بعد از ادای حاجات
در دعای ترقی مراجع هدایات کشف یابد درین ایام چنان مسجع کردیم که بعضی از مجادلین بی انصاف
و مکارین با اصفاف چندی از دواوس سنا دگر در شبهات غدا آمیزه نسبت با فقره ای میگویند
و صغفی مجاهدین بر تافته در جمهور نام از خواص و معلوم شمس ساخته آتش عداوت در میان
مسلمین محض بعلقه لسانی فروخته و بایه شغلات پنهانی برای خود انداخته و کمال کنند و آخر اگر گرد
خود برداشته و شکل در صف بغیر مرغ بر روز جزا برای خود میا ساخته معاذ الله من ذلک علاوه
برین آنکه تدرید آخر آورده است آن خلای بعضی از اهل ایمان کرده و آیت زرا از راه رب العالمین عبای
از مشارکت مهاجرین و مجاهدین است و در تر برده در از دامن ایشان نسبت خدام شرح مبین
سودن اذخاسته در راه راست چهار در نظر ایشان را که ساخته آیا آیه کریمه الا لکنه الله
علی الکاد و بین و کریمه الا لکنه الله علی الطالین الدین بعد من من سبیل سد و میوه ها عجا گاهی
خونده اند و آن سطر و فکر در میدان انصاف گاهی فراموش هر چند اصفاف که بعضی شبهات
رب العلمین اعتقاد میداریم فقط غایت او را قابل نماند و میاریم هرگز موافقت و مخالف نمیشوند

بغیر کلام

بنیال نمی آیدیم داشته‌بار نام نمیکشید و در میان انبای زمان بجز می نمی شماریم دوم این را
 هرگز نمی کشید ایشان ساقط الافشار میدادیم و در آن منتظر نزول رحمت قادر و غفار میمانیم اما بگویم
 حدیثی است که از امام صاحب التفسیر منتهی این لازم دانستیم و باین ترتیب که کسی در مجلسین
 صادقین غرض مشارکت مجاهدین داشته باشد و باین سبب است و از برای ایشان و فائز باشد
 نشاید یکسبب تحقیق احوال و عمل عقده اشکال باز بر راه راست معادرت نماید و از طریق اخلاص
 مراجعت فرماید تا بر او علیه بیان واقع را درین باب واجب شدیم پس بگویم که چنان شنیدیم
 که از جمله مغتربات آن مغتربان است که این فقیر را بیکه زمره مجاهدین را با الحاد و دزدان و دلت
 نیامد یعنی چنان اظهار میکنند که این جماعه مسافران هیچ مذمت ندارند و هیچ مسکنت نمی بینند
 بلکه محض راه نفاسیت می بینند و بهر وجه لذات جسمانی میجویند و راه مرانی کتاب باشد خواه
 مخالف مسافر باشد و اگر کسی بگوید که نسبت ما مردم باین امر شریف انفرادی است و هیچ
 دلبستگی نیست هیچ این فقیر و خداوند این فقیر در بلاد هندوستان گمان نیست آتوف انونی
 از خواص و عوام این فقیر و اسلاف این فقیر را میدانند که مذمت این فقیر را باین حدیث است
 و با عمل هم جمیع اقوال و افعال این صنیع بر تو این اصول خفیه و آئین قواعد این سلفین
 همگی از ان خارج از اصول مذکوره نیست الا ماشاء الله آنچه از همه افراد ایشان تعلیم
 نسیان صادر میگردد که بخجای خود معترف نباشد و بعد از اعلام براه راست معادرت نماید
 اگر کسی در هر مذمت بطریق تحقیق دیگر میباشد و در طریق غیر ایشان و دیگر ترجیح بعضی از ایشان بر بعضی دیگر
 نظر بقوت دلیل ترجیح بعضی عبارات منقول از سلف تطبیق مسائل مختلفه مدون در کتب
 اشغال مذکور را یا از کار و بار اهل تدقیق و تحقیق است باین باب این خارج از مذمت نبوده اند
 بجز این نزالت لباب اهل آن مذمت باید بشمار که در مقدمه شده داشته باشد لازم که از آن تغییر

مذمت این فقیر را باین حدیث
 مذمت نمی است

آمده باشد فاعل اشکال نماید یا ندانند و بفهمند و یا این فقیر را بفهمانند و آن جمله مفردیات
آن مفتریان مذکور است که این فقیر را ظلم و تعدی است میکنند که این فقیر بر جان و مال مسلمین بلا وجه
شرعی دست دراز می کند و این باب بجزئیاتی و حیل سازی بنماید سبحانه که با جهل و ظلم این فقیر
گاه یکی را بلا وجه شرعی بکشد تا زیاده هم نزده است بلکه زدن سنگ هم بلا وجه از عادات این غیر نیست
هرگز چند روز با فقیر ملازمت کرده باشد لابد بر بعضی آگاه شده باشد تا آنجا می سرزنش و کوشش می کند
از دست این ذره بمقدار بعضی از مردن شرار و منافقین بدشمار رسیده پس آنرا از عالم سعادت
خود می شمارد و اتومی علامات مقبولت خود می انگارد و بکبر غیرت و احسانت دین و رغبت با کائنات
معاندین از لوازم ایمان است هرگز غیرت ایمانی و رعیت اسلامی پیدا نمی آید آنحضرت ایمان ندارد اگر چه
قال تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا امن برتر است که من و غیره و سوف یاتی الله بقوم یحکمهم و یخیرون و اوله
علی المؤمنین و آخره یا ایها الذین یجادون فی سبیل الله و لا یحسبون انهم یحکمهم و یخیرون و اوله
اللی یجادی الکفار و المنافقین و اعطاهم و ما یمسهم و اگر بالفرض و التقدر چیزی از فی سبیل الله و اوله
این فقیر صادر شده باشد پس این فقیر را بطریق دعوت و نصیحت بر آن آگاه باید گردانید تا اینکه بطریق
غیبت او را در میان محافل و مجالس نکرانید و فقیر را آن سهو و نسیان ملعون سازند و بر همین
خیال از رفاقت این فقیر در امر جهاد و شاکت زمره مجاهدین دست بردار شوند که حدیث ایجاد ما پس
الی یوم الضیقه لا یطبله جرجا بر دلا عدل عادل در میان همه اهل حدیث مشهور است بهر چه در خواست این فقیر
از جمیع علمای زمانه همین سهو تمام مسلمین را عموماً و آیین فقیر را خصوصاً امر با معروف و نهی منکر تا
دوره راست هدایت فرمایند و آنچه اعراض و اشکال مدغیبت ذکر نمائید آنرا با شانه ذلیل شرعی
بپایه اثبات رسانند و اتومی این فقیر را بر عطف و تذکر از راه خود پرستی براه خدا پرستی گردانند که مستعد
بر همین امر است که اگر بر چنین از احوال و افعال خود مطلع شود که مخالف حکم خدا و رسول باشد فی الذل و الذل

توبه نماید و راه راست مراجعت کند آئیده اگر مجاد لین مذکورین بر اقوال و افعال این غیر افرین
 سیدانند و آنرا مخالف شریع می انگارند باز این غیر را بران مطلع نگردانند و قدری رنج سفر کشیده
 آنرا بایشان فرمایند اثبات نرسانند پس دال آن همه برگردن ایشان است و آنچه بعضی از سفهات
 در دعوای و دعوائی نقشه جو مشهور گردانیده که هر که از علمای کرام و فضلاء ذوی الاثر اطمینان
 غیر از امر بالمعروف و نهی عن المنکر نمایند این غیر بایشان بهتر و عفت پیش می آید و بجان و دال
 ایشان مضرت میرساند و بدست و زبان ایشان را بر وجه من الوجوه میرساند پس این امر باطل
 محض است و آخر ای بحث بآرد که جو سیس کفار و منافقین را گرفته و بایشان کلام عقیق هم گفته
 بلکه از ادای ایشان باطل کلی دست برداشته و آیت را بسلامت و عاقبت فرنگه بسته چون
 با جو سیس کفار و منافقین این معامله کرده باشد آنرا هیچ عامل تجویز این معنی خواهد نمود که این غیر
 با علمای عظام و فضلاء کرام که محض بنابر امر بالمعروف و نهی عن المنکر آمده باشند کلام عقیق و سخن
 سخیف در میان آرد که این امر بعد از خلق ایمانی و آلود از مردت انسانی است معاذ الله
 و از جمله مفقویات منقرضان مذکورین است که آنچه گرفت دیگر رب تدیر از دست
 این غیر بخاندان و یا محمد خان رسید و از ان باب این مهاجرین و مجاهدین را بر جانب ظلم و
 تعدی میسازند آن علایان باغیان را بر جانب حق می انگارند حتی که حکم به بغاوت مجاهدین
 میکنند و بشهادت معاندین سبحان الله شخصی بترک رسوم جاهلیت حکم میفرماید و بقول شریع محمدی
 علی صاحبها الصلوة والسلام دعوت نماید و جهال معاندین با و بر همین امر مخالفت نمایند و با کفار
 موافقت و راه رده شرع تشریف انگار احکام رب لطیف بومید و در راه امانت آن که دوی
 راه دین استغانت از کفار و معاندین جویند و پیوسته از ایشان از دست می دیان دین و غارت
 مجاهدین و در کلمات مازد را بهوار بر سنده باز پیوسته از معاندین دیگر بنا بر حکمت آن معاندین بین

بحکم کافریین بر سر زره مجاهدین کشتی کرده فتنه و فساد برپا کنند و با نفس و قتال و جنگ و
 جدال ابتدا از طرف خود نهند و آن مجاهدین را بر او و مهاجرین اخبارین منافقین را برادران از
 جبهه عساکر کفار شرار شمرده بطریق صافحت با ایشان مخالفت نمایند و در میان مخالف منافقین بر شتاب
 بنصب ملک جایگزین فرار شوند و با تمام منتقم خفیی دنیا و آخرت خود را بر باد دهند و تصدق کریمه
 و ملک ایم خزی فی الدنیا و الآخرة و لهم عذاب عظیم گردند و باز حکم شهادت آن مردین و آن یمنین
 کرده شود و به نجات این مجاهدین صادقین این مسئله از کدام ملت و از هبنت از مسایل
 ملت محمدیه البتیه است از مسایل ملت انصاری و پیرو باشد یا ملت مجوس و هند و بلاد ملک این
 مستغنیان مغربان بر دوزخ اجتنور رب العظمی و الکبریا و بخنور رسید الوری ملائکه طر اردو و با دلیل
 در دسیاه خواهند گردید و در می آید که با اهل اسلام و جهم مسوده البیعه چشم منور لکست برین بار
 این مرعیان دروغ زن چرا مردانه دارد در مکه مناظره با ملائکه نبی آیند و دعوی خود را بجهت شریعت
 بپایه اثبات نیرسانند آیا اینجا کسی بکفر فرعون و تجبر نرود و میدارد که آواره قتل آمرین با لعوت
 نماید و اگر بالفرض بنا بر جبین نامردی بی پرده گفتگو نمینوایند پس اعلام این فقره را که سبب نجات
 علمای پیشا در اسلام داشته بود ملاحظه نمایند و جواب آنرا بخوبی برنگارند لیکن چنانکه اعلام کرده
 به لائیل اردیه دلائل است همچنین جواب آنرا نیز باصول مذکور مبرهن سازند آنگاه به جبهه فعل پسند
 و قابل مطالعه بپوشند باشد و در مکه قیل و قال و بحث و جدال بجای نهند و بر حکم امتحان و قواعد
 میزان آنرا بسنجند و از طول قیل و قال و از کثرت جواب سوال هرگز نرنجند آنگاه بایقده لازم است
 که خدای ملک جل جلاله را حاضر و غایب دانسته و حکیم مافی العدم در انکاشته آنچه از زبان و قلم
 برانند جانب حق را سر مو نگیند و اگر دلیل مقبول که عند الله و عند الرسول مقبول باشد بنمیدانند
 و بگوید دسینه زوری زبان ملعون میکند این امر بخوبی بپوشند که کلمه حق مجبور قیل و قال

ایشان غافل

غافل نخواهد گردید و با بندگان آئینی که اخوان داد و طمان خود را برای خدمت دین مینویزد و ذکر استیقام
 و از سر و مال خود درین راه گذاریم آن خوف سلامت ایشان از کار و بار خود و غافل نخواهیم شد
 بربودن بی طعنه و انوار اسد با خواهم دیلی اسد الا ان بیم نوره و کوره الکافرون و با بجهاد این طعن
 و لعن ایشان بدین و خادمان دین بوجهی من الوجوه حضرت خواهد رسانید آری انواع و اقسام
 و نکال بدینا و آخرت بهین مکار برین بی انصاف غایب خواهد گردید در بصیرت علمای ربانی و فضیلتی
 حقانی را که در عجب و شگفتی است میدارند و سیاحت سید الانام و هدایت خواص و عوام را که
 اعظم سعادت خود میشمارند و لا تدری که حکم حق را و اولی الشکاف گویند و بلا تکلف راه انصاف
 پویند تا چنانکه مجادلین مذکورین رئیس المصلین گردیده و تصدق نصیر الدین شده اند چنان
 علمای مدد و حین امیر المهندین گردیده و تصدق العلماء و در شرف الاغنیاء شوند و از راست بری
 حقیقه الامر این است که مجادلین مذکورین حقیقت زمره مجاهدین بوجه احسن میشناسند و در اول
 و بطبع دنیاوی میپوشند و مثل اجار بیو در راه راست را بخوبی میدانند و با بر اتباع هر ادب
 در راهی که میگویند که این آفتاب هم الکتاب بجز نوره کما یورون آفتاب هم و ان فریضه هم بکیمون
 احمی و هم بکیمون پس چنانکه اجار بیو دو قسین نصاری حقیقت اسلام را بخوبی میشناختند
 تا با بر مخالفت جاه و عزت خود و با ساداری سلاطین و ملوک خود همه دانش و دین را میبخشیدند
 و تبرجیهات نامعقول نمایی رؤسای و مضطرب را اگر اهراده حتی کفری بحال نصاری میبرد
 و هر من ضلالت افتاده اند و منظر ظهوری آخر الزمان نشسته پس آن مصلین سابقین در وصال
 اینهمه ضالین لاهیتین الی بیم الدین شرک کینه بچنین این مجادلین نا حق شناس و مکار برین با بجهاد
 بر حقیقت این زمره مجاهدین مهاجرین بخوبی اطلاع میدادند و اما او را از باعث زوال عزت
 و جاه خود و جنبه غرضی سلاطین و خواست خود میشمارند و بنا بر آن علیه دیده راناییده میکنند و تشنیده را

ناشنیده و بملقه اسانی در کجرب، زبانی این باطل را توجیهات غیر سبیه علی بکشد و
 و هفتاد را بنام بنی قریس از راه سبزه کس و بال ضلال ایشان تا روز قیامت گردان
 مضلین خواهد ماند و همچنین کسیکه از علمای ربانی و فضیلتی حقانی در زیورفت اظهار نماید بکس
 تکیه جزو مسلمین و توفیر جیس مومنین از مسامحی او مستحق خواهد گردید آیتان هم نداشت
 بقای جاد و شرک و جاد و شرک خواهند ماند پس لازم که هر کس از علمای کبار این صیغه لطیفه را
 خود هم ملاحظه فرماید و دیگران را هم بر آن آگاه نماید تا بر همه منقاد و کبار محبت آید تمام شود
 بکمال حسن و حسن بنی و حسن بنی و حسن بنی و حسن بنی و حسن بنی و حسن بنی و حسن بنی و حسن بنی
 بجمع انسانی شکسته جوی الله
 بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد تجمعات عالیات تسلیم بر ایات و تصادفات که دایم
 راه دین و خدا و ان شیع مبین تا شران احکام رب العالمین تأیید رسول امین و مولانا حافظ
 دراز و مولانا محمد عظیم و مولانا عبدالملک اخوندزاده و مولانا مراد اخوندزاده و مولانا
 غلام حبیب اخوندزاده و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده
 و مولانا محمد حسن اخوندزاده و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و سایر علمای دین دار و فضلا
 به ایت شاعر گتریم الله تعالی و در او هدایتهم و افاضتهم و بعد از ادای تمجیدات و دعای تمجید
 به ایات کثوف باد که آنچو حکم تقدیر ربانی و قضای آسمانی در مقدمه یا محمد خان نازل
 گردیده بفضل آن به سبب مبارک رسیده باشد حاجت تکریم نیست لیکن عرض از تحریر این چند
 سطر آنکه معلوم خواطر عواطر شده باشد که تقدی و جود بکاتب او بوده بکاتب منتقاء
 و آیین را بچند وجه توان دریافت اول آنکه منتقاء را بنا بر خدمت دین سید المرسلین و آیین
 چهار بر سر کوفه معاندین تعلیم شرع احکام اسلام برای جمیع خواص و عوام دین دایر و دور

دارد و اگر دیده ایم دلیل و بنا را در همین کار و بار شنواییم گاهی کسی نشنیده باشد که علایق و نفقه
 خود از کسی نفقرا و انقیاء این کرده باشیم بلکه برکرا دعوت نمودیم از همین قدر طلب کردیم
 راستا و است احکام شرع شریف قبول نماید و سارکت زمره مجاهدین اختیار کند هر که اینجی
 قبول نمود با راه موافقت پیرویم و هر که در معینی مخالفت کرد با او مخالفت نمودیم چنانچه بنا
 مخالفت با رئیس هند همین مجبی بود که شرع قبول نمی نمود و با راه رسوم افغانی پیوسته و هر چند
 مریه بعد از فری ذکره بعد از ادلی بفضل و کمال قبول شرع شریف او را دعوت نمودیم و سادات
 کرام و علمای عظام را بنا بر تقسیم نزد او فرستادیم آقا خوان مطر و الدارین و محمود و لکون
 مسافت ربی شریفین و مخالفت رسول الثقلین اختیار کرد و دستا با سکا قبول شرع شریف زبان
 کشاد و کمد که بسزای خود رسیده و چنگیم حاصل گردید چندی از مشعلان او بنا بر جلیفیت
 بر مخالفت مجاهدین مهاجرین کر بستند و از راه انصاف و دیانت با کمال بیرون زنده االی
 پیشا و بر اعانت ایشان بلا وجه بر خاست و علم مخالفت خدا و رسول بر او خاست و در مقابل
 مجاهدین بی سابقه هدایت نمود و محض راه ف دنی الارض پیوسته گاهی نقش دیانت از روح
 انصاف نماند و بلکه محبت شرعیه بر زبان نراند کس را از علایان نزد ما فرستاد و هیچ الزام
 شرعی بر ثبات نکرد بلکه هیچ گشتگی محبت شرعیه را تحقیقا و الامجادانه در میان نیاد و بلکه محض
 خیالات تجرد و کبر و غنا و کمال غایت برد هر چند بنا بر تعلیم کلمه اسلام با او راه مصاحبت
 پیوستیم و بار بار در راه هدایت نمودیم تا آنکه غیر از کلمات تجرد و تجبر هیچ گفت و کلمه انصاف گاهی
 شفت بنا بر علیه غریت ملک خابری خوش آمد و محبت قادر مختار در دوش محض قدرت کامله
 خود در طرقة العین اقبال او را با او برستیل گردانید و در لمة البصر انتقام منتقم حقیقه او را در البوار
 رسانید و تا آنکه چند قطعا گواند از دیره او بطریق غارت در دست مجاهدین افتاد و چنانکه آنند

کوه خد تعالی در دست این خیر مودت از حلقه آن قطعات یک پرده زنجیر سنگ بنام او مستطبر
 انجمنی است که بر سر مجاهدین مهاجرین لشکر کشی نماید و آب سیلا و مروارید و سیه که با دست خد این
 حواله نماید و سلطان محمد خان رازدار و رازکننده و بر سر سید و اتباع او لشکر کشد و آب نزار این
 ملک اخراج کرده هند و غیره را بمعلقان هند و آله توفیق کند و آله نارا رسیده و اندک پس الی مذکور
 بنابر امتثال امر آن کافر ملعون بر سر خدی از مهاجرین مجاهدین لشکر کشی نموده و انواع شر و غیب
 بر پا کرده و اینقدر فتنه و فساد را بگشاید تمام رعایای خود را جزا بر سر ضغاث ریخته چنانکه دنی بود
 کرده و با وجود این زور و شور و خرسرت و زند استیج نبرد و غصب ملک بسیار درین دار گرفتار
 گردید و نه تنها بلکه حساب الارباب حاضر شد خداوند عالم محض بقدرت کامله تمام سلطت و شوکت
 او را بیک طرفه العین سلب فرمود گزشت آنچه گزشت و کلمه خدی فی الدنیا و اهلیم فی الآخرة خدا
 عظیم سبحانه اید با وجود ادعای اسلام بنابر امانت کفر و تمرد وین دامنست وین دامن دین چیست
 و چالاک بود و در مقدمه تفتیح دین خود چه چاک و بیباک نمود با بدین دگر و مسلم است که در انوقت
 با کل میدان خالی بود اگر جماعه مجاهدین اهل حرکت می نمودند و عاقبت گریختگان مدبرین بود و کج
 میفرمود هرگز تا ببلده پیش و در چکیس پیش روی ایشان نمی آمد و همین از هر جانب لشکر ایشان
 ملحق میگردد و در دستا فتنه بر مقام محب و پادشاه میخیزد و تکیه از آنجا که اقامت جاد و امتثال حکام
 رب العباد منظر است و کهن فرمازد ای کشته کشای با آله علیه بر دلان تجدید دعوت برای سلطان
 که با فضل میبند ریاست و سیاست نشسته اند و گاه گاه دعوی قزین بر زبان می آرند و آینهی مناس
 نمود ایند انوقت عزیز از دست دادیم و خطی مستطبر دعوت ایشان در ارف خط آن کرام فرستایم
 لازم که بر منصب خدای یعنی بر منصب علما و نظرموده و کجمنون کریمه و کلمه میثم الکرامین و الا جابر
 عن قولهم اللهم و اکلمهم السمعت ملاحظه نموده خط مذکور را حرا و خفا بگوش ایشان رسانند و جواب

از ایشان حاصل گردانند و بسجبال تمام نزد این فقیر ارسال نمایند هرگز در بنمقد رتخا نابل
 ننمایند اگر درین باب دواست خواهند فرمود پس این تغییر از عهده اعلام سر در درنگو بری اندر
 جواب سوال اینخطاب حکم حساب عهده آن دواست تا بان است اگر برمسند رسول الله است
 و برمسند تعلیم احکام الله استاده اید باین منصب نظر کنید و باسد که اهل دنیا کیس و کرده کلام
 مکتب استخلاق و مکتب الاطلاق را یکبار بگوش ایشان در اشکاف برسانند و حتی الواسع ایشان
 بکلام مدغ و نصیحت عبرت مستقیم مایل گردانند تا ماضعاً هم از مجالات و مقامات این عیان
 اسلام خارج شده بکار بارخودتینی اقامت چاد بر اهل کفر و غدا با علمین خاطر مشغول بودیم
 و سبب و زنجیر غلبه بدین راه رویم بهجمله اگر فی الحال کمال بسجبال جواب بعد از رسیدن
 بالراس العین و اگر جواب بلزدر اگر گون رسید یا در ارسال جواب توفیق گرد پس منظر اعلام
 دیگر نمایند و آنچه ممکن باشد در مخالفت جان و مال یکوشش نمایند اگر چه کوشش این ذره بمقدار
 بمقابل ملک جبار هیچ بکار نخواهد آمد و حکم آن قادر مختار بر هر عالم تسلط را برمی خواهد
 که از خیال دوم بیرون باشد تا ما هم اسد حسن چیست علم محسوس را لیکن بنا بر کدام خود آنچه سعی یغ
 خواهند بجا آرند که ماضعاً نیز بحول اسد حسن توفیق در امتثال احکام ملک علم نهایت میرکم
 و جلالکم و تعالیست و بیباک تر یاده بجز نمکاید و در استجبال ارسال جواب بغیر از آنچه
 شود و السلام مع الاکرام بتایخ دهم ماه ربیع الاول سنه هجری ارسال گردیده

بسم اسد الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین مطالع جمیع مؤمنین غلصین و بسلام
 مسنون واضح آنکه اخلاص نشان بوباد و امیر اسکان موضع بانندی و دارای هستند
 از غلصین اینجانبانی در فاقه ما اختیار کرده پس در بنمقد رت از طرف اینجانب برای ایشان
 امانت یک نیکو از غلصین هستند لازم که این هر دو موضع را پیچ و بجهت غرضی نرسانند و زاده

واکلام تحریر بتاریخ هفدهم ماه ذوالحجه عجمی قدس ^{۱۲۴۵} هـ
 آمان نامه باسم ملا فضل اخوندزاده پسر محمد زبیر برای دو موضع بشرط رفاقت مجاهدین
 و عدم رفاقت سمر دین بتاریخ پنجم ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ عجمی قدس ^{۱۲۴۵} هـ
 آمان نامه بشرط اتباع احکام شریعت مع ادا می عشره و غیره بسر دار چاکگیر خان ساکن
 بتاریخ پنجم ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ عجمی نوشته داده شد ^{۱۲۴۵} هـ
 آمان نامه بشرط اتباع شریعت بنام محمد غریب ساکن ضلع تنول بتاریخ پنجم ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ نوشته داده شد ^{۱۲۴۵} هـ
 بسم الله الرحمن الرحيم آمان نامه بنام سید شاه حسین بنابر زمین و اکلانات ایشان
 بشرط عدم ثبوت وجه شرعی مورد هشتم ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ قدسی نوشته داده شد ^{۱۲۴۵} هـ
 - آمان نامه بنام حبیب ساکن کرپی بشرط اتباع شریعت نهم ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ عجمی ^{۱۲۴۵} هـ
 بسم الله الرحمن الرحيم آمان نامه بنام زید الله و کالو ساکنان موضع میرا بشرط ادا می عشره بتاریخ یازدهم
 ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ عجمی قدسی ^{۱۲۴۵} هـ آمان نامه بنام سوباد ولسی و کنگر دوسنهان مع سپهرن
 بشرط بجا آوردن خدمت لشکر بتاریخ یازدهم ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ قدسی ^{۱۲۴۵} هـ
 آمان نامه برای سلام الدین و قیصر محمد و عباس از اولاد میان مصری بشرط اتباع شریعت و
 شراکت مجاهدین محوره بتاریخ پانزدهم ذیقعد ^{۱۲۴۵} هـ عجمی قدسی ^{۱۲۴۵} هـ
 بسم الله الرحمن الرحيم آرا میرالمومنین محیی مخلصین خیر فرمان دین سید المرسلین و ائمه
 اگر باینده خان راه اسلام و خدمت دین اختیار کند و گاهی با کفار و منافقین هیچ وجه رفاقت
 و ایستاد نماید و بدخواهی سکین و لشکر اسلام هرگز نکند و حق عالمجاه مردخان بهر دو ملک اگر در کوه
 که یکی گنبد ارد و از آن ملک ربابت پلال هیچ غرض نکند در بقدرت از طرف این جانب ملک سر داری
 هند و ال بجا بجا به پانده خان مسلم است و آنست آراء بشرط خدمت و رفاقت جاگیر شاهی ندارد

کثیر بجا

در کشمیر و جاگیر ده هزار در پیشاورد برداشت نفع هر در مقام با و خواهم داد و اگر اسرار
کلان خواهم ساخت و شل فرزند پرورش او خواهم کرد و در صورت خلف از امور فرقه
الصدر آدکی از دشمنان خداست هر چه با دشمنان خدا معامله باید کرد آتش را سدا بادی خواهم کرد
و السلام علی من اتبع اخرا بخیر بخت دهم روز یکشنبه ششصد و سی و هجری قمری علی السیدین
بسم الله الرحمن الرحیم آخر ارجح از طرف شایسته
آنکه عهد صادق و جان مرقی بنمایم که آنچه از من متوجه و قصد بطور آراء از ان نام
و توبه کار شدیم و آتیای شریع بین و خدمت دین متین و امامت حضرت امیر المؤمنین بل قبل
و اختیار نمودم و گاهی با کفار و منافقین هیچ چه بر سر گشتی و آشتی نخواهم کرد و در خواهی سلیمین
و لشکر اسلام هرگز نخواهم کرد و حق عالیه و مدد خان خواهم داد و ملک اگر در سواهی کوگی خواهم گشت
و از ملک و بابت پلای هیچ غرض نخواهم کرد و با فضل کعبه و شفقت سوار رخ شامین خانه همراه خواهد
جهان را و خان در ملک سده خواهم فرستاد و لشکر روز را پاده همراه اگر علی بطور کثیر روانه
خواهم کرد و اگر درین امور متوجه الصدر خلف نام جان و مال اینجا ب بر سلیمین حلال و سباح است
و از ملک بابت کبلی دست بردارم و آنچه بطور عهد نامه نوشته شد که نایا سنا باشد
خوهر یکشنبه بیت دهم دقیقه ۱۲۴۵
بسم الله الرحمن الرحیم
خدمت افتخار موضع نهشته و کوی بلا احمد اخوند زاده تبار نخست نزدیم ذی الحجه ششصد و سی و هجری قمری
بسم الله الرحمن الرحیم آنرا امیر المؤمنین و امیر آنکه فضیلت با بان میر محمد اخوند زاده و محمد اخوند
که صداقت مندی و ملک و محبت اسلامی شان بظن خود میارم که صداقت امر با معروف دینی
علی لشکر را برای خاص موضع مبنی و تقبی تمام مردم عرخیل این هر دو فضیلت با بان را مفضول مردم
بسیار تصب برای میر محمد اخوند زاده و منصب افتخار برای مولانا محمد اخوند زاده مفضول است پس هر که از

حکم شان سرخا در پیچیدیم خدا را خرد خواهد شد و هم این بنده خدا بتو پیچ شد و خواهد رسانید و
چهارم روزی هجده^{۱۳۴۵} عجمی روز یکشنبه^{۱۳۴۵} اورد از ما بسم الله الرحمن الرحيم
خلاصه اورد نامه چنانکه خان یار خیل یار خیل و دارا شاه متین خیل و حیات یار خیل و دستم خلاصه
و اعظم و خیل ساکنان موضع کوته باشند بر توبه و انابت از انفرمانی خدا در رسول و بجا آوردی احکام
شریعت را طاعت امیر المومنین و عدم موافقت بکناره اگر مخالفت این امر بعل آریزد پس دال
آنها بر مسلمانان حلال است محوره غره محرم الحرام^{۱۳۴۵} عجمی روز سی^{۱۳۴۵} اعطای نامه
بسم الله الرحمن الرحيم خلاصه اورد نامه بنام خدا بخش خان ساکن سرای صالح ضلع هزاره
بشرط ادای خدمت دین و ثبوت حق و ملکاتین میراث آبی خان مذکور داده خواهد شد محوره
پنجم محرم الحرام^{۱۳۴۵} عجمی^{۱۳۴۵} استبداد از امیر المومنین اجازت نامه برای خان زنان
بنام ساکنین کناره دریای اباسین تشکر بیکه خان زنان با اجازت انجانب بکارهای کناره
دریای هر جا که خواهد نمایند کسی متعرض و مزاحم ایشان نشود تا گید زبیر بشماره^{۱۳۴۵} شهر^{۱۳۴۵} هجری
^{۱۳۴۵} عجمی روز یکشنبه^{۱۳۴۵} اعطای نامه بسم الله الرحمن الرحيم اعطای نامه بنام فاضل
سید امیر برای زمین موضع میرکی حوالی کندلی کشتی بهر دنا ریا روز شنبه تبلیخ بهر دنا^{۱۳۴۵}
اعطای نامه بسم الله الرحمن الرحيم از امیر المومنین یکجی مومنین بملکین راضی آنکه اگر
پاینده خان موافق و عده و عهد خود که مندرج صلح بود ملک دال عالجیاه مدو خان با داد و آرد
راضی ساخت پس خانی و سرداری و ملک بنده دال از طرف انجانب بر پاینده خان مسلم خواهد شد
و اگر در انجانبی و عده مذکوره از پاینده خان قصد بطور آرد و تسبیب تغییرات و نقضی صلح ضرر د
با وی متقابل جنگها و داد و در قدرت سرداری و خالی ملک بنده دال عالجیاه مدو خان دارد
خواهد شد و نظر بر حقوق خداست دین از دیگر ملک هم لایق خدمت عالجیاه موصوف داده خواهد شد

ایکونظر

ولسید احمد شاه بنابر مواضع کنول و بهر نجا در زهد و منور علقه که بهار تشریط خدمت دین و ثبوت
 ملک انجی اینان بایشان داده خواهد شد آتش را بعد تا حور و خرم و هم محوم شششنبه عجمی
 تبسم اسد الرحمن الرحیم آنرا امیر المومنین بطا عجمی مومنین مخلصین عمو آواش که هر چه
 فایزین حضرتنا تعبد سلام سنون واضح اگر هر قصه و خرخش که میان مردمان پدید گرفته باشد
 فیصله آن در بر دی قاضی کرده باشند و چنان بکنند که از خود فیصله کسی امر نیانند با کسی حکم از خود
 بر کسی جاری نمایند پس هر کاسی و کلی که کردن آن باشد اظهار پیش قاضی رو بکار نمایند و هیچ
 کار از خود جاری نمایند چرا که قاضی برای همین امر در مرتبه هستند که آجای حکم شیخ شریفی نمایند
 پس اگر برادرین حکم دخل دادن اصلاً و اینست پس هر کس لازم است که اظهار هر امر پیش قاضی
 کرده باشند و هر صاحب از قاضی فیصله گنایند و عمل کنند و حکم قاضی هر کار و بار رو بکار شود و آنرا
 جانب خود کسی هیچ کار و کلی پیش آن زد که درین امر نیای نقدی تصور است و مورد نقدی نزد
 خد و رسول نهایت ناپسند است و اگر کسی از لشکر این ایجاب چیزی کار و بار مدین معرفت قاضی
 پیش خواهد آورد و در آن چیزی مورد نقدی خواهد شد قاضی او را سزا خواهند داد و اگر قاضیان
 چیزی تصور خواهند از جانب تنبیه واضح خواهد شد و هر کسی را که برای حکم مسخر باشد معرفت قاضی
 نمایند و زیاده و السلام مع الاکرم حبیب پنجم محوم محوم شششنبه و نور شنبه پنج قطعه مکنه بنام
 لشکر این بنیامند که هیچ کار و بار مدین معرفت قاضی پیش آن زد و هر کار که بکار نمایند حکم قاضی را
 حور و بیت پنجم محوم محوم شششنبه عجمی روز شنبه ۱۱۱۱ سنه بنام صاحبزاده
 احمد مستعان برای سرداری موضع زیارت بشرط اتباع شیخ شریف خدمت دین و ثبوت
 اگر تابو و دسترس خواهد شد تعویض خواهد شد حبیب پنجم محوم شششنبه عجمی روز شنبه ۱۱۱۱
 نقل خط که بر لوی مظهر علی صاحب نوشته شده است معه روایات از امیر المومنین علیه

فضیلت آباء کلمات انتساب آخری ام سرلوی منظر علی صاحب آذرباب الانبیا علیجاه
 عظمت و سنگاه آذرباب بنین اسدخان تسلیم اسدقالی عبداز سلام سنون در دعای اجاب
 مقودن داغی آنکه رقیبه کریمه شملبر که ایف غراض خان معیه چهار قطعی انگور در چهار عدد
 قوی و دیگر و سرده بصحابت دلپاشی رسید متضامین خندرجه رقیبه کریمه داغی گرد حقیقه
 الام را نیست که از روز یک غراض خان با اینجانب ملاقات نموده بیعت امامت بردست این بفر
 اودانودن و در هر مقدمه که خبری از ترمیر و شدت با ایشان اظهار کردم و با بطریق عمل تمام
 ایشان خلاف آن بمل آرنده پس در خضرت اگر انبطریق پیش گیرم که بر ایشان برخلاف ای
 من عمل کرده یک مقدمه را فاسد گردانید و من در بی اصلاح آن کوشش نمایم و تمام شکر جان
 را سرگردان کنم پس درین امر هم خلاف تدبیر لازم خواهد آمد و هم خلاف شرع زیرا که شرع
 جل و علا مطیع ساز است و سایر مسلمین را با طاعت اود امر فرموده اند بالعکس بالفعل مناس
 همین که خان مدح در یک مقامی محفوظ خند از جان خود را نگهدارند آتش و اسد غریب این بفر
 هم تدبیری موافق عقل خود درست کرده هیچ مقدمه بر پا نخواهد نمود که مضید و مضر باشد و محض
 بهستجالی در امری قدم نهادن و عواقب امور را محوط نداشتن خلاف عقل و فضل است اگر آن
 فضیلت آباء بالفعل باشد کدام امر نباشد پس مناسب که تشریف آورده که در اینجا تدبیری برای
 فتح باب جماد و تاسیس بنیاد خدمت دین در دوزخ خود راست کرده ام بآنکه در آن گفتگو
 نموده و شاد است بعل آورده در آن دست اندازیم و در استحكام بنیاد و در قطع و قطع اصل
 مفیدین سعی باید نمود و در بی هر فرخ دیدن و بر شعبه را پیش نظر خود علیحد و نهاده
 باعث حیرت و سرگردانی مجاهدین میگردد خان مدح را بالفعل نسبی باید داد که آنست که الله عز
 شاد را بهی در آورده خواهم نشانید که باز بحسب عقل حکم اسد تنزل الاقدام نشوند زیاده و اسد

و آبان اجالی ایشان هیچ بکار نیامد همچنین این مفسدین هم اگر چه جاهل با جادیه الرسول بنا
می آرند اما بسیاری در احکام شرعیه بعمل بنیدارند و بسیاری را از سننیهات شرعیه بطریق
احتمال محل می آرند مثلاً بلا تکلف تزیین مافوق الاربعه میکنند و آن عقده را زنا کج می نامند
و آنرا در اعلان و تشهیر و عقد مجالس و محافل طلب تقسیم دایم و اظهار مبارکباری مثل نکاح
و اولاد و تنویرین را از زمین زنا مثل اولاد نکاح در باب استحقاق اموال در ریاست و در دیگر طلاق
مثل اولاد و نکاح می شمارند مثلاً فرزند و دختر زنا می را مثل فرزند و دختر نکاحی و پدر و عذر زنا می را
مثل پدر و عذر نکاحی و برادر و برادر زاده زنا می را مثل برادر و برادر زاده نکاحی می چندارند
هم چنین در باب ابطال حوریت و دختران و تقسیم از وراج میت در میان برادران رود و در دیگر
رسوم جاہلیت مثل کفار سابقین عمل میکنند لیکن این قانون کفر را بمشابه قوانین شرع جگه از دیدار
و واجب الاتباع میدانند و بر ترک آن در میان خود آنقدر دلاوت میکنند و تا که آنرا آنقدر
مطعون می سازند که برادر کش شرع غیر شرع طعن متوجه میکنند و در بس حرره و شرب خمر آنقدر میبایکی
میکند جگه غافورین امور قبیحه بکوی میدارند که حاجت میان ندارد و بجهل آنچه این مفسدین
را از احکام شرعیه قطعیه مثل خواب فراموش کرده نموده اند اگر تفصیل کرده شود کتابی بس طویل تر
گردد که هر چه از آن بر کنیز آنها دلاوت خواهد نمود لیکن از آنجا که این طریق بنیابت طویل است
و مثل قتال مکارین را در آن بسیار محال تجاوز علیه طریقی ثانی که نهایت مختصر است اختیار نماید کرد
تسبیح گویم که حضرت امیر المومنین را با این مفسدین در معامله در پیش گرفته بود یکی حامله آنان زنی
و دیگر حامله هند که همان حامله بخت یار محمد خان و لشکر کشی سلطان محمد خان و جنگ با یار سید
اما حامله آنان زنی تسبیح آنکه در ممالک سرداران پشاور و بلال شک انواع ظلم و فسق
در رسوم جاہلیت آشکارا بود و تا جان موجود است و هر ملکیتی که مستند برین مفاسد باشد ترک نشی برا

و علم و عذر زاده

مملکت امام را جائز است و وزیر و وزیر کردن آن مملکت موجب ثواب چنانچه امیر تیر و ملک
 قتال اهل هند و سنان همین استغفار نموده بود و علمای کبار که حضار آن زمان بودند فتوی
 داده اند چنانچه استغفای مسطور سه اسامی علمای مجیبین و سه حواله نقل آن بر کتاب غیر
 بنجدت سامی میرسد اما در آن قاعده باید فرمود که بعضی از آن رسوم که در استغفار مذکور اند
 اگر مختص بهادر مملکت باشد در تحقق نباشد تا اگر بعضی از آن بهینها متحقق باشد و بعضی دیگر از
 رسوم جاهلیت در عوض آن رسوم منقوده موجود باشد پس آنهم در ثبوت حکم مذکور کافی است
 چه در حکم خصوصیت رسوم مذکور نیست بلکه در آن انتشار مطلق علم و فسق و شیطانی
 رسوم جاهلیت است خواه عین آن رسوم مذکور باشد خواه مثل آن و اما مقدمه هند پس بگویم
 که اتحاد بجان بیت امامت بر دست حضرت امیر المومنین با شتهار جعل آورده بود چون از اطاعت
 آنجناب منع فرمود و در تبریکان محفوظ خود که عبارت از تعلقه هند است اعتقاد نمود و استعانت بکار کرد
 مخالفت امام تمام کربت پس آنجناب در اسب نرخی اورسانیدند و اموال او را بطریق تقسیم فرمودند
 بلکه سلاح و قبول او را عند حاجت استعمال فرمودند و دیگر مال او را حبس کردند و بارها مخالفت بر این
 تقسیم کردند و بار علیک و لکن فایده تقسیم نیست و در آن رعایت فرمودند که حسن آن جدا کرد
 و باقی را علی السویر جمیع غازیان بطریق پیاده و سوار که تقسیم فرمایند و نیز در آن او را بار بار توبه
 فرمودند که بایده اطاعت قبول کنند تا اموال موات شایعیم اما آن استغفار هرگز باطاعت امام
 گردان نمیدادند بلکه در باب بی وفای و تطیع همان باغی کردند و این معامله سراسر موافق روایات فقهیه
 قال شرح الوقایة البغاة قوم سکون خرجوا عن اطاعة الامام و دعاهم الى العود و کف ستمهم
 تخیروا جمیعین حل لثاقنا لهم باءرا ای ان حادوا ای ما لوالی فیتة من المسلمین یستعینونهم و جمیع
 رد آنهم و اخیر ای مکانها و اجتماعیه حل لثاقنا لهم باءرا خلافت اخی رحمه الله فان علی السلام

لا یخیر ذی حقن نقول بحکم بادشاهی و علی دلیل و برهان و جمیع مردم و عسکر هم تمام صبر الامام الی ان بیدار
 لایکن دفع شرم و لاشی و زینب هم و حبس با هم الی ان توبه و استغفر سلاطین و خلیف هم و عظیم
 و اما آنچه عذر میکنند که خاندان لامت قبول کرده بود باز بهجت نامه صحیح نگردید و سبب آنکه پشیمان
 عظیم این سفاهت و انقدر هم حیاسیدارند که اینچنین کلام پیورده بر زبان میرانند متعلق برین
 در تمام عالم بیایان عقب است که گاهی اطاعت کسی از سلاطین هم قبول نکرده اند چه جای
 اطاعت سرداران پشیمان و که نه نفی بصفت سلاطین اند و نه کسی ایشان را از جمله سلاطین شمار
 بلکه در خانه خود هم گاهی ادعای سلطنت نکرده اند چه جای لامت است آنچه این کلام پیورده
 اصلاً قابلیت جواب نه ارد و اکبر بر اصل مقصود که بعد از واقعه هندو محمد خان بلا وجه
 شرعی و بلا وجه عرفی بل بجهت عناد ذاتی و اشارت رئیس الکفار ابتدا می شکر کشی کرد و در بیعت
 حضرت امیر المومنین کمر بست اما اینکه این قید بلا وجه شرعی بود پس ظاهر است که بتا بر انتقام
 باغی بر امام کمر بستن سراسر خلاف شرع است اما اینکه بلا وجه عرفی بود پس باینش آنکه در میان
 یوسف زئی و دورانی مسکن فغانی اصلاً معروف نیست بسیاری از مردمان یوسف زئی از
 یمن زئی و که در آن در کان کشته شده اند و گاهی کسی از دُرانیان بر مسکن یوسف زئی
 کمر بسته باجمله یا محمد خان بلا سنگ در میقتد مبادی با ظلم بود و مثل بادی با ظلم و اخذ
 مال و بکلیه قتل جمیع عسکر بادی با ظلم و اموال جمیع عسکر و اموال تصرف در آن از استمال
 و بیع و تقسیم همه در شرع جایز است چنانچه اخذ مال از کمره احمد در رساله غزویه ملاحظه
 فتادی انرا ببیند مرده المسلم اذ کان بادی با ظلم فعلیه لعنة الله و المملکة و الناس اجمعین
 و مباح اخذ مال عسکر و اسباب ظلم و تصرف فیها و دفع اللعین القاتلة و الضرر العاتق قال
 ابو مطیع اخی ابو یوسف یکر از اخذ مال البانی با ظلم و تصرف فیها آخرت نبوکذا با بصیفة

قتال الحبيب مصیب بکام محمد بن حسن جالب اعنه وکم یحکم شیخ محمد بن همام وجماع وجمع
 الابدی بالظلم حکم بقتل عسکره وادخلوا الهم وبنایا تم لاهم ساعون فی الامن الهی
 پس ازین روایت واضح گردید که قتال یار محمد خان دشتکرا این دتصرف در اموال ایشان
 شرعاً مباح بود غایب الامر آنکه این امر مهم است که مال مذکور از جنس فی سب یا از جنس غنیمت
 و تبرع و تقسیم آن بطریق غنیمت جایز است که اگر در جنس الامر غنیمت است چنانکه اگر فی سب یا
 تقسیم فی بطریق غنیمت ملائمه جایز است اگر فی تقسیم غنیمت بطریق فی جایز است زیرا که
 تقسیم فی را طریقی در شیوع معین نیست بلکه موقوف است بر رای امام پس همین که رای امام
 در صورتی خاص قضا کند که این فی را بطریق غنیمت تقسیم باید کرد در تقسیم غنیمت را طریقی است
 معین همچون واقعه قتال یار محمد خان با تمام رسید پس بعد از سلطه محمد خان باز بلا شبهه
 لشکر کشی کرده جمعی را از ساکنان سمره بلا وجه و زیر و زبر گردانید پس ایشان درین نوبت با دینی ظلم
 گردیدند چه برای انتقام با دینی ظلم کمر بستند و نیز آقا غنه مذکورین را محض بلا وجه بیاورسانیدند
 که ایشان نه قاتلان یار محمد خان بودند و نه در دستان حضرت امیرالمومنین کجاء و زبانی نشدند
 یار محمد خان ایشان برل و جان در دستان ایشان بود و کس بلا شک سلطان محمد خان با دینی
 با ظلم شدند و سختی قتل و ذبح گردیدند اما چون تقصیر الهی ایشان بسبب از خود نرسیده گشتند
 بعد از پی حضرت امیرالمومنین بنا بر اجرای حکم شیوع معین برایشان عازم پیشاوردند و لشکر
 مفیدین در آستانهای راه بکام آمد بسبب از خود رسیدند و چون با زاهدان و نوکران و مجرور و مل
 ایشان اعتماد فرموده و تبرع بظلم ظاهر معین لفظ که ایشان باین کلمه حکم کردند که کس شیوع
 راه قبول کردیم نظر فرموده مراجعت نمودند و آخراً معلوم نیست که کدام مقدمه را بنقدیات
 سرسوی تجار و زعم از حد و شیوع واقع گردید چه جای که این جهال زبان طعن مجدی کشوده که

نوبت تکفیر است خنده اند گفتو باد من شد در انفسنا من سیاست عالمانا داتا انچه مردان
 پیشا در میگوبند که بعد زمان برکت نشان آنحضرت صلی الله علیه و سلم اصلاً عفاقی تخصی نیست درین
 باب مشک بود چه بحث مشکوه مینایند پس باید دانست که انچه در مشکوه درین باب بیان است
 آن حدیث نیست بلکه اثر است قول حضرت عمر فاروق هم و معنایش همین است که حضرت مدوح
 رسدند که حرین نیست که عفاقی در زمانه پیغمبر صلی الله علیه و سلم بود فاما امروز پس کیفر است
 یا ایمان پس اگر این اثر محمول بر ظاهر کتب است پس لازم می آید تعارض در میان این اثر و در بیان
 آیات بسیار و احادیث بسیار که در میان علامات منافقین ملل و گرویده و ربانی خاص مقید
 نشده مثل قوله تعالی تشر الما تعین بان لهم خدا یا ایها الذین یخذون الکفارین اولیاء المومن
المومنین پس ازین آیت معلوم شد که ما رفاق بودستی که اوست تخصیص هیچ زمانه ندارد
و قرائن ان المنافقین میا دعون الله و هم را اذا هموا الی الصلوة فامروا الی یرادون
الاس و لا یرکون الله الا قلیلا نه بین بین ذلک لالی هرگاه در لالی هرگاه پس ازین آیت
معلوم شد که هر که فریب یاز باشند و او ادای صلوة نکاسل کند در عادات ریاکنده و اگر او را
او در غفلت گذرد و او را که کمتر کند پس همین است منافق در هر زمان که باشد و قوال صلی الله علیه و سلم
آیه المنافقین قلت اذا احد کذب و اذا ائتمن خان و اذا عاهد کسب و در حدیث معلوم گردید
که هر که بدو علقوی و نجیانت در امانت و نقص عهد عادت کرده باشد پس همین است منافق
و در بعضی روایات وارد شده و ان صام و ان صام پس معلوم شد که با وجود ادای صوم و صلوة
نوجود علامات مذکور منافق میشود و نیز در روایاتی که پیغمبر صلی الله علیه و سلم از حال حضرت لکم
مهدی اخبار فرموده اند این کلمه و اتمه گرویده حتی بصیرت طاطین قسطا ایمان الانفاق فی
قسطا فاق الا ایمان فی پس معلوم شد که در زمان حضرت لکم مهدی هم منافقین بسیار باشند

پنجمین زبان اول باطل گرد پس لابد کلام حضرت فاضل رانا ویلی باشد که مطابق آیات و احادیث
 مذکوره پس بگویم که معنی کلام حضرت محدث این است که در اول این شخص کند بین حق موجود و حق تعالی
 معلوم باشد و باز با او معامله مسلمین کرده شود و در احکام این شخص خصوص زبان پیغمبر صلی الله علیه و سلم بود که علم
 الغیوب احوال خلوت با حقین را بر پیغمبر صلی الله علیه و سلم بر وجهی اظهار می نمود و در همین را با حقین معلوم
 می شد که این شخص منافق است یا وجود آنکه هیچ توفی و فعلی که موجب تخریب او باشد اظہار نزد خداوند
 باشد پس لابد بحسب ظاهر با او معامله مسلمین بکند و حال آنکه او را با یقین از اهل جہنم میدانستند چنانچه
 عبدالله بن ابی و تابع او که تفسیر ایشان در دعای ایمان در قرآن مجید مانند گردیده قال الله
 انما جاءکم المؤمنون قالوا استهدکم لرسول الله و الله یعلم انکم لکاذبون
 لکاذبون باز وجود آنکه پیغمبر صلی الله علیه و سلم با وی معامله مسلمین می نمودند متلا به می نمودند و در احکام خود
 و تخریب و تحریف او نیز امر لغیر خود و بعد از موت نماز جازمه بر او اگر دزد و غسل و تجنیز و تعفین او مثل سایر
 مسلمین نمودند و در معاشرت مسلمین او را مدخول کردند و متروک او را عوارث او یعنی پس او که کفایت
 مورد مجلس بود دادند حال آنکه بالیقین آنجناب و سایر مسلمین را الی یومنا هذا معلوم است که آن شخص
 مخفی فی النار بود قال الله تعالی ان شیعتم لهم سبعین مرة قل یغفر الله لکم پس این شخص بود بزرگوار
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم که حال خلوت با حق بر وجهی آشکارا میگردد و با بعد از آن زمان پس تا وقتیکه هیچ
 علامتی از علامات نفاق از منافق صادر نگردد پس حال او کسی را معلوم نیست و وقتیکه صادر گردد
 کلام مطلق شد حکم کفر بر او جاری گردید پس بعد از آن زمان ایشان با کافرست یا مسلمان امری نگردد
 در علم نیست پس منافق ثابت النفاق کافرست از جمله کفارست و منافق مستر بحال در امور حکام
 از منبر است پس معنی قول حضرت محدث چنین باشد اما النفاق ای اما العلم القطعی بالنفاق انما
 بحکم قطعی باشد منافق و لا یجوز علیه احکام الکفار بل احکام المسلمین باشد که ان علی عهد رسول الله

زیاده والسلام محرمه یازدهم ماه جادی الاولی ۱۲۷۶ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم - فی نوائیه النبیة ولوان ناحیه من نواحی الاسلام من دیار المسلمین
 ارکبوا الفضل والفجر کاخذ الاسوال لایع وجہ الشرع والقفل بغریق والزنا وظهر رسوم الکفر فی
 اسواقهم کل یوم سلطان من سلاطین الاسلام بعد الاستتابة والادبال دلم یسعدوا بنار
 علیهم ونسبهم وینحسهم لیکون الدین مکه بعد آن کان غلبهم الولاة والعصاة والکفار ام لا قلت
 رأیت آثارا جمع من العلماء ان یوم یوم لا من خزائنہ جلالتہ بهذه العبادات بعد استغفار امیر بنور
 در باب نسب شهر دلی چه میوایند علما دین محمد و قضاة شریع مصطفوی علیه الصلوة والسلام
 اندرین مسله که شهر دلی از شهر دلی مسلمانان که آنجا دالی و قاضی و علما و سادات هستند فسق
 و فجور و امور نامشروع و باعلان و اظهار کنند و در ساند و قانون جان غلبه است و چه را
 آشکارا و دکان کرده آنجا بنشینند و در دوشب آنجا زان کنند و در مہاتهای ایشان را بکشد
 و علماء و مفتیان با دلی و دف وانی احصا کنند و قنن فرمایند و عورات مغیره را آشکارا در آن
 و مسلمانان و سورات در آنند و بعضی مشغول شوند و هر مہانی که بر وفق سنت محمد
 چنانچه و لیمه بد شکیخ و عقیقه ہفتم روز از ولادت بکنند چو بکس آن بر مشابہت رسم کفار بنشیند
 پیش از تلخ چہ روز مہانی کنند و شب ششم از ولادت چنانچه رسم کفار ہندست عورات غسل دہند
 و فر لیمه و مغنید احصا کنند و تمام رسوم باطلہ کفار را اعانت کنند دیگر مسلمانان بر وفق محمدی علیہ الصلو
 والسلام ایشان از آنست کنند شش ہفتم بر آن مصر باشد و گویند کہ بی چنین طائفہ مغنید و رسوم
 باطلہ این کار میسر نشود و این بعضی لغو است و نیز دکانہا را میان چار سوی بازار بنا کنند و اگر
 آنجا جمیع چیز دوزخ فرود شد و آن مال با قیمت کنند چیزی دالی بستاند و چیزی جایز و علماء را
 دہند و علماء آنرا بستانند و حق خود تصور کرده تصرف نمایند و خود را در آن ملک دانند و هیچ نفع کنند

و خان را انکار و آبرو را بدی شهر را بد اند و آن شکار گرفت و نیز دبا زار را و خرابها و گزدهای
 آب سخت را از انقضی کند و آبها در راهها بخلاف شرع اند و وضع نمایند تا از تجارت و غارتان در عابا
 و اهل سوق ظلم و تعدی شده نام با الهای نافع بستانند و از نافع خود و اندازند و از بعضی محل آنچنین
 الشریعی آید چنانچه جزیه و جنس و غنایم و غنایم مقدار شرعی آنرا بر شئت بگذرانند و آنرا جزو حق
 تصور کنند و بران ثواب دارند و نیز بعضی مستحقان از اهل کفار را از اهل علم و چهل و چهل واحد چند کفایت
 نماید و بدینند و از بعضی حق داران با مقدار که کفایت از دست باز دارند و نیز عهده در داران بعد کفایت
 از بیت المال چنانچه قاضی و محتسب و میر و شمشیر در پیش و کوکوال و خذ و رسالت و عقد از و حکالت
 کنند و آن نافع را از هر اشیای اخذ و چهل مستحق و حق خود و اندازند و این گرفت و نیز مردان لباس
 ابریشمی و انگشتری از این تجاوز و خلاف سنت بشاید کفار پوشند و بند و دستار و سلطان
 بشاید اختیار بندند و چون آب را از آن منع کنند گویند که بایان غارتان اینستم معنی ما شرعی با
 مجالست و هم در آن مقر باشند و این سبب اهل ایمان است پس اگر با دشمن قاهر با هر که در دنیا
 باشد و در این ثبوت باشد که این کار میکنند و این رسوم باطله که از شرع دور و بکفر نزدیک است
 می پردازند و این منع نشوند و هم بران کار مقر باشند برین بادشاه و مامور و واجب است
 بکفر فرض است که برای اعزاز دین محمدی صلی الله علیه و سلم لشکر بکشند و بگازن قوم و بیخ بخارند و نمایند
 و آب از آبکشند و زنان و فرزندان ایشان را اسیر نمایند و آن ولایت و خراب از آن تا آن رسوم باطله
 باطله بیاقت و دین محمدی صلی الله علیه و سلم اعزاز پذیرد و باطله و دمی دیگر خلق را انتباه شود
 و مسلمانان دیگر که از این نوع میگردند متنبه شوند و از آن بازمانند آن بادشاه قاهر با هر دین کار
 مناسب باشد عند الله العظیم یا نه **ع** اجابوا باشد و الله اعلم عبد الرشید ابن علی بن علی بن
 ابراهیم با **ع** باشد و الله اعلم کتبه محمد بن طاهر البخاری الماوراء النهری - باشد و الله اعلم

عبد العزيز بن قطيب المديني بائد وادعاهم كسبه علي بن عبد الكريم الاصمغاني بائد وادعاهم
 كسبه شيخ ابن حنبل المديني بائد وادعاهم كسبه ابو بكر ابن ابي القاسم البغدادي بائد
 وادعاهم كتاب الفج العتيق بائد وادعاهم كسبه عبد الجبار بن يوسف البخاري بائد وادعاهم
 كسبه مطهر بن المنصور البجلي بائد وادعاهم كسبه نظام الدين نجاشي الهروي بائد وادعاهم
 بسم الله الرحمن الرحيم. فصل في الدعوة والظلمة في الفتوى النافية سئل عن
 الدعوة والظلمة والساعة في ايام الفترة فقال يلح قتلهم لانهم يسعون في الارض بالفساد و
 قيل لانهم يغيثون في الساعة لايام الفترة فيحفظون فقال ذلك امتنع ضروري ولورودها
 كذايت هو بيان حال الساعة الامم بالاشياع ثم هنا قال هو ايضا يلح قتلهم وبيان قتلهم
 في ايضا لا يتبادر في الفيردش اي سئل عن قتل الدعوة والساعة والظلمة فقال حل قتلهم وبيان
 قتلهم لان شرط الاسلام الشفعة على اهل الاسلام والفرج لغيرهم والحق بجزئهم وهم بخلاف ذلك
 مؤمنين الى هنا كذا فهم تعلم بهذا ان قتل الكافرين المخادعين في الارض بالفساد وبالطريق
 الادبي بل قتلهم واجب واستحقاق نيلهم وذراريهم جائز سد الباب للفتنة وتنبأ لافرن في التجو
 لا يجوز للامم ان يولي الذي على المسلمين لاخذ الخراج وغيره لان الولاية امر عظيم وهو اهل الامة الاسلام
 اذا كان باديا بالظلم فطبيعة الله والملك والملك والملك والملك والملك والملك والملك والملك والملك
 فيها دفعا للفتنة الثانية والضرر العائنه قال ابو مطيع انني ابو يوسف يحذر اخذ مال الابداء بالظلم و
 لا تصرف فيها اجرت ذلك لا باجته غير فقال ابو جيب وكان محمد بن حسن جالس عنده وهم يكلم
 بشي وكان منهم الاجماع والجميع ان الابداء بالظلم حكم بغضه وقتله وقيل عكره واخذوا منهم وبيان
 قتلهم لانهم ساعون في الارض نقل فتاوى غرايب عز وبعينه اخذوا مال الكافر من زاده رحمه الله
 الباعة قوم مسلمون فخرجوا من طاعة الامام دعاهم الى العود وكشف شبهتهم فان تخيروا جميعين قتل لنا قتلهم

بدار ایان حازو ایفی مالوالی نیت من اسلمین لیستعیند الهم و اجتهدوا و اتخذوا حیزای مکانا
 و اجتهدوا فی حل المناقشات برادر اخلاق ثالث فی عمر خان قتل اسلم لایجزو کنی فقول و احکم بدار علی
 و لیلید و هو اجتمعهم و فکرم خان صبر الیام الی ابیدوار بالا لیکین دفع شرم و لایسی درینهم
 بحبس مالم الی ان یو بوار اسلمین سلاحهم و خلیم عند الحاجة شرح و قایم: سن ارتد الیایا و
 عرض علیه الاسلام و کشت سببهم خان استمهل حبس نموده ایام خان تاب فیها و قتل وقتله
 قبل العوض ترکش ب بلاصان آتانه استخی القتل بالاندر آمو کرب لاسلامه لواره اسلم و کتب بدنی
 هذا یجینیه و عتده با کلامه لاورنه و عتدات انی کلامه جانی او شرم و قایم
 جسم السد الرحمن الرحیم از امیر المومنین مطالبه اخلاص نشان سودت عنوان لکدر شرم
 سلمه السد تقابل عتداز و عتدات و اذیات واضح اگر تکاتبه رسوله رسید آریانت حالات گریه
 آنچه نوشته بود خوب میدانم لیکن من بنده پروردگارم هر کس که پیغام صلح فرستد از طرف خود
 جنگش پیش نمیکند آخر کار جنگ است اگر بایزده خان بوجب پیغام خود راست بازی اختیار کرد
 فیها و آتانه از حکم الهی در دو کهری نیست و نابود خواهد شد شما خاطر مجید دارید هیچگونه از
 شما راحت نیست و اگر دعا بازی نمود خوار در پیشان خواهد شد از شما یان بوجب کشته خود
 همان استی است بر و طریق خاطر جمع دارید هیچگونه اندیشه از اند و از قادیان و داند
 گفته دهند کسی از مردمان کاه و الله فراحت از دیگر و آدم خود بوجب گفته شما برای کاه
 تیار کرده بودم مردمان کهری کرعیان از ان عبید شدن نداد و لازم که از کهری و اگر گفته
 دهند که آدم خود رستاده پیشان جانب و طلبیده کاه در و کتا نمیده دهند و کبر صورت خاطر جمع
 دارند زیاده خیریت است تحریر بیت و یک ماه شعبان ۱۰۳۵ هجری روز شنبه مقام
 کهری انب الله از امیر المومنین مطالبه عالجاه برقع جایگاه خالی نشان

بایزده خان

پانده خان دافع آنکه اگر آن عالیه زماقت اینجا بنده مقدمه طاعت خدا و رسول را بکشد
 جهاد خواهند نمود و آنچه از حکم خدا و رسول در مقدمه طاعت امام است و خواهند نمود و پس
 آنچه از صنایع دینی و دنیاوی از دست اینجا بنده یافت خود را به خواهند نمود اما ستم را بر این
 و عدو درین قریطاس نگارش کرده میشود آمل آنکه آنچه از ملک بنده و آل است خان آنکه ملک عالیه
 و پس دیگر بر این است درین خانی شاکت نیست و هم آنکه دقتی حق جل و علا بر علم غم خود ملک
 کشمیر متوجه خواهد گردانید و دست مجاهدین خواهد داد و آن است که متوجه آن جاگیری که بقدر
 مبلغ مستحق هزار روپی باشد بخان موصوف عطا کرده خواهد شد پس هم آنکه دقتی علیه پیش در
 بقدرت کامله متوجه گردیده بقضیه مجاهدین خواهد آمد از جمله آن جاگیر که بقدر مبلغ ده هزار
 روپی باشد بجایگاه مذکور عطا کرده خواهد شد و علا و برین هر سه مقدمه آن است
 انعامات دیگر هم بجایگاه متوجه خواهد رسید این سه مقدمه ما و شما پس ابقای و عدو بر
 ماست و آنگاه حق خدا و حق رسول و حق امام بر ذمه شماست و در ادای حق خود کوشش نمایند
 و اگر در عدو کوشش خواهیم کرد و تحریر نیابن نیست و یک ماه رمضان المبارک است و هر چه در پیش
 بحسب اسم الرحمن الرحیم - از امیر المومنین تجرمت بحسب خادمان
 دین متین و کبرای مجاهدین دافع آنکه اگر اینجا که حال مالیشان حسن و طایفان از جمله خزان
 سواران ساکنان دره پیکر ملک بودند و تجرمت دین نهایت حبت و چالاک شدند بنام علی
 بنده و لبست دره مذکور از قبیل تحصیل اموال فضیل خدمات کاتبه بر علیه کتاب ایشان سپرده
 - بحسب خان مذکور در بنقد مات از طرف اینجا بنده بطلق و صاحب اختیار دره مذکور اند و بنابرین
 چند کلمه بطریق رقم نوشته داده شد اگر سنده باشد تحریر باین بنیت و پنجم ثواب الهی است و بی
 در مقام سینه

جمیع علمای اسلام و فضلاء کرام انام که در فن درس و تدریس مصروف اند و کتب دانی
 و سخن فنی و مستور و آنگاه ستاردم که ما ملون احکام دین هستیم و دانشم شیع بین شرف
 و غیر شامین است که در خدمت دین مکر بسته نمایند و بر مخالفین شیع بین همراه خادمان لشکر کشی کنند
 و جان شیع را اختیار نواز مخالفین شیع با کل دست بردار شوند و از سرکات منافقین و منافقین
 و مردین و کافران من جمیع الوجوه نزار باشد و آبشان مخالفت ظاهره و باهره بر روی کار آید و با مساجد
 و مجاهدین و خادمان شیع منین حقوق و مالک و دوستی بکار آید که همین است باعث سرخوئی و شادمانی
 و رسول مختار و حلیه نجابت شما از درکات نازد باعث نیکنامی شما و خلق الله و باعث سود و بهبودی این
 و رسیدن رخ و رحمت شما که من در کار مسا و آباء و انکس از شما و در خواهر که دیگر در مالک
 بدعت و فساد و اهل کفر و ارتداد خواهند کشید و در کرم جا بخت را بر توانم شیع ترجیح خواهند داد و با
 و دستان و عزیزان که از اهل بدعت و فساد اند بر پاسداری خدا و رسول ایستاد خواهند کرد و دستان
 خود را در جنبه مخالفین شیع و مساندین خادمان دین خواهند نمود و در غیر خادمان سنی طبع خواهند
 کرد پس آنچه گوشمالی که جا بار از دست ما منتها مقدار بقصد عین و تمرین عوام بول الله خواهد رسید
 مثل آن که از اید از ان بشام خواهد رسید و پاسداری علم و فضائل شما در بقصد بود من الوجوه نوام که در
 و علیها الا بلایع المین و السلام علی من اتبع الهدی تحریع پنج ماه شوال روز ششمین ششمین جوی
 حقیقه محال این بنده زو جلال بر بنیاد است نه خود شام و نه شهر ادهم
 و نه امیرم و نه امیرزاده نه طالب سلطنت ام و نه جرای می حکومت نه که سلطان میدادم نه خرنه بادی
 بلکه خیر و خیر زاده ام تحاش غیر از راه سعادت و عذیب شام و از این سلاطین و خادمان عار میدادم
 نه با فضل ای امارت میدادم و نه آئینه آرزوی محمدی آن در دل میدادم تحسن بابر ادای عرض جبار
 و خیر خادمان جمیع عباد و اعلای کلمه دین و خدمت شیع سید المسلمین مکر بسته ام که سید رفاقت من بخرد

غیرت ایانی اختیار نماید زهی سعادت اوست و کسیکه از رفاقت من دست بردارد و عیب بخاشد
اوست که از زنبندگان خدا و انسان حضرت مصطفی جان خود را بر کشید و در سنگ نشانی نین کفار
منشک که دیدم خزان من توکل علی الله است و پس هر روز صبح جدید از خواند ربابی من میرسد مثل
امراء و سلاطین خزان در اجماع و دنا میرم راه خود میدارم حاشا و کلا که از آئین و تو این ابل دنیا
بیزارم طریقی من طریق قد خود سید المرسلین است یک روز مان خشک سیر من خود شکر خدا بجای می
و یک روز گرسنه میان صید میکنم و شکر من این خدی از مهاجرین صادقین است تا بر وجود دست
دین رب العالمین گرسنه و از طرف خود جان خود را گشتن داده آئینه حق جل و علا ابنا
بنسبت شهادت سر از آئینه یا غیرت دفع موفقی کردند و بکل حال ظاهره با فقر آه من است که فقر خدا
صلی الله علیه و سلم و اصحاب ایشان را در اوایل زمان هجرت در پیش بود اگر شب رات بس عظیم از
مرامی جل شان بسیار از بسیار میدادیم تا از بجای خزان و شکر میادیم آنش و الله تا از آن
شب رات بظهور میرسد پس کسیکه ایمان قوی بر اعدا آید و دشنه باشد و قدرت کامله ربانی
ایمان او را باشد که آن قادر علی الاطلاق در یک لحظه یک کلمه عالمی را از زبانه بلا میزدند و در
جلی را بپشته تنو انداخت پس ملا بن رات مذکور قبول خواهد نمود و در رفاقت من سود دنیا
و بهبود آفت خواهد شد و کسیکه محض امید بسیار ظاهره باشد و آنچه با فضل حال با فقر است
به عادی و شب رات را بکنند پس ما را از جمله مجانین و دیوانگان خود شمر و عر منکر از خود این
چند سطره آنکه از آن راه روزی محمد ولی کنایه رقیع عبدان و اسعار و کمر رشوت اسلام از
ذات با فقر و مضطرب البتة شدنی است لیکن با فضل حال با ناسب این نیست بلکه مایه این دعوی
محض توکل علی الله است شب رات غیبی است اگر این جانب با خوبی بنمید و بنمید و رفاقت این جانب نیست
سود بهبود و خود شمرده طلب نماید آنکه میرسم و اگر با بر بلا حظ صفت فائزانی ظاهره و خاطر عاقل

نزدی باشد پس بافضل ترقف فرماید و فیکه از جای دیگر این قبیل اسلامی بفرستد
 آخر این امر حکم اسرار جاسی ظاهر شدنی است خواه از مقام شما باشد خواه از مقام دیگر
 آن اگر در اینجا یافت اختیار فرمایند نمود و بجان دمال در خدمت دین کمر بسته خواهند شد
 یعنی بذات خود هم شمشیر زنی کنند و بقدر طاقت خود در معاصر غازیان که شش نایب تر نیستند
 حق جل و علا مافقر آید و مضافاً را از جمله تاجان مهاجرین اولین گردانیده همچنین شمار را از نا بطلان
 انصار اختیار خواهد کرد این امر محض بهین سنی نوشته شد که شما در زمره انصار اند و خلل نرود
 و الا حق جل و علا بکم عیم مافقر آورده و اگر آگاهی محتاج معاصر اختیار گردانیده بلکه بسیاری را از
 اختیار بدست مافقر آورده و آتی نیت پاک دامت بلند و راول امر شرط است که هم جان
 خود در مقابل اعداء اسد پیش کنند و هم مال خود را در معاصر جده اسد و فرمایند بعد از آن نمره آن
 غنیمتشان بماند و شقه امیر المومنین بر اجد زبردست خان مظفر آبادی مورد خدایت
 شوال همراه منشی خواهد محمد بسم اسد الرحمن الرحیم بمطالعہ عالیجہ ترفع جایگاه عظمت و بنگاه
 عمده انوار انوار نظام زبده الکبر و انوار نظام سلطان زبردست خان سله اسد تعالی بعد از سلام
 مسنون و دعای اجابت مغفرت و ارضی آنکه آقا یم کرام بعجابت رفتار آن عالیجہ کرامت
 رسید چنانچه آرد لامنته خالص اسامیل و نایا عالیجہ راجه پارس خان رسیده کاشف مراتب
 و انجا گردیده احمد مدد که حق جل و علا آن عالیجہ را با بخت شایان نشان اینان بود و منقذ گردانید
 و بپای خدمت دین محمدی رسانید آری هر مسلمان که که گرام و دروسای ایشان را خصوصاً
 همین لازم است که خدمت دین رب العین را سعادت خود شمارند و در وقت خادمان دین بجان و دل
 بجا آورند احمد مدد که از استعاض اخلاص مستعد شدن آن عالیجہ کمال فرحت و سرور حاصل شد و فی
 عزم انصب منبؤم آید و چون در میان اینجا نب عالیجہ بایزده خان در مقدمه گزینی بکلمه ساز عتی بود

در بخت

در بنفقه تعطیل اوی داد احوال که بحمد الله مقدمه مذکور به بصلح و صلاح انجامید و عالجاء مذکور
رفاقت اینجا نیز در خدمت دین بجان و دل اختیار نمود و بنابر آنچه عزم معمم با مقصود نمود از بسکه ظاهر
بعضی مقدمات ضروری بود چندی را از اغرض رفقای قدیم خود که عری در رفاقت اینجا بگشایانیده
و گرم و سرد زمانه و شرکات اینجا نبستی چشیده و بر احوال اجتهاد و انتهای اینجا مطلع گردید
روانه خدمت سامی نموده شد تا از زبان صدق ترجمان ایشان حقیقه احوال کشف گردد بعد
از آن باذن الله عز و جل آن مقصود به حقیقت اینجا نیز از زبان ایشان بخوبی شنید و آنرا میسر
عقل و ایمان بسجده بعد از آن اینجا بطلب فرمایند که آن آراستگان فی الغور خواهم رسید و بنابر
یا داشت آن عزیزان کاغذی مشتمل بر کشف حقیقه احوال نیز نوشته داده ام آنرا نیز ملاحظه فرمایند
و شرح آن از زبان عزیزان مذکور دریافت فرمایند بعد از آن اگر نسبت رفاقت موکد گردد قدری
ببخش و تکلیف بر خود گذارند و آنچه در میان برادران از قبیل بخشش و ملال میباشد آنرا بنده
بنده در سازند و همه روستای نواحی را بگشت کرده و یک کافه میشت بطلب اینجا از همه
نویساننده و سراسر همه بران ثبت گنایند و رساله داده و زیاده و السلام مع الاکرام
رفعه شاه زمان بجنود امیر المومنین کشوف منیر طاعت بجز تسبیح الله و تسبیح الحسنات
بزرگتریده خاندان مصطفوی پسندیده و دو مان مرتضوی از حق افزای دین مستین از بی ای
شرع پسین که دی طریق طریقت وکیل سبیل حقیقت استقامت سبحانی همسط فیه مشاربانی
امیر المومنین آلام السکین شود - چون از استداعت کثیر نوید عافیت ذات بابرکات
ساعده افزود و نگردیده بود و تراج ها برین همواره منظر احوال خیریت مال ایشان میبود و دین
اشنا که شوق خاطر دریا معمار از انداز و زیاده میگشت و مدت انتظار با مدت پرست زبانی
بعضی دارند این نواحی بگوشش محامد خوش رسید که آن سید الله و تقسیم دامن چه نموده براده

استیصال کفار با یکدیگر و فجار را شتر را که رحمت بسته و سپهر شجاعت را در میدان نبرد میزداد
 بچکان شیر سر این فاجیکان مثل گوی بریده به در البوار میفرستید و از استیصال این خیز و خفت
 از که سرج بنیج خاطر زمره اهل اسلام خندان انبساط و شجاعت پیرامون خاطر عاقل گشت که زبان
 ظلم با وجود و زبانی در ترقیم آن اکمن و مشتق است بلکه از جا نرزد که این خبر گوش ها چون ریشیه
 حق ملکیت بل و نهار جریان همین معنی است که تعضیل نادر و دهلال از هر چه زد و ترخورد را بصحت
 با برکت آنقدری صدق و مصداق رسیده و ذخیره سعادت دارین فرا چنگ آورده و خود هم مستغنی از
 اشتیاق را که از مدت بسیار در کانون سینه یکینه مشغول است بزلال وصال خلقی ساخته و بیج
 اقراح شراب صحت نرم گری را آئینی تبر دایمی زد و در روزگار مصای حاصل کرده آید
 لیکن چون بدون اجازت مقتضای شریعت در نهامی طریقت در مینوی جرات نمودن شافی
 طریقه مقام شناس او بستاند و رقیبه الوداد و صحیفه الاتحاد بصورت حال الدین نام آدم سرکار
 فیض آثار روانه نموده شد امید که بر معنوی مطلع گشته با فی الغیر خود را بعد از اده پیش نهاد
 و دیگر سخنان که از کدام طریق و توارع که آمدن سرکار از آن راه مناسب باشد قطعی نماید که بر آن
 عمل نموده بعمل اینست قلبی و تنهای دلی فایز گشته آید و در آنده رقیبه الشوق هر چه زبانی اظهار
 نمایند بنزل صدق خود آورده آید و در او موصلت موری با مقام خبر غیرت خود خوشوقت
 و شاد کام میفرموده باشند

بسم الله الرحمن الرحیم
 از امیر المؤمنین نجیب علی القاب زریب فرامی اورده غنت و جلال زینت آرا چای را بش
 شمت و اقبال صاحب عزت و بخت که بهیم و نعت قدوة السلاطین نموده اخوان شاه
 حجم جاده زاده اند و جلالت و صانع اقباله بعد از سلام سنون و آدویه ترقی مناصب کین
 و تاراج و درین دایره آنکه اخلاص آمین زمره المعتمدین شیخ جمال الدین که از طرف سرکار

عالمیتمه را با شتمه خاص در او یکی حبس لرزه سیده با دای مرا تبه خیر خراهی آنجا بخت
 این عافو خاک را تا اندیم نهایت خوش گذرانند هر چند را بطه گنا گشت قدیمی و علاقه اتحاد
 صمیمی از این سابق هم نهایت مربوط بود و نهایت مضبوط آگاه از آمدن این اخلاقی نشان
 رونقی تازه نمود و بر فور غلبت فی سبیل الله و علوم را تبه محبت گنا گشت لوجه الله و مع دیگر کیفیت
 حالات این برگزیده اکابر عباد الله نسبت زمان سابق هم چیزی زیاده تر آگاه داشتند
 گردانیده آنچه در باب غلبت انتخاب باریست و خداوند دین مبین مع اظهار اشتیاق
 باین خادم شرح مبین که از دوز مرآت اشتیاق محبت و اخلاص دیگران گون علاج مودت
 و اختصاص که در زعم غلبت شامه شده بود آنرا بفرحت دانوده و سرت بر سرت
 افزوده است و این علاقه مودت و گنا گشت را که محض باری بخیل رشتن است حکم گردید و شمر
 ثمرات جمیله و فریده گرداناد و آری حقیقه الامر اینست که در کینه اشتیاق ملاقات این فیور در دل
 آنجا بخت زیاده چند از ان این فیور اشتیاق ملاقات خود ندارد و چنانکه را بطل محبت قدیم
 و دوز مودت صمیم آنجا بخت اشتیاق ملاقات فیور گردانیده است همچنین ده چند از ان این فیور
 تمنای ملاقات آن معنی القاب رسانیده و بکن چنانکه این فیور بجان دل آرزو شده ملاقات
 همچنین هر وجه خیر خواهد انداخت آنچه در باره تشریف آوری خود با نیت و در تم زده ملک
 اتحاد مسلک شده بود و پس حقیقت آن بر بنیوالی است که تمامی مراصلت بسیار بنیوان که هر شیخ
 در تشریف آوری آنجا بخت اشتیاق را غایب شود اما بقیضای مصون نصیحت مشورتی است
 موقوف و تا مل نظر خیر خواهی عدم حصول امنیت طرق و بی امن نه از طرف خود باعث تکلف
 میوانیم و از دوز اشتیاق تا خیر ملاقات را گردانید و ملازم پیش ازین در زمان سابق هم همین
 اشتیاقهای مل نیاز منزل بسیار بنیوانست که بکلام خود تشریف آوری آنجا بخت صورت نبرد

آنکه از همین سوانح و عواید غیر خواهی از دو وجه ستد راه انیز ام شده یکی آنکه تا آنوقت کلام
 حالی قابل اطمینان برست شکر اسلام نرسیده بود که بعد شریعت آوردن آنجناب باج کل
 سکونت تجریز میشد و آنکه هیچ راهی از راه امنیت پیدائی که از گزند مخالفین مبرا
 میشد بلکه در بنو لاسان اشتیاقی یونانیونما در مرتبه زاید و دو بلاست و از امانت قادر
 مختار مکانی همچنین قابل شستن باجناب است آمده است که اگر هزاران هزار مخالفین بر سر
 و معاندین بخار نشویش نمایند بکل ماسد بی نیل مراد و خذول گردند اما وجه ثانی که امنیت
 باشد پس بالفعل از قاعده ای این مافوق خاک را برین است و البته این غیر خواه خلق آمده در نفس
 آوری آنسلط پناه مگفت شدن نیستند اما امید فرست که این جنس و خاشاک این
 راه هم مغرور میگردد و آنکه مد که شوکت جزو آمده چون هیچ اقبال در ترزاید و ترقی است
 و قدرت اعدا و الله هر شام در ترزاید و بار در ضلالت متواری است چنانچه تفاسیل این بیان
 از اخبار سابق که مدست فاصده سعید محمد روانه شده بود در برین غیر نیز گردیده باشد و البته
 در باره تیاری مقدر جدا آنچه بهات در نظر این بنده پدید گامی آید هر چند بهات متعینه و آید میشود
 آنکه از آنچه مقدر هم پیش مد بخایت چیست بناید و تو میرسد انجام آن بکل و قدرت ربانی بالفعل از
 سایر مقتضات آسان تر معلوم شود و امید قوی میدارم که کار ساینده و ملک تحقیق مافوق
 بکل و قدرت خود را بر آن تسلط میفرماید و بجز تسلط انعام تمام دور دور نماند و شکار
 میکرم علی سلام سید میگردد و آن آید و خدا در آنوقت هر طور که آنجناب بخواهند و خواهند
 از هر سر و جامه تحقیق که در جمیع خواهند افزود و بکمال خود اشتیاق و در آن ملکات انبی العود نمود
 رتایل خیر اندیشی تا حصول امن طریق اندکی تا خیر میفرماید پس در نصیرت بعد ملاحظه این صواب
 اگر در برای ملازمان غیر خواه امنیت راه قرار مانده تمام المرام این خانه خانه شاست با تکلف اقدام نمایند

اما اگر بتد نظر این معالج و دور اندیشی بالفعل تشریف آردن آنجناب ^{علیه السلام} بعلی چنانست که اگر کسی از معتمدین اعزّه اخضر مخصوص خود و اندکی خلاف صحت نماید داشتیانی شرکت این سعادت بکری تاخیر هم گوارا نه آید پس در آنصورت نزد فقیر انسب ادلی چنانست که کسی از معتمدین اعزّه اخضر مخصوص خود را نایب محذّر دانیده و هر چه از تجویز سامان اینمقدّمه بطلبند آنجناب بیا بر تحصیل رضا و امداد سوق و مهیا باشد همراه او داده و رخصت فرماید که شرکت اخضر هم بنیابت آنجناب حسب صلاح دارین و سر خودی گویند در حق آنجناب خواهر گردید و آن سعادت با شما مل مصلح برود و جهان خواهد گردانید باقی مراتب مفضلاً عا الزبان صدق تر جان معتمد الطوفین حاصل رفیقه الوداد صفا مشایرین خواهد گشت قرین صدق باشد که بار بار اظهار حال پسین معتمد واضح البیان را روانه کردن ضرر و افتاد و آسای سلام علیکم در عترت امد و بر کانه تحویر بتاریخ بیت دوم شوال ۱۳۴۵ هـ

بسم الله الرحمن الرحیم
 بِرَأْسِ الْبَاقِ بِالْكَرِيمِ وَخَطَابِ الْكَرِيمِ وَآلِهِ لَاشَيْءٍ بِالْقُرْبِ بِالْإِسْمَاعِ وَآلِهِ بِالطَّبِيعِ
 بِهَ الْأَسْمَاعِ أَجْمَلُ بِالْعِلِّيِّ بِهَ الْأَذَانِ وَأَفْضَلُ بِالْعِلِّيِّ بِهَ الْإِيَانِ تَعْمُرِي أَنْهَ حَرِيٌّ بِالْجَلْبِ بِهَذَا
 الْمَشْتَوْرِ عَلَى ضَا بِلِ السُّرُورِ أَوْ كَيْتُ بِالْقَلَامِ النُّورِ عَلَى مَلَانِمْ أَحْمَدُ أَوْ صِدْرٌ بِمَجْدِ السُّلْطَانِ الْمَلِكِ الْغَزِزِ
 أَجْبَارٌ بِدَرْجِ الْمَلِكِ مَخْرُجُ الْعَلَكِ مُتَعَلِّقُ الْعِلِّ وَالنَّهَارِ وَنَائِيًا بِالْعَصُولَةِ وَالسَّلَامِ عَلَى سَيِّدِ الْعَالَمِ
 وَآصْحَاءِ الْعِظَامِ وَآلِ بَيْتِهِ الْكَرَامِ حَقِّدُ صَالِحِ الْأَمَامِ الْهَامِ مَرْتَضِ عَالِمِ الْإِسْلَامِ تَجْدِدُ الدِّينِ
 الْقُدُومِ سَدِّ الْقُرْطِ الْمُسْتَقِيمِ شَمْسُ حَرَاكِ الْحَبْدِ وَالشَّرَفِ بِدَرْجِ عَدَاهِ الْكَسْفِ وَالْكَفْ
 تَزَكَّرَ مِنَ الْأَسْلَافِ تَبَصَّرَ لِأَخْلَافِ حَلَّةٌ مِنْ كِبَرِ الرُّسُولِ قُرَّةُ الْعَيْنِ لَزِمَ الرُّبُودِ
 خَلْفَ مَنْ أَسَدِ أَجْبَارٍ بِمِلَّةِ اللَّائِيَةِ الْأَهْلَارِ تَابَ بِرَبِّهِ الْفُطْرَةِ نَقْدُ السَّرِيرَةِ الرُّوحِ
 نَاشِرُ لَبْرِ الْقُرَّةِ عُمُودُ عَلَى مَفْنِينَةِ نَوْحِ بَابِ السِّدِّ الْمَفْنُونِ عَلَى دَجَائِبِ وَسَيْفِ السِّدِّ الْمَسْلُوقِ عَلَى عَدَائِهِ

حجة الله الخلقاء الى العلماء والراغبين ورحمة الله المهداة الى المختار من العبيد قدوة المهابرين
 وعدة المجاهدين السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد نور الله الايام بقائه في قياسه فزون
 الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به هذا الجليل العظيم في يد وائمه من العز والكريم
 الى ما جرى بين الصادقين الغرلة وبين المنافقين البغاة وبما تفصل الله على كافة المؤمنين
 من تاييد المجاهدين وتأييد المعاندين ثم ما بقينا على وشح الطرس بهذه المطور وترش المسك
 على وجه الكافور الا التحدث بمجده الله والتبشير لرحمة الله لا التميز والتأنيق ولا التفتيح
 والتشويق واقيم الله ان ما جرى البحر الذاهر الى سواحه وآتي به الدهر الداهر على كوايله
 من تظليل جنود المستضعفين في كنف العيون والاكرام ومن تدليل جميع المستكبرين في كنف
 والانتقام لهم الطارقة الواقعة وهي خافضة رافعة وهي العاتقة الحاققة وهي الدافقة الشاذة
 فانها تسجته من نور وجهه الكريم اشرفت في ظلمة الليل البهيم فوقع الحق وبطل الباطل وصدق
 الحق ومطل الماطل فيه مرفع المعادون وتحفض المدانسون حتى عني منهم الاعصاب وحتى
 عليهم العذاب ووفق لهم الانصار وشق منهم الابرار فاقول يا مبدو الامام الهام على حجة عليه
 الصلوة والسلام ان اصطفاه رب جيبا لنفسه وسماه عطيا في ملكوته قدسه ثم اودعه اصلا
 الاطاييب وقلبه في ارحام النجائب فجعل بقلبه من طاهر الى طاهر وسجده من كابر الى كابر
 حتى طلع على افق المجد والاعلاء واشرفت له انخضراء والغيرة آو وقله كاجداده الاياد
 اولى الايدي والابصار وآباءه الابرار من الائمة الاطهار اعني انه ملا ملاهم انطفا
 وترجع موحدا حنيفا فقلبه الله في كنفه وزاد له في شرفه ودرجته بالانوار النعم والمنن و
 انبته النبات المحسن وكما ان جرب التمشي في نهاره وتميز عن يمينه عن شماله اوحى الله اليه الالقاء
 كما اوحى الى اصحاب المسيح الايمان وملا قلبه بحب عباده الصالحين المقربين كما ملاه قلب

آية المطهرين وانهم في سواهم طلبة تعظيم سيد المرسلين كما التمس في قلوبنا يا رعا انهم
الصدقين وكم نزل مطر من الانجاس سقطا من الادماس متقدسا عن اللعب واللهد منكم
عن الاطراء والزهر رتبة رتبة ريتا وآتاه احكم صيتا ولما ان بلغ أشده واستوى
ودرد منهل الشباب ارتوى حظه عن النشاط والطرب وعصمه عن السرة والطرب
وحباه الامانة والورع وحماه عن الخيانة والبلع وزينه بالجلل العظيم وتبين له الصراط العظيم
علم نزل ينزل في هذا السيرة يسر به هذا الخير والصلاح منه ما قد من غيره ويخرج ما قد من
المجد في ديرة حتى جله نبوته وكله فكله الكتاب بقدرته وقدره خطاب بكلمة واخطاه من علمه
واعطاه من علمه واخرج في صدره بوالع احكم واسبل على قدره سوانح الهمم واغرقه في ذوارق
العلم والطريق اجمع الحكم وتم له المكارم من الاخلاق وعلمه المحاسن من النفاق ورزقه
التعظيم الاسلام وخلق له التعجب عن الامام وساقه الى نصرة الاحسان واذا قد
حلاوة الايمان واستعمله في عبادة رب العالمين حتى ظهر له الحق وآتاه اليقين فاراه ملكوت
السموات والارضين ودفعه عن الطاغوت انجالات والشياطين وتجره بآياته المعقولة
على الواج الناسوت وبقصره بآياته المنشورة في اشياء الرغبت وتفض على روعه انوار
الجبوت وتفض في رده اخبار اللابوت فلم نزل برك بلعنا من بلع كلما حجب الضيق
طبقة الخلق وظل تير في عباب العلل وفي محارج القدس وبات تخيل رقاب العطار في مارج
الانس فحضر كجفرتة بلبيا لدمونه بلبيا مجذبة موشا بديانه قد غنا لاسانه سطيا لاحكامه
مشيئا لاسلامه حاضعا لبيته حاشا لمرتبته رافيا به ربا راجيا منه جبا سائبا فزاده
عاساده قابلا لزياده الى ماعداه تشر بابو اعداه سطر با مجاده فرعا با اولاده ترعا
با اولاه قلنا اني على قدر وصفي عن الكدر رجه بلغ ترحيب وقرب اسع نقوب حشف له

مهجابه ورنه له النقاب والوجه له في الغيب وانزاج منه الكريم وترامى له في مدار العرش
 والكبرياء وتجلي له في حلة المجد والبهاء واكرم نزلته وخفض منجبه وحق به الحق ومن عاين
 وآلف به الفقه اللودود ومبرودوه وورد به رافعة الودود بلودوه وحجب اليه نفسه ورغب اليه
 انفسه وشرح له صدره ورفعه له ذكره وكثر له امره وحقق له عنده ذرره واجتبي له ملاك السلام
 وآرقى له سنة سيد الانام وجعل قيانا لاسلام ونصبه اماما لالانام وصفا النبيه شيئا للصفية
 حلقه له لوتيه خلخال من عليه وآمره باعلاء رطله لهر النصوص وبخاها غوا مضى الفصوص ونفى
 عليه بالانقطاع اليه والاطراح له به وان كتفى في سيرته بما يردى عن نبى احرمين وان تصفى
 في سريره بما ينهى الى رسول العقليين وان تنبه برتبه في اوقاته وان تشبه بعبده في عباداته
 وان تميزا بيزيد في عاداته وان تيردى في هديه في ساداته وموالاته وان يقول نعمي نعمت
 ما كان وان يقول المزمق وان خان دمان وان يرفع الستيه ما التقى به احسن وان يكفى
 السمي بالتمى به امون وان يقوم بناصع التوجيه وحالض التوفير وباقاته السنة الشهباء
 وآياته البديقه الظلماء وان يجرد الدين القويم ولب الصراط المستقيم ويهدي على عباده
 الى سواك السبيل ويردى الخليل ويشفى العليل ويرعوهم الى الملك الغفور ويخرجهم من
 الظلمات الى النور هذا وقد جياه بشارات هو بها احرى دسى به اوا من ذلك قيل له توجبه
 حيث كنت فانك منصور واجتهد في ذلك فان سبكتك سكر وسامح بك اتقه من العباد
 واكشف بك غمته من الفاء وساقم بك المله العوجاء واصلاح بك الشفة العوارى دنى
 جوتك بمن اتبعك من المؤمنين وتب ما كنت من المحفك من المحسين زكاه ثمانية تسين
 وانى بجلى اتخيل عليك دليل وتكلم من ترسل بك خيل وانى بهم لرحيم روت وان بلغوا
 في الكثرة ماتت الود وانى غفرت بك من اهل الهند من الاجيار والاموات وان امسو

في نهج

في قبورهم من العظام الرفات فتبته نفخة من نسائمه وبعقبة من نسائمه وراجل من ذلك
 واعلى والله من داهلي ثم امره بهجاء وداخه على العباد فاصبح نبوة العدد داهيا مهديا وعنه
 ربه راضيا مرضيا داعيا الى الايمان بالغيب عاديا على الاشراك والرب حانيا للشيعة
 الشهاب داهيا للبدعة الطلاء كداهيا الى اوار اليجان داهيا على اصحاب الطغيان فاهلا
 الى الاخلاص والوفاء لا ياهي الاضاد والنفاق فارغ من كل طريق حافة عاقر اكل
 شاة فاذة راسيا بولاه كداهيا عساوه حافيا من المعاد حافيا من العباد راعيا
 الى مذاقة الخشوع عاريا في مغارة الخضوع حاهلا لاسرار الرحمان حاهلا من بين الاخوان
 آمر بالخير والنهي واهل آيا عايق في العاجل والآجل ميزا بالاهام ميزا بالاهام
 مفا حاهلا لخلق متيارا للاخلاق تميزا بين الغث والسمين تميزا بين الرخص والذين
 راضيا بالشارع الميثار فاضيا في شوارع الاراء حاهلا مهدي ربه عاهلا مهدي حبه
 فاهلا بالفضل والعدل صاهلا في عهد والهنزل تاهلا للاعلام الايمان تاهلا بالاحكام والادعاه
 صاهلا على سائر المستضعفين كاهلا لراي المستكبرين تاهلا لكلمة الله العليا تاهلا لوجه
 الله الكبري فلم يزل بالاعتماد على الله كاهلا في الامور في سبيل الله تاهلا لاشكر الله
 حتى استدار صوت صيته في القبة اخضرآه واستنار بنزول قبوله المدة الغرابة فقلب
 الزمان على هبة يوم بدر الاسلام وتحوّل الايام على ومنها يوم رفع الاعلام تصار بحجة
 الاسلام عاهلة الاصول والاعراف فاهلة الخصوم والادواق بالغة مبلغ الشوق والثناء
 اصلها ثابت وفرعها في السماء وثمرة الايمان طعمها مرغوب ودرجها محبوب وروضة
 مستنيرة الادراد والازهار مستقرة العيون والانهار وقام ربه لاهله كفيلا ووليا حاهلا
 لسان صدق عليا لا تحببة الا من نقي ولا ينفقة الا من امان في شتي يتيقنه بكرة في كل ناي

و نیز کسب همه کل حاضر و باو در شجاعت کل صادر و در دگر گنجای نامی الماء البارد و تعمیری
 ان خیره لاحری بان یکدی به الاحرار من الرجال و تشدی بی فی سماع اهل الفضل و اکمال
 تشبیه به قصاید الرغیب و الترهیب و قتل به قواعد التهنید و التادیب تغزل بی فی ذیل النفس
 و المال و بغیر بی فی التبری عن الآمال یستقی بر وجه النعم و یستشفی بسببه الاستقام
 یسترقی بمغفله السیم و یستصغی بوعظه الخلق الکرم و یبرج بعبده الوسمان و یطرد بسوطه
 الشیطان و یصرف به شبه طواق الزمان و یکتشف بکلمه عواسق احمد ثمان یقتدی ببقیاه
 الدین و یجلی بجماله العین کیف لا و قد نصبنا للعباد قیاما للجهاد محمدنا منبه اسد متبنا
 لرحمة الله قبیح البیت احرام و کج فی استغفاء الآثام و کجوا الاخوان و الاوطان و جاهد
 اهل الشر کما لطفیان الی ان لقب بعد انقضاء مات من سنین باجم المسلمین و امیر المومنین

این خط نام است از شیخ حسن و صفی الدین
 مغفله بنویسند از سبب تشبیه و تشبیه

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد برضیه صفایه بر یحیی البین راه حضرت
 و ساکنین طریق آن راهی مطلق عمر ما و کسایک باخیا نبی فی الله حاضر اند و با غایب محبت
 خضر ما بر تشبیه نماند که مقصود از بیعت بر دست ششای طریقت همین است که راه رضایند
 حضرت حق بر دست آید و راه رضایندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت نغز است هر که راهی
 شریعت راه مصطفویه را طریق تحصیل رضایندی حق انکار و پس میسازد تشکیف کا و دیگر راه است
 و دعوی ادواطل و امسوح و اساس شریعت مصطفوی و او مرتب اول ترک اثر کوشانی
 ترک بیعت اما ترک اثر کسب بیانش دگر هیچکس را از ملک من و بر و مرید و او سعاد
 شاگرد و بی دولی حلال شکلات و درافع بلیات و تحصیل منافع نماند و همه را شل خود عاقر
 وادان و در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز بنا بر طلب حیا و خود نذر و نیاز کسی از انبیاء

و ادویا

و اولیاء و صلحاء و ملائکة بجا یار و آری اینقدر دانند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند
 و تکره مقبولیت ایشان همین است که در با تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید کرد
 و این از پیشوایان این طریق باید شمرده اند اگر ایشان را قافه در بر حادث زمان و عالم السوء
 الاعلان دانند که آیین امر محض کفر و شرک است هرگز نوسن پاک را طوفان کن شدن جایز نیست
 آن ترک به عت پس بایشان کند در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معاد طریق
 خاتم الانبیاء محمد رسول الله علیه و سلم را کمال محبت و علمیت بالا گرفت و آنچه مردمان
 دیگر بعد پیروان صلی الله علیه و سلم از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و
 نخل قبول و بجای عمارت بر آن و آسراف در مجالس اعراس و تفریه سازی و آتش بازی و کمال
 هرگز پیرامون آن نباید کرد و بدو حتی الویس سی و در میان باید کرد اول خود ترک باید نمود و بعد
 از آن هر سال از بسوی آن دعوت باید کرد چنانکه اتباع شریعت فرض است همچنین امر با کفر
 و منی عن المنکر نیز فرض است چنان این امر در بین نشین شد پس جمیع طالبین حق را باید که
 همین امور را پیش نظر خود داشته باشند و باید که جمیع نمایند قصه ها که بر دست اینجانب است
 نموده اند و اینجانب این امور را در بر روی ایشان کما حق الله اراده و این از اجابا تا خدایت
 و تعلیم اشغال از جانب حق نموده پس بر ذریه ایشان لازم است که اول خود ترک امور مذکور کرده
 نمایند و طلب خالق خود را مستوجب بسوی حق کنند و اتباع شریعت غرار را ظاهر آرد و طاعت پیش گیرند
 و تمامی انجاسی اشک و الاوقات بهرات را از خود دور نمایند و بعد از آن جمیع طالبین حق را بسو
 مکن ترغیب دهند و در اخذ محبت بر دست خود از خود سماعی شوند و ترغیب و ترغیب دهند و هرگز انجاس
 از آن نمایند چه درین بین که بر دست پذیران غیر واقع خواهد شد فایده شدنی است پس باید که
 کلمه که گویان اند رسوم شرک پاک خواهند شد و تعلیم شرع شریف در دل ایشان جای خواهد گرفت

و فقیر و ماخوام که در آن بیت شمر ثمرات جزئیة و جمیعہ گردد و از تعلیم تفہیم علم البیان سہی
 بدل دجان نمایند و از ایشان بخدمت کند و از ایشان تعلیم اشغال فرماید حتی جل و علا ایجاب
 را جمیع مخلصین مجسمین بار آور زمرہ و مخلصین و متبعین شریعت و از انہما گریزانا و امین

بسم اللہ الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد محمدت بیرون
 کتیبہ الاقدار جلالت شعار عقلت از آن جماعت دوازده و آلتا بار سردار دوست محمد خان زاد
 بعد از اسلام سنون و دعای اجابت بخردن و اشیائے نیکہ نامہ نامی در قید گرامی متعلقہ قریب
 آن عالی مقام در مقدمہ اقامت جہاد و استیصال کفر و فساد و باطل و افسوس و افساد
 و محبت و داور سید مسلمانین مندرجہ در دفع گردیدہ آنکندہ و اہلالت کہ غم اقامت این رکن
 بقی نصرت دین بنین و استیصال کفر و منور دین در دل جلالت منزل آن سردار جلالت آثار و
 گردیدہ احوال کہ مثل این علوم است و تا کہ غریب نمایان شان مثل آن عظیم الشان تواند بود و
 سعی در اقامت این رکن اسلام بقیہ متاکل نمایان در ہر زمان و ہر مکان و در جہت آبادین
 جزو دان کہ وقت شورش اہل کفر و طغیان است بر زور جاہل و زمین عمدہ و مشاہیر سلجوقی و
 ادیبان کہ ہر حد کہ حاصل معنی اقدار و کثرت جنود و انصار و تسلط بر بلدان و امصار
 و جہت در اضلاع و اقطار بیشتر اقامت این رکن کہین و اعلای دین عید المسلمین مکتبہ
 تہذیب کہ از سرداران نام دار و ندسای ذوی الاقدار حضرت دین پروردگار و ترویج سبب
 مختار ترنم میگردد و سخن را جو غریب در عقبہ و شای جمیل در دنیا بشود و تحصیل سعادت اخروی و
 نزول برکات دنیوی و صعود در مراتب جنت و عروج در مہاجرت شہادت و بھی نصیب او میگردد
 کہ اتحاد مسلمین را در آن خطی متعذر و اگر ما ذلالت ایشان در اقامت ہین امر اثر افلا
 تہل و مقصود واقع میشود پس لا بد حکم الناس علی دین مہکم عام و عابادہا کریشان باکل دین

و اذعان

در دو تاخت اهل خوارند و سپس بکلمن شیخ شافعی می آیند که کف نهاده اعمال شایسته
 بمقامی جمیع رعایا رسیده و چون رسیده خواهد گردید در بنده سر یک یک متبذل نمایند و هر عتیق و غرق
 غرق را بکار بند و از قبل غنیمات شتوار و نکات بجای که محض نیاز زبان لرزای و عبارت بی ادبی
 در مکاتیب می کنند نشانند اگر این مصون در کلام مکرر عظیم و احادیث سیدالانام مندرج می شود
 پس سیدایان با صد و اربع و با کفره سیدار و البته یقین طبع میداند که این امر حق محض و صدق
 بحسب تفسیر اوست این تاخت اهل و در محله حساب کتاب بخور و رزق را با غنای هر شریف است
 و در مجازات آن چه انواع و اقسام و اجناس تکالیف صاحب کشیدی است تا آنجا که در وطن اکثر کجایان
 زمان هرگز است که غیر امانت سرداران نامدار و صاحب کت و اقتدار حصول امنیتی صورت نمی پذیرد پس این
 خیالی است محال و احتمالی است بر احتمال زیرا که یک کفر حق جل و علا بقدرت کامل خود دیگر عادتند از کمال
 و متبعان لم یزلی را که از مضایح سلیمان و هر آنکه مخلصین باشند بر روی کار آید که محض غایت خود این هم
 عظیم از دست ایشان برسد و قال الله تبارک و تعالی ان لا تصدوا بعدکم عدوا با انما یستبیل و ما یؤمرکم و لا
 لغروه شیئا و الله علی کل شیء قدير باقی احوال انجید و بکرم رب المعبد و بر نیت اوست که این حاجت از دار السلطنت
 کابل برآید و مصلح جلالت آباد و نواحی پیش در اعلی کرده و در بده نوشته رسیده درین اثنا که
 مخالفین موضع اکوثره کمال محبت نهایت استکبار و نفوذ آمده و عراق کرد هر چند همراه این خود طبعی
 بی سر و سامان بودند اما از آنجا که طالبان رضای حضرت خلاق بودند در صرف جان و مال نهایت شوق
 بنام اعلی ایشان را شایسته در یاد کنند و بر سر کفار و کفران و بطریق شیطان و تاخت روانه
 کرده شد در آخر همان شب کلم حضرت رب مثل موت فحاة با خدا بقیت جزو مجاهدین بر سر آن خافین
 ناگهان رسیده و از اسلحه و در دست مثل تیر و تفنگ در گذشته چهار روز نیش میدید و کشته مسکرتان
 را از خون آنها لاله را ساخته و چنانچه جمعی کثیر را از ایشان که قریب یکصد بار باشند یا ازین هم بسیار

بار بار فرستادند و جمعی را بنهجهای پرخطر الهیست فرستادند و آجاس فغیه از قسم است پشتر
 و دوسله و براق و غیره پیش ازین بر رنده بعد از آن آنچه بدین شهادت مشرف گردیدند بحجت المادوی
 مادی ساختند و اکثر ایشان مشمول حفاظت ربانی بودند و کلمات رحمانی معجزه و مراجعت نمودند و این بجز
 مکر کفار و بکر در راهی شکست که از مقام اقامت برخاسته بمقامی دیگر بار انداختند و از شدت
 خوف گرداگرد مسکرسنگه زدند و بعد از آن غیر از عده نوشهره برخاسته بموضع میآمدند
 اقامت نمود و ستمین این اقطاع را از دریای اباسین عبور نموده بر سر شهر حضرت و مکر کفار آن
 دیار جمع متولان این اقطاع را خفت آورده چهار صد کس را بجهنم رسانیدند و آشیای فنییه
 اموال خلیفه از تقو و اجناس بدست عموم فاس افتد و اتفاقاً در آن محویر و تقویر برین است بعد از
 ابرو جنگ بر عدال قتل قتال منتقم گردید و شب روز نصرت آسانی و تأییدات رحانی باران
 میبارد و از خطبه تأیید است الهی این است که اجماع جزو مجاهدین هر چند بسیار از بسیار و دیگر
 از بسکه لشکری بر سر بود مثل برای علم دور گوی و مقام بی انتظام محمود بنو اعلیه بر طبق خواهی
 مضامین کلام مکلف و احادیث سید الانام علیه الصلوة والسلام و تقوای فقهاء و عظام و عباد
 عظامی زوی الانام صلوات وقت چنان افتد و اگر اقامت این کس اسلام بدون نصب
 لام بوجهی مشروع صورت نمی پذیرد بنا بر اعلیه تبریح و در از دهم جاری الشانی ^{۱۳۴۴} ششصد و سی
 با اتفاق شایسته اوقات کرام و حکامی اعلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان زوی الانام و
 خواهرین زوی الاحقشام و جاسیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بحیث لایمت بدینست
 واقع گردید و در همه خطبه بنام اینجانب خواهد شد هر چند این مایه خاک روزه بمقتدر بحصول
 این مرتبه منیعاً ملاک اثبات غیبی و الهامات لاریبی بشهر بوده و آنجا بحصول این منصب
 شریف با اتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرف گردید لیکن رب غفور که عظیم مافی

مشبه بشکر و شکایت زانکه و ذکر انفعالات بانه رسیده مضامین مندرج از غزالی رتبه سی و نوزدهم
 فصیح البیان ملاحظه فرماد و از خود زاده واضح و واضح گردید آنچه ذکر حسن مراسات و بدل عطیات و
 و عقیدت و مصافحه و مروت نوکر نیز خاتمه انعام شماره شده بود که حق حسن سلوک نماید و دارم و در عرض
 آن از انواع غیر خواهی از دعای خیر الانعام می آرد و تکیه بر اعیال چیزی از منافع دنیا و غیره خواهیم یافت
 بهر آنکه خدا از ان پیش خواهیم ساخت حلیت من از انبندای عمر تا انیدم همین است که در عوض بدی هم نمی
 نیایم چه جای که در عوض نیکی که صد خدا از ان می افزایم اما درین مقام نکته است بس دقیق و
 سریت بس عین که اکثر اهل زمان بسبب صفت ایمان از ان فراموش اند که بکار نفع آن هم در
 بیائش آنکه کسی که بار در دوزخ حسن سلوک پیش آید و در مراسات و سی طبع نماید آنکه او را هم لازم
 که در پاسداری آن مساعی جمید بکار آرد و خدا سنگداری او را بیکم من کم شکر اناس لم بشکر الله
 از افضل عبادت شما و لیکن رعایت این ملاحظه در امور معاشیه است نه در امور معادیه و در رسالت
 و نبوت است نه در معاملات و غیبه کسی از اهل حقوق نباید و اگر نبیند اندیشه حق جل و علا در معامله
 ایشان میفرماید و ان جاءک علی ان تکره کلبی یا لیس لک به علم لا تعلمها و صاحبها فی الدنیا و الدنیا
 و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا طاعة للمخلوق فی معصیه الخالق بلکه باسدای ما و ما فی حق و در حد
 اطاعت آنکه ملامی مطلق از ملامت که در مطلق و فسق در مطلق است قال الله تبارک و تعالی انک انکم
 و انما و کوم و احاکم و از او حکم و غیر حکم و اموال و افر قهر و از جاده تخشون که و اما و ما کن رضو بها
 انکم من الله و رسول و جهانی سید قهر و جهانی یا ای الله یا مره و الله لا یهدی القوم العاصین ارجه
 قطع ملامتی ماسوی فی باب طاعت الله بر جا بر اهل اسلام چه خواص و چه عوام فرض همین است و خلاف
 آن عین مشین لیکن در حق این عاجز خاک که بنابر همین امر صاحب استخوان و در اوطان اختیار نموده اند
 و درین میدان از سایر افراد تباریکه که نشان گوی سبقت بر بوده و ملامتی جمیع ماسوی الله را در رضا

مولای خود با کمال منتفع ساخته و جان و مال و جاه و جلال در رضای رب متعال در باخته پس
 با وجود این اسود در مقدمه دین و ایمان و رعایت علاقه مخلصان و محبان بنایت عارفانگ است و تبیین
 ماسوی اسود در نظر او بنیاده خا و رنگ پس توقع پاسداری غرضی در باب طاعت آن ملک مطلق ازین
 عاجز خاک و ذره میقدار و قبی است پراختلال و خیالی است سر اسود طلال و محال قدر آفرینا اسود که
 لن عدمانی فکلم بعد از آنجا که اسودها و میکرون لسان نمود و صیلا الان یث اسود ربا و سوس ربا کشتی
 علی اسود که کشتی ربا افعیشا و بین و مساوی و انت میر العاجین به کله آنچه راه را است
 دین و ایمان از کلام کدو بیان دست سید العبدان و قنای علای متدینین زمان در فم من می
 و قبل من آنرا تا بید که می طلق باز میگردد پس همون است قبله است من و کعبه غربت من همین
 راه را شب و روز میجویم عکس فضل مولای خود در همین راه و ایام میجویم مراد در مقدمه بخیر دیگر انشا
 نیست خواه کسی از اخوان و اقربان با دوستان و دشمنان مضرتی رسد یا منفعتی من از تمامی منافع
 و مضار نیز ارم و از جمیع ماسوی اسود شب و روز دست بردار و فقط طالب بصلای ملک عظم ام و خیر خواه
 محض در حق پیغمبر انا و آنچه از کله شب است سکانه ذکر جلالت خاندان عالیشان آن ملک شایان
 صادر گردیده بود و خدا که آنچه از جمیع اخوان شهادت شمار و بجز و شجاعت آثار و در جای می شمار از آن
 هزار در دین نواهی آن عظمت شهادت میدارند کسی دیگر در این اضلاع البتة پیدا در این نزد من مسلم است
 اما سکه مالک فخر اگر خالق زمین و زمان و مالک جهان دان جهان است با خود دارم تا می این جور
 بجوی نمی شمار عظمت و جلالت مخلوقات بنده خالق البریات هرگز بنظر اعتبار نمی بنده و عزت آن
 در دل او اصطلاحی نشیند آیین ایمان کامل نماز خود میدارم و کجمن از عطیات مولای خود بشمارم
 همین جانب مرا میکنند و همین راه مرا میریزد بیت بارگاه گفته ام و بارگاه میگویی که من گفته ام این
 ره نه بخود میگویم هر چند اشکال نشانی منی را بچشم انصاف نخواهند دید و این دعوی مرا اصطلاحاتی

واقع خواهند نمید که چنگی که گاهی روی انصاف ندیده اند و اصل واقع نمید و اندر خیرین
 مطلب خود میجویند و سخن راه خود میگویم ایشان عین اند و سخن میگویم باید و دیگر بخت کرایه ای ۱۱
 و زمانه با که عبارتی کند لیکن انقدر لا ینکد و ریب است که هر دو تقدیر این عاجز غیر مطلب است
 و دیگران بر هر دو سخن ناکام و جواب اگر چه برای شما صلاح دنیا و آخرت میجویم اما در همین راه یک
 که تنیده بر درگاهم و در اطاعت او لاچار معذور فرمائید و نسبت قصور نمائید که از رسیدن پانچ
 بعضی خبر رو به همین میجویند که در اطاعت ایشان مال و جان و دین و دایان در بازند و نسبت
 که نعم او لا ینکد و ما غنی است غیر اطاعت چگونه میرود با بسیاری غر او در تقدیر اطاعت او کجا میرود
 ریاچه و السلام علی من اتبع الهدی نقل خط مولوی وحید الدین صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم. حماد المرحوم الذي هو ولي كل عزيز وذليل و دعا و على كل شيء بولي
 الحكمة من يشاء و يهديه الى سواء سبيل و هو اني لا اله الا هو له الحكم و اليه يرجع الامر كله خي
 النقيض و العظمير و الفضيل و جوده ملكوت كل شيء و هو يحير ولا يجار عليه و هو نعم المولى و جود الوكيل
 و متصليا على النبي الكريم الذي هو رحمة للعالمين و جيب رب العالمين لولا له لما خلق السموات و الارضين
 و لا العذر و لا الاصيل و هو مستيد و له آدم و حواء و له آدم من دونه عتة و له كل
 الفضيل الفضيل و هو الشفع لمن اسلم وجهه الى الله موحدا و كل مطيع الله و تحية حسب استجابة و لا اله الا
 الكبار و الله المولى و على الله و اصحابه الرحمة فيا بينهم الاشد آذ على الكفرة الاعداء و على
 كل الاضرار الذين الله جميل و بسم الله يا نسيم الصبح بلغ تحيتي مني الى من فداه فوادي
 و تحيتي و قل يا فريد الدهر من غبت اني في غربة حزين في دموعي و لوعتي فليس قلبي غير حبك
 مقصود و تقاضاك مقصود و هو صلاكتك مني شحراي من اجل بسير ابغضه و دار الامانة
 بلغ حين تاتيه مني السلام و لا زال متبنا من المشوق الى الفضل و اليها الى المقيم بها

زاد انوار

زاده شرفانه و رفته عین بری من اکیلهاء و ذلک المولی الرضی العالم العلم جمیع الحکام
 بادیه و خافیه اشتاقه قلبی و العین فاقده لبدل آثاره قد کنت داعیه علی تبلیغ
 الشوق مقترنه بهتمه نکت تمینی و داعیه شاعر شیفا علی ایام مصنت مع رفته نکات
 مرا حلا بهم اوطان و ذهب الی ساکنه فبکلت از احاطه ابراهیم احمد انوار فی الخزن
 من تعب جیران و احترم مع جری من تحت اجانی لم یحی من غدم هم بسیار کین کیملا
 یعنی دوطاخوانی لو کمین غدم قد مله سستی لا غر و ادلیس قدر لابن ابن شراهمی السلام
 الی ذی العلم و العمل من دانه اسد ~~بهم~~ العرفان فی الازل کبر الا عالم اریاهم و اریاهم
 کادی الانام عن منشی الی علامه فاقده المنقول متقنه فبانه حافظه المعقول عن جلال
 لقد تحلی تقوی اسد خالصه قد صان رب الوری قد میده عن زلل و قضی غیبه بجاه النفسی
 و جمی ربعه عن اجتف و الاجل و قائل الاعداء و اذ جاءهم من بین یدیه هم من فوق و من سفلی
 و اذ راغت الابصار و بلغت القلوب انحاء جبر العدی کالعل و ایده اسد صین قطعت بهم
 اسباب بصر و فتح و سایر یحیل فحق علیه اسد بکیمیت العدی و نشر یدیم و تخریم بالاصل
 لا اقدر الیدیم سلا ان از رله یعنی المبین عن آیامه الاول اخذ ثوقا و اخلاصا سابقه
 نتیجه من آلی نجر المقل سادی و جهه ان شآء ذوالمن و اسکن المجلالی مع الازل
 و ادعوا کله اسد صحت و سلامته عند ممر المهور و البکور و الاصل امر یدیه حضرة
 من تقاصرت الالسنة و التعبیرات عن وصف کماله و تضائق
 الاسالیف و التعبیرات عن نعت جماله و المحصور المحفوف بالملیکه
 الملقمة للتسبیح و التمجید و الجنا ب الموصوف بلا یشفی جلیسهم و
 امکان اوجب الظهور و التبکید و هو مطلع انوار العلوم و الحکم

منظر اسرار اللوح والعلم مستند بجهان بده بسند الاساتذة المتصالحين لخيرين الحال تصحيح
 في مصباح مجالس محال نور الهدى شمس النعمي مستند كل اهل الكمال فالطريق في مرتبة عظم
 تحاصر والمفرد في نظرية مفرد تحجب المنة ناصر السنة المتدينين ابديهم والاسنة والسيف
 والاسنة سولاي المطالع مطيع اسدي في فخره وقته وراحه ومحنة آدام اسدي قبا با دارة ايام
 حيوة علوم الدين واتبقي مهجتها وقله بتجليه عبده رزقي معارف الحق وآية بهجتها واقام
 المجد من برده وآية كهف المكن الاذنه واقعه عليه ولا زالت آيات امره وفضلته مشكوة
 بكل لسان ودر آيات نصره وعدله مشهورة بكل مكان وانا اخر اخليفه بل استنبط في الحقيقة
 وعبد في غنى اسرة جميل اللطف وقبول الامتنان وصبت ليهب شاذ عظيم احسن وعظيم
 الاحسان اخذتوني مني في ملاطقة قلست اعرف غير ان قد عرفتم وليس انشرك في كل ما حافظه
 احد احسانه وجنتكم وصرت وجيد في حنك وروحه في ديني نحن حينما علمكم الا لوح باسمه
 فانه لاسنة له بمباه وهر لفظ معر عن مفاده ومعناه صانه الله عما ينفذ عن اتباع رضاه
 ورزقه حبه وحب حبيب عليه افضل سلام وآناه واشرفه وازكاه فمني على مولاي سلام
 مبرور يكاكي الطاف الله الغفور والضيافي اخلاف النبي اشكور سلام قولاً من ربهم سلام
 فضلاً من بركهم سلام زيدا يا نا واسلاماً وبعيد النار برؤا سلاماً سلام تبارج
 منه نفحات دار السلام سلام تبعج اسلم الى رحمت السلام سلام اخومن العبد المذنب
 سلام اعقب من عطر لاله نظير سلام ارق من الصبا واشهي من ايام البصبي والطف من
 نسيم السحر والذ من النسيم ابرو من عين الكافور وارغب من حر القصور واعلى من اهل العلى
 المعصور وآب من البر المنظوم والشور واطيب من المسك المزفور واعلى من الزهر الطهور
 وآزوي من ناز حياض القدس يوم الويل والشور ثم كنه تحيات اصولها ثابتة في الارض

البهجة انما لعلته وفردجها في السماء وديجات تزداد برؤيا فيوماً باحسن قبول دناء وديجات
 لايزال ينهار دوايح الاخلاص عاتقة وفاتحة وديجات لا تنفك عن اناسهم قبل القبول
 غادية ورايحة ودعوات صالحات زاكيات صاعدات الى السماء ودعوات واقيات
 باقيات حالوات في ذرى الارقاء ودعوات شاكيات بايدي قبول اكرم الكرماء و
 دعوات متجالات جاليات لرحمة ارحم الرحماء ثم ان هذا المستمد تبرجها لكم وانما مد على
 دعواكم يشكر اليكم الله تعالى على نعم ظاهرة وباطنة لا تحصى او يحمد اليكم الله على دوائف عارف
 لا تعد ولا تعد كما يترجى وبسال سلم الدعاء لمزيدكم ولاسته انتم قديماً جديداً ولا تسقط
 جسيمة عن يالم ضعيفاً وقويها ولينها وشديدكم وراية روحية عن قريب الموم بعديكم
 ومن عمدة الراحات والواردات في تلك الساعات التي لا تحلو عن مهابت وعن استغاث
 وديجات على مسيغوت وديجات ودعوات من نعم الحالات به واهي الامراض والبلديات
 سيا الهجران والفرقات حتى غشا في ما غشا في قصرت به غنى نسياناً وباقى منى الهم
 صادم من سماء عرباً دمت قبل حلول الاجل وكان الامر متضيقاً وكنت تراكم راء بالاجل
 وباقيت جئاً ان قد برأ برق اللع من جانب الغرب ونبت الرياح بشري من يد به رحمة الرب
 وترأكت السحب الثقال وتعاظرت شايب الفضل والندال تجارت بمطر دابل وماء
 غريباً طل ما حضرت به الغيرة ما حضرت به الارحاء وآشرفت الموات منها على انفسهم والنهار
 وانزبت وتزرفت حسب رعايكم كل احد ما شاء ورفقت ايدي محال داعياً الى رب السماء
 سمان لا يخرج من هذه الراية عن رحمتك العاتقة وعن الاحياء وان لم تكن تستعد تديجات حلاوة
 السيرة لدى اولى الآراء فكم تكلمكم ما تريد وتفضل ما تشاء فانتبه في ربى وانزل الكسنة
 على قلبي ولعبد بره من الزمان وتهيئة من الادان نظرت الى فوق فاذا العلويات في تفلخل

ووجده شوق تفصيل لهم ماذا قال كرم قالوا الحق ونحن بانماذه احيى به تحفظ الحق وكان ذلك الامر
 المقدر عن العلم الاتي مسطورا بأوهية الذي من خصيتك احياء الاموات من تحت العرش امطر
 ولو قطرة او قطرات على الرماوية وكان احياء او لو كانت النشأة الاولى التاني عن ذلك
 ولكن قدره القادر الرحمان وكان ذلك من بعد فاذا رنفت رأسى حيا حامدا حمدا زكيا
 تجرت من هذه الحارفة وتكلمت في تلك الباردة وتكلمت في لغتي الى اذلى هذا وكيف ولست
 احيى قد فعلت انما كان اللزوم من بره القضاة وهم اللآباء والهداة غير اللآباء وكل
 هذا في عالم سوى النشأة الاولى وكانت تقضى حكمه الآتية بهجرة الشهادة وليس سنية الله
 وما كان في ذلك المقدر من تيسر وما كانت هذه النشأة تتحل نزول تلك القطرات ذات التيسر
 فانها تستعد انصافا ومن خواص هذه الالقاء عبت ان كيف يكون شبح اذا اتحق فاذا نزل هو
 في كسوة كتاب من بعد وشبح خطاب مسطور القاطب تيل لاسنها المنور وقوار تينين خرفان
 فطاسها الدار المنظم والمنشور قد امتلئت من الحكمة وهجرة العلية كلمات فرغ دامله وخرج
 السلفاء والفضحاء حتى السجان والهدلان من ايمانهم ببله وقيل لهم فأتوا بغفرة من مثاقيلها
 لسان من بله وكيف لا هو منزل من سما والعلوم والحال وكله في القدس وبجبال بامر الله
 في الجلال والعدايات والسعليات ليست بسوا في كل حال اقصى به ورود صحيفة شريفة
 بالهدايات البغيفة وترقيمة كريمة كذا الاستيقاق تيممة ونغيفة انيقة بأوهية شفيفة
 وزبور الحق زبور من جنابك الجبر ورايا العلم المشهور وعان العبد الفقير الدور الخير العلوم
 والمذكورة فاحياه للورود والنزول ورجع الشباب حين ومن الجوارح والاصول طابقت
 علمت انما هو مسطر كرم كل هو خارق عيسى احيى عطاي الرميم وكلها طالعته وقفت على الدر
 العظيم والروض العظيم والهداة والمقيم ووجدته لولى من كل شيء والعرش عظيم وانما تلمت في

فی الاوائل والاعجاز شجرت فیما بین من دلائل الاعجاز وبتیغت ان لو تو بقیت بغیر من
 الاقوال تحطت فیما نزل الایة المستوتة بالعصی وبعجالت تحطت ان الطبع لا یفاس بالبطح و
 ان شیاطین البیان لا یستطیع ان یفقد من سائبا متاعا عد السبع فهذا الکتاب صید بالضرورة و
 الاضطرار کما راعی مطهر المانی الضایر والاسوداد و قد کنت تدعو حقنا رفقة انجبال العالی
 وقصر سی راماد وعلما ودر هذه التیمة کانی فصل برسمها حرة وارجی رسمی مکانة المعجزات
 عدلدا و هم مسطور کتبی النور من شجرة الطور و فر بر یکاکی الزور قیال من عبادة حلت من البرقة
 محل العین الی ان صار یحجر کالمعانة و ارتفع البین من البین کیف لا و کتیب عن تغییر الایات
 الاثواق کثاق رایتی و کمن شرح الاحادیث العیقة المسندة مجمع بحار لایتی و لیبان مانی
 بدیع الاشواق مفتاح فایتی قیة یخص الاصول الاخبار السادة و تهذیب الکلام عن الهوا حس
 المکرمة الضارة قیة و فایتی عن الضلال و هدایتی الی سبیل الکمال قیة تنقیح الایان و التوحید
 و توضیح الاجتباب فی السد لا التقليد و ضرب الهممة بخرب العزة بالخلق و اجماع الاتباع و نور
 مطالعة کافیت فی توبیر الصدور و نحو صور المصلح فی الصلاح اسطر مطاطعة قیة عن التهاب
 القلوب الی فتوح الغیب و کفری انه سرور المحزون و نور العیون کثر من فصوص الوطاد معدن
 لمفوض الاتحاد و مقاصده فی ازالته و تخارجه بالغة ترشح منها هوا مع و بهجات ربانیه فوات
 فی کشف العین و قرة العین کانه شمس بازقة تشعب منها لوا مع و لمحات نورانیه کما ترقع النجوم
 من اهل الصوم مرصده کالصفا فی الآتیه فی تجرید الصدر عن وساوس الشیاطین یم اخی کریم
 و الطافه سیه تسلية نفوس المحبتین فخذ ذلک الخرف یمیری الابرار را استر قیة حیت
 لا یحس اسناد السرور الا بالاضافة الی ذوبه و اهما اطلعت علی فنادیه و العاطف و معانیه
 قطعت له اطلال و سبلا و مرجا یجیر کتاب جاد من غیر مستند لا کافیه تسبی فانه لیس عنده سکیافیه

در
 یوسفیه

و به این من مایلید و مضایقه علی ان عبداً سفر الکف لا یقدر علی شیء و هو کمل علی سوله آتیا یوجه
 الایات یجزیل تر لا یستطیع شکر انعمه من یدیه بجز ارج خانه لا یقدر علی السیرة الا الدعاء و
 التضرع و الا لتجار علی باب صبح الدعاء و حالی عن اکثر الدعا هی غیر منفرد کما کان فی الماضي
 و کن فرق بین العمی و العشی و الثمین و السعین و الغث و العفی و المدعوم و رب العرش از الاله
 کل ناکه و عرش و جل و خلل و دهنش و سایر لعل «انیش و لقه اعطت و اذکرت بالبرکات
 و ذکرک و رزقی الله ما وعدت و وثقتی علی ما اکرمتی و تعلک حتی حق جنت و تمکک کرک افترقی
 و جنگ لی سوسنی و یحیی و سرجی لدخل الجنة و کاس رحمتی و جی کلا یضربک و لا صدک
 یضیق الهم یعمل لی زیارت فی حیدر و تسهل لی مصاباتی و یانعم علی من استند عار و دعاء امام
 الاتقیاء فی امر اضعف الضعفاء یتخرجکم الله عنی خیر اجر اوله

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد تجریدت فغیلت پناه کما لکات
 مقبول بارگاه رب عظیم تو کوی عبدالکرم سلمه الله تحت قعب سلام منور و دعای اجابت
 واضح آنکه از بسکه شالار دیم الایم خبر غولک سرکار دولتدار سردار سلطان محمد خان مستند و حق
 بر درش ایشان برگردن شاپیش از پیش است و مقتضای غیر غرضی و شکر گنداری همین است اگر آنچه
 در حق ایشان نافع در دنیا و اخروت است اینک از ابرهان منی ز غیب بپند بکده بعد جلد و در میرزا
 و عطا و دیگر اینک از ابرهان منی کثان کثان آریه و تسار معلوم است که اطاعت من در حق ایشان
 باعث سعادت دارین است و عصیان من موجب شقاوت کونین چنانکه بدست اینجا نیست بجا
 آورده اند و در حدیث شریف وارد شده من طاع یه علی طاعة الامام فانت میت جائیه یعنی هر که شکر
 دست از اطاعت امام پس برود من موت کفار پس ببقدر عصیان من آفت ایشان با کل
 بر باد میشود و اما در دنیا پس بوقت مخالفت اگر قبح بدست باشد پس آنچه شدنی است خواهد شد و اگر

العبد

فیض الکعبه

فصیحاً و بدین پس در کتب ردیال آن بکدام مرتبه خواهند رسید اگر فی الحال اعانت من خواست
 و ندید متکلف آن در دین مغتریب خواهند بود چه خدا آنچه ایشان را خواهم گفت بر دل ایشان
 نهایت گران خواهند نمود لیکن بعد از چند روز مطلق دارین زاید از زاید خواهد افتاد و عسی آن کفر را
 شکینا دهد و هر یک حال ایشان در مقدمه دین و ایمان مثل حال بعضی کثیر الاخطا است احتمال تقدیر
 او به و اغذیه بدون تقدیم سهولات و منغیات اصلاً منفعت بخش نیست اگر معالجه اینجانب قبول
 خواهند نمود و بر احتمال سهولات تلخ و تند اقدام خواهند نمود و بیکی گوی سعادت دارین خواهند بود
 و الا بحکم آواز الله و الا کفی و السیف و الخیل آنچه با طاعت بتعالی و تائید ملک بزال بر چندین ظهور خواهد
 رسید هر کس فاکس اسامین و مشهور خواهد گردید و آسمانی ایشان را بخوبی خواهند دانست و ایشان را کائنات
 آفرین و این قبور را از ملک داران دنیا پرست و غداران فریب برشت نه انگارند و قدر مخلصان و مدینه باز
 آفت و الله و آنچه بایشان و مدینه خواهیم نمود بعد جان راه دایمی آن خواهم بود و زیاده و اسلام
 جسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید محمد تقی علیه السلام
 رقیع جانیکاه شمس و کلاه رخت جانیکاه شرکت نشان تجر جان سید الله تعالی علیه السلام
 مسنون و دایمی اجابت نمودن و ارفع آنکه تمام عمر خود را در همین نقشه و فدا و قتل و قتال در میان
 مسلمین بر پا گردید و خود مثل انبیا و ائمه که کار خدا در پیش آید و آن رسم خود دفاع دست بردار
 نشدند و بجهت عظیم بر پا گردید شاید ایمان بخدا و رسول در دست نمیدارید و در دین خود همین بینی
 تصور کرده ایم که همیشه در همین جهان فانی بمانی و امیدماند یا سرداری شمار و در مشریم و بر روی خدا
 تجددی بپوشد و هر که که خدا می فرود حلیم بر پادشاهی شما خواهد نمود سبحان الله جایگاه سلاطین
 جبارین را مثل فرعون و نرود کسی نخواهد برسد مثل شما و در ضعیف را که خواهد برسد و آنچه در حق
 نیست که شایسته بودید یا بر باطل که مقصود آنست که بر پا گردان نقشه و فدا و در مثل انبیا و ائمه اگر

برحق ہم بہت مین باطل سنہ و اگر باطل سنہ قریب کفر تہجد اگر مسلمان ہستہ و خدا و رسول
 چیزی بشناسید با فضل انجالیین کمال التجا و الحاج و زاری و خواری و صالحت نمود و محبت
 تمام جان خود را مدد الوس خود نزد ایں جانب رسانید کہ امروز روز شنبہ بیت دین شہر ال
 کائناتہ محرمی سنہ پیش حیدر خود را بہت پیاور کشیدیم کمال استعجال مصلحت وقت دیدیم
 اگر ذرہ از ایمان داریدہ نزد ایں جانب بیاوید و الا ایں جانب ہم چند ان احتیاج بسوی منافقین
 و ضعیفہ الایمان نمیدارد و السلام علی من اتبع الهدی

بسم الله الرحمن الرحيم . الحمد لله خالق الروح والعلم و امير البعاط و النعم باذن الجود و الكرم
 مالك رباب الاعم و الصلوة و السلام على محمد صاحب الشفاعة و العلم و على آله و اصحابه ائمة
 العرب و العجم اما بعد فهذا كتاب من امير المؤمنين الى دولة الدين و خطاب من امام المسلمين الى
 الساعي في اعانة المجاهدين الباذل جهده في اعلاء كلمة الله الملك الحق في التسمي بعباد الله
 اذ لا ح عليه باقتضى مراساته من بيت المال من السعي في لغوة دين الرب و استعمال و مبلغ ذلك
 السعي مبلغا يقتضي مراساته اعطاء القرية كذا الواقعة في ناحية كذا فاذا بلغ مبلغه الى استيفاء
 قيعطها البته اياه انت و الله تعالى و ذلك بعد بينا و بينه و انتم من لا يخلف الميعاد و الله
 استعان على الاستغاثة و السلام و

من عبد الله المستغني لاعلاء كلمة الله الى كريم الاخلاق طيب العروق قانع الاخلاق و اني
 اخبر المجرب ذي الخلق المرغوب العظيم العسوب السلام عليكم ورحمة الله وبركاته انما بعد
 فقد حلت الرفائيم الكرام التي هي من رياض الكرم نائم و قد ارسلنا جوابا على كل كتاب
 لكم منها التفصيل و انتم ارجعوني الى التطويل و حيلة القول في هذا الباب ان ما جمعه اولو النهي الاما
 من معين و اصغر نامة كلمة الله الاكبر لا بد من الاستعجال في ارساله و احتياطا في بعضي الى بعض

فان كان ما عينا به الاختيار هو الذي قد اكد به الانسب الاولى وان كان غير ذلك انزل الى
 النقول بعد التحقيق بالقبول كما ان قولكم العمل العمل فان الامر قد حل فنزل وان السلام عليكم
 وعلى من يوكمم تحرير تاريخ همد هم ماه جادى الاولى روزه چهارشنبه ششمه عجمى در مجلس
 پرست محمد حيات قاصد عظيم آباد
 بسم الله الرحمن الرحيم
 من عبد الله المتقن نصر دين الله الى جبرئيل سماء الغز والعلاء و تبرئ شجرة ايجود الخاء
 على العلم والهدى تعلم احكم والتقى تربى الاسلاف وقد دنى للاخلاق كمل الله فادها
 وحل الله فيها انا بسد فاعلمنا كتمان مستشرقين لا جباركم متفحصين عن اناركم اذ هبت
 قبول الشمال والعصا فثبت به الاطلاع والرياء اعنى ببريد انى برجع در بيان الحسى بجمع
 سيد دود عدنان فالتقى النياز فتمت بهى بالروح مبهمة ولجسم غيبية مع سقجة هى نهر جود
 ينبوع من الآلاف عبدة ايام اسيرج فالتقىنا لاسلى ريس اهل التجارة من ساكنى قرية مناره
 ولتم بات لنا بعد منه جواب لا يريد ولا كتاب لكن نرجو من الرب القدير ان نأخذ من ذلك
 التأخير حلا ما ارسلتموه حتى النقر والظهير ثم ان ما كتبنا اليكم قبل من انما قد سئلنا فى هذه
 الايام ان منتهى ما نحن بصدده بعد شهر الصيام فان ذلك التسويل قد بطل اذ قرب الامر
 واطل خلاص من الاحمال اع ارسل الى نيت المال لتعرف فى امانة الغزات من الاطال
 وطريقه ان رسلا من القراطين تل ارسلتم اعنى به سفاج غير مكتوبة على اسم رجل خاص
 لكن لابد من كسرة قراطين السفاج فان سقجة القناطر المقطرة لا يستطيع احد من تجارهم
 الا يار ان يطيها بجملة والنزلة وان ما كتبتم من ان نرسل اليكم كتابا محتويا بجنواتهم المشقة
 يرسل على ان ما ارسلتم قبل قد وصل النياز قراطينها ولم يصل النياز وراهمها فقد ارسلنا ذلك الكتاب
 محتويا بجنواتهم المطلوبة والسلام عليكم وعلى من يوكمم ثم السلام من العبد الذليل الراجى رقه الله

علی ابن الحنفیہ النعمین و الحسین الکرمین و علی غلظۃ کبدہ و حیدرہ و آختہ الکبری و حبیبہ
و علی ایما و سایر الاقرار و الامداد قار

بسم الله الرحمن الرحيم

از امیر المؤمنین سید احمد تاجدست بایرکت صابرانه در ایام بارش و تاملات محمد اسحاق صاحب
سکه انداخته بعد از سلام سنون و دعاهای حاجت نمودن و آنجا که تبارخ دهم ماه رمضان
هنگامی مبلغ هفت هزار تومان پنجاه روپیه در بخار رسید لیکن بخیر چه کاغذ یک فرموده و
موجیش دریافت نیست لازم که سبب تعویق آن برنگارند زیاده و السلام

فصل خط معید محمد خان که در موضع و کبکی و سیده بود بسم الله الرحمن الرحيم محمد دوستی
در اوقات محبت و مواصلات منقبت سیادت و نجابت و سنگاه کجبهتی و بیگانه گشت

سید احمد سکه انداخته بعد از ابراهیم محمد در دو سلام سنت الاسلام که طریقه انیده حضرت
یزدانا نام است مشهور و آنکه چون آن شخص در اول کار این دعوی پیدا و کفار دست آمدن خود
داشته در کابل ملاقات با خان کرم قنبر سرداران با حشمت و اختتام حاصل نمودند و در آن
نامدار رعایت و محظوظات بسیار در پیش در بریت و ابراهیم مجاهدت را مد نظر داشته آنچه
لازم محبت و دردت و دوستی و بیگانه گشت بود با تناصر فرمودند و پیرار عزت و حرمت و آبرو
و قنوت ناپیدا در در سلامت و نقیبت آورده از مروت و بخشش و احسان از زر نقد و آبان
و غیره اغراجات و حضور صبح و شام و عزت و احترام در حق شما از هیچ باب محروم و درین نکردند
و جانفشانیها بکار بردند و هر چه بصر و ساینده و کفر و جیت اسلامی با شما کسب عهده و پان
چندین ساله که از روی امنیت ملک و حفاظت مساجد و مزارات متبرکه که دفعه فر کفار با
ریخت سنگ داشتند بر آن همه امور قدم گذاشته با اتفاق شامی صف بندی بشکری
کرده خود مقدم شده و شما را موقوفه قتال و غنایم کردیم و جان و مال کوشید و جانفشانیها

بسم الله الرحمن الرحيم
ما زدن و قضا و شهادت و غلظت
خواه که بکار آید دهم ۱۱ -

محمد دوستی

اهل آوردیم چنانچه دهمین میدان قرابای عزیز را که بر معتبر خاندان علی الهفتمین علیجاه زنج باطن
 محمد حسن خان حله ناسی و مرحوم و مغفور ولی محمد خان و صاحبزاده کوردی دران سرزمین جام شهادت
 نوشیدند و باقی اکابر و آئینه و سایر مسلمین رعیه از مردم اسفندی و همدان طلیل که ملازمان عیبت
 اینجانبان بودند با کفایت و لیاقت دست در میان شده و غیرت اسلامی بکار برده جان بختی سپردند و
 با حملات العین دران سرزمین گشتند آئینه غرابی با دشمنان خدا و دشمنان دین بر لوط اهل آوردیم
 درین احوال مسلمین انظرین شمس است و آن شرافت بنده و خادمان ایشان صبح و سالم گوبشته
 عافیت دانستند و بانه عطا و بر آن احوال کافران یکسره کشته بنای خدا و فدای اهل اسلام
 در بر حکم گران جان نثار و مسلمانان شریعت سید حق را راست بفرموده و تیغ کشی نمایین
 مسلمانان صلاح خود میدانید آئی میر قوت الانصاف که یک یک خطه با کسی از دوی محبت ریخت
 نماید و سلام علیک غنیمت کند سالهای سال با پس دست و محبت را از دست نید و چه جای آنکه
 ازین خاندان جلالت شان فیض گوی و نعمتهای دهسانهای بی انداز و بشا عاید شده چنانچه
 در مقام محبت شایسته انا اعداد و امور الهامی مدت کاری کرده حتی که از اسیر شدن فرزندان
 و برادرین جان هیچ وجه تصور نکردیم و بهین سبب سمار غلبه کفار شده ایم تا بن کفار بگرفت
 رعیت و بهینت رسید خود رعیت محمد و ملک سوار از دریای آنکه عبور کرده نمی توانست
 و احوال بسیار بدی شاد دست تصرف یافته بودنی سردار او سر سپاری برسانه آمد و هیچ و دنیا
 ملک کشیده و آسپان مضامف در مضامف گرفته عطا و فرزندان را اسیر و دستگیر نمیزد آنچه
 نتیجه دوستی و محبت شاست که با عاید شده و میشود و سیادت بنا خود مضیف شود و بگویند کمال
 تصدق یاب گردید که منتضی اهل محبت و اتحاد و شمای ارباب مودت و صدا و در عرض قدرت
 و قدرت گهای بطرز ادیت بوده یا میبایستد آئین رویه خلاف قاعده و در سنده اری و بقصد ضابطه

یگانگت شکاری است متعهد چون نیت دہشت ماجلہ مصروف آن بوده و بمانند کہ در راه
 حق بل و ملائشانہ و جناب بکل اگر تم قدس بر گاہ مال و جان و تبر باد رفتن غان غان خود از جملہ
 سادات جادوانی دانیم و تجمان و ملل در تقویت اسلام در وادی شیعہ انور جناب خیر الانام
 ندویت ناہم و حیات در روزہ این جهان فانی را بجای جادوانی سودا سازیم خوشنودی
 خدا و رسول خدا حاصل ناہم کہند اظہار با ذکر ہر گاہ فی الواقعہ ارادہ امر جہاد فی سبیل اللہ عہ
 قتل اعداء و امدد نظر باشد آہنجانبان قطعہ تسلیم از خرابی ملک اسیر رفتن فرزندان و بر بلوئند
 خان دمان خود و مقدمہ دین باشند متفق اللفظ المعنی ہستیم و نیز بر غیر غیر خود متخیر واضح
 و لایح بود کہ اسم مطالب داعی مقاصد اینجا بنان آنست کہ بذاتہ داعیہ جہاد حکم ناہم سبب آنکہ ہر سال
 لشکر تاخت تاراج کفار را از لاہور آمدہ پنج دنیا و کھنہ و عبت پشادہ را یکسہ دکانیات بکل
 تلف و ضائع نمایند علاوہ تکلیف مطالبہ اسپان از اخلازہ قدرت ما یرون نمودہ فرزندان
 معصوم را اسیر و دستگیر میریزد متفقاً اسکان ندارد کہ انقدر اسپان کہ صورت ندارد کہ از
 روی ما سر انجام شود کیطوف و بند را اسیر بر بدن فرزندان کیطوف و بی عزتی و در بدی کیطوف
 آہنہ ظلم و قندی کفار را طاعت ناہم و تحمل در زیدہ با کفار اوقات بسر بریم تا بران شبہ روز
 در سر انجام دسامان پرداز می شنول کہ ریم و تاجی الضیر نہاریم کہ جمعیت کل اہل اسلام دکانہ
 است حضرت سید الانام را میسر نمودہ دسامان و سر انجام سلطنت ہمہ رسانیدہ مرۃ بعد از
 و کرۃ بعد از وی مستعدہ کا رندہ کہار شوم و دار اسلام را از کفر کفار و دار الامان سازیم چنانچہ
 محض برای ہمین دعا صاحبی خدا یگانہ امید گاہی سرور و مالک مہار سرکار کلان رونق افروز
 احمد شاهی شدہ اند کہ تجریت جمع آوری غازیان و زانی و قتل ناشی و غیرہ طوائف قدر گاہی
 دکابلی و جلال آبادی خود و سرداران حشمت و شکر آئران تہی خولان بغیرت و ام اسمی در دار

لکھنؤ

لکھنؤ استواران کابل و نوابان جلالت آباد را با اتفاق خود همراه برپا آورده قابل
 باغ و بنا بکار خواهم شد و در صورت هرگاه آتش گرفت چاه یک سوکت متعلق شوند نور علی نور
 سعادت برسد و تواد بود و هرگاه از ایشان بغض و عناد و قینه و فساد و اهل اسلام بدخوا
 هر چندی و متغایه این خاندان شصت نشان قطع نظر از کافران و هوای معارضه با ما داشته
 بکنند بیکار اند و هم ظاهر سازند سابق هم قبل ازین چندین مردم داعیه در بنای مخالفت و عناد
 در پیش کردند اما بفضل الهی پیشرفت ایشان نشد و داعیه آنها بسر رسیده هرگاه ازین قبل
 خیالات مرکز خاطر شما هم بوده باشد تدریجاً استحسان رسانید و نتیجه آن در بامید مصر تا یا کرار
 خواهد و میلش بکینه باشد باقی احوالات را حاصل فراسد الانخاد بدرجه بنیان خواهد رسانید
 قرین صدق نقد فرمائید زباده حداد است باقی اسلام مع الاکرام و بنام شهزاده علی
 جسم اسلام الرحمن الرحیم - آذامیر المؤمنین سید احمد نجات رافع درجت سلالة
 سلطان عظام تقاده و خوامین عالمیقام عظمی جلالت تاب صورت و شهادت انساب ارفیق
 افزای جابرالش جابه و اجلال حسنه رای ارک عزت و اقبال شهزاده والا تبار عالی
 میرزا غلام حیدر صاحب تاج و اقباله و صاعف اجلاله بعد از سلام سنون و دعا حاجت
 متودن واضح صیقل آفتاب نظیر باد آسمان مدد الفت که اعطای انعامات الهی برین خاکسار
 باران صفت باران و انوار اکرامات مانتای هرین ذره عقیدار خورشید و شتابان
 چه یارای زبان که شکر کی از هزار گدازد و کجا کنجایش حرف و بیان که سپاس اندکی از
 بجا آورد و توفیق در غایت لغت دین در طلب هزاران هزار مومنین در جوش و مصلاهی استعیال
 کنه و مشرکین از جارسای این سر زمین نوز کوش انشا و الله در از منته قریب اجازت و جلال
 فتح و ظفر خیزد و کار سامع افروز مومنین اختیار و جگر و در منافقین جگر دار خواهد گردید و این غیر

در بیان حاصل رتبه که بریه منفلا نام کم که کف آنجا بر صبح بر کف آنرا فرقت برود و دل
 و دیده را نور بخشید قایت علومت و نهایت و نور غبت در باره نصرت دین رب العزت که
 از سینه جلالت گنجینه آنجناب جوش میزند ستم طوائف نام و زبان زد هر خاص و عام است
 حق جل و علا این تخم ایامی را که بکرم خود در سینه صفا گنجینه کاشته قشعرهات حیل در دنیا
 و عقبی گرداند و حال اینجا بر غنیمت است که غم به غم تسخیر بشاید و منتقش خاطر اخلاص نظر
 و همواره مطلع نظر میسازد و دلیل و نهارستی و تیر بر این عمده کار بر روی کاری آرام تحول و
 قوت الهی از مدتی بران مست شوقه میگردیم و از زبانی انبیا در انجام نیک می بینیم
 و این دیار و دلبا در از رخس و خاشاک فتنه و فساد از لعل نبی و عباد پاک میگردانیم و
 سوسن صفا و قین را از دست ظلم سافقتین سطر و دین میر و ندیم که این از تقدیر قادر و فعال
 یکچند تنویق و اجمال و تعطیل و اجمال بقدرت روی داد و ظهور این غریت قلبی و وقوع
 این نیت ملی در گرداب ویرود رنگ افتاد و کسبش بر قوت عا که مجاهدین با خوف اندیشه
 قوت و شکر احدی از معاندین است که بفضل عظیم از در کرم بصیرت و عده وافی به آیه آن
 مع الصابرين و ان تصروا الله یصیرکم صعبت و نصرت مالک خود وافی و کافی می انگارم و به آیه
 ظالمین را از ان هزرا را خواجه مومنین و جوق جوق خود در البطلین مطیع و نقاد خود میدارم و
 حسنت و قوت احدی را در جنب غلظت و قدرت قادر و نا انجسی نمی شمارم و خوف خطر نزدت
 و کفایت کسی از مخلوقین خیال هم نمی آید بلکه بسبب چنین ویرود رنگ از آنجا که دیار را و طمان
 نندگان الله و در دست و افع اند و در دست تدبیر فرخنده ظهور نیامده و همه و بهای هزارا از
 چند وستان بیده بشاید و آراوند لیکن شاه کاران بخوف سنا نشان و کس کردند لایب حالا بعضی از
 انفا و مخلصین را بر آبی آورده اند و زرقه روانه هند وستان نموده ام بقیین است که انشا الله در به

معدود و خج می آرند پس هرگاه تدریج بخیر رسید تعجیل برانی فی الفور عازم پیشاور
 خواهیم گردید و بفرمان غایت بسامع علیه غوام رسانید با تعجل انتخاب غم انصاف بخشد
 و بجای خود استقامت دارند و هنگام غایت این حکام رسیح سلطت و هیبت بر سر نفین
 آنداید و اقطاع از نند و آرجای می شان جنیدین و برین سمت متوجه گردیدند نند تا اتمام
 دگیری ازین من تصور نشود و اجماع این من تصور گردد و پس هرگاه بحول و قوت الهی مقدر
 پیشاور را سرانجام دسیم و آیین فواج را از مفسدین و مخالفین دین پاک کنیم انتخاب یکی
 از عزیزان خود را بطرف این صیقل حضرت فرمائید و آنک از عا که بطرف بکیر تدریج و قوت
 نزدایان بداند نامیده تا بنایات ربانی و تأییدات آسانی بالاتفاق بهستصال کفایت و شکر کنین
 متوجه شویم و در اعلامی کلمه رب العالمین و آجیای هست سید الکرمین دادگوشتش دسیم و آجیای
 جادوئی و سعادت و جهانی از میان ربانیم زیاده و السلام مع الاکرام اتم ماه برج الاول
 ۱۲۳۳ هجری در پنجار مرقوم شد
 بسم الله الرحمن الرحیم
 از امیر المؤمنین سید احمد حجت علی بن باب متعلی القاب رونق افزای اورنگ طلائع فرمود
 کشور شهادت سید ارمای محافل سیاست و کیاست متوجه برای بیادین سعادت و شجاعت عیلت
 آیت انتساب که کشور را در اقباله و تقاضای جلاله بعد از سلام سندن و دعای اجابت
 واضح آنکه ستم زوی انوال بکرم لایزال خود اورنگ را ایستد و جلال را با انواع نعم و احسان
 خود در کم نراخت و در ارج عالی حکمرانی و جهانیانی ممتاز ساخته و ناصب بنیعه فرمانروایی بلاد و معاش
 و کشور کشانی دیار و اقطاع بخشید و ملک متصرف خزان بشمار و مال و منال جمید و حصار گردانید
 و فواج دریا و صولج را زیر تحکیم فرمان و الا شان نموده و تقاضای محکم در راست و غارت و است
 متصرف بجای فرموده و گو که کن اسباب آرام و راحت در لگا رگه سر و سامان آسایش و قوت عیلت کرد

و آن مایه

دکن و بالجهاء با بنده نجائی بی پهای آلهی عمر بهره مند و کامیاب مانند لازم که حال حقوقی منعم
 علی الاطلاق یک شب ساند و در راه بجای آوردی شکر نعم منعم ذی هجده و اکرم شنباتند و اینهمه مال
 و دولت و عزت و وجابت در تحصیل رضای اولای خود معلومست و در غرابت مضطرب و ساندند و
 غیرت ایمانی و محبت اسلامی را گامزوده در نصرت دین متین و اعانت مجاهدين در بازنده و جابر
 اعلائی مکرر رب العین و احیای هست سید المرسلین و اوصیای و شهادت دهند و در مقابل کفایت
 در مقابل اهل دین قدم رانج و با نجات نهند آستانه عمر و در عهد انواع راحت و عزت اینچنانی
 آورده اند چنین اصناف دولت و نعمت جاودانی بدست آورده و احق بر حقوق مالکیت نداشت
 خود را بر خاک حسرت و در امت ابدی انداخت و هر که راه رضا جوئی و حق شناسی می بود چو گویا
 مقصود و کامیابی از زیان برود که تمام این حکومت و ریاست و آسایش در راحت آباد روزی
 گذشتنی و گذشتنی است در روز جزا در محاسبه کتاب بجنور رب الارباب جان فرشتی اگر اندر
 اینهمه نعمت و دولت در راه رضا جوئی رب العزت بکار نیاید قرار در قیامت هیچ کار آمدنی
 رباعی و این نه حکم ز عمر افزوشتنی است : و این خم طرب پیشانی کاشتنی است :
 این در اشتیاقها همه بگذرشتنی است : خرد زده در دست که بگذرشتنی است : پس
 زنی ایمان پسندیده و خوش اسلام خمیده که این جان تران و مال و دولت مست مبیان در
 رضای ایزد دان بخت ایده جان خود را در معارک جنگ و جدال با اهل کفر و فساد انداخته و در
 اقامت چادر بکار بر نهاده و از افساد راه استقامت چیده ایده و همه آرام و راحت و
 آسایش و عزت ثار راه خوشنودی مالک خنده آورده درین باب بل هست کن ده ایده و گماخته
 داد و کوششها داده تا روز رستاخیز در بدوی پروردگار و حضرت سید الارباب فرزند خیریه
 و در جوار عزت و رحمت فایز شود سلامت و درین بدست آورده و طالع نشان تین حاصل کیده و سلطنت

دو جهان کامیاب گردند زیاده و السلام مع الاکرام تم فرومردم محرم الحرام ۱۲۸۳ هجری
 در پنجاه تبسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد نجف آبادی صاحب
 معالی العالی رتبی افزای اورنگ جلالت فرمانروائی کثر شهادت مستندارای محافل سیاست و کثرت
 مکرر برای مبادین صولت و شجاعت مقبول بارگاه الله مریح دین رسول الله صلیت آباء و ائمه
 سلیمان شاه آبراهه اجلاله و ضاعف اقباله بعد از تحیات مسنونه سید الانام و آنها توفیق کند
 طوب اهل هودت العظیم بر تیره انساب بطریق معنی مباد احمد صد الهفت که این بنده خاک روزه مقید
 با انواع نعم ربانی و اصناف حمد و کرم بزرگوارانی مشغول در سعی و تدبیر کار یکم بران برگزیده اند و مشغول
 امر یکم رغبت در سر و دانی طلب بخیرگیل و نه از مشغول و جزایر شایسته با و عی طیب و جلاله
 از بارگاه صمدیت در حق آن شاه ارجمندت بلند و عود مشغول و حق جل و علا سر و دستان ربانی
 و امالی بر شجاعت صاحب فضل سر سبز و نشان چستان متمنیات دو جهانی بشایم نسایم حمد و نوال
 شگفته دارد و این دعا از من و از جمله جهان آمین . و پیش ازین که لشکر مجاهدان ابرار است
 یکمیلی متوجه کرده بودیم تعجبات ربانی و تأییدات آسمانی از دست مجاهدان شجاعت شعار و کاروان
 جلالت آثار کارهای بس عده بر روی کار رسید و قریع نایان جلوه گر گردید و کف و گونار
 بهریت فاحش خورده و قریب با قصد نفوذ و غلبه ادا بار بار و بار بار بر روزه اکنون در طریقه جنت گنج
 و تیران خرد همین سید که مقدمه پیش در راه از همه مقدمات مقدم دارم و این هم از از جمله مہات
 اتم الکرام و بعد سر انجام این مهم خیر انجام متوجه مہات دیگر نشوم تا برین لشکر فروری اثر را
 از ضلع یکمیلی طلبه ششم آن الله تعالی بعد از تمام مقدمه در پیش نظر نسبت کشمیر و خواهم بناد و
 بخبر صلی اطلاع کن خواهم داد تعیین که عسکر نصرت از برای مشاکرت مجاهدین و معاونت آنها
 دین متوجه خواهند فرمود و هر چه که فضیلت و کمال انساب مقبول بارگاه رجب مد ظہیر محمد را

بهدین ابانم قیاس از باریدن برف نخست بنشیند تا مدتی رسیده بگذارد بار خود مصروف نشوند از کار خود
 والسلام مع الکریم ^ع بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد
 بمجاور خان عالی شان رسید الحاکم غلظت نشان شهادت تو امان حاجی علی خان سلمه است
 بعد از سلام سنون و دعای اجابت مفردن و راضی اگر اینجا بیا کرات و عرات و خطرات
 و جلدات باشد عافیات یکجائی بمراتب خلاصه اتحاد و بی تکلفی واقع گردید احوال ابریشاد
 احوال شایسته را بجا بیاید و منج رسیده احوال بگذرد و به جلال بنیامید که همان بر درگاه شال
 و آگاهان لایزال را حاضر و غایب دانسته و قطع نظر از فیض و قال دوست و دشمن نموده محض و دل از
 تامل نمایند که آیا هیچ ذره از طلب مال و جاه و عزت و جاهت و سلطنت و حکومت هیچگونه درین
 غیر یافتند خود بخود دل ناگواهی خواهد داد که هرگز هرگز در دل این غیر ذره از امید نکرده متحقق
 نیست و آنچه مسلمی مینویسد در جمع آدمی کافه مسلمین از هندوستان تا خراسان بنیامید هر یک با یک
 را بطلین و خدمت دین سید المرسلین است نقطه بی شائبه برای نفسانی در دوسه شیطانی دیگر
 با کسی از روستا و مضافات بنا بر غرض نفسانی هیچگونه حسدی و سازش نمی دارم با هر که مخالفت
 کردم محض اندک مردم و یا هر که موافقت کردم محض مسکرم و از اینجایی هم بر بنیامید و راضی است که مراد ابوالی
 پیش در اصل و مطلقاً هیچگونه مسامحه و درستی و دشمنی نبود و آنچه دالی مذکور را بنیامید و شقاق
 بکمال رسانید تقصیر آن بر کسی دیگر معلوم نباشد یا نباشد اما بر شایسته معلوم است که با خود آن دالی
 میدانند یا بشناسند یا نباشد میان این امور پیشش تا فضولیت پس شایسته بخوبی بشناسد که کافات
 جهاد و دین از انفس و این منافق و برهنا و هرگز بر کشدن نیست تقصیر یا بر این امر اراده نسیر
 بنشاند و میل تمام اساس جنود مجاهدین مگر از دگر زنده تا تقصیر بر نمیشود و هر کفار و لعین یک کشته می
 و جیتی واقع شود پس بیوقت هر که دعوی اسلام دارد و جان خود را در میدان می شمارد و خود را

رفاقت من اختیار کند که فی الحقیقت رفاقت من در فداقت من نیست بلکه رفاقت ربه العالی است
 و رفاقت جوین سید السلیح است و دیگر که روزی از رفاقت من بپوشی که در حدیث است خداست با خود بر
 هر چند این چند وجه است ستیاریم و چو که باشد سیر خواهم کرد و اما آخر دوزی از این جهان فانی که نشد بلکه
 صاحب کتاب حاضر خواهد گردید در آن محکم حضور العلیین و در سماه حاضر خواهد شد تبارک و تعالی
 سید اکملین بکدام روز حاضر خواهد شد و همچنین حکم احکامین چه جواب خواهد داد آیتونف با رفاقت است
 که تخلص مقبول از منافق ملعون نشود و رفاقت من همین است عین اخلاص و ایمان و ترک رفاقت
 من همین است عین فراق و شقاق و رفیق من لا ریب له محمدیان است در رفیق مخالف من بلا شک از کفار
 و منافقین و رفیق من از جنود حسین بن علی است و رفیق مخالف من از زمره یزید شیعی هرگز و از
 ایمان دارد و آیه رفاقت مرا سعادت خود و سعادت اسلاف خود بشمارد و علامه برین آنگاه نشاءت
 شمارد و الی بیاض و هیچ علامه قرابت و معاشرت نمیدارند و در قرمیت و اللوس اصلاً بر چنین رجوع
 شرکت نیست تخص علامه نوکری میدارند پس هر سپاهی را دست و پا درست باید و دسرا دست
 ماند هر جا علامه نوکری بجای او سر خود پس محض بنا بر محافظت این علامه ضعیفی دین و ایمان خود را
 بر باد و دادن و در جنود یزید علیه خدا شمر دن هرگز هرگز نیست کسیکه ادنی امتیاز داشته باشد
 تصور نیست چه جایگزین مثل آن شجاعت شماردانی هوشیار و بیکان روزگار باشد خصوصاً و اینکه
 باشد و عده مکرره بنیام که اگر رفاقت مرا اختیار خواهند کرد آنچه در رفاقت دالی و نوکرها
 حاصل میشود و تصامیف آن از خزان دانی بواسطه من خواهند یافت پس هم آخرت خود را مسود
 خواهند نمود و هم این دار دنیا را آباد خواهند نمود و دین و دنیا بدست خواهند آورد و گوی بکنایه
 از خراسان تا هندوستان خواهند بد و اگر رفاقت من اختیار خواهند کرد و بر رفاقت دالی مذکور
 اصرار خواهند نمود پس یقین بدانید که من بقوت من مخالفت کسی از رؤسا و مضاعف نکنم بلکه محض

بقدرت بنا

بقدرت ربانی دقت نزدانی مقابله هر خیار صید و هر شکر مرید مینایم آید در دل خد خوب
غیر مکنید که کتاب مقابله خالق الهی و جان و مالک زمین و زمان میدارید بانه سبحان الله
زهره مقابل آن مالک علی الاطلاق است و کتاب معارف آن ملک بالاستحقاق آنچه از حلال
خواسته است البته ضرر و بالغردی هر شدنی است خواه کسی سعادت و گرفتاری برای خود حاصل
ناید خواه شقاوت ترک گرفت و این کلام طویل برای شما بجهت همین نوشته که شمارا راست گو
در است باز میدانم نه منافق مکار و در میان زنده دار هر چه در دل خواهید داشت لابد مضامین
زبان خواهد گفت و هر چه زبان خواهد گفت لابد در امر دانه دار با انجام خواهد رسانید و در
صورت اگر شمارا رفاقت اینجا بکشد و دیگر دوشده منظر است پس آنرا مضامین بر نگارند تا آنچه
مناسب وقت است بشما نوشته شود و اگر رفاقت اینجا بزرودی شناسید و آنرا هم مضامینی بر
بر نگارند و آنچه بنویسند خدای پاک را که عالم السرایر و مخفیات است حاضر و غایب را دانسته بر نگارند
زیاده و السلام مع الاکرام

صادر گردیده بود که درین زمان نامسعود او را در غیر محمود وجود مومنین مخلصین و مساندین را بنین
 بنشاید اکبر اعظم مغنود دست انگریزهای افغانی زبان عبدالمعین و عبدالدین را نه عهد ملک چاکار و با
 قلبه دانی و در ستانی نزد ایشان امامت از اعلاعت ربانی و امثال احکام قرآنی قصه صادر نبوت
 کار و بار کشکار در پیش است و هر کس شغول کار خویش محمد را مردم را هم کار و بار و نیامی در هر
 آن بعد مراتب نیز از کار و بار ایشان لاحق حال بود چه مخلصان هم از نوع بشر هستیم نه از نوع ملک
 و ساکنان زمین هستیم نه از کز و میان ملک از نوع معاش نیز از مرتبه ایشان بهتر میباشیم و خود را
 از ملک زمین در مان می پنداشتیم لیکن از بسکه از جمله مسلمانان کلمه گو بودیم و از جنس طالبان حق جز
 چون رضای مولای خود منحصر در اقامت جهاد در پی فتنه مشاغل پیورده را محض حسنه ندانستیم
 و چون این دار را در اسلام شنیدیم لا بد که گشتان درین کوهستان بی پایان رسیدیم و گویا
 این دیار را هم مثل خود پنداشتیم و از اهل حیت ایانی انگاشتیم آنرا لامر چنان واضح گردید که آنها
 بظاهر کلمه گویمان اند و بیاطن کفر خیانت و طاهر از طالبان حق اند و حق تحقیق از منافقان مطلق
 بدنیامی حاله ایمان آورده اند نه باخوت آجله رسم افغانی دین ایشان سه تنه شریعت ربانی بنا نهادیم
 بخد مت ساهی نگارش کرده میشود که ما مردم را تا جان در بدن نه و سر بر تن بهین کار و بار خود نیم
 تعبد حلیه و فن و با عباد خالق برایت بر نمقد مگر سببه ایم نه با عباد کسی از مخلوقات توکل بر سبب
 الا سباب داریم نه بر ابرو خان و احباب بنیاد و علیه انشا و الله خداوند شنبه حضرت امام همام است
 پیشا و کج خواجهند و در معین وقت اعلام عام برای جابیر اهل اسلام بنابر تاج سست
 الانام میبایست عید اظهار خواهند و هر که بخندد او رسول زده از ایمان میدارد و پادشاهی خداوند
 رسول را مثل پادشاهی الوهیم میشود و دگر و بارعت و غریب را هم از جنس امور کار آفرینی
 میشود و خود بخود و با برادری فرض حاضر خواهد گردید و کسیکه خدا در نوبت را مثل افسانه فراموش کرده

و کار و بار و بن و آیین را محض لغو و لا طاعلی می چند از نیکس او دانند و کار او دانند و کار او را بیچگونگی
 بشمارکت و سعادت او و بوجه من الرجه و احتیاج نیست یا ایها النبی حبیب الله من استبک
 من المؤمنین بیشک از غرض تر آنی است و کان علیها حق تعالی المومنین بالمربا از مواجید بلانی
 و تحلف در مواجید رب زد و جلال بیشک باطل و محال در آنچه نوزکر خامه شغف شمار شده بود
 که اگر اینجا بنی آنجا را بمجد و البته لازم غیر مستقل بکار دارند مقصودی نخواهد بود و محمد و ما بر
 ظاهر و بیست که این کار کار خداست نه کار ما منتها و غر با سلطنت خراسان و سپیدان
 از این پروردگار کلان نیست که بابر دعوی سلطنت موردی خود او را و احباب خود را
 و هم و این تکلیف الاطلاق ایشکرا صتیق اوقات نبیوم اگر بکند ای عهد کار دارند و کسب
 بکار دارند و اگر بکند ای عهد کار دارند محض بیکار نفس این امر از ما منتها و غر با محلی ندارد و از
 خدای خود پرسند اگر ضرر دارند خود بخود برای انانی غرض خود پرسند و الا مقترا دارند و کار از
 خطا در عمل خود پرسیدیم این امر را فرض مین دانسته و با بیجا پرسیدیم و آئینه هم غلام بلند
 و هم فباخت ارجمند میداریم و آنرا از سعادت خود میساریم اگر جواب بایم هم مرا از این مسکن
 سعادت بیکار بعد عفت و آنکه بیرون فرمایند و بعد خواری و دولت افواج نمایند هرگز از انکار
 از این خبر و املاک نترانم و جان خود باز بعد حیدر دفن در خدام ایشان رسانم و زیاده تطویل
 کلام بجهت آن فده نام نعمان را حکمت آموختن است زیاده و السلام مع الاکرام

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد محمد است و در
 کثیر الاقدار شهادت آثار جلالت و آثار صلاحات نشان عقلت عنوان سردار سلطان محمد خان
 سید احمد خان قهر از سلام سنون و در حای اجابت مقرون و رافع آنکه از دست خبر روز
 که ارباب سل و سبیل سده و گردیده باعث آن میگردند از این امر میگویند که دیدم چیزی دیگر نیست

آنچه در ابط محبت و علائق مروت که دنیا بین بهم رسیده بود اما حال بر جهان منزلی انجان این نیده
 درگاه اندیشه خرد که کاذب و افسانه است یعنی آنچه در حق نشاء و انبار نعم خود اولی و انبساط بدست نام
 امر با بجان و دل برای نشاء خود ام از بس که من نیده و طبع برده و گاهم و مخلص عبودیت شکار و اطاعت
 مالک علی الاطلاق و ملک بلا استحقاق چیزی دیگر در حق خود و دوستان خود اولی و انبساط بدست نام
 امری را از امور کوفین در جنب این امر عظیم بجوی نمی شمارم لهذا نشاء و در همین راه می بوم قد حق
 دوستان خود همین امر می بوم تا به او علیه نبذت ساسی نگارش کرده میشود که برای فطانت پیرای
 شما واضح و الاصح شده باشد که در میان این خیر خاره و علائق و سر درار یا محمد خان بخشی و کورنی
 بهم رسیده و شاکر بنا بر تقابل و تقاضای ایشان در مقدار ترغیب و ترهیب بر زمین و در غلط و دیگر
 مساعی حیدر کار بر دم و از انجا به شاکر خبر پذیرد و گاه و گاه مردم آوار و لا رجوع امر نشاء و انبساط
 این هم بر تبه و شغف رسید بقصد تیرسی من بر هفت رسید که مخلصین و قرب جوار و شاد و صافین
 اتباع و استیعاب نشاء اطاعت رب و در هلال قدر و افتاب این عاجز خسته حال بجان و دل قبول
 کردند که گوی سعادت در میدان شهادت از سر داران خود بردند چون اقبال غیبی و تائید لاریجا
 و رافق و رفیق خدا که ششم فی الحال کمال استحال باذن الله علم شخیر نشاء و برابر او ششم
 در عرصه خیزد و زبانشا ملاقات واقع میگردد و آنچه شدنی است در مضطرب و میرسد هم چنان قتل و
 قتال بکام محرب بینا و بیهم حال جنگ و سر درار و اما بلا نشاء و ریشا رکب غازی است یا سیه
 و مقابل با این ابو جهل است یا نیرید و بقدر مساعی طبعیه که درین چند روز بجا آوردم که در اول
 انشال احکام الهی و انبساط نیست نبوی شرم و آلا رب من گواه است بر اینی که درین راه گاهی
 حیات را بهتر از موات نمی شمارم بلکه از روی قلف جان و مال در راه رفتن و هلال بعد جان
 روز و داریم هرگز هرگز دنیا و ما فیها را بخیرال هم نمی آریم اما علاقه قلبیه نسبت آن بهم رسد یا خیال

تمنی بقاء

تمنی نقار در دل گذرد و بجهت محض طبع پروردگارم با فتح و شکست هیچ کار ندارم مگر بیکم بند بر
 ظاهری حکم فرموده بود بجا آوردم و سرانجام کار بر تقدیر سپردم آنکه از جای خود بخیزم و جبهه
 را از ضغفار و قهقرا که مومنین مخلصین و صادقین را بکین اند بر سر مخالفین میریزم و یکس از ضغفار
 و کبار در امتثال احکام پروردگار بوجی نمی برسم و از جهت مخالفین و شوکت مخالفین گاه را
 نمی ترسم و اگر بنظر انصاف قابل کشید بر شما واضح و آشکارا کشش را بقیه آنها را گردانید که ازین امر
 محض مجبورم که از طرف مولای خود بپسین امر مامورم اگر کنم چکنم اگر بپلوتی شوم کجا روم
 که از انتقام او نه در حیات توانم زست و نه بعد حیات و از حالک او میرود نیت انم چیست
 نه در مجالس ارض و نه در فضای سموات از بس که در بر پا کردن این مقدمه لاچارم بنا بر اعلیه بخت
 می نگارم که آن خوشایم جان خود را از زندگان خدای پندارم و از محمدیان بشمارم و مگر محمد رسول
 میخوانید و او را شیخ خود در آن محل شمر میباید که بیا رنگ دین و اسلام هم بجا آید و گاه
 غیرت ایانی هم بر روی کار آید آینه دعوی محبت و اخلاص و مودت و انصاف نسبت دین
 محمد رسول الله و نسبت این بنده در گاه الله اظهار میفرمودید که بر من بر مقتضای آن عمل نمید
 اظهار اخلاص و دیانت و ادعای شجاعت و شهامت که از شما سر میزد جهان امر باعث از دیار
 مرا نسبت در دل همیشه انتظار ظهور آماران یکشدم و در همین توقع از جا پهلوتی کرده چه
 و دست میدیدیم لیکن چون اثری از آن نیافتم تویی امید ازین امر برانتم و الحال هم بنابر
 رعایت دوستی ندی نگارش کرده میشود که خبر گذشت آنچه گذشت در دل خود قابل کشید و خود
 اهداف و سید اگر با بیگانه از اصلاح داری و علاج کوین در مقابل ما میبند و حصول منفعتی از
 منافع دین و دین مخالفت می نمند از غارت بنیای پرستی قدری میدار شده و از غفلت قنات
 این جهان فانی بر جوی هوشتیار گردیده مگر مقول را کار فرمایند که آیا در مخالفت افزوده از این

باقی می ماند و متعاقباً ما بگویم در که از درکات نامیرسانه اگر کسی از ملایان دنیا پرست بگذرد
 متعاقباً و متعاقباً بر تفرقه بر که عزم تسخیر پیشا در نام قنوی داده باشند و پس شما خود میدانید که
 ملایان مذکورین از زمره منافقین اند نه از جمله صادقین چه اگر خواهند با دنی تعلیق قنوی بر حسب
 ضرورت بطور لذت ایشان بگریزند چنانچه بسیاری از ایشان بوزیر فتح خان همین قنوی داده بودند
 پس برگشته اشال این سگان دنیا فاعلین از عصبی جدا نموده باید کرد و چگونه قول ایشان عند الله
 برای شاجرت تواند شد که تحریف احکام اسلام بنابر پاسداری احکام پیام کار و بار ایشان
 و حق گویی و حق پرستی تنگ و عاریت آن بجهله اگر دوزخ از ایشان در دل داشته باشند و جو
 از پاسداری خدا در عمل در سینه کاشته لازم که دفعه در دل خود عزم ترک دنیا مستحکم نمایند
 و بر کرده خود پشیمان شوند و باز با مثال احکام ربانی و اتباع لغرض قرآنی مرا حجت نمایند
 باز آرد باز آرد از آنچه کردی باز آرد: صد بار اگر توبه شکستی باز آرد: ان شاء الله اگر آرد باز
 دنیا از شما بر توبه ظهور خواهد رسید بآذن احد این دنیا و دینیه در اوقرت ایام مثل گنیز فی قبر متوفی
 بدست شما خواهد گردید و حق جل و علا بکرم خود شمارا بآن منصب عالی از منصب دنیا خواهد رسانید
 که بادشاه زمین در زمان معلم هر دو جهان و ممتاز از جمیع اخوان و اقوان در کونین خواهد گشت
 حق ماکر و خالق خود شناسید تا سعادت کونین در یابید و آرزوهای و مراتب این بدست آید
 قال الله تبارک و تعالی لیکن شکرتم لازمه بکلیک ظهور آثار ترک دنیا شرط است و فقط جزیائی
 بکار نمی آید و علامت ترک دنیا همین است که اطاعت من قبول کنید و گفته من عمل نمائید اگر چه
 فی الحال بر نفس شما شاق و گران بنماید لیکن فی المال منافع بیکران افزاید هم دنیا بدست
 دوم دین دهم نیکنامی در عیال و دین و سر خودی بجهت رب العالمین چند روز مشقت و دلت
 ترک نیست و امارت اختیار کنید و بنده مخلص بر در کار شود توبه از آن عسر منافع آن بنده

در آخر این کلام

و ثمرات این شجره طایفه پر دوست بچینید در دست سادات اخروی گیرید و برست چپ حات
 دنیاوی درین جهان فانی هم امارت کنید و دران سرای جاودانی هم ریاست اگر چه التزام این عظیم
 تمنع سبب آما برترین سید اردغسی ان مکر هواستیا و هر خیر لکم و ما علینا الا البلاغ المبین و السلام
 علی من اتبع الهدی و اجنب عن اتباع النفس و الهوی بعضی تفاسیل احوال زبانی دارنده واضح خواهد
 جواب و در تبرنگارند عرصه بسیار تنگست وقت تعطیل نیست فقط تحریر بتاریخ بیت چهارم ثمال
 سلسله سحری علی ۱۲۷۳

عن عبد الله المستهضف الاعلاء مکتبه اسدالی شیخ اجمیل ذی الفضل النبیل کریم الاخلاق طلیع العراق
 و آلی اخیه الصغیر ذی الفضل الکبیر مغرب العلوب العظیم العسوب آقا اسد تعالی اعدین الاحباب معلو
 محبها السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فان الصحیفه العلیه و الرقعه البیهیه قد نزلت
 علی الاستشرف فما اگر مهابس افضل التحاف و سخن مجده اسد قد فرجنا من دیار اهل الخندق و الفناق شرفنا
 علی ملا و الکفو و الشقاق و آدوینا فی جبال کبیری و در جومات السدان لغره عن اقرب سنجلی فان کسانها من
 یعرفون الاسلام و قد تفرقوا بالافتقار و الاکرام حقن الان محبده الله علیکون و باسرا مشفقون مع من یحب
 من الاخوان و الاصحاب عن اقرب نرجوا من اسد فتح الابواب نه و قد سمعنا ان بعض الراغبین الی الله
 قد جمع عندهم شیئاً من قال اسد فاکان کنه کبریا نه بنحفظ حق فاحفظه عنک من حقین الطریق و قولوا
 لا و کذا المخلصین ان امماکم قد تعصبا رب العالمین و اما سوسل نه الا امرا ل آدوینا سیرنا الاصاب
 و کفر زاعنه ماتین و حقه عشر بواسات هیال بعض المجاہرین قد وادها نحسین خالصا لوجه الله
 احب شیخ مطیع الله قد واد ما یه اخوی و ارسلوا الی احب القری اقصی بهما منت فقیان المهاجری
 و کله المجاہرین فقتلوا علی موتیه من اهل بیت الاخرین الصدیقین و الکومین الصدیقین و المجاہرین
 المهاجرین المصابین المصابین آما احد ما فنه مبدد الاسلام و اما الاخر فنه حاد المملک العلم کم قد واد

خدا و خمسة وعشرين قارسلها الى عاصي العبد التي هي معسكر الكافرين وحكمة الظالمين اكثر الى
الشيخ المشهور ان يرسلها الى اقدس حين برز النعل الى اهل بيت المهدي لا والله المسمى بالشيخ خواجه محمد
خدا و الباقي من ذلك المحدث و هو ارجون من النفوس اعطى ما يبلغ هذا الرقيم وهو المسمى بعبد الكريم صلوات
الله عليه الى اهل بيت عدة من الاصحاب كتبتنا اسماهم عنده في ورقة من الكتاب هذا و عليكم ان
لا تاتوا في هذا الامر فخطر فانه من شعبهم الكبار و ارسلوا الرقيمة الخيرة عن وصولها الى مقركم
عن نزداهما على محملها الملع به صدورهم و لا اله الا هو و تطعن به طوبى لاهل الجاهدين ثم ان ما رستم
قبل من ثلثة آلاف و خمسمائة بوساطة من كنتم يرسلون الاموال بوساطة فانها قد وصلت و
على محملها قد نزلت و اما رستم قبل ذلك من الف درهم من نذر الله لكم فانها ايضا قد وصلت
و في مصارفها قد صرفت و قد ارسلنا كتاب وصولها قبل اليكم و اعطى نزل قبل عليكم و اما ما جرى على
السيار في الله و السبائح لله الذي كان ترو و ديننا و بينكم بالكتب بالرسائل و يا ايها اهل
الفضائل و الضواضل فليعلم الصياح سمعتموه بل بالبراة علمتموه كذا الا ان قد تخلص من مصانيع البدنية
الكبرى فاحار الرجعة اليكم فبغري و السلام عليكم و على من لا يكفر من اعدائكم و اصحابكم و طلائكم و
اجابكم من العبد الذليل الراجي الى رحمة الله بجميل و على اهل بيته و على فله فكه و جده و ولده و
على اخيه الكبري و بته الصغرى ثم نقل خط مولوي محمد اسحاق صاحب بسم الله الرحمن الرحيم
من عبد الله المستهين نصر دين الله الى برى سماء و الغر و العلل و تبرى شجرة اجد و النما و اعلمني علم
و الهدي و على اهل بيته و النقي و زبدي الاسلاف قد و في الاخلاف كمل الله افاضته و جعل الله ملائحته
السلام عليكم و رحمة الله و بركاته اما بعد فخذ بعثنا اليكم من قبل البر المحدث المسمى بالشيخ محمد
بكتاب خبر من وصول و اما رستم على ايرى البر و الله الامناء و الراجح الامير المسمى بنذر الله
و كبير ما جرى في هذا الايام من نصر الله الملك السلام نصيبا اولادكم و تضع فكتبنا عنكم و اذ عاينه

فخازني الى بلدة ثم كتب هو وبرايج قبوledge ودارسته بعيده فكتبنا بغيره من البربرين السيارين
 السارعين ليعلم عنكم بالامستحبال ورجا اليها لاسلويف واهمال ان ترسلوا ابديها انما
 عنكم شئ من مال بيت المال احد بها المسمى بمحمد شاه واثنيها المسمى باحمد فليكن ان يستجلب اني ارجاها
 ومردوها ان يسرعاني سيرها واطعوا الهامشيانه ان يسرعاني المراجعة بزاوها وكن بمحمد اسد
 مشغولون فيما نحن لبعده تصروفون فيما نحن بمجده نرجو السدان بعرف كذا وكذا فليكن ان يسرعاني
 فليكن اسد كذا العليا بانينا يروا فيروا واما فليكن ان يمتدوا على كلام نيا يروى اذا وكني منا
 ثم ان عدة من مكاتب علي الاحباب ليعلم عنكم في كل هذا الكتاب فليكن ان يتوجه الى من ارسلت
 اليهم على طريق البربر واصر فواحيه من مال بيت المال ثم ان ما ارسله بعض المؤمنين من الكرام
 لمواسات الكلى بعض المجاهدين زكوة ثمانية وعشرة فاقسموها بعضا واجتهدوا بعضها فليكن
 ان يوزع ما ياتي به من زوجي الشيخ الثاني واهلها لولده الشيخ الثاني واهل وحيد الزكوة
 الشيخ محمد حسن ثم ان الناجو الذي شري نفسه وما لني بسيل اسد الذي اتى به مجس في بلدة الغفر
 بيده اعداد فان ولده ليعلم اليكم ويقدم عليكم فليكن ان يترجى بهما القام المحب واصله من
 غير ضيف واهل باعدة نصف اليوم الشهر واهلها الدائرة السائرة واربعة اخماس لاهل الحافظ القادر
 كمن مانعون ولولده ذلك الناجو اجليل ولا تغفروا منه بيده الا شئ القليل ولا تغفروا ان مصلحه كسوة
 الغفرة وانفقوا فيها من ثمنه عشرة ثم اعطوه ما غير ليزد في ذاك الغفر واهلها جل من
 الملبهين يروى المار لعسكر المجاهدين ولله نكال اهل عالمون في احايش الناس قل من يعرفه
 الاشغال حاصل هذا القدر طاس فواحيه من هذا المال الطاهر مبلغ عدة العناصر واهل
 واسد البربر الذي بئناه بكم قبل هذا الا شئ السيار واهلها المسمى شيخ محمد فليكن ان يسرعاني
 وخمسين الفقه على هر لاهل المذكورين وادعوا ما بقي منها مرة اخرى فان ذلك الحق واهل

والسلام علیکم وعلیٰ آلکم وعلیٰ کل مسلم من کاتب ذی الکتاب علی کافة الامة ان والاحباب
 الایمان علی غلظة کبدہ وجده وولدہ داخه اکبری وفتہ الصغری تحریر بانیاں ہفتہ ماہ رمضان
 ۱۲۴۲ھ ہجری مقدس ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بن عبد اللہ المستفیض لاعلا وکلمہ اللہ الی من صار فی العلم امیر الخلق و فی العمل امام السبق
 والی من یکن فی سریر آراء الغلوب ذی الخلق المرغوب زادہ اللہ محباً وعلوہ السلام علیکم
 اما بعد فان الثاب الصالح المہرب من القباہ والساعی فی اعلا وکلمہ رب العالمین اغفرنا
 محمد صلاح الدین قد انتقل الی جوار اللہ البکر المتعال بسبع خلون من شوال فعمدہ الشرف
 واسکنہ فرادیس جنانہ فلیکم ان تفعلوا زود جہتشی ما عندکم ما ارسل الیکم من لدنہ ثم لا غایت
 الی المہاجرین فراساء منہ بشیرین والسلام مع الاکرام تحریر بانیاں ہشتہ ماہ رمضان ۱۲۴۲ھ
 ہشتہ ۱۲۴۲ھ ہجری مقدس ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عبد اللہ المستفیض لاعلا وکلمہ اللہ فاصح کاتہ المسلمین الملقب بایر الوہب الی الشہین اجلین
 للدرایہ عینین والروایہ اذین والکساخ بدین والشیہادہ عضدین والقبادہ قد مین والکبدایہ
 علمین اما اگر سہلا ریث ان شجرہ غایرة الامول والاعواق نامرة الغصون والاوراق واما
 اصغر ہا خلا شگفتہ زمرہ طہرہا مرغوب وریحہا محبوب اقرا اللہ بہا من کل بر من صادق وادوق
 بہا کید کل مرتاب منافق اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقد ورد علی سکنائہ
 السیارة الامتداد والسیاحۃ السرا والنفی علی کل واحد منہم ورفقہ من اقرطاس وادی اقرطاس
 لبنیان المصافحات اساس وتبیت المرواحات نزل اس وکتب المکواسات فطلاس بجلی
 اخبار ارباب الکریم ویروی آثار اصحاب الہم بخیر ما شتر لہ العفضل والسعہ من حبیب عشرین الف
 وخمسایہ اعانہ العجاہین الکماہ والبا سلمیٰ اغفرات زادہم لثمرۃ ولفظہ ورافقہ والعلیہم

ان الثلاثة قد وردوا على في السير متتابعين والى مجرى سارحين اما بريح محمد فهد السابح
 على الاخرين قد اتى بسقبة الغين واما دين محمد فهد الواسط بين الطرفين قد اتى بسقبة ثمانية الغين
 مع الخمسين من اهل العيون واما محمد خان فقد تلبذني اسير حتى ظن انه اتى بالفسر الا انني لم افعل
 امه الملك الشان مع سقبة ما عده مدية اهل الرضوان وقد اتى بالامر الغاني مثل ما في اهل
 دة اقيمت السقبة على التاج السان قرية سارة فحصل لها منها الشيء الكثير واما في القصة
 ولا غرو في هذا الحال والتبرج فانه لا يستطيع ان يعلى القضاة الا بالتدريج فاحقق ان كتب ان كل
 قد وصل رجل بالرسالة قد حصل عليكم ان تجدوا وتجهدوا في ارسال ما خبر فان ما كرسوه
 لا يفي مؤنة التزاور والسفر ثم ان ما يتج في اعلاء كلمة الله وادحيا سنة رسول الله بواسطة روضة
 الشيخ الموفق في ايجل اخت شيخ محمد اسمعيل فانه قد اوديت في الله في حياته وارملت بعد الله
 بوفاته فليكن ان تواسوكم بالاعزاز والاكرام واما الحاج ابراهيم دليين الكلام اما الاكرام ودين الكلام
 فانتم اعرفون سائر الانام واما الحاج ابراهيم فذلك من اوكده سنن سيد الانام في غيره الايام
 كل من اعظم شأير دين الله الملك العلام فاحقق به ان تواسوكم بما عندكم من حيث المال فانه الاين
 المبارك والا طيب الكلام وطريقه ان ياخذوا ثمانية وعشرين دركمتو كما للشيخ الاصفه ودينه
 لرب العالمين ودره ان يعطيا منها عشرة في كل شهر وكنه الى سنة من الله ولا تخبروا كل ما عنتم
 لبا بل خبروا بها بصل اليها في كل شهر كذا وكذا او يستغنى لكم من الكلام من الايضاح على السان
 الامين دين محمد فانه الموضوع لها هنا حق الايضاح ثم ان بالرسالة قتل مع بريح محمد السيار الامين
 مع سقبة ثمانية الاون الخمسين فقد حصل لها منها الشيء الكثير واما في الاون سبع ثمانية واهل
 الاخذ وقد تراتر عندنا ان تاجر ما حصل لها من الاطيل ولا كثيرة ولا غير وقيل فالا ان يتعاضد علينا
 ما ادى اليها وحق معه فانه اعطانا الاثقة على دايقنا واما ثمننا اؤلم يرد عليه وقيمة هدية نرضى عنه

بل اعطائتم بآبائكم النيا فآتمن ان يودي اليه ما وى النيا فذلكم بحقيقة دين علينا والدين
 للآب ان بعضى ولاغرو ان يرفى ثم ان تفصيل الكتبنا من المله وعلية سيعمل الرحيم في كتاب عجب فما
 ورحمتم فيه فاقبلوه ولا تزدوه
 بسم الله الرحمن الرحيم
 هذا كتاب الحق بالكريم وخطاب الذمى التسنيم وانه لا شىء ياتبع به الاسلام ولا بهى الطبع ولا يحل
 اجمل ما يحل بالاذان وفضل ما يحل به الايمان لعمري انه لم يحرى بان يخطب بهذا المنشور على منابر
 السرور او كتب باعلام النور على ملائم المحور اذ صدر اول الامجد امه الملك العزيز اجبار مدبر الملك
 مسخر العنك مطلب الليل والنهار وامايا بالصلوة والسلام على سيد الانام واصحاب العظام والى
 الكرام خصوصاً على الامام الهام مرمص دعائم الاسلام محمد الدين العظيم مسدد الصراط مستقيم
 شمس حوائج المجد والشرف بدر عدا الكسف والكلف مذكورة من الاسلام تبصرة للاخلاق فظة
 من كبد الرسل قررة العين لمرآة النبول خلقت من اسد اجبار خليفة للآية الاطهار ما تر
 بسر الفطرة نفوذ لسنيرة الروح ما تر بسر العترة عمود على يقينته نوح باب اسد المفتوح على ربه
 احبابه وسيف اسد المسلول على رقاب عداية حجة اسد الملقاة الى العلماء والاسمين ورحمة
 المهداة الى الخفاء والصالحين قدوة للمجاهدين وندوة المجاهدين السيد الامجد امير المؤمنين السيد
 نور اسد الايام معياره في قياسية ودين الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به من اجل
 العظيم في جوارحه من الغر والكرام الى ما جرى بين الصادقين الغزاة وبين المنافقين البغاة
 وما تفضل اسد على كانه المرمين من ثاميد المجاهدين وتبدير المعاذين ثم ما لبث على رشح
 الطرس بهذه السطر وترشح السك على وجه الكافر الا التمهيد منبته اسد التثبت ارحمه
 لا التميز والناق ولا النطق والتشوق وآيم اسد ان ما جرى السور الذاخ الى هو اعلم واتى اليوم
 الدار على كواهم من تظليل خبره استضعفين في كنف العون والاكرام ومن تزييل جميع المستكبرين

في كنفه المرمين

فی کیف الیوم ذالانتقام حتی الطارفة الواضحة وھی الخافضة الرافعة وھی الحاكمة الحاكمة وھی الدائرة
 الشاکة فاتها المسجید من نور وجهه الکریم اشرقت من ظلمة الدلیل البهیم فوقع الحق وطلعت البطل
 وصدق الحق وطلعت الماطل فیه رفع المعادون وخفض المداينون حتى حق منهم الاعفاد حتى عظیم
 العذاب وصدق لهم الانصار ورضق منهم الابرار فاول ما یبصر به الامام الهمام علی عبده وعلیه الصلوة والسلام
 ان اصابه غیبه ربه حیبا لنفسه وسانه عظیما فی ملائکته قدس سره او دعه لطلب الایمان وطلبه فی ارجاء
 النجایة فاجعل قلبه من طاهر الی طاهر وینجده من کابر الی کابر حتى طلع علی افق الحمد والاعلاء و
 اشرقت له الخضر آراء الغبراء وودعه کاحداده الانبیاء اولى الایدی والابصار وادابیه الاوصیاء
 من الائمة الاطهار اعنی انه ملا لاسطر النبیضا وترعرع موحدا حنیفا قطبہ الله فی کفنه وراوده
 فی شرفه ورتبه بانواع النعم والمن وادبته النیات الحسن ولما ان جبر البشی فی نهاله وتمرین عین
 شاکه اوجی السعد الیه الایقان کما اوجی الی اصحاب المسیح الایان وطلعت به بحب عباده المقربین کما
 طلعت غروب آباء المظهرین والهم فی سواد قلبه

بسم الله الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین
 والصلوة والسلام
 علی من لا نبی بعده

التمه مدد کتوبات مولانا وفضل اولیا جناب خلیفه صاحب سید احمد مدد بعض اجزاء آنها از
 بعض علماء وادام آراء وخلق و دیگر تحریرات از قسم اعلام نامحتمات وخطبات نامحتمات که
 از ایشان از مولوی محمد اسماعیل شهید است تا به پنج ستم ماه مجاز می آید و در کتب شنبه
 ۱۳۰۱ هجری کثیر از دست مدد و یک علی صاحبها الصلوة والسلام علی من لا نبی بعده و در آن
 در حینیکه حضرت محمد صی جناب العبد صاحب غم با بزم زیارت حسین مرتضین نمودند حضرت

این آرزوی این زامع غیر العافیت از توه بفعل آمد و بیا من بکات و توجبات
 حضرت مدوح مانند گزاهره در مستغنی گرداناد بقلم شکسته رقم اعجز عباد الله القوی
 و آخر عبیده الغنی آبرو الغفر عبید الله غلام حسین مجاوز غنه ماجوی منه باللسان و القلم
 و الشیخ حرمه رسول الشعلین و بی اخافین فی الدارین آمین یا رب العلمین اللهم انش
 لی الصیوة العافیة و حسن خلقی و عافیه بالایان و برکة رزقه فی الرزق و المال و الله لا ینفی
 حال و المال حرمه البنی مال الامجاد و صلی الله علی غیر طقة محمد و الله اصحابه و احبابه و عترته
 الطیبین الطاهرین الکی یوم الدین قل الله